تحریک نظام مصطفیٰ

مرتبہ

ضیاء الرحمٰن فاروقی

اداره اشاعت [illegible] فیصل آباد فون [illegible]

CamScanner

ALHAIDRI MEDIA CELL

الحیدری میڈیا سیل

CamScanner

- اسلام نیکیوں کا تاج محل بلند کرتا ہے۔
- اسلام مزدور، کسان اور غریب کو معاشرتی عظمت کے تخت پر جگہ دیتا ہے۔
- اسلام ملک و قوم کے خون سے تخت اقتدار پر لعل و جواہر کے طاؤس سجانے کی اجازت نہیں دیتا۔
- اسلام دانش و عقل اور اخلاق و کردار کے چہرے پر نکھار لاتا ہے۔
- اسلام ذوات و اقوام کے شیش محل کو توڑ کر مساوات و اخوت کا درس سکھاتا ہے۔
- اسلام کی شہ رگ میں قوت و ارتقاء کا خون گردش کر رہا ہے۔
- اسلام امن و سلامتی کی حقیقت کا سب سے بڑا علمبردار ہے۔
- اسلام میں کوئی شخص از خود بڑائی اور رفعت کا داعی نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ اس کا دل خدا ترس نہ ہو،
- اسلام کسی انسان پر جبر نہیں کرتا بلکہ یہ تو روح کی اقلیم پر سکہ جماتا ہے۔
- اسلام عفت و شرافت اور تہذیب و شائستگی کی تعلیم کے موتی بکھیرتا ہے۔

اور ـــ جب کسی مملکت کا سفینہ بھنور میں پھنس جائے ـــ اس کے بادبان پھٹ جائیں لنگر ٹوٹ جائے ـــ اور ناخدا موجوں کے خروش میں بہہ جائے۔

تو پھر ـــ اسلام کا دامن تھامنے کے سوا زندگی کے ساحل مراد پر پہنچنے کا کوئی راستہ نہیں رہتا۔

افادات ـــ مولانا مفتی محمود سربراہ قومی اتحاد پاکستان

خون میں تلے دب کر سو جانے والے ہزاروں بے گناہ انسانوں کی روحیں سوال کرتی ہیں۔

- —— ہمارے خون وہ کیا ہوئے۔
- —— ہمارے بچوں کی آہوں کا کیا ہوا۔
- —— ہمارے مشن اور نصب العین کا سفینہ کس جگہ پہنچا ہے۔
- —— کیا تم ... ... شہیدوں کے خون سے بے وفائی تو نہیں کرو گے
- —— ڈاکٹر نذیر کی بچیاں یتیم کر کے ان کا آسرا شفقت و محبت دن دھاڑے شہید کر دیا گیا۔
- —— اشوک کمار کی ماں نے اپنے بیٹے کے غم میں آج تک غسل نہیں کیا وہ تین سال تک روتی رہی آج بینائی سے محروم ہو چکی ہے۔
- —— خواجہ رفیق کی بیگم قومی جلسوں میں اپنے مظلوم شوہر کے قتل کی داستانیں سنا کر کسی محمد بن قاسم کی راہ تکتی ہے۔
- —— ہر قتل پر باپ دماغی توازن کھو بیٹھے۔
- —— بھائیوں نے ٹکریں مار مار کر جینا مرنا کر لیا۔
- —— بہن رو رو کر پاگل ہو گئی۔
- —— ماؤں نے جگر گوشوں کی تلاش میں شہر خموشاں کے راستوں میں ٹھکانے کر لئے۔

—— مگر ظالم باز نہ آیا، ستمگر مشق ستم سے نہ رکا۔

ساری قوم نے احتجاج کیا —— مگر احتجاج کرنے والے تیغ ستم سے نڈھال کر دیئے گئے۔

سارے صحافیوں نے ظلم کا نقشہ باندھا —— مگر اہل قلم زندانوں کی اوٹ میں پہنچا دیئے گئے۔

—— قتل —— اغوا —— پہرے —— قفل —— لاٹھیاں —— پابندیاں ——

سختیاں —— مقدمات —— معاشی بدحالی —— الغرض جو شخص اہل ستم کی زد میں آیا ——

—— اور وہ قائم رہا، لٹتا رہا، پٹتا رہا، سہتا رہا، لڑتا رہا، مرتا رہا

—— ہر ایسے شخص کے نام یہ کتاب

"تحریک نظام مصطفیٰ"

شروع کرتا ہوں اس خدا کے نام سے جس نے کل انسانیت کی رہنمائی کیلئے حضرت محمد کو چن لیا۔
اس پر اسلام کا عالمگیر نظام اتارا پھر گلشن اسلام کی آبیاری کے لئے سب سے پہلے بدر کے ۱۴ شہداء کا خون منتخب کیا۔
احد کے ۷۰، پھر رومہ کے ۷۰، خندق و حنین اور خیبر و فتح مکہ کے ۱۰۰ اصحابہ کا معصوم خون بھی غنچہ گل نبوت
کے کام آیا۔ اسی طرح ہر عہد میں خون مسلم سے شجر اسلام کی آبیاری ہوتی رہی۔

برصغیر کی ڈیڑھ سو سالہ تاریخ میں تحریک بالاکوٹ سے لیکر تحریک آزادی ہند تک ۱۴ ہزار
علماء اور مسلمان حیات ابدی کے گلستان میں سو گئے۔ چند لمحات بیتے کہ تحریک پاکستان
اور تحریک ختم نبوت کے مجاہدوں نے قند مکرر کے طور پر حوران خلد کا جام نوش کیا۔
سلسلۂ ایثار قربانی کے اسی قافلے کے چند حُدی خوانوں نے ۱۹۷۷ء کی تحریک
نظام مصطفےٰ میں ایک بار پھر اسلام کی تاریخ دہرائی اور گلشنِ اسلام کو خون ناب بخشا ——
جس خدا کے نام پر تاریخ کے اس گلدستہ کی اُبتداء کی گئی ہے اس کے حضور دُعا
ہے کہ وُہ تاریخ اسلام کے تمام شہداء کو رحمتوں کے خزینوں سے مالا مال
کر دے۔

کہنے کی بات

تاریخ کا یہ سنہرا ورق آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ نقوش ایک آزاد صحافی کی دیانت کے شاہکار ہیں۔ یہاں ہر ایک واقعہ صحت و صداقت کے ترازو میں تول کر لکھا گیا، بکھرا ہوا یہ شیرازہ جو اب ایک ہو کر آپ کے سامنے ہے تواریخ حق و باطل ہے، ظلم و صبر کی معرکہ آرائی ہے، بربریت اور استقامت کی زندہ جاوید تاریخ ہے۔

آنے والی نسلوں کے لئے نشانِ راہ ہے ظالموں کے منہ پر طمانچہ ہے مظلوموں کو خراجِ عقیدت ہے اتحادی لیڈروں کے لئے معتبر دستاویز ہے۔

یہاں ہر لیڈر اور ہر جماعت کے کردار و افکار کو واضح کیا گیا اور نہ کوئی ابہام نہیں چھوڑا گیا ہے۔

ہاں اگر —— اس خامہ فرسائی میں کوئی غلطی نظر آئے۔ تو راقم الحروف کو فوراً اس سے مطلع کیا جائے تاکہ آئندہ ایڈیشن آئینہ صداقت کا مظہر اتم ہو۔

ضیاالرحمٰن فاروقی

۲۰ رجون ۱۹۷۷ء

الحیدری میڈیا

CamScanner

عرضِ ناشر

محدود وسائل، وقت کی کمی اور احباب کے عدم تعاون کی تلچھٹ کے باوجود جناب ضیاء الرحمٰن فاروقی نے یکم جون سے یکم ستمبر تک کراچی سے پشاور تک کا دو مرتبہ دورہ کیا —— "تحریک نظامِ مصطفےٰ" کے لیے گرفتار شدگان کے اعداد و شمار جمع کئے، زخمی، شہداء اور قائدین تحریک کے کوائف کا مواد اکٹھا کیا۔ مرکزی قائدین کے سوانح و افکار کا مشکل ترین مرحلہ سر کیا۔ بالآخر قومی اتحاد کے سربراہ کے حکم پر انہوں نے ان تمام احوال کو تالیف و ترتیب کے خلعت سے مرصع کر کے یہ مسودہ ادارہ اشاعۃ المعارف نیشنل ریسرچ بسرل کیٹی کے سپرد کیا، ہمارا ادارہ ان کی محنتِ شاقہ اور جہدِ کثیر کا شکریہ کسی لفظ سے ادا نہیں کر سکتا! تصاویر سے متعلق فاروقی صاحب سے ہم معذرت خواہ ہیں۔ کہ انکی رائے اس کے خلاف تھی، ہمارے ادارے نے قلتِ وقت کے باوجود حُسنِ کتابت و طباعت میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی، بہرحال اس کتاب میں کچھ غلطیاں ضرور ہونگی، کئی لوگوں کے نام رہ گئے ہونگے۔ ملک کے کسی قصبے کی تحریک کی رپورٹ ممکن ہے اس مجموعہ میں شائع نہ ہو سکی ہو —— اس پر کسی طرح بھی مؤلف قصوروار نہیں ہو سکتا، انہوں نے رپورٹ سے متعلق ابتداً ایک خط شائع کر کے پُورے ملک میں قومی اتحاد کی ہر شاخ کو روانہ کیا، اکثر دوستوں نے جواب تک دینے کی زحمت گوارا نہ کی گئی احباب نے معذرت کر دی، یقین کیجیے بقول مؤلف پنجاب کے صرف تین سرحد کے ۲ اور سندھ کے ۲ اضلاع کی رپورٹ خط کے جواب میں موصول ہوئی۔ باقی تمام حصّہ خود جا کر جمع کیا گیا۔ بہرحال —— اطلاع دینے پر دوسرے ایڈیشن میں تمام خامیاں دُور کر دی جائیں گی

دُعاگو
ابوالنصر عثمانپوری
ناظمِ ادارہ

سلام عقیدت

شیرازۂ محبت

① ــــــ قائد تحریک اسلامی مولانا مفتی محمود صدر پاکستان قومی اتحاد ــــــ قائد جمعیتہ علماء اسلام

② ــــــ مجاہد اول سردار عبدالقیوم خاں ــــــ صدر مسلم کانفرنس جموں کشمیر

③ ــــــ صداقت اتحاد کے گوہر تابدار نوابزادہ نصراللہ خان ــــــ قائد پاکستان جمہوری پارٹی

④ ــــــ داعی شریعت اسلامیہ علامہ شاہ احمد نورانی ــــــ صدر جمعیتہ علماء پاکستان

⑤ ــــــ آوازۂ حق میاں طفیل محمد ــــــ امیر جماعت اسلامی پاکستان

⑥ ــــــ مرد غازی سید علی مردان شاہ پیر پگاڑو ــــــ سربراہ پاکستان مسلم لیگ

⑦ ــــــ قائد جمہوریت ایئر مارشل (ریٹائرڈ) اصغر خان ــــــ سربراہ تحریک استقلال

⑧ ــــــ مرد استقلال سردار شیر باز مزاری ــــــ صدر نیشنل ڈیموکریٹک پارٹی

⑨ ــــــ درویش خدامست خان اشرف خان ــــــ سربراہ خاکسار تحریک

●

جو جھک نہ سکے ۔۔۔۔۔۔۔ راہ حق سے ہٹ نہ سکے ۔۔۔۔ ایک قدم بھی اپنے سچے موقف سے پیچھے نہ ہٹے

ــــــ ہاں مگر

ایوان شاہی ۔۔۔۔۔۔ اقتدار کا سورج ۔۔۔۔۔۔ سلطنت کا دیوتا ۔۔۔۔۔۔ ارکان دولت ۔۔۔۔۔۔ سرمائے کی جھنکار ۔۔۔۔۔۔ عہدوں کی

سنہری قبائیں ۔۔۔۔۔۔ انہیں ــــــ استقامت کی چوکھٹ سے ہٹا نہ سکیں ۔

انہوں نے تڑپنے والی لاشوں ۔۔۔۔۔ بہنے والے لہو کے چھینٹوں ۔۔۔۔۔ مظلوموں کی کرب انگیز آہوں کا سودا نہیں کیا ۔

مؤرخ ــــــ انہیں سلام کرتا ہے ۔

تحریکِ نظامِ مصطفےٰ کی جھلکیاں

◎ —— کراچی نے تحریک کا آغاز کیا، حیدرآباد نے خون دے کر تحریک کا پودا تن آور کیا، لاہور نے تائید کرتے ہوئے بھرکایا کی —— ملتان نے مہمیز لگائی۔

◎ —— پورے ملک کی تحریک کی اوّل قیادت نوابزادہ نصر اللہ خاں نے کی۔ انہوں نے ناقابلِ فراموش حد تک اس کو کامیابی بخشی۔ بعد ازاں پیر پگاڑو کے نعرہ ہائے رستخیز نے ولولہ نو دیا۔ بالآخر تحریک کی قیادت خالصتاً عوام کے ہاتھوں میں پہنچ گئی —— یہ وہ موقع تھا کہ جب تحریک کا ختم کرنا کسی لیڈر کے بس کی بات نہ تھی۔

شہدائے تحریک —— کل تعداد ۲۹۴

کراچی	۱۱۰
حیدرآباد	۵۷
نواب شاہ	۱۲
سانگھڑ	۳
میرپور خاص	۲
خانپور	۷
احمد پور شرقیہ	۸
بہاولنگر	۲
ملتان	۹
جھنگ	۱
شجاع آباد	۱
گجرات	۲
خانیوال	۲
لائلپور	۵
گوجرہ	۱
سیالکوٹ	۲
ڈسکہ	۱
راولپنڈی	۱
اوکاڑہ	۱
لاہور	۴۳
پشاور	۱
سرگودھا	۱
ہری پور (ہزارہ)	۱
منڈی کاموکی	۵

گرفتار شدگان

مظفر گڑھ	۱
گوجرانوالہ	۲
بھلوال	۱
لیہ	۳۰
علی پور	۵
کوٹ ادو	۲

ضلع وار کوائف —— جیلوں کی رپورٹ

کراچی	۴۳۲۵
حیدرآباد	۹۰۰

نہ ہماری معلومات کے مطابق اتنی تعداد حاضر خدمت ہے اگر جناب یا آپ کی مرکزی کونسل کا تعاون ہوا تو ممکن ہے تعداد دگنی ہو جائے

سکھر	۷۰۰
نواب شاہ	۳۰۰
ٹھٹھہ، بدین، لاڑکانہ، میرپور	۷۲۳
رحیم یار خان	۱۳۰۰
بہاولپور	۲۰۰۰
بہاولنگر	۱۷۰۰
ملتان	۳۳۰۰
وہاڑی	۴۰۰
لاہور	۳۷۰۰
فیصل آباد	۲۳۰۰
میانوالی	۹۰۰
سرگودھا	۱۱۰۰
جھنگ	۶۰۰
شیخوپورہ	۳۶۶
گوجرانوالہ	۱۳۰۰
قصور	۶۰۰
گجرات	۷۲۶
جہلم	۷۳۵
راولپنڈی	۱۳۰۰
راولپنڈی (بسلسلہ لانگ مارچ)	۲۹۰۰
کیمبل پور	۳۰۰
پشاور	۳۰۰۰
ہری پور ہزارہ	۲۵۳۰
مردان	۲۲۵
کوہاٹ	۴۷۵
بنوں	
ڈیرہ اسمٰعیل خان	تقریباً ۲۰۰
بلوچستان بمعہ کوئٹہ	۷۰۰
سوات (منگورہ)	۱۲۰

میزان	۳۹۸۲۵
تھانوں اور حوالاتوں کے گرفتار شدگان	۲۷۰۰۰
گرفتار شدگان کی کل تعداد	۶۶۸۲۵

غیر مصدقہ رپورٹ کے مطابق حوالاتوں اور بیابانوں میں لے جا کر چھوڑ دیئے جانے والوں کی تعداد ۲۷۰۰۰ ہے۔

مقدمات کے سلسلے میں جو رپورٹیں راقم کو موصول ہوئیں یا اخبارات کے چھپنے سے جو احوال منظر عام پر آئے۔ ان کے مطابق ڈیڑھ لاکھ سے زائد مقدمات درج ہوئے۔

نوٹ : — آخری اطلاعات کے مطابق مختلف شہروں کی مزید رپورٹوں کے مطابق ۱۷۰۰۰ ہزار گرفتاریاں مندرجہ بالا اعداد و شمار سے زیادہ ہیں۔ اس طرح گرفتار شدگان کی تعداد — ۸۳۸۲۵ ہے۔

تیس سال کے اندھیاروں میں

ظلم کی کالی گھٹاؤں میں

آمریت کے ہلاکت خیز طوفان میں

پاکستانی قوم کو متاعِ سیاست و شعور سے ہم آغوش کرنے والے

ہدایت و فلاح کے ——— نو درخشاں ستارے

★ مولانا مفتی محمود ★ علامہ شاہ احمد نورانی ★ پیر پگاڑو

★ سردار عبدالقیوم ★ میاں طفیل محمد ★ سردار شیر باز مزاری

★ نوابزادہ نصراللہ خاں ★ ائیر مارشل اصغر خاں ★ خان اشرف خان

کردار و اخلاق ——— سوانح و افکار ——— اور ملی خدمات

——— کی روشنی میں ———

تیری حسن قیادت پر حیران اک زمانہ ہے

بادشاہ عظمت ——— مفتی محمودؒ

مفتی محمود ـــــ صدر پاکستان قومی اتحاد

ولادت ـــــ ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۳۷ھ ۱۹۱۹ء ـــ مقام پنیالہ (ڈیرہ اسمٰعیل خان)، سرحد

تعلیم ـــــ پنیالہ گورنمنٹ ہائی سکول سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔

- علوم اسلامیہ کی تکمیل کے لئے آپ برصغیر کی سب سے بڑی اسلامی درسگاہ دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے جہاں علم خلق، معانی، تاریخ، فلسفہ، منطق، علم کلام، ہیئت، ہندسہ، حساب، فقہ، حدیث اور تفسیر کے تمام علوم ۱۹۳۳ء تک آپ نے مکمل کر لئے۔
- ۱۹۴۰ء میں آپ نے آل انڈیا یونین میں جمعیت علماء ہند کی رکنیت سازی اختیار کی۔
- ۱۹۴۲ء میں انگریز کے خلاف "انخلاء والی" ہندوستان چھوڑ دو" کی تحریک میں حصہ لیا۔
- ۱۹۴۳ء میں آپ جمعیت علماء ہند کے کونسلر مقرر ہوئے، اس وقت آپ سرحد جمعیت کی ورکنگ کمیٹی کے ممبر بھی تھے۔
- تقسیم ملک کے بعد علامہ شبیر احمد عثمانی کی جماعت جمعیت علماء اسلام کے ممبر بنے۔
- ۱۹۴۸ء میں علامہ موصوف نے ملتان میں جمعیت کا کنونشن بلایا تو آپ نے اس کی کارگزاری میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔
- ۱۹۵۰ء میں مفتی محمود کے والد کا انتقال ہو گیا۔
- ۱۹۵۱ء میں آپ مدرسہ قاسم العلوم میں بطور مفتی مقرر ہوئے۔
- ۱۹۵۲ء میں آپ مدرسہ کے ناظم تعلیمات، صدر مدرس اور استاد حدیث مقرر ہوئے۔
- ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں مفتی صاحب ایک سال تک جیل میں رہے۔
- ۱۹۵۶ء میں مفتی محمد شفیع صاحب کے حکم پر آپ نے ملتان میں جمعیۃ کا کنونشن بلایا جس میں ۱۹۵ علماء نے شرکت کی۔
- مذکورہ بالا کنونشن میں جمعیت علماء اسلام پاکستان کے نائب صدر مقرر ہوئے۔ کچھ عرصہ بعد حضرت مولانا احمد علی کی مشغولیت کی پابندی کے باعث آپ ان کی جگہ امیر قرار پائے۔
- ۱۹۵۶ء میں آپ نے ملکی دستور پر تنقیدات لکھیں جس پر پورے ملک کی طرف سے آپ کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔
- ۱۹۵۸ء میں ایوب خان کا مارشل لاء لگا اور جمعیت علماء اسلام بھی بین کر دی گئی۔
- ۱۹۶۲ء میں آپ نے ڈیرہ اسمٰعیل خان سے قومی اسمبلی کا الیکشن لڑا اور بھاری اکثریت سے کامیاب ہوئے۔

- ۱۹۶۳ء میں مفتی صاحب اور انکی جماعت نے عائلی قوانین کے خلاف ملک گیر تحریک چلائی۔
- ۱۹۶۳ء میں آپ صدر ناصر کی دعوت پر موتمر عالمی کانفرنس میں قاہرہ گئے یہاں ڈیڑھ سو علماء کے سامنے مفتی صاحب نے عالم اسلام کی یکجہتی اور اسلامی شریعت کی ترویج پر زور دیا۔ یہاں آپ کے عربی میں شائع شدہ مقالوں کو نہایت وقعت سے دیکھا گیا۔
- قاہرہ کے مذکورہ دورہ میں مفتی صاحب نے سعودی عرب اور کئی عرب ممالک کے شیوخ سے مدینہ، جدہ اور مختلف شہروں میں اسلامی اقدار کے احیاء کے موضوع پر تبادلۂ خیال کیا۔
- ۱۹۶۳ء میں مفتی محمود نے پاکستانی پارلیمنٹ میں پہلی مرتبہ اسلامی ترمیمات کے کئی بل پیش کیے۔
- ۱۹۶۵ء میں مفتی صاحب دوسری مرتبہ قاہرہ تشریف لے گئے۔

- ۱۹۶۶ء میں آپ نے ادارہ تحقیقات اسلامی اور اس کے ڈائریکٹر ڈاکٹر فضل الرحمن کی خلاف اسلام سرگرمیوں کے خلاف پورے ملک میں آواز اٹھائی بالآخر یہ فتنہ سرد ہو گیا۔
- ۱۹۶۶ء ستمبر میں ادارہ تحقیقات اسلامی نے مشینی آلات کے ذریعے سے متعلق ایک غیر اسلامی فتویٰ جاری کیا۔ مفتی صاحب نے اس فتویٰ کو تار تار کر کے پوری قوم کو حرام گوشت کھانے سے بچایا۔
- ۱۹۶۶ء کو ملتان میں "جشن ملتان" کے نام سے رقص و سرود اور ناچ گانوں کے ایک حکومتی پروگرام کا اعلان ہوا مفتی صاحب نے اس کے خلاف آواز اٹھائی اور آپ پس دیوار زنداں کر دیئے گئے۔
- فروری ۱۹۶۸ء میں راولپنڈی میں بین الاقوامی اسلامی کانفرنس منعقد ہوئی جو جس میں یہاں ڈاکٹر فضل الرحمن کا غیر اسلامی تعلیمات پر مبنی ایک مضمون پیش کیا گیا تو مفتی صاحب نے ہزاروں غیر ملکی شیوخ کی موجودگی میں اس زہر کا تریاق پیش کر دیا اور پوری کانفرنس پر آپ کے علمی استدلال اور زور بیان کی دھاک بیٹھ گئی۔
- جنوری ۱۹۶۹ء کو ڈھاکہ میں جمہوری مجلس عمل کا قیام عمل میں آیا مفتی صاحب اس کے مرکزی رکن منتخب ہوئے۔
- ۱۰ مارچ ۱۹۶۹ء کو ایوب خان کی گول میز کانفرنس منعقد ہوئی تو مفتی صاحب نے تاریخ ساز کردار ادا کیا اور پہلی مرتبہ پاکستان میں مذاکرات کی میز پر اسلام کے نفاذ کا مطالبہ پیش کیا گیا۔
- ۱۹۷۰ء کو ۱۸ دینی و سیاسی جماعتوں کا دینی محاذ قائم ہوا اور مفتی صاحب متفقہ طور پر صدر منتخب ہوئے۔
- ۱۹۷۰ء کے عام انتخابات میں مفتی محمود صاحب نے ذوالفقار علی بھٹو کو شکست فاش دی۔
- ۱۹۷۲ء میں مفتی صاحب کو مسٹر بھٹو نے مرکز میں وزارت کی پیش کش کی مگر انہوں نے اسلامی مطالبات کی منظوری تک یہ پیش کش مسترد کر دی۔
- ۱۹۷۲ء یکم مئی کو مفتی محمود نے دو صوبوں میں اپنی جماعت کی واضح اکثریت کے باعث وزارت اعلیٰ کا حلف اٹھایا اس اثنا میں آپ کی اصلاحی، معاشی اور سیاسی کارگزاری ملاحظہ ہو۔

مفتی محمود کا دورِ حکومت

مدت۔ ــــــــ ساڑھے نو ماہ

- شراب کے استعمال، خرید و فروخت اور کشید پر مکمل پابندی
- غریب زمینداروں کے لیے تقاوی قرضوں پر سود کی لعنت کو ختم کیا۔
- اردو زبان کو سرکاری زبان کی حیثیت سے دفاتر میں رائج کر دیا گیا۔
- انگریزی زبان کے تمام سائن بورڈ اٹھوا کر اردو زبان کے بورڈ لگوائے۔
- شلوار قمیض کو سرکاری لباس قرار دے کر تہذیب افرنگ کے منہ پر پہلا طمانچہ رسید کیا گیا۔
- جہیز کی روح فرسا زیادتیوں پر مکمل پابندی عائد کر دی گئی ملک و قوم کی جوان بیٹیوں کے لئے یہ سب سے بڑا امن کا پیغام تھا۔
- غریب اور غریب پرور وزیر اعلیٰ نے بلا معاوضہ قوم کی خدمت کی اور ایک پائی سرکاری خزانے سے وصول نہ کی۔
- پورے صوبے کے سکولوں میں ۱۶۰۰ سے زائد قاری مقرر کئے تاکہ نئی نسل کو قرآنی تعلیمات سے بہرہ ور کیا جا سکے۔
- پشاور یونیورسٹی میں داخلے کے لئے قرآن اور حدیث کی تعلیمات کی شناسائی لازمی قرار دی۔
- صوبہ بھر میں قمار بازی کے اڈوں کو دفن کر دیا گیا۔
- پہلی مرتبہ پاکستان میں اتوار کی بجائے جمعہ تعطیل کا قانون پاس کیا
- مستند علماء کی اسناد کو ایم اے کا درجہ دیا گیا۔
- صوبہ سرحد میں کوئی کمی نہیں، کسی کو کمی نہیں کہا جائے گا۔

- پانی سے چھ چھ میل دور قصبوں میں پائپ لائنیں بچھا کر بستی بستی پانی پہنچا دیا گیا۔
- برسوں کی خاندانی لڑائیوں کی بنیاد اکھیڑ کر صلح و آشتی کی عملاً کوشش کی گئی
- مکمل اسلامی نظام کے قیام کے لئے علماء و وکلاء اور دانشوروں کا بورڈ بٹھا دیا گیا
- مزدوروں، کسانوں کے حقوق کی پاسداری کے لئے ایک اعلیٰ سطحی کمیشن تشکیل دیا گیا۔
- عورتوں کے لئے پردہ لازمی قرار دیا گیا۔
- خستہ حال سڑکوں، شکستہ پلوں، کی تعمیر کا حکم دیا گیا۔
- ظلم، زیادتی اور ناجائز تجاوزات پر کڑی نگرانی کی گئی۔
- پورے عرصہ وزارت میں صوبہ بھر میں کبھی کسی جگہ دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ نہیں ہوا
- امن عامہ کی صورت حال میں سر مو فرق نہ آیا کوئی سیاسی گرفتاری عمل میں نہ آئی۔

ے معصوموں کی رعائیت نہیں آتی تجھکو

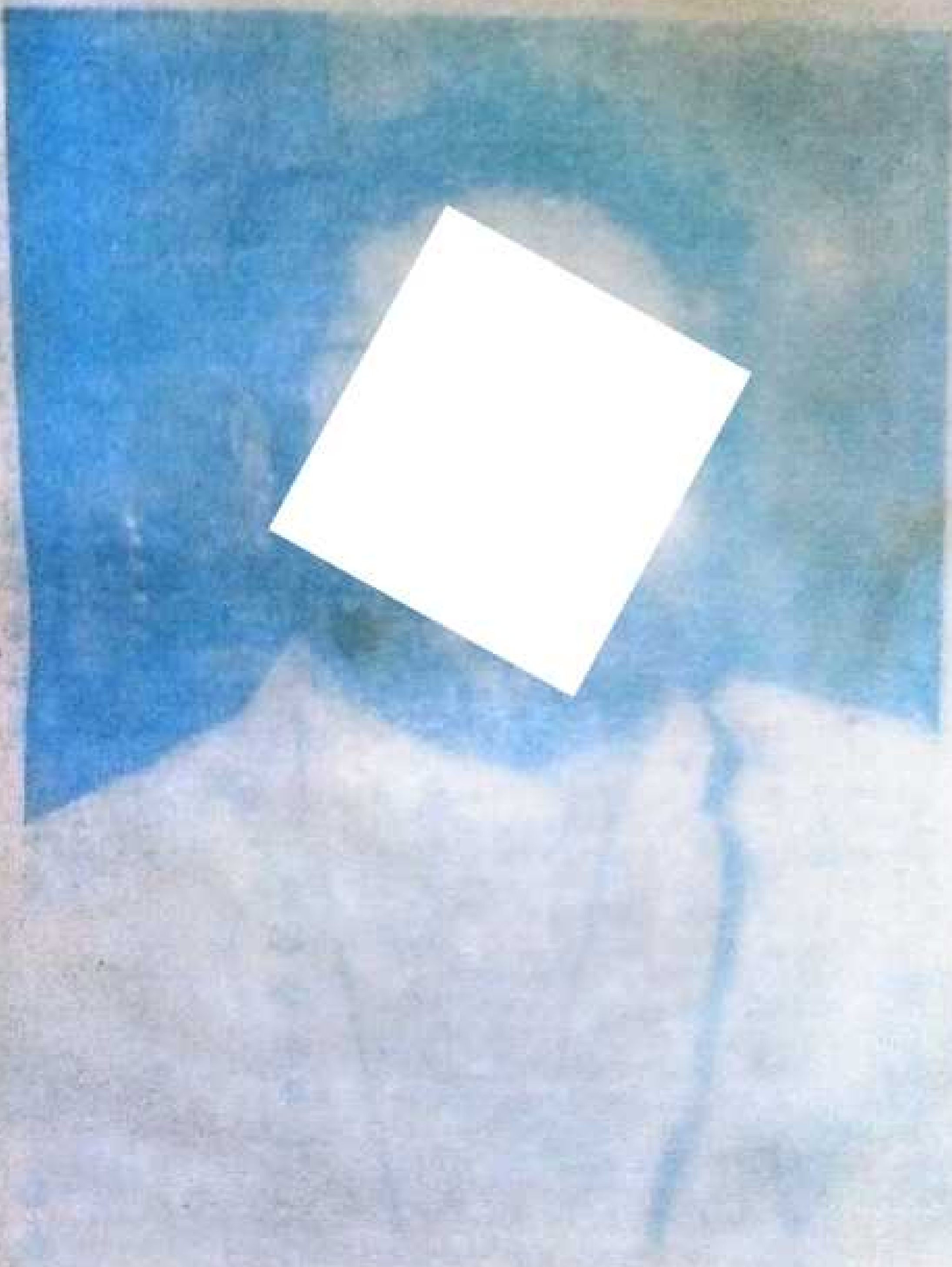

پاکستان مسلم لیگ کے سربراہ پیر پگارڈو

سیّد مردان علی شاہ — پیر پگارو

ولادت ——— ۱۹۳۰ء

تعلیم ——— علی گڑھ یونیورسٹی ۱۹۴۱ء

سینئر کیمبرج و آخری تعلیم ——— ۱۹۴۳ء برطانیہ

پیر صاحب پگارو کے والد کو انگریزوں نے پھانسی کے تختے پر لٹکایا۔ اس کے بعد موصوف و بعد تعلیم اپنے بھائی پیر نادر علی شاہ کے ہمراہ ۱۹۴۳ء میں برطانوی حکومت کے حکم پر برطانیہ بھیج دیا گیا۔

برطانیہ سے واپسی ——— ۱۹۵۲ء ○ ۱۹۵۳ء ——— پاکستانی سیاست میں عملی حصہ

اسی سال آپ تمام اپوزیشن پارٹیوں کے وفاق متحدہ جمہوری محاذ کے سربراہ مقرر ہوئے۔ پیر پگارو کے مریدوں کا حلقہ نہایت وسیع ہے سندھ کے ضلع سانگھڑ، ضلع خیرپور، ضلع لاڑکانہ، ضلع تھرپارکر اور ضلع خیرپور میں آپ کے ہزاروں مرید ہیں۔ ایک مصدقہ رپورٹ کے مطابق پاکستان میں ۹ لاکھ اور انڈیا میں ۴ لاکھ مرید ہیں۔

○ ——— ہر سال ۲۰ رجب کو پیر پگارو کے آبائی گاؤں پیر جو گوٹھ ضلع خیرپور میں آپکے مریدوں کا ایک تاریخی اجتماع منعقد ہوتا ہے

○ ——— پیر صاحب پگارو ایک نہایت موثر اور پروقار شخصیت کے مالک ہیں۔ آپ کے نام سے مسٹر بھٹو اور اس کی حکومت کے ارکان خائف رہتے تھے۔ سندھ کی سطح پر ایسی مقبول ترین شخصیت کا سیاست میں حصہ لینا مسٹر بھٹو کے لئے سوہان روح ہے۔

○ ——— پیر صاحب کو مسٹر بھٹو کی حکومت میں بڑی بڑی پیشکشیں کی گئیں مگر انہوں نے ہر پیشکش کو ٹھکرا دیا۔

○ ——— اس تحریک میں پیر صاحب نے نوابزادہ نصر اللہ خاں کے بعد پوری تحریک کی کمان کی۔ آپ کی قیادت سے خاص طور پر سندھیوں میں ایک نیا ولولہ پیدا ہوا۔

○ ——— موصوف کی قیادت کے دوران ہر آزادی کا رکن روزانہ پیر پگارو کے ایمان افروز احکامات کا منتظر رہتا تھا۔

○ ——— بلاشبہ پیر صاحب نے تحریک نظام مصطفےٰ میں قابل تعریف کردار پیش کیا۔

○ ——— مسلم لیگ کے بکھرے ہوئے شیرازے کو اکٹھا کرنا پیر صاحب کی نمایاں خدمات ہیں۔

○ ——— ۱۸ اکتوبر کے الیکشن کے لئے پیر صاحب نے تین جگہ سے الیکشن لڑنے کا اعلان کیا۔ ان میں ایک جگہ براہ راست مسٹر بھٹو سے ان کا مقابلہ ہے یاد رہے کہ ۱۹۷۰ کی اس نشست پر سندھ کے سابق وزیر اعلیٰ ایوب کھوڑو پیر صاحب کی انتخابی کمیٹی کے چیئرمین ہیں۔

ایک دانش نورانی اک دانش برہانی ہے دانش برہانی حیرت کی فراوانی

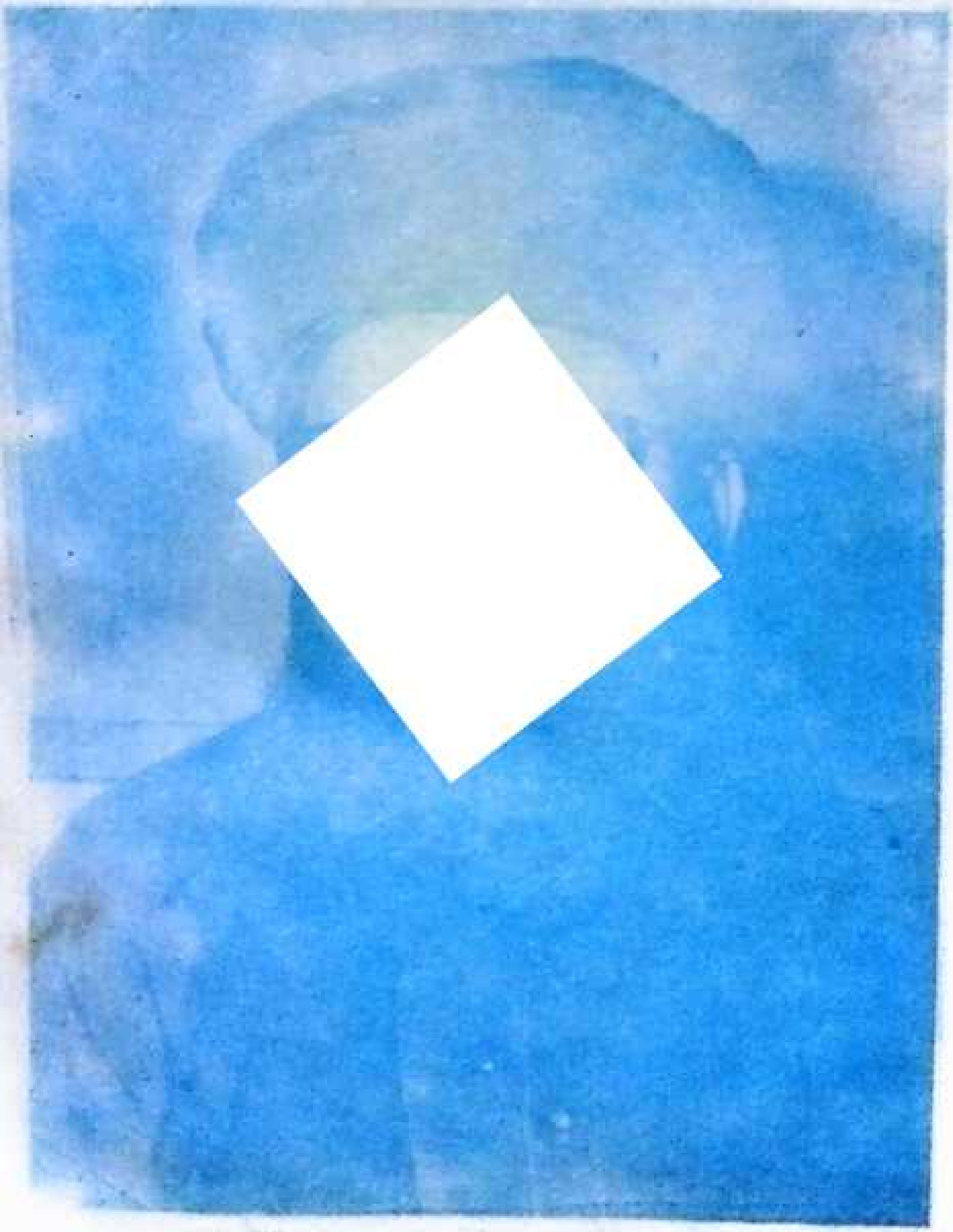

جمیعۃ علماء پاکستان کے سربراہ مولانا شاہ احمد نورانی

CamScanner

مولانا شاہ احمد نورانی

ولادت —— ۱۳۴۴ھ ۱۹۲۶ء

مقام —— میرٹھ

نسب نامہ —— خلافت اسلامیہ کے تاجدار اول حضرت ابوبکر صدیق سے جا ملتا ہے۔

تعلیم —— آپ نے زیادہ تر انگریزی علوم پر عبور حاصل کیا۔ بہر شاہ صاحب موصوف نے مدرسہ اسلامیہ قومیہ میرٹھ میں کئی علماء سے شرف تلمذ پایا۔

◎ سب سے پہلے نیشنل عربک کالج میرٹھ اور پھر الٰہ آباد یونیورسٹی سے متعدد ڈگریاں حاصل کیں۔

◎ علامہ نورانی کے سوانح نگار کے مطابق آپ کو عربی، فارسی، انگریزی، افریقی، فرانسیسی زبانوں پر عبور حاصل ہے۔

◎ آپ ۱۹۵۳ء میں پاکستان تشریف لے آئے اور کراچی میں مستقل سکونت اختیار کی۔

◎ ۱۹۵۵ء میں آپ جامعہ ازہر قاہرہ کے شیوخ کی دعوت پر مصر گئے اور علماء کے بیشتر اجتماعات سے خطاب کیا۔

◎ ۱۹۵۶ء میں آپ نے روس کا دورہ کیا۔ ◎ ۱۹۵۷ء میں آپ مشرق وسطی پہنچے۔

◎ ۱۹۵۸ء میں مشرقی افریقہ، ماریشس اور ۱۹۵۹ء میں صومالیہ، کینیا اور یوگنڈا کا کامیاب دورہ کیا۔

◎ اسی سال آپ نائجیریا کے وزیر اعلیٰ ڈیفو جنید کی دعوت پر نائجیریا تشریف لے گئے۔

◎ ۱۹۶۰ء میں ترکی، فرانس، جرمنی، برطانیہ، ماریشس اور نائجیریا گئے اسی دوران آپ نے عوامی جمہوریہ چین میں جا کر اسلامی تعلیمات کے فروغ کا فکری سانچہ تیار کیا۔

◎ ۱۹۶۱ء سے ۱۹۶۹ء تک مولانا نورانی نے پوری دنیا کا دورہ مکمل کر لیا۔ اس دوران انہوں نے غیر ممالک میں بیشتر اصلاحی اور فکری تنظیمیں قائم کیں متعدد مقامات پر علوم دینیہ کی درسگاہوں کی بنیاد رکھی۔

◎ شاہ صاحب ۱۹۶۰ء سے ۱۹۶۹ء تک ورلڈ مسلم علماء آرگنائزیشن کے سیکرٹری جنرل بھی رہے یاد رہے کہ اس تنظیم کے سربراہ مفتی اعظم فلسطین تھے۔

◎ مذکورہ بالا تبلیغی مصروفیات کے بعد ۱۹۷۰ء میں پہلی مرتبہ آپ موچی دروازہ لاہور میں منظر عام پر آئے۔

یہ دور —— شاہ صاحب موصوف کی سیاسی زندگی کا آغاز تھا۔

◎ ۱۹۷۰ء کے عام انتخابات میں آپ کامیاب کیا ہوئے کہ پورے ملک کے افق پر ایک عظیم شخصیت بن کر ابھرے اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک سیاسی جماعت کے قائد بن گئے۔ مولانا نورانی کو ایک منجھے ہوئے سیاستدان اور مجاہد بے باک مولانا عبدالستار خاں نیازی کی بے مثل رفاقت نے سیاسی میدان میں چھا جانے کا موقع بہم پہنچایا۔ علامہ شاہ احمد نورانی ایک صاحب خلق، نیک سیرت، خوش مزاج سیاستدان ہیں۔ راقم کے نزدیک ان کی سیاسی زندگی کا سب سے بڑا اور قابل صد تاثش کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنی جماعت کے نائب صدر اور قومی اتحاد میں اپنے نمائندے مسٹر رفیق احمد باجوہ کو اصولوں کی خلاف ورزی کرنے پر نہ صرف نائب صدارت سے علیحدہ کیا بلکہ رکنیت ختم کر کے قومی اتحاد کے عہدہ داروں میں اپنی نمائندگی کو خیرباد کہہ دیا۔

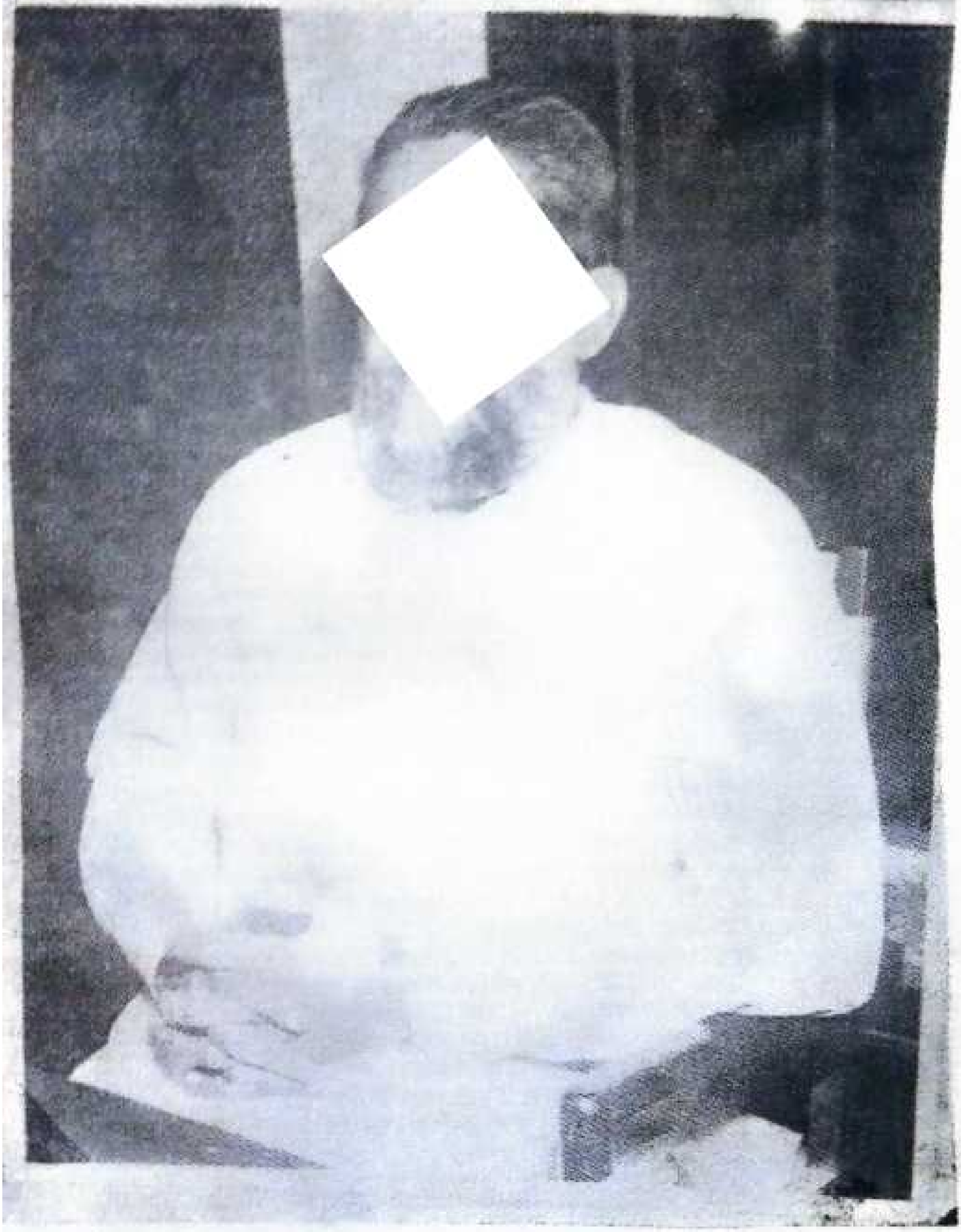

جماعت اسلامی پاکستان کے سربراہ میاں طفیل محمد

میاں طفیل محمدؐ

ولادت —— ۱۹۱۳ء

تعلیم —— ۱۹۳۱ء میں آپ پنجاب یونیورسٹی میں میٹرک کے امتحان میں اوّل آئے۔

۱۹۳۳ء میں ایف اے کا درجہ اوّل پایا۔

۱۹۳۵ء میں گورنمنٹ کالج لاہور سے فزکس میں اعلیٰ مقام حا[illegible] کیا۔

۱۹۳۶ء میں لاء کے بعد آپ نے جالندھر میں وکالت شروع کی۔

[illegible]ء میں مولانا ابوالاعلیٰ مودودی سے پہلی ملاقات ہوئی۔

★ ۱۹۴۱ء میں جب جماعت اسلامی کی بنیاد رکھی گئی تو سب سے پہلے آپ نے فارم رکنیت پر کیا۔

★ ۱۹۴۴ء میں اسلامی نظام پر جاںنثاری کا اس قدر غلبہ ہوا کہ وکالت ترک کر کے جماعت اسلامی کی تنظیم و تعمیر میں لگ گئے۔

★ اپریل ۱۹۴۴ء میں آپ جماعت کے سیکرٹری جنرل منتخب ہوئے، ۱۹۶۵ء تک آپ اسی عہدہ پر فائز رہے۔

★ ۱۹۴۸ء میں آپ اسلامی مطالبات کے جرم میں مولانا مودودیؒ کے ساتھ گرفتار ہوئے اور پونے دو سال کے بعد رہائی ہوئی۔

★ ۱۹۶۶ء میں آپ جماعت اسلامی پاکستان کے امیر بنائے گئے۔

★ ۱۹۶۷ء کو نائب امیر مقرر ہوئے بعدازاں آپ کو دوبارہ امیر منتخب کیا گیا اور آج تک اسی عہدہ پر فائز ہیں۔

میاں صاحب تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں گیارہ ماہ نظر بند رہے۔ ۱۹۶۱ء میں ایوب خاں کے خلاف آپ نے ایک قرارداد پاس کی جس کے جرم میں ۸ ماہ تک پس دیوار زنداں رہے۔ ۱۹۶۳ء میں بھی میاں صاحب ۹ ماہ جیل میں رہے۔

میاں طفیل محمد ایک اعلیٰ درجہ کے منتظم، با اصول سیاست دان، سادگی کے پیکر اور متانت و سنجیدگی کی جاذب نظر شخصیت کے مالک ہیں۔ آپ کے انداز گفتگو میں ملاحت، تقریروں میں تحمل و جوش، اور مواد کی کثرت دیکھی گئی ہے۔ شورش مرحوم نے کہا تھا: "میاں [illegible] کو دیکھ کر قرون اولیٰ کے لوگ یاد آجاتے ہیں۔" آپ کے لیے سب سے بڑا اعزاز یہ ہے کہ وہ پاکستان کی ایک اہم اور فعال اسلامی تنظیم کے امیر ہیں۔

CS CamScanner

دماغ و دل کو بطحا نے کر دیا مضبوط   محاذ جنگ پہ شمشیر بے نیام اصغر خان

تحریک استقلال پاکستان کے سربراہ ایئر مارشل اصغر خان

ایئر مارشل (ریٹائرڈ) اصغر خان

ولادت ——— ۱۷ جنوری ۱۹۲۱ء

ابتدائی تعلیم ——— جموں، جموں و کشمیر

آخری تعلیم ——— ۱۹۳۶ء پرنس آف ویلز رائل انڈین ملٹری کالج ڈیرہ دون

گریجوایشن ——— ۱۹۴۰ء

اواخر ۱۹۴۰ء ——— نائن رائل دکن ہارس میں کمیشن افسر مقرر ہوئے۔

۱۹۴۱ء ——— انڈین ایئرفورس نے مستعار رائل آپ کی خدمات حاصل کیں۔

اواخر ۱۹۴۲ء ——— ... ہوابازی کی ٹریننگ حاصل کی

۱۹۴۴ء ——— نمبر ۳ سکواڈرن انڈین ایئرفورس پشاور میں تعینات ہوئے۔

۱۹۴۴ء ——— ... بطور فلائٹ کمانڈر مقرر ہوئے۔ اسی اثنا میں اصغر خان نے جنگ برما میں حصہ لیا۔ ... آپ جاپانی طرز ... پر حملے کے لئے مقرر ہوئے۔ اصغر خان کی اعلیٰ صلاحیتوں ... جاپانی طاقت کے خلاف بہت امداد کی۔

۱۹۴۵ء ——— اصغر خان سکواڈرن لیڈر کے عہدہ پر ترقی پاگئے۔

۱۹۴۶ء ——— اصغر خان ایئر سٹاف سکول برطانیہ بھیجے گئے وہاں اصغر خان ایک پہلے ہندوستانی افسر تھے جنہیں جیٹ ہوائی جہاز چلانے کی تربیت دی گئی۔

۱۹۴۷ء ——— ... آپ فلائنگ ٹریننگ سکول انبالہ میں چیف فلائنگ انسٹرکٹر مقرر ہوئے۔ یہاں انہوں نے ... ٹریننگ کی نگرانی کی۔

۱۹۴۷ء ——— ۱۴ اگست کو انہیں پاکستان ایئرفورس کالج رسالپور (نوشہرہ) کے کمانڈر کے عہدہ پر ترقی دی گئی۔

۱۹۴۹ء ——— میں اصغر خان گروپ کیپٹن ہوئے اور آپ نے آپریشنل گروپ پاکستان ایئرفورس کی کمان سنبھالی۔ اسی سال ... ایئرفورس سٹاف کالج یونائیٹڈ برطانیہ سے اعلیٰ کارکردگی پر انعام حاصل کیا۔

۱۹۵۲ء ——— جائنٹ سروسز سٹاف کالج ——— سے گریجوایشن کی۔

۱۹۵۵ء ——— امپیریل ڈیفنس کالج سے گریجوایشن کی۔

۱۹۵۷ء ——— ۳۶ سال کی عمر میں اصغر خان ایئر وائس مارشل کے عہدہ پر ترقی پاگئے۔ اسی موقع پر آپ پاکستان کے پہلے کمانڈر انچیف مقرر ہوئے۔

۱۹۵۸ء ——— ایئر مارشل ہوگئے اور ۱۹۶۵ء تک اسی عہدہ پر برقرار رہے۔

---

* ایئر مارشل کی انگریزی کی کتاب "پاکستان ایٹ دی کراس روڈز" سے اردو ترجمہ۔

۱۹۶۵ء —— ریٹائرڈ ہونے کے بعد حکومت پاکستان کے محکمہ سول ایوی ایشن کے چیف ایڈمنسٹریٹر مقرر ہوئے۔
اصغر خاں نے بطور ائیر مارشل مندرجہ ممالک کا سرکاری دورہ کیا۔
واشنگٹن، کینبرا، منیلا، بنکاک، لندن، پیرس، واشنگٹن، سپین، پرتگال، فرانس، سویڈن
امریکہ، برطانیہ، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، کینیڈا، ترکی، ایران، ملائشیا، فلپائن، تھائی لینڈ
افغانستان، انڈیا۔

★ ائیر مارشل موصوف نے ۱۹۶۳ء میں سیٹو کے ملٹری ایڈوائزر کے طور پر پاکستان کی نمائندگی کی۔

★ ستمبر ۱۹۶۵ء میں اصغر خاں جنگ کے دوران انڈونیشیا اور ترکی میں صدر مملکت کے خصوصی ایلچی کی حیثیت سے تشریف لے گئے۔ اس دوران انہوں نے ان ممالک کے چوٹی کے لیڈروں سے ملاقاتیں کیں۔

★ ائیر مارشل ۱۹۶۵ء میں دوسری بار چین گئے۔ جنوری ۱۹۶۶ء میں اصغر خاں تاشقند کے مذاکرات کے ممبر کی حیثیت سے روس گئے۔

★ ائیر مارشل کو حکومت سے [illegible] ملے۔ حکومت ایران نے انہیں رزمیم اشان تاج سے نوازا۔

★ حکومت تھائی لینڈ نے آرڈر آف دی کراؤن اور حکومت سپین نے گرینڈ کراس آف دی آرڈر ایروناٹیکل میرٹ عطا کیا۔

★ گورنمنٹ پاکستان نے اصغر خاں کو ہلال قائداعظم اور ہلال پاکستان سے نوازا۔ ۱۹۶۹ء میں ائیر مارشل نے یہ دونوں ایوارڈ از خود چھوڑ دیئے۔

★ ائیر مارشل ہر قسم کا جہاز اڑا سکتے ہیں۔

★ آپ نے اپنے آٹھ سالہ دور میں پی آئی اے کو جیٹ جہازوں سے مسلح کیا۔

★ ائیر مارشل نے پوری دنیا میں پاکستانی ہوابازوں کا نام روشن کر دیا۔ اور یہ بات بلا تامل کہی جا سکتی ہے۔ پاکستانی ائیر فورس کی ترقی میں سب سے زیادہ اصغر خاں کی خوش چینی کو دخل ہے۔

★ ائیر مارشل نے اعلیٰ صلاحیتوں سے اپنے ملک کی پی آئی اے کو دنیا کی بہترین سروس بنا دیا۔

ملکی سیاست میں شمولیت کا اعلان

★ ۱۰ نومبر ۱۹۶۸ء کو ائیر مارشل نے صدر ایوب کی پالیسیوں کے خلاف پہلا بیان جاری کیا۔

★ مارچ ۱۹۶۹ء میں ایوب خاں کی گول میز کانفرنس میں شرکت۔

★ چند ماہ بعد جسٹس پارٹی کی بنیاد ڈالی۔

★ ۱۹۶۹ء میں جسٹس پارٹی کو پی ڈی پی میں مدغم کر دیا گیا۔

★ ائیر مارشل پی ڈی پی کی منشور کمیٹی کے کنوینر مقرر ہوئے۔

★ ۱۹۷۰ء میں اصغر خاں نے تحریک استقلال کی بنیاد رکھی۔
دسمبر ۱۹۷۰ء کو راولپنڈی سے قومی اسمبلی کا الیکشن لڑا

★ الیکشن میں شکست کھا جانے کے بعد ایئر مارشل نے تحریک کی تنظیمی صورت حال کا جائزہ لیا۔ اور بہت تھوڑے سے عرصہ میں کارکنوں کی کافی مقدار پیدا کر لی۔

★ ایئر مارشل مسٹر بھٹو کی حکومت پر سخت ترین تنقید کے عادی تھے اسی خاطر ان کے جلسوں کو بطور خاص خراب کیا جاتا تھا۔ آپ پر متعدد قاتلانہ حملے بھی ہو چکے۔ آپ ایک واحد اپوزیشن لیڈر ہیں جن پر سب سے زیادہ لاٹھی چارج ہوا

★ ایئر مارشل اصغر خاں انتہائی خوش اخلاق، سادہ مزاج، اور جرأت مند، سیاست دان ہیں۔

اصغر خاں کی ایک بات آج تک میرے کانوں میں گونج رہی ہے۔ انہوں نے ۹ رفروری ۱۹۷۷ء کے گول باغ کے انتخابی جلسہ میں لاہور کے ۵ لاکھ افراد کے سامنے پیش گوئی کی تھی۔

"میں یہ نہیں کہتا کہ بھٹو ۷ مارچ کو جائے گا۔ مگر یہ بات پوری بصیرت سے کہتا ہوں کہ یہ ۱۹۷۷ء کا سال اقتدار پر نہیں گذار سکے گا۔"

★ ایئر مارشل اصغر خاں کی سیاسی زندگی میں سب سے زیادہ اہمیت اس کردار کو ہے جو اصغر خاں نے ۹ جماعتوں کے اتحاد کے موقع پر پیش کیا۔

★ دوسری اہم بات جو خاں صاحب موصوف سے متعلق دیکھنے میں آئی وہ یہ تھی کہ سابق وزیر اعظم نے جب کراچی میں موصوف سے کہا تھا کہ اگر آپ میں کوئی صلاحیت ہے تو اتحاد کی قیادت آپ کو ہے مگر انہوں نے عظمت کردار کا ثبوت دیتے ہوئے نہایت ایثار کے ساتھ کہا تھا۔ "میں قومی اتحاد کے سربراہ مفتی محمود کا سپاہی ہوں۔"

CamScanner

نہ پاؤں میں بیڑی نہ گردن میں طوق
نئے دوسے نیا ذوق و شوق

نیشنل ڈیموکریٹک پارٹی کے سربراہ سردار شیرباز مزاری

سردار شیرباز مزاری

ولادت ——— ۱۷ اکتوبر ۱۹۳۰ء

مقام ——— (رجھان) ڈیرہ غازی خاں

والد ——— سردار میر مراد بخش مزاری

ابتدائی تعلیم ——— ڈیرہ دون پرنس آف ویلز رائل ملٹری اکیڈمی کالج و لاہور لے فی ٹسن چیفز کالج

آخری تعلیم ——— ہارورڈ سکول امریکہ۔ یہاں آپ نے بین الاقوامی تعلقات کا ڈپلومہ حاصل کیا۔

سیاسی زندگی کا آغاز ——— ۱۹۶۲ء

عملی سیاست ——— ۱۹۷۰ء

آزاد پارلیمانی گروپ کی صدارت ——— ۱۹۷۲ء

بین الاقوامی اسمبلیوں کی یونین کی رکنیت اور صدارت ——— ۱۹۷۵ء

- آپ متحدہ جمہوری محاذ میں نیشنل عوامی پارٹی کی طرف سے سنٹرل کمیٹی کے رکن بھی منتخب ہوئے۔
- بلوچستان میں آپ نے تحریک بحالی جمہوریت چلائی آپکی جماعت کے کارکنوں پر ڈی پی آر کے سینکڑوں مقدمات بنائے گئے۔
- مسٹر بھٹو کی حکومت نے مسٹر مزاری کے بیٹوں پر گولیاں چلا کر انہیں نڈھال کر دیا۔
- ۱۹۷۵ء میں جب نیشنل عوامی پارٹی کے سربراہ ولی خان گرفتار ہوئے اور پارٹی کو کالعدم قرار دے دیا گیا تو آپ نے نیشنل ڈیموکریٹک پارٹی کی بنیاد رکھی۔ تادم تحریر آپ اسی پلیٹ فارم سے ملکی سیاست میں سرگرم عمل ہیں۔
- ۱۹۷۵ء میں مسٹر مزاری نے کراچی میں آزادی پریس کے ایک جلوس کی قیادت کی جس پر آپ کی گرفتاری عمل میں آئی۔
- ۳۱ اکتوبر ۱۹۷۶ء کو شیرباز مزاری نے اپوزیشن کے سامنے چار فارمولے پیش کئے۔ جنہیں فوری طور پر منظور کر لیا گیا۔ مثلاً
  - جمہوریت کی بحالی کی تحریک
  - آئین میں آمرانہ ترامیم کی منسوخی
  - شہری آزادیوں کی بحالی اور کالے قوانین کا خاتمہ
  - معاشی اور سیاسی انصاف
- اپوزیشن کے مرکزی لیڈر شیرباز مزاری گوناگوں صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ آپ جرأت و استقامت کے کمالات سے مزین ہیں۔ موصوف کے رشتہ داروں اور اقارب کو سینکڑوں مقدمات میں ملوث کر کے آپ کو حق گوئی اور استقلال کے راستے سے ہٹانے کی مسٹر بھٹو کی تمام کوششیں ناکام ہوگئیں۔
- ۱۸ مارچ کو مسٹر مزاری نے تحریک نظام مصطفےٰ میں کراچی میں ایک بڑے جلوس کی قیادت کی۔ جس پر آپ کو گرفتار کر لیا گیا۔ آپ کو پنجاب اور سندھ کی مختلف جیلوں کے بعد میانوالی جیل میں بھیج دیا گیا جہاں آپ کے ساتھ ناروا سلوک کیا گیا ——— ۲۸ جولائی کو موصوف کی رہائی عمل میں آئی۔

نگہ بلند، سخن دلنواز جاں پُرسوز

مسلم کانفرنس کے سربراہ سردار عبدالقیوم خان

سردار عبدالقیوم

ولادت ———— ۱۹۲۴ء
آبائی گاؤں ———— غازی آباد ضلع پونچھ آزاد کشمیر
پیشہ ———— معمولی زمیندارہ
خاندان ———— عباسیہ

خستہ مکان، غربت و افلاس کی بادشاہی، فقیری، درویشی، مومنانہ فراست، غریب اور غریب پرور، داعی اتحاد، جاذب نظر شخصیت یہ ہیں۔

مسلم کانفرنس جموں و آزاد کشمیر کے سربراہ سردار عبدالقیوم

★ چوہدری غلام عباس مرحوم کے بعد سردار صاحب تحریک آزادی کی سب سے متحرک و منظم جماعت مسلم کانفرنس کے سربراہ منتخب ہوئے۔
★ اس سے پیشتر آپ ۱۹۵۴ء میں ۶ ماہ تک کشمیر کے وزیر رہے۔
★ ۱۹۵۶ء میں آپ ایک سال صدارت کے عہدے پر فائز رہے۔
★ ۱۹۷۰ء ۱۲ر نومبر کو سردار نے صدارت کشمیر کا حلف اٹھایا۔
★ ۱۹۷۵ء کو بھٹو نے امور مملکت کشمیر میں زبردست مداخلت شروع کر دی اور ایف ایس ایف کی مدد سے سردار کو سبکدوش کر دیا گیا۔ بلکہ [illegible] سے نکال سوئے دار پہنچا دیئے گئے۔ اس اثنا میں آپ قریباً پونے دو سال جیل میں رہے۔

سردار عبدالقیوم کا دورِ حکومت

مدت ———— ۱۹۷۰ء تا ۱۹۷۵ء ساڑھے چار سال

★ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔
★ آزاد کشمیر میں جزوی طور پر اسلام کا قانون رائج کیا گیا۔ ★ شراب اور جوا پر پابندی
★ قتل کے بدلے میں قتل کا قانون آج بھی رائج ہے ★ نوجوانوں کے لئے ملازمت کا فوری انتظام
★ تعلیم کو فروغ، اسلامی تعلیمات کا لازمی مضمون، ۵ دیہاتوں پر ایک مڈل سکول اور دس دیہاتوں میں ہائی سکول ★ ایم اے تک تعلیم مفت

مواصلات ★ دریاؤں اور نالوں پر ہر دو میل کے بعد پل کی تعمیر ★ نئی شاہراہوں کی تکمیل خصوصاً نیلم والی روڈ کو کیل تک پہنچا دیا گیا ★ ہر قصبہ میں ٹیلیفون کی سہولتیں دی گ
★ اشیائے خوردنی کے یہاں سے وہاں جانے کے باوجود قیمتوں میں کمی

زراعت آبپاشی کی کوہلیں، باغبانی اور سبزی کاشت کا سرکاری انتظام، جنگلات کا تحفظ، فارموں کو ترقی

ترقیاتی منصوبے میرپور خاص میں انڈسٹریل منصوبے کا آغاز ہوا، (الف) گھی کا کارخانہ (ب) ماچس فیکٹری (ج) کپڑے کی مل (د) روزن کا کارخانہ۔

تعمیراتی کام : ہائی سکولوں کے ہاسٹلوں کی تعمیر، نئی اسمبلی کی عمارت، ایم ایل اے کے لئے اپر ہوسٹل کی تعمیر

بجلی :۔ پہلے صرف مظفرآباد اور میرپور خاص میں بجلی تھی مگر سردار موصوف کے دورِ حکومت میں کشمیر کے ہر قصبہ بجلی پہنچا دی ہے۔ ہر سب ڈویژن میں جنریٹر سسٹم قائم

امتناع کوٹ پتلون کی جگہ شلوار قمیص، انگریزی زبان کی جگہ اردو، اتوار کی تعطیل کی بجائے جمعہ کی تعطیل۔

———— ساڑھے چار سال میں ایک بھی سیاسی گرفتاری عمل میں نہیں آئی، نہ کوئی ہنگامہ برپا ہوا۔

مسٹر بھٹو سے اختلاف قادیانیوں کے مسئلہ کا حل۔ شملہ معاہدہ کے بعد بھی بھٹو کے احکامات سے روگردانی، بلتستان اور گلگت کی ریاستوں کو کشمیر میں شامل

CS CamScanner

توڑتا ہے مجھے سفاک اندھیروں کا طلسم
بن کے پیغمبر انوار سحر آؤں گا

پاکستان جمہوری پارٹی کے سربراہ نوابزادہ نصراللہ خاں

CamScanner

نوابزادہ نصراللہ خاں

★ —— نوابزادہ نصراللہ خاں نے تحریک آزادی ہند میں برصغیر میں نمایاں کردار ادا کیا۔

★ —— تقسیم ملک کے وقت آپ مجلسِ احرار پنجاب کے سیکرٹری جنرل تھے۔

★ —— نواب صاحب موصوف برصغیر کے جلیل القدر خطیب سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری کے حلقہ ارادت میں شامل ہیں۔

★ —— ایوب خان کی گول میز کانفرنس میں نواب زادہ کا پورے ملک کی اپوزیشن کی مجلس عمل کے کنوینر تھے۔

★ —— نواب صاحب نے ہر دور میں آمریت اور ظلم و استبداد کا مقابلہ کیا۔

★ —— اصول پسندی اور تدبّر میں نواب زادہ کا مقام نہایت بلند ہے۔

★ —— حالیہ تحریک میں موصوف نے انتہائی ناقابلِ فراموش کردار پیش کیا۔ آپ کی ولولہ انگیز تقریروں اور بے مثال بیانات سے پوری قوم کے قلوب روزانہ نیا جذبہ اور نیا حوصلہ حاصل کرتے تھے۔

★ —— نواب صاحب سے متعلق مزید حالات معلوم نہیں ہو سکے۔

CamScanner

وہ توپوں کے دھانوں پر بھی سچی بات کہتے ہیں

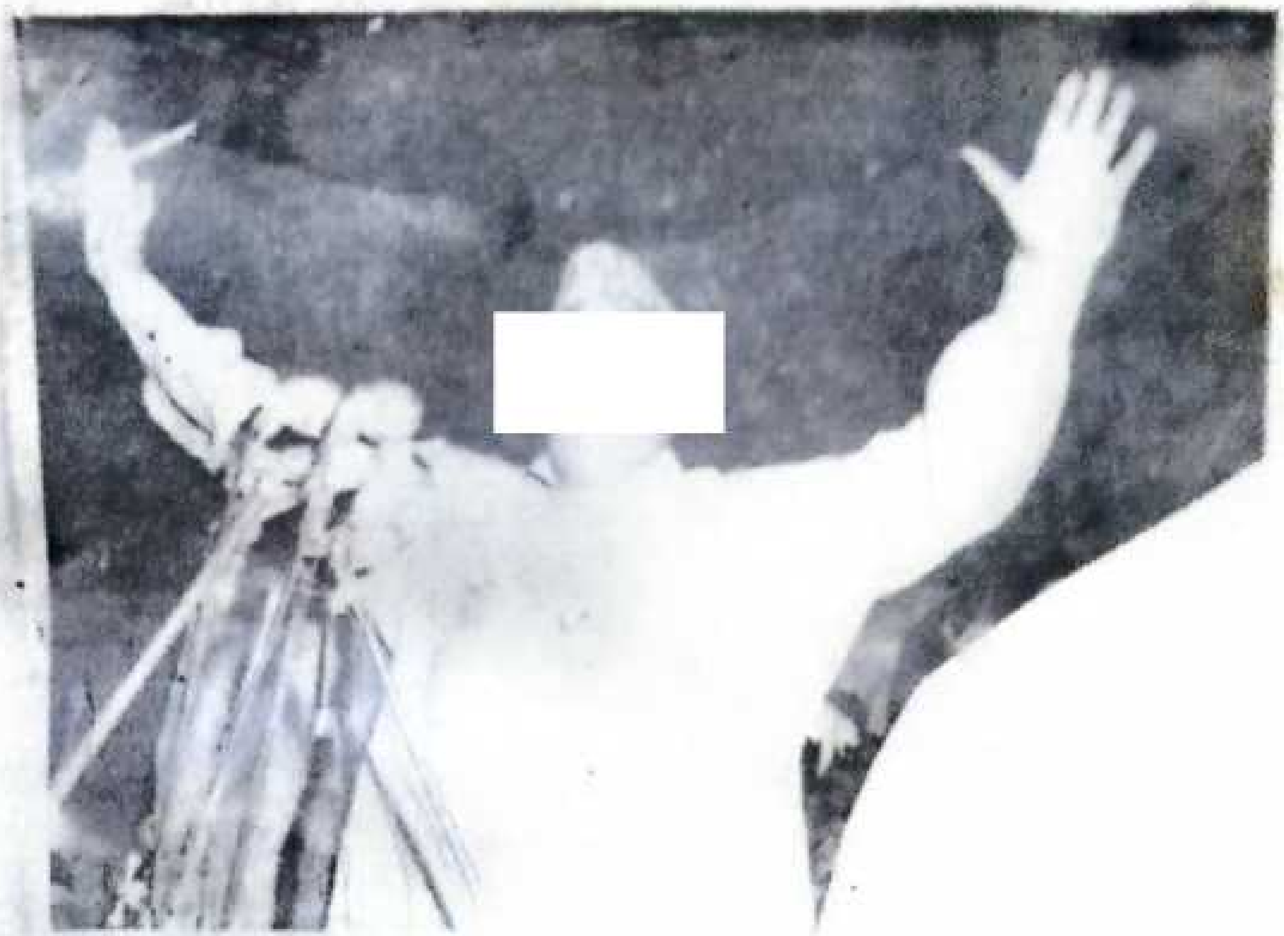

پاکستان خاکسار تحریک کے سربراہ خان اشرف خان

CamScanner

خان اشرف خاں ــــ قائدِ خاکسار تحریک

نومبر ۱۹۳۱ء	ــــــــــ	ولادت
۱۹۵۰ء	ــــــــــ	ابتدائی تعلیم گورنمنٹ ہائی سکول ملتان
۱۹۵۷ء	ــــــــــ	آخری تعلیم گورنمنٹ لاء کالج پنجاب یونیورسٹی لاہور
۱۹۶۷ء	ــــــــــ	صدارت بار ایسوسی ایشن ملتان

- ۱۹۵۶ء میں خان اشرف نہر سویز کے مسئلے پر اسمبلی کا گھیراؤ کرتے ہوئے شدید زخمی ہوئے۔ یہی واقعہ ان کی سیاسی زندگی کا آغاز ہے۔
- مادرِ ملت کے انتخابات میں آپ نے فاطمہ جناح کی پاسداری کا حق ادا کر دیا۔ انہوں نے ملتان مادرِ ملت کے جلسہ کی صدارت بھی فرمائی۔
- خان اشرف اپنی اعلیٰ صلاحیتوں کے پیشِ نظر ہر مقام پر نمایاں رہے۔ اس وقت آپ خاکسار تحریک پاکستان کے سربراہ ادارہ عالیہ اور قومی اتحاد کی مرکزی کونسل کے رکن پاک کوریا انجمن کے صدر اور ملتان کی مختلف سماجی، ثقافتی اور سپورٹس کی انجمنوں کے بھی سربراہ ہیں۔
- خان اشرف خاں نے اپنی جماعت کے اصولوں کے مطابق ملتان سے ٹوبہ ٹیک سنگھ تک ۱۰۰ میل کا پیدل مارچ بھی کیا۔ آپ نے ہر موقعہ پر اپنی جماعت اور قوم کی رہنمائی کی۔
- اس وقت خان صاحب ۹ جماعتوں کے قائدین میں سب سے کم عمر لیڈر ہیں مگر ان کا تجربہ، فکر و عمل، سوچ و بچار، تدبر کم عمر نہیں ہے وہ ایک اعلیٰ درجہ کے مقرر، جری، حق گو اور قائدانہ صلاحیتوں سے مزین لیڈر ہیں۔ خاکسار تحریک کو ان پر فخر کرنا چاہیئے۔
- برصغیر کے نامور مفکر اور عظیم قائد علامہ عنایت اللہ مشرقی کے اس سپوت نے اپنے اعلیٰ کردار سے اپنے عظیم قائد کا نام روشن کر دیا ہے۔ ان کی تنظیم خاکسار تحریک نے پشاور، بنوں، ڈیرہ اسمٰعیل خاں، پنڈی، جہلم، گجرات، وزیر آباد، گوجرانوالہ، قصور، لاہور، لائلپور (کمالیہ) ملتان علی پور، بشیر آباد، خانیوال، میاں چنوں، ساہیوال، حیدر آباد، سکھر، خیرپور، نواب شاہ، کراچی اور کوئٹہ میں تحریک نظامِ مصطفےٰ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

خود خان صاحب نے لاہور، راولپنڈی، لائل پور اور ملتان میں بڑے بڑے جلوسوں کی قیادت کی۔ آپ حالیہ تحریک میں ایک عرصہ تک راولپنڈی میں گرفتار رہے۔

CS CamScanner

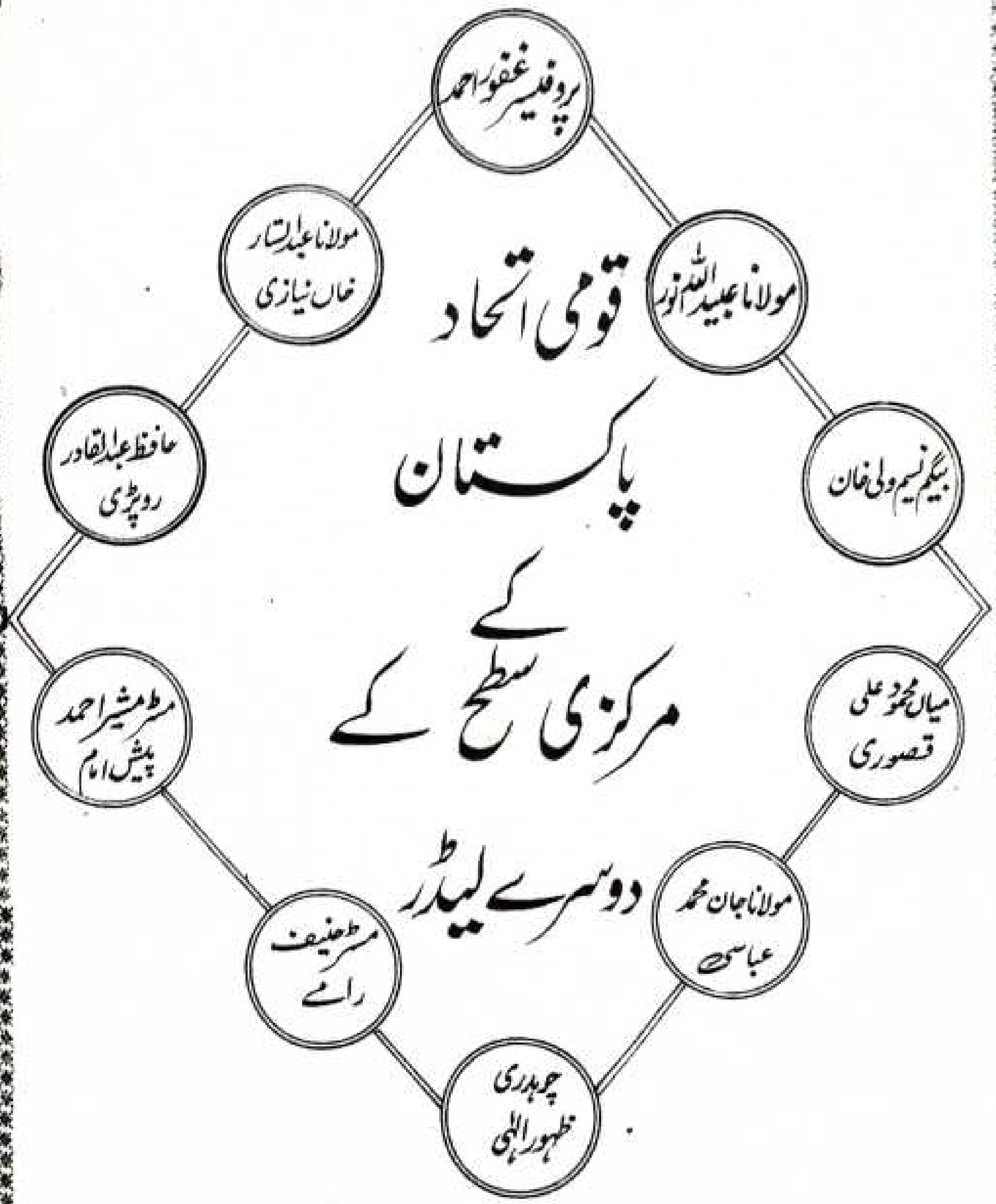
قومی اتحاد
پاکستان
کے
مرکزی سطح کے
دوسرے لیڈر
پروفیسر غفور احمد
مولانا عبید اللہ انور
بیگم نسیم ولی خان
میاں محمود علی قصوری
مولانا جان محمد عباسی
چوہدری ظہور الٰہی
مسٹر حنیف رامے
مسٹر مشیر احمد پیش امام
حافظ عبد القادر روپڑی
مولانا عبد الستار خان نیازی

پروفیسر غفور احمد ـــ جنرل سیکرٹری قومی اتحاد پاکستان

پروقار چہرہ، تجرباتی نگاہیں، میانہ قد، سنجیدگی اور تمکنت سے مزین شخصیت یہ ہیں پروفیسر غفور احمد ـــــــ

حالیہ تحریک میں جو سیاسی لیڈروں کے بعد ان کا نام سر فہرست آتا ہے۔ ان کے کردار اور اخلاق پر پاکستانی رطب اللسان ہے ان کی پوری سیاسی زندگی اصول پسندی اور اسلامی اقدار کے اختیار میں صرف ہوئی، قومی اتحاد سے پہلے آپ متحدہ جمہوری محاذ کے سیکرٹری جنرل تھے۔ آج بھی اپوزیشن کے وفاق کا عہدہ انہی کے پاس ہے۔

پروفیسر غفور احمد ایک متوسط گھرانے کے چشم و چراغ ہیں جماعت اسلامی کے لئے ان کا کردار باعث فخر ہے، خوش خلقی اور نکتہ سنجی میں وہ منفرد ہیں۔ ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود موصوف کا دل انانیت و استکبار کی خو بو سے ناآشنا ہے۔

چوہدری ظہور الٰہی ـــ مسلم لیگ

لمبا قد، ہنستا ہوا چہرہ، مصائب و آفات سے گزری ہوئی وجاہت، صاف گو، جود و سخا میں منفرد، اعلیٰ درجہ کے مہمان نواز، غریب دوست غریب پرور، حق گو حق شناس، اسلامی حکومت کے قیام کے لئے کوشاں، پسے ہوئے انسانوں کے دکھوں کا مداوا ـــــــ

قومی اتحاد کے مرکزی لیڈر چوہدری ظہور الٰہی

چوہدری ظہور الٰہی ایک متمول گھرانے کے چشم و چراغ ہیں، ریشم و حریر کے بستروں میں آسودہ خواب ہونے والے اس عظیم انسان نے قوم و ملک اور ناموس اسلام کے لئے بلوچستان کی تنگ و تاریک جیلوں کے ایام گزارے ظہور الٰہی پنجاب کے واحد لیڈر ہیں جنہوں نے زندانوں میں عرصہ دراز گزار کر آمریت کے قلعہ میں شگاف ڈالا۔ انہیں پیشکشیں کی گئیں وزارتوں اور صدارتوں کے تھال ان کے روبرو رکھے گئے مگر انہوں نے عرصہ تین سال تک نظام کے خلاف کال کوٹھڑیوں، خستہ مکانوں، بے حال اور وطن سے دور جیلوں میں نعرہ حریت بلند کیا ـــــ ان کی استقامت پہ ہر مورخ انہیں سلام کرے گا۔

CamScanner

نظریاتی عزم رکھنے والے ایسے غریبوں کے سچے دوست اور محنت کشوں کے حقیقی رہنما ہیں ان کی ساری دولت دکھی انسانوں کے لئے وقف ہے۔ وہ ہر مقام پر ہر رنگ کے خادم نظر آتے ہیں ان کی وجہ سے مسلم لیگ کو ملک میں نمایاں مقام حاصل ہے۔

مولانا عبیداللہ انور ـــــ جمعیتہ علماء اسلام

درویش صفت عالم، حق گو، مردم شناس، سادہ مزاج، شب بیدار دل، سیاسی فہم و فراست میں اعلیٰ صلاحیتوں کے مالک، حاجتمندوں، غریبوں اور محنت کشوں کے سچے دوست نامور باپ کے نامور فرزند، ولایت و ریاضت کے مہر تاباں، خوش اخلاق، پیکر متانت مرجع خلائق ـــــ یہ ہیں شیرانوالہ مسجد لاہور کے خطیب مولانا عبیداللہ انور ـــــ

مولانا عبیداللہ انور نے ہر دور میں ظالم حکومت سے ٹکر لی، جیلوں اور سختیوں سے انہیں گویا کہ شغف ہے۔ اسلامی اقدار کا کوئی مسئلہ ہو وہ ان کا ساتھ دیتے ہیں۔ انہوں نے ایوب خان کے دور میں بے پناہ تشدد برداشت کیا، برصغیر کے نامور رہنما مولانا احمد علی لاہوری کے فرزند ہونے کے ساتھ ساتھ انہیں حق گوئی، غریب پروری کی اعلیٰ صلاحیتوں کا حامل دیکھا گیا ہے۔ وہ صرف مسجد و محراب کی سیاست کے قائل نہیں بلکہ ان کا نصب العین ہے کہ انسانی زندگی کی ہر سطح پر قرآنی حکومت کے قوانین رائج کئے جائیں۔

مولانا عبیداللہ انور نے ہفت روزہ خدام الدین اور اپنے زور بیان کے ذریعے عرصہ دراز سے شیرانوالہ گیٹ لاہور میں اسلامی مشعل فروزاں کر رکھی ہے۔ مولانا عبیداللہ انور سیاسی بصیرت و تدبر میں عام سیاست دانوں سے کہیں بلند نظر آتے ہیں، ان کا اوڑھنا بچھونا خدا کی عبادت اور انسانوں کی خدمت ہے۔

مولانا عبدالستار خان نیازی

سچی بات کہنے سے جو نہیں ڈرتا، وقار و تمکنت جس کی وجاہت سے جھلکتی ہے۔ اسلامی اقدار کے لئے مرمٹنا جس کی فطرت ثانیہ ہے، وہ ہیں ـــــ مولانا عبدالستار خاں نیازی

مولانا نیازی تحریک پاکستان کے مجاہد ہیں آپ نے تقسیم ملک کے بعد سے آج تک ہر دور میں ہر ظالم کے خلاف حق کی آواز بلند کی کوئی ستمگر ان کے تیشے سے محفوظ نہیں رہ سکتا، ان کا دل عشق رسول کی رعنائی سے ہر دم تازہ رہتا ہے۔ مولانا نیازی کی ساری زندگی اسلامی حکومت کے قیام میں بسر ہوئی ـــــ آج کل آپ جمعیۃ علماء پاکستان کے سیکرٹری جنرل ہیں۔ عرصہ دراز تک بھٹو حکومت نے انہیں پس دیوار زنداں رکھا، وہ سیاست و مذہب کی یکجائی کے قائل ہیں ان کے نزدیک اسلام ایک ایسا نظام حکومت ہے جس میں انسانیت کے ہر دکھ کا علاج ہے، قوم کو اس عظیم شخصیت کی قدر کرنی چاہیے ایسے لوگوں کے اسمبلیوں میں جانے کے بعد اسلام کا قیام ناگزیر ہو جاتا ہے۔

بیگم نسیم ولی خاں

بیگم صاحبہ کا ذکر اسی کتاب میں عورتوں کی نمائندوں کے مقام پر موجود ہے۔ ـــــ

مسٹر محمد حنیف رامے

اگرچہ مسٹر رامے ایک عرصہ تک مسٹر بھٹو کی حکومت میں پنجاب کے حکمران رہے تاہم علیحدگی کے بعد انہوں نے جس طرح زندان کا خیر مقدم کیا اور اعلیٰ استقامت کا ثبوت دیا اس کے پیشِ نظر ضروری ہے۔ کہ اس باب میں ان کا ذکر کیا جائے ——————

قوتِ بیان میں بے مثال، ظرافت و نکتہ سنجی میں منفرد، مطالعہ تاریخ سے مزین، خوش مزاج شاعر اور ادیب اور حریت فکر کے علمبردار مسٹر محمد حنیف رامے پاکستان مسلم لیگ کے چیف آرگنائزر ہیں۔ آپ نے اصولوں کی خاطر بھٹو حکومت سے اختلاف کیا بعد ازاں انہیں انہی جیلوں میں جانا پڑا۔ جہاں مسٹر بھٹو کے حکم پر وہ اپنے مخالفوں کو رکھا کرتے تھے۔

مسٹر رامے نے مسٹر بھٹو سے متعلق بغیر انکشاف کئے۔ آپ ایک طویل مدت تک سوشلزم کے داعی رہے۔ جیل میں انہوں نے اسلام کا مطالعہ کیا تو نظریات کا سارا رخ بدل گیا۔ اب اسلام کے سایۂ عاطفت کو انسانیت کے ہر دکھ کا علاج سمجھنے لگے۔ مزدوروں، کسانوں اور محنت کشوں کے مسائل کا حل ان کے نزدیک صرف اسلام کے اقتصادی میں ممکن ہے۔

حافظ عبدالقادر روپڑی = پاکستان جمہوری پارٹی

انتہائی سادہ مزاج، صاف گو، علوم اسلامیہ کا وارث، سیاست و مذہب کا مدبر خواں، وجیہہ صورت، ——————

یہ ہیں پاکستان جمہوری پارٹی کے نائب صدر حافظ عبدالقادر روپڑی ——————

حافظ عبدالقادر روپڑی جمعیۃ اہلحدیث کے مقتدر عالم دین ہیں آپ ایک عرصہ سے ملکی سیاست میں دلچسپی لے رہے ہیں، کراچی سے پشاور تک ہر جگہ موجود عقیدت مندوں کا حلقہ ہے۔ ایک اعلیٰ درجہ کے مقرر ہونے کے ساتھ ساتھ آپ قومی مسائل سے گہرا ربط رکھتے ہیں۔ خوش اخلاقی بے تکلفی اور نکتہ سنجی میں حافظ کا کوئی ثانی نہیں۔

میاں محمود علی قصوری

موٹا جسم، گہرا طرز فکر، سادہ مزاج، اعلیٰ درجہ کے وکیل، دور اندیش، معاملہ فہم

یہ ہیں تحریک استقلال کے رہنما میاں محمود علی قصوری ——————

میاں صاحب نیشنل عوامی پارٹی سے پیپلز پارٹی میں آئے۔ مسٹر بھٹو کی لاہور کی سیٹ پر ضمنی انتخاب کا الیکشن لڑا، وزیر قانون بنے اور جھگڑا ہوا تو مستعفی ہو گئے۔ تھوڑے عرصے بعد تحریک استقلال میں چلے گئے۔

میاں محمود علی قصوری علماء اہلحدیث کے چشم و چراغ اور برصغیر کے نامور عالم مولانا عبدالقادر کے صاحبزادے ہیں۔ حق گوئی، راست بازی اور اصول پسندی ان کو وراثت میں ملی ہے۔ مسٹر قصوری قوم و ملک کے سچے رہنما ہیں، آپ کی قابلیت کو مخالف بھی داد تحسین دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ تحریک استقلال میں ان کی شمولیت سے تحریک کا وقار نہایت بلند ہوا۔ ۱۹۷۷ء کے الیکشن میں حلقہ ۳۶ میں لاہور سے موصوف نامزد ہوئے انہوں نے اپنی ذات پر چوہدری ظہور الٰہی کو ترجیح دے کر اعلیٰ اخلاق اور بلند سیاسی ذہن کا ثبوت دیا۔

مسٹر مشیر احمد پیش امام

سیکرٹری جنرل تحریک استقلال پاکستان

مشیر کے متعلق راقم کو معلومات مہیا نہیں ہوسکی۔

مولانا جان محمد عباسی

• وجیہہ صورت، سادہ مزاج، خوش اخلاق، دینی زاویۂ فکر، مبلغ اسلام، ——— یہ ہیں جماعت اسلامی کے لیڈر مولانا جان محمد عباسی،
ایک عرصہ سے آپ کے شب و روز اسلامی نظام کی تبلیغ میں مصروف ہیں۔ ۱۹۷۷ء کے حالیہ الیکشن میں موصوف پاکستان کی سیاست میں نمایاں مقام عطا ہوا۔ لاڑکانہ میں آپ مسٹر بھٹو کا مقابلہ کرنا چاہتے تھے مگر آپ کو کاغذات نامزدگی کے ایام میں اغوا کر کے ایک بنگلہ میں مقید کر دیا گیا۔
ہرچند حکومت نے مولانا عباسی کو جھکانا چاہا، خریدنا چاہا، مگر جس استقلال کا مظاہرہ اس قابل قدر لیڈر نے کیا وہ انہی کا حصہ تھا۔ آپ نے ہر دور میں ظلم کے خلاف آواز اٹھائی۔ جماعت اسلامی ان کی رہنمائی پر فخر کرتی ہے۔

ملک محمد قاسم

عزت نفس کا محافظ، قوت گویائی کا بادشاہ، تجربہ و فکر کی گہرائی کا حامل، یہ ہے ملک محمد قاسم ——— جنرل سیکرٹری پاکستان مسلم لیگ۔

ملک قاسم اپوزیشن کے ان قابل قدر لیڈران میں سے ہیں جن پر مسٹر بھٹو کی حکومت نے بے پناہ تشدد کیا مگر وہ اپنے موقف پر ثابت رہے۔
ملک صاحب ایک زندہ دل اور باوقار سیاست دان ہیں۔ ان کی زبان میں پُراثر ملاحت ہے وہ دلوں میں اترتے ہی چلے جاتے ہیں۔
انہوں نے کئی مرتبہ پنجاب اور ملک کے دوسرے علاقوں کا دورہ کیا۔ ان کے طرز استقلال پر ہر باشعور انسان رطب اللسان ہے۔
ملک قاسم لاہور اور اپنے آبائی شہر بہاولنگر سے دو نشستوں پر قومی اتحاد کے امیدوار ہیں۔

نیپ کے لیڈر —— ضمیر کے قیدی

جرأت کی عظمت اور استقامت کا حسن جن کے پاس ہے وہ ہیں ولی خان اور ان کے ساتھی، ہمارے ملک کا ایک بھیانک رواج دیکھئے کہ یہاں شاہوں کی وفاداری پورے ملک کی وفاداری اور شاہوں کی سیاہ کاریوں پر حق گوئی کی ضرب لگانا پورے ملک اور قوم سے غداری قرار پایا ہے۔

تاریخ کے اوراق نالہ و شیون کرتے ہیں کہ دنیائے انسانیت کے درمیان برصغیر کے ایک خطے کی قوم پر غدار اور کمزوروں انسانوں کے علانیہ قاتل حکمران ہیں اور غداروں پر نقش کرنے والے غدار قرار پاکر پس دیوار زنداں ہیں پاکستان جب سے منصۂ شہود پر آیا ولی خان اور ان کے ساتھی ہر اقتدار کی آنکھ کا کانٹا اور ہر ظالم کی ستم کیشی کا محور بنے رہے ہیں۔

یہ درست ہے کہ ولی خان تقسیم ملک کے مخالف تھے اور ہاں تقسیم کی مخالفت بیشتر دوسری جماعتوں نے بھی کی تھی۔۔۔۔ اختلاف پر مبنی اس رائے کی بنیاد نیک نیتی اور خلوص پر تھی تاہم جب پاکستان ملک کے تیرہ و تار بادلوں سے طلوع ہوا تو ہر مخالف اس کا محافظ بن گیا اور اختلاف کرنے والوں نے وطن کی محبت کو جزو ایمان سمجھا۔۔۔۔ یقین کیجئے خان عبدالولی خان جب بھی کسی گورنمنٹ کے خلاف میدان میں نکلے ان کے خلاف مخالفت پاکستان کا سابقہ پروپیگنڈا تازہ کر کے قوم کی ہمدردیاں حاصل کی گئیں انہیں غدار قرار دیکر ہر حکومت نے ان کی سخت کتہ چینی سے چھٹکارا پایا۔ ریڈیو ٹی وی اور اخبارات کی ساری مشینری انہیں غدار ثابت کرنے پر لگائی جاتی رہی۔ قارئین کو استعجاب ہوگا کہ آج تک انہیں نہ تو غداری کے الزام میں پھانسی کی سزا صرف اس لیے نہ دی گئی کہ ثبوت فراہم نہ ہو سکا۔ خصوصاً مسٹر بھٹو کو ولی خان کے ملک گیر دورے سے جب اپنے اقتدار کی ناؤ بھنور میں ہچکولے کھاتی نظر آئی تو عراقی اسلحہ کا سکینڈل اور شیرپاؤ کے قتل۔ ایسے ہتھکنڈے نکال کر اقتدار کی ساری مشینری ولی خان اور ان کے ساتھیوں کو غدار ثابت کرنے پر لگا دی گئی یہ شور اس زور سے کیا گیا کہ ہر انسان ولی خان کا نام سن کر کہتے ہیں رہ گیا ۔۔۔۔۔۔۔ ارے یہ تو غدار ہے۔

مگر تعجب ہوتا ہے کہ اس غدار نے ارتکاب جرم کیا ہی نہیں فقط کابل در اسلامی مملکت میں ان کا استقبال غداری کی سب سے بڑی دلیل بن گیا۔ راقم الحروف کی سمجھ میں یہ فلسفہ آج تک نہ سمایا کہ جس جماعت کو ۹ ماہ تک اپنی حکومت میں شامل رکھا گیا۔ دفعتہً ایک ہی رات میں وہ غدار ہو گئی، اس کا بچہ بچہ غدار ہو گیا۔ دو صوبوں میں ان کی ساری اکثریت غدار ہو گئی۔ ان کے بیٹے بیٹیاں، بیوی رشتہ دار، کارکن سب کے سب پل بھر میں گردن زدنی قرار پائے۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے ہماری ساری قوم اسی شور میں گم ہو گئی۔ اس موقعہ پر کسی نے یہ کہا ہے

چکر نہ دے رہا ہو رہبروں کو وہ رہبر سے ہوشیار، خبردار دیکھنا

ناظرین کرام۔۔۔۔ جرأت، ہمت، استقامت و استقلال کا نام ولی خان اور ان کے ساتھی ہیں ان پر غداری کا الزام بے بنیاد ہے ہماری قوم غلط فہمی کا شکار ہے ولی خان ہمارے ماضی کے تمام حکمرانوں سے زیادہ پاکستان کا محب وطن اور وفادار لیڈر رہے۔ وہ خود بار بار کہہ چکے ہیں "میں پاکستان کی طرف بڑھنے والے ہاتھ توڑ دوں گا۔" ولی خان با اصول سیاست دان اور صاحب عزیمت رہنما ہیں خان صاحب سیدھے سادے مسلمان ہیں سیکولر ریشٹ کی حمایت کا الزام بھی انہیں بدنام کرنے کے لئے لگایا جاتا ہے

خان عبدالولی خاں

ولادت ——————————— ۱۹۱۶ء

تعلیم ——— آزاد سکول اتمان زئی (پشاور) کرنل براؤن پبلک سکول ڈیرہ دوُن (یوپی)

ذریعہ معاش ——— ۲۰۰ ایکڑ زمین پر گذارہ

۱۹۴۲ء ——— "ہندوستان چھوڑ دو" کی تحریک میں تین سال تک جیل میں رہے۔

۱۹۴۵ء ——— رہا ہوئے۔

۱۹۴۸ء ——— خان عبدالقیوم خاں کی وزارت میں جیل گئے۔

۱۹۵۴ء ——— رہائی عمل میں آئی اسکے بعد ۱۹۵۶ء میں دوبارہ گرفتار ہوئے۔

۱۹۶۹ء ——— ایوب خاں کی گول میز کانفرنس کے موقع پر رہا ہو کر کانفرنس میں شریک ہوئے۔

۱۹۷۱ء ——— ۲۷ نومبر کو یحییٰ خاں نے نیپ کو کالعدم قرار دے دیا۔

۱۹۷۲ء ——— ولی خاں کو ان کی دو صوبوں میں اکثریت کے باعث حکومت ملی۔ ۹ ماہ کے بعد عراقی اسلحہ کی آڑ میں نیپ اور جمعیت کی حکومتیں ختم کر دی گئیں۔

۱۹۷۳ء ——— میں ولی خاں نے تحریک بحالی جمہوریت میں نمایاں کردار ادا کیا۔

۱۹۷۴ء ——— میں آپ نے تحریک ختم نبوت میں حصہ لیا۔

۱۹۷۵ء ——— میں جب خاں صاحب نے پنجاب کا دورہ کیا اور سارا پنجاب ان کی اثر انگیز شخصیت سے متاثر ہوتا نظر آیا تو شیرپاؤ کے قتل کی آڑ میں انہیں گرفتار کر لیا گیا۔

خان عبدالولی خاں پاکستان کے سب سے عظیم لیڈر ہیں۔ ان کی کلام میں بلا کا اثر اور ان کے کردار میں بے مثال تاثیر ہے۔ ان کی قوت بیانی اور ولولہ انگیز قیادت سے بڑے بڑے متکبروں کا پتہ پانی ہو جاتا تھا۔ ان کی تنقید کے خوف سے ایوانوں میں لرزہ طاری ہو جاتا۔ انہوں نے ہر دور میں ظلم و بربریت کے خلاف آواز اٹھائی وہ انگریزوں اور ان کے حاشیہ نشینوں کے لئے موت کا پیغام بن کر سامنے آتے تھے۔ ان کی مخالفت کا برداشت کرنا کسی بادشاہ کے بس کی بات نہیں اسی باعث وہ ہر دور میں گردن زدنی رہے ان کے رفقا نے ہر زمانے میں زندانوں کو آباد کیا۔ ان پر غداری اور ملک دشمنی کے الزامات دھر کر ہر حکومت نے عوام کو ان کے خلاف غضب آلود کیا۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن حتیٰ کہ اخبارات کی اکثریت نے ان کو غدار قرار دینے میں کوئی شرم محسوس نہیں کی۔

ولی خاں کی حب الوطنی کی اس سے بڑھ کر کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ ۲۳ مارچ ۱۹۷۳ء کو لیاقت باغ راولپنڈی میں جب ۶ پٹھان پیپلز پارٹی کی فائرنگ سے شہید ہوئے تو خان صاحب ان کے جنازوں کے جلوسوں سے انتہائی آسانی کے ساتھ سرحد کے عوام کی ہمدردیاں حاصل کر کے اپنے صوبہ کی علیحدگی کا اعلان کر سکتے تھے اس سے پہلے سرحد اور بلوچستان میں اپنی حکومتوں کے عرصے میں بھی وہ ہر قسم کی طاقت کے باوجود علیحدگی اختیار کر سکتے تھے مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا اور وہ ایسا کیونکر کر سکتے تھے کیونکہ وہ اپنے مخالفوں کے ہر پروپیگنڈے کو غارت کرنا چاہتے تھے۔

ولی خاں کے والد خان عبدالغفار خاں اس وقت برصغیر کے سب سے بڑے اور آخری سیاست دان ہیں۔

★

ارباب سکندر خان خلیل

ولادت ——————— [illegible] ——— بمقام دتاکال، پشاور

تعلیم ——————— آپ نے علی گڑھ یونیورسٹی سے بی اے ایل ایل بی کیا۔

ارباب صاحب موصوف مفتی محمود کے دور وزارت میں سرحد کے گورنر تھے۔ سادگی اور خاکساری کا یہ عالم تھا کہ آپ روزانہ شام کے وقت بغیر کسی حفاظتی دستہ کے جالندھری بازاروں کا چکر لگاتے تھے۔ تحریک پاکستان میں موصوف نے نہایت بے مثال کردار ادا کیا۔ ۱۹۵۸ء سے پہلے اور بعد آپ کئی مرتبہ جیل گئے۔ آپ آج کل ولی خان کے ساتھ حیدر آباد جیل میں نظر بند ہیں۔

- ۱۹۵۸ء سے پہلے آپ عوامی لیگ میں تھے۔
- ارباب خلیل نیپ صوبہ سرحد کے صدر تھے۔

سردار غوث بخش بزنجو

بلوچستان کے اصول پسند ذی وجاہت اور اثر انگیز سابق گورنر غوث بزنجو کے حالات کثیر جدوجہد کے باوجود مہیا نہ ہو سکے۔ آپ بھی حیدر آباد کے اسیر ہیں۔

سردار عطاء اللہ مینگل

بلوچستان کے سب سے بڑے قبیلہ کے سردار اور سابق وزیر اعلیٰ عطاء اللہ مینگل بھی ظلم و بربریت کا شکار ہیں۔ آپ کو بڑی بڑی پیش کشیں ہوئیں مگر جلال منفعت کے اس پیکر نے وزارتوں کے قلمدانوں پر زندانوں کی کوٹھڑی کو ترجیح دی۔
آپ کا بڑا بیٹا اسد اللہ مینگل آج تک لاپتہ ہے مارشل لاء حکام نے تحقیقات کا حکم دے دیا ہے۔
سردار مینگل کے حالات زندگی بھی راقم کو میسر نہ آ سکے۔

حاجی غلام احمد بلور

پشاور کے ایک متمول گھرانے کے چشم و چراغ اور حیدر آباد جیل کے اسیر حاجی غلام احمد بلور ۱۹۳۶ء میں پیدا ہوئے آپ نے اسلامیہ سکول کے بعد ایڈورڈس کالج پشاور سے آخری تعلیم حاصل کی۔ حاجی صاحب موصوف دو مرتبہ جیل گئے نیپ حکومت کے خاتمے کے بعد حاجی صاحب اور ان پر قیامت برپا ہو گئی۔ کاروبار کو لاکھوں روپے کا نقصان پہنچا۔ آپ کے بھائی عزیز احمد بلور صدر پختون سٹوڈنٹس فیڈریشن الیاس احمد بلور سابق صدر راولپنڈی چیمبر آف کامرس اور بشیر احمد بلور پر کیس ہیں مقدمات قائم کر کے انہیں طرح طرح کی اذیتیں پہنچائی گئیں۔ حاجی صاحب موصوف ۱۹۷۶ء میں ولی خان کیس میں گرفتار ہوئے اور آج تک زندان کی اوٹ میں ہیں۔
بھٹو نے ظہور الٰہی کے بعد پاکستان کا یہ دوسرا مالدار گھرانہ ہے جس نے سب کچھ نثار کر کے بھی آمریت کے تابوت میں حق گوئی کا کیل ٹھونکے رکھا۔

★

۹ سیاسی جماعتیں

جمعیۃ علماء اسلام

تقسیمِ ملک سے ایک عرصہ قبل اس جماعت کی بنیاد علامہ شبیر احمد عثمانی نے رکھی۔ جمعیۃ کا مقصد قیامِ پاکستان کی جدوجہد تھی۔ تاریخ کی زرّاں میں قائدِ اعظم کی تحریک کو سب سے زیادہ فائدہ علامہ شبیر احمد عثمانی کی علمیت و خطابت سے پہنچا۔ پورے ہندوستان کے مذہبی رجحان کی کایا پلٹنے والے علامہ موصوف کی معاونت میں برصغیر کے سب سے بڑے مصلح اور حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی میدان میں نکلے۔ ان کے لاکھوں عقیدت مند تحریکِ پاکستان میں شامل ہو گئے۔

بالآخر پاکستان بن گیا۔ علامہ عثمانی دارالخلد کو پہنچ گئے۔ کراچی کے مفتی محمد شفیع جمعیۃ علماء اسلام کے قائد مقرر ہوئے۔ [illegible] میں مولانا احمد علی لاہوری صدر قرار پائے۔ اسی اثناء میں مولانا مفتی محمود جمعیۃ علماء اسلام کے نائب مقرر ہوئے۔ [illegible] میں حضرت لاہوری کے انتقال کے بعد مولانا محمد عبد اللہ درخواستی امیر اور مولانا مفتی محمود سیکرٹری جنرل قرار پائے۔ یہ ہر دو حضرات آج تک انہیں عہدوں پر فائز چلے آ رہے ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان ایک مذہبی اور سیاسی تنظیم ہے۔ اس کے پاس افرادی قوت قریب قریب سب جماعتوں سے زیادہ ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے افراد تربیت یافتہ

کے دھنی ہیں۔ ان لوگوں نے ہر ملکی تحریک کے خلاف سینہ سپر ہو کر کام کیا۔

حزبِ اختلاف میں رہ کر بھی یہاں جمعیۃ اس گروہ کا طرۂ امتیاز ہے۔ اس جماعت میں شامل افراد میں اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جنہوں نے تقسیمِ ملک سے پہلے جمعیۃ علماء ہند اور مجلسِ احرار کے پلیٹ فارم سے آزادی کی جنگ لڑی۔ صوبہ سرحد اور بلوچستان میں جمعیۃ کو نمایاں مقام حاصل ہے۔ [illegible] میں جمعیۃ علماء اسلام نے صوبہ سرحد میں ۹ ماہ تک وزارت کا قلمدان سنبھالے رکھا۔ اصولوں کی خاطر مفتی محمود نے استعفیٰ پیش کر دیا۔

یقیناً پاکستان کی تاریخ میں ایفائے عہد اور اصولوں کی بنیاد پر پیش کیا جانے والا یہ پہلا استعفیٰ تھا۔ ولی خان کے بعد جمعیۃ کے پاس حزبِ اختلاف کی قیادت رہی۔ اس جماعت کے لیڈر مفتی محمود آج بھی قومی اتحاد کی قیادت کر رہے ہیں۔ مفتی محمود کے تدبر اعلیٰ صلاحیت اور سیاست بصیرت پر کسی کی دو رائیں نہیں ہو سکتیں۔ اس جماعت کے ساتھ وابستگان ہزاروں مدارس، مساجد ہر شہر میں ہزاروں کارکنوں کی کھیپ دیکھ کر اسلامی رجحان کے اس شرف پر رشک آتا ہے۔ موجودہ تحریک میں سب سے زیادہ گرفتاریاں اس جماعت کے لوگوں نے پیش کیں۔ جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی رہنماؤں میں مولانا محمد عبد اللہ درخواستی، مولانا مفتی محمود، مولانا محمد شریف وٹو، مولانا عبد الکریم، بیر شریف اور مولانا عبید اللہ انور کا نام قابلِ ذکر ہے۔

جماعتِ اسلامی

[illegible] میں مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی نے اس جماعت کی بنیاد رکھی۔ مولانا کی دن رات کی کاوشوں سے یہ جماعت نہ صرف ملک گیر بلکہ

[illegible] پر کامیابی ہو سکتی ہے۔

افراد کی قوت میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے۔ جماعت اسلامی کے نظم و ضبط کی بہترین مثال پیش کی گئی ہے۔ دفاتر کے قیام سے لے کر چھوٹے کاموں تک اس جماعت کے ارکان بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ رسائل و اخبارات کی نشر و اشاعت کے کاموں میں جماعت اسلامی منفرد حیثیت رکھتی ہے۔ [illegible] کی تحریک بحالی جمہوریت کو چھوڑ کر باقی تمام تحریکوں میں اس جماعت نے حصہ لیا۔ جماعتی حیثیت میں اس جماعت کے ارکان سب سے آگے رہے۔ جماعت اسلامی کی تحریکی قدر و قیمت میں اسلامی مطالبات کی حیرت انگیز اشاعت اور نفاذ شریعت کا نام بھلایا نہیں جا سکتا ہے۔ آج کل میاں طفیل محمد صاحب اس جماعت کے امیر ہیں۔ جماعت اسلامی نے ہر موقع پر سیلاب زدگان کی امداد کے لئے انتھک محنت کی۔ پختہ ذہن افراد کی اس تنظیم کا دائرہ کار [illegible] افراد کی کثیر قوت سے محروم ہے تاہم اس جماعت کے ارکان اعلیٰ تربیت [illegible] کی صورت میں اسلام کے مبلغ شمار ہوتے ہیں۔

جماعت اسلامی نے ہر انتخاب کے موقع پر انفرادیت اور اپنے تشخص کو برقرار رکھا۔ انہوں نے اپنی جماعت کو ٹکٹ دینے میں کوئی کسر نہیں رکھی۔ یہ جماعت چاروں صوبوں میں قائم ہے۔ جماعت کا سب سے بڑا طرۂ امتیاز یہ ہے کہ جہاں بھی اس جماعت کے ایک یا دو آدمی [illegible] ان کا وزن [illegible] ضرور محسوس ہوگا۔ اس جماعت کی چندہ فراہمی کی مہم کی کامیابی کا اندازہ اسی بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ [illegible] کام کرنے والی جماعت قرار دے دیا۔ [illegible] رپورٹ کے مطابق [illegible] میں [illegible] ۱۲۰۰ افراد میں اکثریت اس جماعت کے افراد کی ہے۔ جماعت اسلامی کے مرکزی رہنماؤں میں پروفیسر غفور احمد [illegible] میاں طفیل محمد کا نام قابل ذکر ہے۔

جمعیت علماء پاکستان

اس جماعت کے بانی مولانا عبد الحامد بدایونی ہیں۔ وہ ایک [illegible] ہونے کے ساتھ ساتھ گہری نظر رکھنے والے سیاستدان بھی تھے۔ آپ نے تحریک پاکستان میں [illegible] اور تحریک کو نیا ولولہ بخشا۔ [illegible] کے الیکشن میں [illegible] صاحبزادہ فیض الحسن نے اس جماعت کے پلیٹ فارم پر [illegible] مگر [illegible] دونوں بزرگوں کی قیادت میں ہونے والے الیکشن میں [illegible] علامہ شاہ احمد نورانی کامیاب ہوئے۔

تاریخ کا دھارا دیکھئے کہ یہ دونوں حضرات [illegible] کی آغوش میں چلے گئے۔ اور علامہ نورانی [illegible] شخصیت ہیں کہ جمعیت علماء پاکستان کی قیادت پر فائز ہو گئے۔ مولانا عبد الستار خان نیازی [illegible] سیاسی [illegible] ہو گئے۔ افراد و قوت کے اعتبار سے یہ جماعت [illegible] افراد [illegible] ہر شہر میں اس جماعت کے افراد موجود ہیں [illegible] جمعیت علماء پاکستان [illegible] حیرت انگیز ہے۔ [illegible] اس جماعت کے [illegible] کام کرنا چاہیے [illegible] مکتب ہے۔ فرقہ [illegible] تمام [illegible]

امید ہے علامہ نورانی کی قیادت میں یہ جماعت ترقی کرتی رہے گی۔ جمعیت علماء پاکستان کے مرکزی رہنماؤں میں [illegible] مولانا عبد الستار خان نیازی [illegible] مولانا [illegible] قابل ذکر ہیں۔

مسلم لیگ

۱۹۰۶ء میں مسلم لیگ کی بنیاد رکھی گئی۔ کانگریس سے علیحدگی کے بعد جب قائداعظم مسلم لیگ میں شامل ہوئے تو یہ جماعت ترقی کے عروج پر تھی۔ پاکستان بن گیا۔ قائداعظم اور لیاقت علی خاں کی جدائی کا صدمہ اس جماعت پر جب آفت بن کر گرا تو موثر قیادت کی محرومی سے اس جماعت کی عمارت شگاف پڑ گئے۔ متعدد لیگیں بن گئیں۔

پاکستان کے دوسرے درجہ کے لیگی حکمرانوں کی سیاسی غلطیوں سے مقاصد پاکستان پر پردہ پڑ گیا۔ سیاہ کاریوں کا نہ ختم ہونے والا باب شروع ہوا مسلم لیگ کے دامن پر ہوس پرستوں کے داغ سج گئے۔ مسلم لیگ جو ایک ملک گیر جماعت تھی۔ عوام کے دلوں سے اتر گئی۔ بالآخر مسٹر بھٹو کا دور آیا۔ اب مسلم لیگ کے قائدین متحد ہونا شروع ہوئے۔ سیاسی خطاؤں کی تلافی کے پیمان باندھے جانے لگے۔ عظمت رفتہ پر اشک بہانے کی بجائے لیگ کے رہنماؤں ملک و قوم کی تعمیر کا نیا سانچہ تیار کیا۔

پیر پگاڑو کی اثر انگیز قیادت نے مسلم لیگ کو بام عروج پر پہنچا دیا۔ مسلم لیگ روز افزوں ترقی کر رہی ہے۔ اس کے قائدین نے مسٹر بھٹو کے نظام الحاد کو اسلام اور پاکستان کو شاہراہ عظمت پر گامزن کرنے کی ٹھان لی ہے۔

مسلم لیگ جو تیس سال کے بعد پھر پہلا سا مقام حاصل کرنے کے لئے حوصلہ افزا طور پر آگے بڑھ رہی ہے۔ اس کے قائدین کو اگر واقعی قبولیت اور یکجہتی کی ترقی درکار ہے تو فوری طور پر اصول و ضوابط کا ایک ڈھانچہ تیار کرے تاکہ قائداعظم کی روح سکون و امن اور یہی سیاست کی تازگی لطف اندوز ہو۔ مسلم لیگ کے قابل قدر قائدین میں پیر صاحب پگاڑو، چوہدری ظہور الٰہی، ملک محمد قاسم اور حنیف رامے کا نام قابل ذکر ہے۔

خاکسار تحریک

کس آدمی نے علامہ عنایت اللہ مشرقی کا نام نہیں سنا۔ برٹش تاریخ کے اوراق علامہ موصوف اور انکی خاکسار جماعت کی قربانیوں پر اعتراف عقیدت کرتے نظر آتے ہیں۔ انگریزوں کا مقابلہ جن جماعتوں نے نہایت نظم و ضبط اور زور دار قوت سے کھل بردوش ہو کر کیا۔ ان میں مجلس احرار اسلام اور خاکسار تحریک کا نام سرفہرست ہے۔ سید عطاء اللہ بخاری کی مجلس احرار آج ان کے وارثوں کی جفاکشیوں پر نازاں کناں ہے۔ ہاں مگر اس جماعت کا ایک گروپ اب بھی اپنے قائد کے خطوط پر چل رہا ہے۔ ادھر خاکسار تحریک جو اگرچہ پہلی سی قوت سے یکسر محروم اور انتشار کے تھپیڑوں کی زد میں ہے مگر اس جماعت کے قائد خان اشرف خاں تمام مصائب اور حوادث سے کامیابی کے ساتھ نکل گئے ہیں۔ ابھی خاکساران کی جماعت قومی اتحاد کا نواں ستارہ ہے۔ خاکسار تحریک ایک عجیب نوعیت کی تنظیم ہے۔ امیر کی اطاعت اور استقلال طاقت گویا کہ ان کا منشور ہے۔ اس جماعت کے کارکن پہاڑ کی مانند اپنے عزم پر قائم رہتے ہیں۔

مسلم کانفرنس جموں کشمیر

چوہدری غلام عباس مرحوم نے آزادی کشمیر کے لئے مسلم کانفرنس کی بنیاد ڈالی ۔ اس جماعت کے کارکنوں نے انگریزی استبداد کا حیرت انگیز طور پر مقابلہ کیا۔ کشمیر کا یہ خطہ جس پر ۵۰ سال تک ڈوگرہ ہندو مہاراجاؤں نے حکومت کی تھی۔ ایک طویل عرصہ تک مظالم کا سزاوار بنا رکھا۔

مسلم کانفرنس نے ۱۹۴۷ء میں ایک قرارداد پاس کی جس کا مقصد یہ تھا کہ چونکہ مذہبی اور جغرافیائی طور پر کشمیر کا تعلق پاکستان سے ہے۔ اس لئے اس کا الحاق پاکستان کے ساتھ ہونا چاہیئے ۔ مسلم کانفرنس آج تک اسی مطالبے پر قائم ہے ۔ مسلم کانفرنس نے ۱۹۳۱ء میں تحریک آزادی کشمیر کا علم اٹھایا ہر دور میں اس کے قائد ظالم حکمرانوں کے عتاب کا نشانہ بنے رہے ، مذکورہ تحریک میں ۲۰ ہزار کارکن جیلوں میں گئے۔

سید امین شاہ گیلانی مرحوم راجہ محمد حیدر اور غازی الٰہی بخش مرحوم اس تحریک کے ہیرو تھے ۔ مسلم کانفرنس نے ۱۹۷۵ء کے بعد چار سال تک کشمیر پر حکومت کی۔ کانفرنس کے دیگر قائدین میں سردار عبدالقیوم خان سردار سکندر حیات خواجہ محمد علی کنول کا نام قابل ذکر ہے ۔

پاکستان جمہوری پارٹی

۱۹۶۹ء میں عوامی لیگ ، نظام اسلام پارٹی ، قومی جمہوری محاذ اور جسٹس پارٹی کے ادغام سے پاکستان جمہوری پارٹی منظر عام پر آئی۔ افرادی اعتبار سے اگرچہ یہ جماعت زیادہ قوت کی حامل نہیں تاہم اس جماعت کے بااصول اور سچے رہنماؤں کے اعلیٰ کردار سے ملک کے گوشے گوشے میں اس جماعت کے عقیدت مند مل سکتے ہیں۔

جمہوری پارٹی نے ہر دور میں ظلم کے خلاف آواز اٹھائی ، اتحاد اور انصاف پسندی اس جماعت کا طرۂ امتیاز ہے ۔ جمہوری پارٹی کے قائدین میں نوابزادہ نصر اللہ خان ، نواب زادہ افتخار احمد انصاری ، حافظ عبدالقادر روپڑی ، رانا ظفر اللہ ، صاحبزادہ فیض القادری اور مسٹر حمزہ کا نام قابل ذکر ہے ۔

تحریک استقلال

ائیر مارشل اصغر خان نے جمہوری پارٹی کے ادغام سے نکل کر تحریک استقلال کی بنیاد رکھی ۔ مسٹر بھٹو کے پانچ سالہ دور میں تحریک کے کارکنوں پر حد درجہ مظالم ڈھائے گئے ۔ تحریک استقلال جمہوریت اور اسلام کے قوانین کی علمبردار ہے ۔ اس جماعت کے کارکن پورے ملک کے ہر خطے میں موجود ہیں ۔ اگرچہ اس جماعت کی سیاسی عمر زیادہ نہیں تاہم اس کا پھیلاؤ اور ترقی حیرت انگیز ہے ۔ نئی نسل کے فرزانے اپنی ہمدردیاں بڑی تیزی کے ساتھ تحریک سے وابستہ کر رہے ہیں۔ تحریک استقلال کی مقبولیت ائیر مارشل کی قیادت کی رہین منت ہے ۔ تحریک کے دوسرے قائدین میں میاں محمود علی قصوری ، مسٹر مشیر احمد پیش امام اور علامہ احسان الٰہی ظہیر قابل ذکر ہے ۔

نیشنل ڈیمو کریٹک پارٹی

[illegible] کے بعد اس جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ اس جماعت کے [illegible]
[illegible] جماعت کا کافی اثر پایا جاتا ہے۔
[illegible] اس جماعت کے قائدین میں [illegible] اور بیگم نسیم
[illegible]

پاکستان قومی اتحاد کے صوبائی سطح کے لیڈر

مسٹر حمزہ ایم اے —— صدر پاکستان قومی اتحاد صوبہ پنجاب

پاکستان جمہوری پارٹی کو مسٹر حمزہ پر فخر کرنا چاہیئے کہ انہیں اس قسم کے بے لوث، انتھک، مخلص سادہ اور منکسر المزاج راہنما میسر ہیں۔
حمزہ صاحب موصوف کی حب الوطنی پر رشک آتا ہے کہ انہوں نے ایک طویل عرصہ تک پاکستانی قوم کے لیے آزادی فکر و عمل کی جنگ لڑی ہے۔ ہر دور میں وہ ظالموں کے لیے ننگی تلوار ثابت ہوئے۔ آپ ایوب خان کے دور میں صوبائی اسمبلی کے ممبر بھی رہے۔ آج کل گوجرہ (لائلپور) میں اپنے آبائی گھر سے پی این اے کی طرف سے قومی اسمبلی کے امیدوار ہیں۔

مسٹر حمزہ کی قیادت میں صوبہ پنجاب میں قومی اتحاد کی تنظیمی سرگرمیاں عروج پر پہنچیں انہوں نے بجا طور پر اپنے فرائض سرانجام دیئے اس تحریک میں مسٹر حمزہ کا مقام بہت نمایاں ہے۔ وہ مسٹر بھٹو کے پورے دور میں گردن زدنی رہے انہوں نے سیاہ کو سفید نہ کہا، صبح کو شام اور شام کو صبح نہ قرار دیا۔ حق جاننا اور حق کو پہنچانا اور حق ہی پر ثابت قدم رہے۔ ایک اعلیٰ مقرر ہونے کے باوجود تکلف، نمود و نمائش، اور خالی نعروں کی سیاست سے آپ بالکل بری ہیں۔ حمزہ صاحب صوم و صلوٰۃ کے پابند ہونے کے ساتھ ساتھ عمدہ درجہ شریف اور اعلیٰ کردار و اخلاق کے حامل ہیں۔

مسٹر جاوید ہاشمی —— تحریک استقلال

کل ہی کی بات ہے جاوید ہاشمی پنجاب یونیورسٹی کی بزم آرائیوں کے چراغ تھے وہ دیکھتے ہی دیکھتے پنجاب کی سیاست پر چھا گئے مسٹر بھٹو کی مسند اور وزارتوں کو روندنے والے جاوید ہاشمی نے نوجوانوں کے ایک طبقہ کو مسحور کر رکھا ہے جاوید ہاشمی خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ خوب سیرت بھی ہے۔ سچے ہیں ظلم کے ایوانوں کو للکارنا ان کا طرۂ امتیاز ہے۔ کارکنوں سے گہرا تعلق، دوستوں سے سچی دوستی، ملک و قوم سے دلی الفت، غداری و تعدی سے نفرت، مسٹر جاوید کے کمالات ہیں۔ ابھی انہیں کسی منجھے ہوئے سیاستدان کی صحبت درکار ہے ہمارے ملک کا مستقبل ان سے وابستہ ہے اگر اسی طرح نے ناانصافی کے اندھیروں میں عدل و مساوات کا دیپ جلائے رکھا تو یقیناً وہ سیاست کے بام عروج پر پہنچ جائیں گے حالیہ تحریک میں انہوں نے ز کام لاہور میں کیا۔ گرفتاری کے بعد انہیں شاہی قلعہ لے جا کر ان پر تشدد کیا گیا۔

تحریک میں ان کی اعلیٰ صلاحیتوں کے پیش نظر مسٹر حمزہ نے انہیں اپنا قائم مقام بنا دیا تھا:

مولانا زاہد الراشدی —— جمیعتہ علماء اسلام

انتہائی سادہ مزاج، مخلص، بے لوث، ایک اعلیٰ مقرر، بے مثل مصنف اور جید عالم دین —— مولانا زاہد الراشدی متعدد جیل گئے ان پر بیسیوں مقدمات قائم ہوئے بالخصوص بھٹو حکومت نے ان پر طرح طرح کے مظالم ڈھائے، انہوں نے ستم کیشوں کے سامنے

نہیں جھکائی، حالیہ تحریک میں انہوں نے پورے پنجاب کا دورہ کیا۔ جلوسوں کی قیادت اور جلسوں کے انعقاد سے لیکر پی این اے پنجاب کے اعلیٰ سطحی اجلاسوں کی کارروائی تک ہر موقعہ پر انہوں نے قابل تحسین کردار سرانجام دیا۔ راشدی صاحب معاملہ فہمی، دور اندیشی، خوش ذوقی اور ظرافت و نکتہ سنجی کے کمالات سے مزین ہیں۔

میاں احسان وائیں —— ایڈووکیٹ —— این ڈی پی

تری اتحاد لاہور کی سیاست پر حاوی میاں احسان وائیں سیاسی فہم و فراست میں اپنے ہم عصروں پر فائق ہیں۔ انہوں نے حالیہ تحریک میں اعلیٰ کردار ادا کر کے این ڈی پی کا نام روشن کر دیا۔ میاں احسان ایک باہمت نوجوان، اچھے مقرر اور اعلیٰ درجہ کے منتظم ہیں۔
لاہور میں ۲۰ فروری ۱۹۷۷ء اپوزیشن کے قائدین کے سب سے بڑے جلسہ کا انتظام انہوں نے کیا تھا کارکنوں کو ان پر مکمل اعتماد نظر آتا ہے۔ اس تحریک میں ان کا سونا جاگنا اور اٹھنا بیٹھنا ہی تحریک بن گیا تھا۔

ملک اکبر ساقی —— سیکرٹری جنرل جمعیتہ علماء پاکستان پنجاب

حق گوئی جرأت و ہمت اور خوش اخلاق کے محاسن سے مزین ملک اکبر ساقی بھٹو کے پورے دور میں نشانہ ستم رہے۔ انہوں نے پورے ملک کا دورہ کیا۔ شدید رکاوٹوں کے باوجود وہ اپنے عزائم پر قائم رہے، حالیہ تحریک میں انہوں نے لاہور سے گرفتاری پیش کی۔ طویل عرصہ تک گرفتاری کے باعث لاہور ان کی تقریر کی جولانیوں سے محروم رہا۔ ملک اکبر ساقی قائد آباد (سرگودہا) سے صوبائی اسمبلی کے امیدوار ہیں۔

چوہدری محمود احمد ایڈووکیٹ —— جماعت اسلامی پنجاب

ایک اچھے مقرر اور جماعت اسلامی پنجاب کے سیکرٹری جنرل کی حیثیت سے جاننے والے ان کا تعارف ہے۔ ساہیوال کے رہنے والے چوہدری محمود احمد نے الیکشن سے ایک عرصہ قبل مسٹر بھٹو کے خلاف پورے پنجاب کا دورہ کیا۔ اس تحریک میں غالباً طویل گرفتاری کے باعث پنجاب کی سطح پر ان کا نام سننے میں نہیں آیا۔

میاں زاہد سرفراز —— مسلم لیگ

عوام دوست میاں زاہد سرفراز دھاندلی کی زد سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئے تھے متعدد مرتبہ الیکشن میں حصہ لینے کے باعث وہ اپنے حلقہ (لائل پور) میں حد درجہ مقبول ہو چکے ہیں۔ ان کے جلسوں کی رونق ناقابل فراموش ہوتی تھی میاں زاہد ایک صاحب فراست اور مرنجاں مرنج مقرر کی صلاحیتوں سے مزین ہیں ان کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنے علیحدہ مسلم لیگ گروپ کو صرف اتحاد کے لئے مسلم لیگ (پگاڑا گروپ) میں مدغم کر دیا۔ زاہد سرفراز کے طویل عرصہ تک گرفتار رہنے کے باعث حالیہ تحریک میں لائل پور کے عوام ان کی قیادت سے محروم رہے۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر —— تحریک استقلال

قدرت بیان کے بادشاہ علامہ احسان الٰہی ظہیر نے شعلۂ جوالہ کی طرح بھٹو حکومت کے خلاف عوام کے دلوں کو غیظ و غضب کا گہوارہ بنا دیا۔ ان کی تقاریر نے اہل لاہور کے ملوب سے مصلحتوں کی سوچ چھین کر اسے بجیت حیدری کے وقار سے روشن کر دیا وہ جہاں پہنچے آگ برساتے ہوئے گذر

CS CamScanner

گئے حالیہ تحریک میں ان کا کردار نمایاں رہا۔

قاری نورالحق قریشی ایڈووکیٹ ——— سیکرٹری جنرل جمعیۃ علماء اسلام پنجاب

تحریک بحالی جمہوریت میں برف کے سلوں پر لٹائے جانے والے قاری نورالحق قریشی ایک اچھے خطیب اور صاحب طرز ادیب ہیں۔ آپ نے ایوب خاں سے لیکر بھٹو کے پانچ سالہ دور تک نظام مصطفےٰ کے لئے بے انتہا صعوبتیں اٹھائیں۔ آپ متعدد مرتبہ جیل گئے۔ حوالاتوں میں اذیت ناک تشدد برداشت کیا۔

صوبہ پنجاب بلکہ پورے ملک میں کئی مرتبہ آپ نے دورہ کیا۔ قاری نورالحق قریشی (جو برصغیر کے عظیم رہنما قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ کے داماد ہیں) نے ملک وقوم کے لئے قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔ پنجاب بھر میں ان کے عقیدتمندوں کا ایک وسیع حلقہ ہے۔ قاری صاحب نے حالیہ تحریک میں بہاولپور جیل میں دو ماہ گذار کر پورے پنجاب کا طوفانی دورہ کیا۔ اسی اثنا میں آپ نے شہداء اور زخمیوں کے گھر جاکر اظہار تعزیت کیا اور اتحادی کارکنوں کی حوصلہ افزائی کی۔

مولانا غلام علی اوکاڑوی ——— جمعیۃ علماء پاکستان

علم و فضل سے آراستہ اور معارف نبوی سے مزین مولانا غلام علی اوکاڑوی ایک طویل عرصہ سے نظام مصطفےٰ کی جدوجہد میں مصروف ہیں۔ آپ کے شاگردوں کا حلقہ دور دور تک پھیلا ہوا ہے۔ مولانا اوکاڑوی نے بڑھاپے کی حالت میں پورے صوبہ کے درودیوار کو عشق رسالت اور شیفتگی حق و صداقت کی رعنائی سے فروزاں کر دیا ہے۔ قومی اتحاد کی حالیہ تحریک میں موصوف کا کردار بہت بلند ہے۔

خواجہ صفدر ——— مُسلم لیگ

ایک باہمت با اصول اور صلح پسند رہنما، آپ ایک عرصہ تک اپوزیشن کی طرف سے سینیٹر بھی رہے ہیں سیالکوٹ کی سرزمین اور شہر اقبال کے اس رہنما نے متعدد مرتبہ زندانوں کے تھپیڑے سہے۔ حالیہ تحریک میں وہ اڈیالہ جیل میں نظر بند ہے۔

مولانا فتح محمد ——— جماعت اسلامی

اَن تھک محنتی اور اسلام پر مرمٹنے کا عمل جذبہ رکھنے والے عالم دین مولانا فتح محمد کے کام کا زیادہ تر اثر راولپنڈی میں رہا۔ انہوں نے تحریک میں کام کی کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

پنجاب کے چند دوسرے قابل ذکر مقامی رہنما جنہوں نے تحریک میں کارہائے نمایاں سرانجام دیئے

مسٹر غلام حیدر وائیں	مسلم لیگ	میاں چنوں
رانا محمد ارشد	پاکستان جمہوری پارٹی	لاہور
مولانا حامد علی خاں	جمعیۃ علماء پاکستان	ملتان

مولانا مفتی مختار احمد	جمعیۃ علماء پاکستان	سیالکوٹ
مولانا مفتی عبدالقدوس	جمعیۃ علماء اسلام	احمد پور شرقیہ
[illegible] غلام [illegible]	مسلم لیگ	گوجرانوالہ
شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان		راولپنڈی
مولانا غلام [illegible]	جمعیۃ علماء اسلام	رحیم یار خان
صوفی عبدالحق، مولانا رمضان، حکیم جاوید	جمعیۃ علماء پاکستان جمعیۃ علماء اسلام	خانیوال
مخدوم قاری اسد اللہ عباسی	جمعیۃ علماء اسلام	مری

صوبہ سندھ

شاہ فرید الحق — کراچی — جمعیۃ علماء پاکستان

حزب اختلاف صوبہ سندھ کے سابق قائد پروفیسر فرید الحق نے مسٹر بھٹو کے خلاف زبردست اور موثر کردار ادا کرکے فقط سندھ ہی سے نہیں بلکہ پورے ملک سے خراج عقیدت حاصل کیا۔

شاہ فرید الحق ایک اعلیٰ پارلیمنٹیرین اور نمایاں شخصیت کے مالک ہیں۔ موصوف نے حالیہ تحریک میں زعماں کی اوٹ میں مولانا احمد رضا خاں کے ترجمہ قرآن کو انگریزی کا لباس پہنایا۔ شاہ صاحب کی قربانیاں بے مثال ہیں۔

مولانا محمد زکریا — کراچی

جرأت و استقامت کی تاریخ فروزاں کرنے والے مولانا زکریا کا مکمل تعارف اسی کتاب میں اپنے مقام پر موجود ہے۔

سید منور حسین — کراچی — جماعت اسلامی

نیا ولولہ، نیا جذبہ اور نئی زبان لے کر ایک نوجوان منور حسن سندھ کی سیاست کے افق پر پُراثر تقریر اور ناقابل شکست طرز استدلال سے اپنی ذات کا لوہا منواتا چلا جا رہا ہے۔ سید منور حسن نے حالیہ تحریک میں بے مثال کام سرانجام دیا۔ اُن کے گرد کارکنوں کا جم غفیر ہے۔ آپ تحریر و تقریر کی رعنائی سے مزین ہیں۔

جناب بوستان علی ہوتی — کراچی — مسلم لیگ

ہوتی صاحب ایک پرانے مسلم لیگی رہنما ہیں۔ آپ نے تحریک نظام مصطفےٰ کراچی کی سطح پر اعلیٰ کردار ادا کیا۔ قائداعظم کے اصولوں سے آشنا۔ بوستان علی ہوتی ایک معاملہ فہم، صاحب تدبیر اور منجھے ہوئے سیاست دان ہیں آپ نے نوجوانوں کو نیا ولولہ بخشا

میاں شوکت علی — حیدرآباد — جماعت اسلامی

حیدرآباد کی پیشانی کے جھومر، میاں شوکت علی نے حالیہ تحریک میں بے مثال کردار ادا کیا۔ آپ کارکنوں کے دل میں بستے ہیں انہوں نے آمریت کے خلاف بھرپور آواز اٹھائی۔

مولانا قائم الدین ——— نواب شاہ — جمعیۃ علماء اسلام

نواب شاہ کے مولانا قائم الدین طویل عرصہ تک جیل میں رہے انہوں نے حوالات میں بے پناہ تشدد کے زخم اٹھائے۔ وہ ثابت قدم رہے۔ جواں ہمت رہے ان کی قربانی نے تاریخ میں نواب شاہ کا نام رقم کر دیا ہے۔ مولانا موصوف ایک انتھک باہمت اور مخلص انسان ہیں۔

پیر طریقت مولانا عبدالکریم ——— بیر شریف (لاڑکانہ) — جمعیۃ علماء اسلام

انہوں نے مریدان باصفا کے اپنے وسیع حلقے کو حالیہ تحریک کے لیے وقف کر دیا۔ ان کی کوششوں سے سکھر اور سندھ کے متعدد دیگر شہروں میں تحریک نظام مصطفےٰ کا کام نمایاں طور پر پایہ تکمیل تک پہنچایا۔

پیر طریقت مولانا سید محمد شاہ امروٹیؒ ——— سکھر — جمعیۃ علماء اسلام

سندھ کے مشہور پیشوا مولانا تاج محمود امروٹیؒ کے سجادہ نشین سید محمد شاہ نے تحریک میں ہزاروں مریدوں سمیت حصہ لیا۔ آپ ایک عرصہ تک گرفتار رہے۔

سندھ کی دوسری مقامی شخصیتیں

مولانا عبدالحق ——— حیدرآباد۔ مولانا محمد مراد ——— سکھر۔ مفتی دائم الدین ——— سکھر۔ حاجی عبدالمجید ایڈووکیٹ ——— سانگھڑ۔

مولانا عبدالرزاق عزیز ——— کراچی۔ شوکت بہلم ——— حیدرآباد۔

صوبہ بلوچستان

سابق سینیٹر محمد زمان اچکزئی ——— کوئٹہ — جمعیۃ علماء اسلام

انہوں نے بھٹو آمریت کے پورے دور میں آزادی فکر و عمل کی جنگ لڑی۔ کوئی لالچ اور دھمکی انہیں اپنی راہ سے ہٹا نہ سکی۔ حالیہ تحریک میں انہوں نے کوئٹہ کے در و دیوار سے نظام مصطفےٰ کے حق میں گواہی دلوا دی۔ اچکزئی موصوف ایک جرأت مند اور حق گو انسان ہیں۔

اچکزئی صاحب کے ساتھ جناب حسین احمد مولانا عبدالواحد اور مولانا محمد خان شیرانی اور صدیق شاہ کا کردار ناقابل فراموش ہے۔

صوبہ سرحد

جناب عبدالخالق خاں ـــــ نیشنل ڈیموکریٹک پارٹی

جناب عبدالخالق خاں ایک اچھے وکیل اور ریٹائرڈ جج ہیں۔ سن ۷۰ء کے الیکشن میں صوبہ سرحد سے پیپلز پارٹی کے ٹکٹ پر کامیاب ہونے والے واحد امیدوار عبدالخالق خاں تھے بعد ازاں آپ این ڈی پی میں شامل ہوگئے۔ اس تحریک میں خان صاحب نے جانفشانی کے ساتھ کام کیا۔ پشاور کی سطح پر ان کا کام نہایت قابل تعریف ہے آپ نے نوجوانوں میں ایک نیا ولولہ پیدا کیا۔

مولانا ایوب جان بنوری ـــــ جمعیتہ علماء اسلام

پاکستان کے شہرۂ آفاق عالم مولانا محمد یوسف بنوری کے بھائی مولانا ایوب جان بنوری دارالعلوم سرحد پشاور کے شیخ الحدیث ہیں آپ نے صوبہ بھر میں نہایت اعلیٰ کردار ادا کیا۔ تحریک نظام مصطفےٰ میں سرحد کسی سے پیچھے نہیں رہا۔ سرحد کے مذہبی طبقہ نے آپ کی قیادت سے اعلیٰ تازگی پائی۔

ڈاکٹر قاضی حسین احمد ـــــ جماعت اسلامی

ڈاکٹر صاحب کا کام پشاور کی حد تک نہایت قابل تعریف ہے آپ سوئیکارنو چوک پشاور میں کیمسٹری کی دوکان کرتے ہیں۔ اسلامی تحریکوں بالخصوص مسٹر بھٹو کے دور کی تمام تحریکوں میں آپ پیش پیش رہے۔

میر مہدی شاہ ـــــ این ڈی پی

۶۰ سالہ میر مہدی شاہ نے تحریک نظام مصطفےٰ میں انتہائی اعلیٰ کردار ادا کیا آپ ایک صاحب طرز ادیب شاعر اور صحافی ہیں۔

کیپٹن گوہر ایوب ـــــ تحریک استقلال

سابق صدر ایوب کے صاحبزادے گوہر ایوب زیادہ عرصہ تک جیل میں رہے اس لیے اس تحریک میں نمایاں طور پر وہ صوبہ میں کام نہیں کر سکے۔

مولانا عبدالحق شیخ الحدیث ـــــ جمعیتہ علماء اسلام

مولانا عبدالحق نے نصر اللہ خٹک سابق وزیر اعلیٰ سرحد کے مقابلے میں کاغذات جمع کرائے تو خٹک صاحب نے کہا پیپلز پارٹی نے مجھے ایک

کے مقابلے میں کھڑا کر دیا ہے۔"

مولانا عبد الحق نے پانچ سالہ دور میں قومی اسمبلی کے اندر نہایت بے مثال کردار ادا کیا اس تحریک میں ان کی کمزوری کے باعث ان کے قابل قدر صاحبزادے جناب سمیع الحق صاحب ایڈیٹر ماہنامہ "الحق" نے پورے صوبہ میں بے مثال کام کیا۔

صوبہ سرحد کی چند دوسری قابل ذکر شخصیتیں

- مولانا نعمت اللہ سابق رکن قومی اسمبلی — بنوں
- مولانا حبیب گل سابق رکن قومی اسمبلی — کوہاٹ
- مولانا علاؤ الدین ڈیرہ اسمٰعیل خان — جمعیۃ علماء اسلام
- جناب زاہر شاہ صاحب — این ڈی پی

- جناب ارباب سعید صاحب — جماعت اسلامی
- جناب انعام اللہ خان ایڈووکیٹ — تحریک استقلال
- مولانا عبد الباری جان — جمعیۃ علماء اسلام
- جناب ارشاد احمد صدیقی — این ڈی پی

مولانا عبد الحق شیخ الحدیث

جناب غلام احمد بلور

الیاس بلور

CamScanner

تحریکِ نظامِ مصطفٰیؐ

ایثار قربانی کی شہروار ترتیب ——— سرسری خاکہ

——— تفصیل اندر ملاحظہ ہو ———

کراچی ——— کراچی ڈویژن سے تحریک کا آغاز ہوا یہاں کے لوگوں کی قربانیاں، جوش وخروش اور ولولہ کسی صورت فراموش نہیں کیا جا سکتا، ریل کی پٹڑی پر لیٹے اور کٹ جانے والے یہیں کے لوگ تھے۔

ملتان ——— محمد بن قاسم کی اس سرزمین کے جوانوں نے تحریک کو نیا ولولہ بخشا، پروانہ وار جانوں کے نذرانے لے کر یہ لوگ نکلے اور ٹینکوں کے نیچے لیٹ گئے۔

حیدرآباد ——— گولیوں کے روبرو سینہ تان کر کھڑے ہو گئے لاشوں پر لاشے گرتے تھے مگر ان کے جوش ایمانی کی چنگاری سرد نہ ہوتی تھی۔

لاہور ——— مارشل لا توڑ دیا گیا، فوج ناکام بنا دی گئی، عشق ومحبت کی داستان رقم ہوئی، گولیوں کے سامنے، لاٹھیوں کے نیچے، سختی وبلا کے سائے میں، وہ نظام مصطفٰیؐ پر فدائیت کا اظہار کرتے تھے۔ یقیناً ۵۳ء کی تحریک کی طرح زندہ ولان لاہور نے اس مرتبہ بھی نمایاں کردار ادا کیا۔

احمد پور شرقیہ (بہاولپور) خون کی ندی بہہ رہی تھی مسجد کی نالیوں سے وضو کے پانی کی جگہ ۱۲ گھنٹے تک لہو نکلتا رہا۔ یہاں کے شہداء ان کی کہانیاں عیز ملکوں تک کے لوگوں کو ورطہ حیرت میں ڈال چکی ہیں۔

خانیوال ——— گونج ہی گونج حق کے نعروں کی، ولولہ ہی ولولہ اسلام کا، جرأت واستقامت کے جیالوں کا شہر، یہاں کی حالت دیکھ کر انسان تحریک کی کامیابی پر حلف دے سکتا ہے۔

علاوہ ازیں تحریک میں ——— کوئٹہ، سیالکوٹ، ڈسکہ، نواب شاہ، لیاقت آباد، مظفر گڑھ، شجاع آباد، حاصل پور، خانپور، چارسدہ، شاہ، بہاولنگر، سمندری، دلال پور، قابل ذکر ہیں۔

****

نظامِ مُصطفےٰ سے پاکستانیوں کے
عشق و محبّت کے سنہرے نقوش

کرفیو کے دوران لاہور میں ایک نو عمر بچے نے مکان کی چھت پر قومی اتحاد کا سبز پرچم لہرایا، فوجی جیپ سے اعلان ہوا " فی الفور یہ پرچم نیچے پھینک دیا جائے ورنہ گولی مار دی جائے گی۔

فضائے ملکوت نے مسکراتے ہوئے سنا کہ لڑکے نے جواب دیا " گردن نیچے آسکتی ہے پرچم نیچے نہیں آسکتا ـــــ ـــــ

دفعتاً ایک گولی اس کے سینے کو چیرتی ہوئی گذر گئی۔

سُرخ لکیر سے آگے گذرنے والے شخص کو گولی مار دی جائے گی، فوجی میجر نے کہا

بلا تامل کراچی کے ایک جید عالم مولانا زکریا آگے بڑھے اور لکیر پھلانگ گئے۔ یہی عمل جب تین دفعہ عمل میں آیا تو مولانا کو گرفتار کرلیا گیا۔

۷ مارچ کو حیدر آباد کی ایک عورت بچہ اٹھائے ہوئے ووٹ ڈالنے گئی پولنگ اسٹیشن پر اسکے معصوم بچے نے دم توڑ دیا۔ عورتوں نے بہتیرا کہا کہ اسے گھر لے جاؤ اور کفن دفن کا انتظار کرو مگر اس کی زبان پر تھا۔

" اگر نورانی میاں کو ووٹ دینے آئی ہوتی تو یقیناً واپس لوٹ جاتی ـــــ نہیں مگر میں قرآن کو ووٹ دینے آئی ہوں۔"

بی بی سی کے مطابق کرفیو کی خلاف ورزی کرتے ہوئے نوجوان سینے تان کر سڑکوں پر کلمہ کا ورد کرتے ہوئے نکلتے اور گولیوں سے اُن کا سینہ چھلنی کر دیا جاتا۔

گوجرانوالہ کے مولانا سرفراز صفدر سے کہا گیا کہ آگے بڑھنے والے کو گولی مار دی جائے گی وہ بولے، میں ۶۳ سال کی مسنون عمر پوری کر چکا ہوں اب شہادت کا طلب گار ہوں۔ اور وہ آگے بڑھ گئے بالآخر گرفتاری عمل میں آئی۔

★

پاکستان کے مختلف حصّوں سے آنیوالی تفاصیل کا حاصل

تحریکِ نظامِ مصطفےٰ میں سب سے زیادہ قربانیاں تین جماعتوں نے دی ——

★ —— جمعیت علماءِ اسلام

★ —— جمعیت علماءِ پاکستان

★ —— جماعت اسلامی

پورے ملک میں گرفتاریوں میں اوّل الذکر اور تشدد سہنے والوں میں آخرالذکر جماعت کے کارکن پیش پیش تھے تحریک استقلال کا اگرچہ جو تھا نمبر ہے مگر اس جماعت نے حیرت انگیز طور پر اور خصوصاً ہماری توقعات سے کہیں زیادہ اس تحریک میں کام کیا۔

- —— کراچی، حیدرآباد اور لاہور میں تحریک کی قیادت جمعیت علماءِ پاکستان اور جماعت اسلامی کے ہاتھوں میں۔
- —— مجموعی طور پر ملتان اور فیصل آباد میں بھی انہی دونوں جماعتوں کا اوّل نمبر رہا۔
- —— سکھر، نواب شاہ، دادو، شہداد کوٹ، ٹنڈو محمد خان، ٹنڈو الہ یار، بدین، ضلع بہاولنگر، ضلع رحیم یار خان، ضلع ڈیرہ غازی خان، کوئٹہ اور بلوچستان کا باقی علاقہ، جھنگ —————— اور

سرحد کی تمام اور پنجاب کی اکثر تحصیلوں میں جمعیت علماءِ اسلام پیش پیش رہی۔

- —— این ڈی پی کے کارکنوں نے سرحد کے علاقوں میں تحریک کا کام نمایاں طور پر سر انجام دیا۔
- —— مسلم لیگ کے پاس کارکنوں کی باقاعدہ کمی تھی مگر اس کے پاس پرانے اور تجربہ کار کھلاڑیوں کی ایک کھیپ تھی۔ جنہوں نے اپنے اپنے علاقوں میں اپنے ذاتی اثر و رسوخ سے تحریک کو پروان چڑھایا۔

- مسلم کانفرنس کے جو کارکن پاکستان کے چاروں صوبوں میں موجود تھے انہوں نے انفرادی طور پر بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ایک اطلاع کے مطابق اس جماعت نے مظفر آباد میں ایک بڑا جلوس نکالا۔
- پاکستان جمہوری پارٹی کے کارکن وکلاء اور دانشوروں اور طلباء کی صورت میں مختلف شہروں میں نمایاں رہے۔
- خاکسار تحریک نے وزیر آباد لاہور اور ملتان میں انتہائی قابلِ تعریف کردار پیش کیا۔

CS CamScanner

تحریک نظامِ مصطفٰے کی نمایاں خصوصیات

برصغیر میں تحریک ریشمی رومال، تحریک کشمیر، تحریک خلافت ایسی دیگر نمایاں تحریکوں کی تاریخ ہمارے سامنے ہے مگر کہیں قتل و غارت کا بازار زیادہ گرم نظر آتا ہے اور کہیں بات صرف تقریر و تحریر تک ختم ہوتی نظر آتی ہے۔ اگر ایک صوبہ میں کسی تحریک کا آغاز ہوتا ہے تو نسبتاً دوسرا صوبہ قطعاً اس کا ہم نوا نہیں، یا دوسری قوم اس تحریک کا ساتھ دینے کو تیار نہیں، یا کہیں لوگوں کے غول بربریت اور تنگ کے روبرو مصیبتوں کا شکار ہیں۔ ہمارے اگر کسی تحریک آزادی کے لئے خون بہایا گیا تو وہ ایک مخصوص قوم اور گروہ کے لوگ ہیں۔ یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ تحریک آزادی ہند میں مجموعی قربانیاں بہت ہی زیادہ ہیں لیکن یہ کثرت قریب ... سال کی جدوجہد کی کا ثمرہ ہے

مگر ——— دیکھئے پاکستان کی حالیہ تحریک نظام مصطفٰے تاریخ کے اوراق میں ایک انوکھی اور نرالی تحریک ہے جس میں مرد و زن، بوڑھے، ہر گروہ ہر جماعت، ہر قصبہ نے اپنی اپنی بساط کے مطابق صرف ایک ہی مطالبہ اور ایک ہی مشن کی خاطر یک زبان ایسے زوردار طریقے سے تحریک چلائی کہ اسلام کی اس چنگاری اور عشق و محبت کے سامنے فوجوں کی ہیبت، ٹینکوں کا دبدبہ، سٹین گنوں کا شور، زندان کی تاریکیاں، لاٹھیوں کے تھپیڑے، اموال و اولاد کی قربانی، جھوٹے مقدمات، جلاوطنی کا اندھیرا، دباؤ، لالچ و حرص، کے تمام حیلے تارِ عنکبوت بن گئے۔ ایک عظیم ترین مقصد کے حصول یعنی حریت فکر و عمل کی خاطر اور ایک شخص ... کے نیکہ کے لئے جو خون بہنا چاہئے تھا اور جو ہنگامہ اس کے لئے تاریخ کی روایت کے بموجب بپا ہونا ضروری تھا قطعاً وہاں تک بات نہ پہنچی اور معاملہ بہت جلد حل ہوا۔ اس کی وجہ وہ ایثار اور حیرت انگیز قابل رشک جذبات ہیں جن کا انحصار قومی اتحاد کے کارکنوں نے کیا ہے۔

مثلاً

- نوجوان چلتی ہوئی ریل کے نیچے لیٹ گئے اور کٹ گئے کہ آج اسلام کی عظمت کیلئے پہیہ جام ہڑتال ہے۔
- نوجوان کرفیو توڑ کر سڑکوں پر نکل آئے مارشل لاء کی دھجیاں بکھیر کر کوچوں اور شاہراہوں میں جلوس نکالنے لگے، بالآخر گولیوں نے ان کا استقبال کیا اور شہادت کا جام پی گئے۔
- نوجوان ٹینکوں کے نیچے لیٹ گئے تاکہ ایک ظالم حکمران کی حفاظت کیلئے نکلنے والے ٹینک بے اثر ہو جائیں اور فوج کو باور کرا دیا جائے کہ وہ کسی طاقت سے مرعوب ہونے والے نہیں۔
- پاکستان میں پہلی دفعہ عوام فوج، سیکورٹی فورس اور پولیس کے بالمقابل میدان میں آئی اور اپنی جانوں کی پرواہ کئے بغیر سینہ تان کر گولیوں کے سامنے کھڑی ہو گئی۔
- نوجوانوں کو اذیت ناک سزائیں دی گئیں چمڑی ادھیڑ دی گئی، بازو اور ٹانگیں ناکارہ کر دی گئیں، چہروں کی چمک پر تشدد کی سیاہی پھر گئی .... مگر ان کا جذبہ ایمانی ابھرتا ہی چلا جاتا تھا
- عورتیں شہادت کے تمغے وصول کرنے کے لئے سڑکوں پر نکلیں۔ لاٹھیوں اور گولیوں کی تڑتڑاہٹ صنف نازک کے ایمان کو متزلزل نہ کر سکی۔

CS CamScanner

مالداروں نے لاکھوں روپے اتحادی کارکنوں، شہدا اور زخمیوں کی امداد کے لئے بخش دیئے، غریب سے غریب تر آدمی بھی مالی قربانی سے عاری نہ رہا۔

جو عورت آج تک سڑکوں پر نہ نکلی تھی ؛ ———— جو مرد آج تک کسی جلوس میں نہ آئے تھے جس قوم نے کبھی حکومت سے ٹکر نہ لی تھی ،

جن جماعتوں نے کبھی سختی و بلا کی قیامت کا مشاہدہ نہیں کیا تھا، جوق در جوق میدان میں آئے، جلوسوں میں آئے، سڑکوں پر نکلے اور صرف اور صرف اسلام کا نعرہ لگاتے ہوئے فضائے ملکوت کو استعجاب میں ڈالنے لگے ۔

- جو لوگ شہید ہوئے تھے۔ آخری سانس میں ہر آدمی نے نظام مصطفےٰ کی تحریک کی کامیابی کا نعرہ لگایا۔ کسی نے اللہ اکبر کہا، کوئی اسلام زندہ باد کہتا ہوا رخصت عدم ہوا ، اور کسی نے اتحاد کی یقینی کامیابی کا مژدہ سنایا۔
- عمومی طور پر سارے ملک کی مساجد، مدارس ، کالج ، سکول اور یہاں کے سرکاری و غیر سرکاری عملے کے علاوہ طلباء علماء اور وکلاء نے اس تحریک میں انتہائی جانفشانی سے کام لیا۔ تاریخ پاکستان میں مدارس و کالج کے اس عظیم اتفاق کی مثال نہیں ملتی۔
- بڑے بڑے شہروں کے دو اہم کاروباری ادارے جو کسی ہڑتال سے متاثر نہ ہوتے تھے۔ اور کبھی انہوں نے اپنے کاروبار کو معطل نہ کیا تھا۔ وہ تمام ایجنسیاں ، ادارے ، منڈیاں اور حتیٰ کہ چھوٹے طبقے میں گوشت و سبزی فروشوں ، باربروں اور سرکاری ٹھیکیداروں تک نے بڑھ چڑھ کر ہڑتالوں میں حصہ لیا ۔
- سرکاری ملازموں میں زیادہ تر کالجوں اور سکولوں کے اساتذہ تحریک میں شامل ہوئے ۔
- تحریک نظام مصطفےٰ میں بڑے بڑے سرمایہ داروں دور افتادہ علاقوں کے کاشت کاروں اور کچی آبادیوں کے مکینوں نے نمایاں طور پر حصہ نہیں لیا۔ پاکستان کا یہ انقلاب متوسط طبقہ کی کوششوں کا نتیجہ تھا۔ ان کامیابیوں میں مادی طور پر تیس سال سے کوشاں رہنے والی اسلامی تنظیموں بالخصوص جمعیتہ علماء اسلام ، جمعیتہ علماء پاکستان اور جماعت اسلامی کے مذہبی طبقہ کا سب سے زیادہ دخل تھا۔ جنہوں نے اسلام کے نام پر ایک منظم اور فعال وفاق قائم کر کے خلاف اسلام طاقتوں کو ایک گہرے گرداب میں گرا دیا ہے ۔

علاوہ ازیں وکلاء ، دانشوروں اور صحافیوں کی اسلام پسند طاقتیں جب ان کے ہمنوا ہو گئیں تو یقینی کیجئے فتح نے مجاہدین کے قدم چوم لیے ۔

- تحریک مذکور کی کامیابی سے متعلق ان سیاسی زعماء کے بے مثال اتحاد اور اعلیٰ باہمی اعتماد کو سب سے زیادہ فوقیت حاصل ہے ۔ تاریخ کے اوراق میں ان کے اس اتحاد کی داستان ضرب المثل بن جائے گی ۔

ہاں مگر . . . . اس اتحاد کی فضا یونہی قائم رہنی چاہیئے ۔

تحریک کے دوران

اتحادی کارکنوں پر ——— مظالم کی عبرتناک داستانوں کے نقوش

- ایک درجن کے قریب بچوں کی آنکھیں ضائع کر دی گئیں ——— سکھر
- ناک میں نکیل ڈال کر ننگا کر کے ایک نوجوان کو کمالیہ (لائل پور) کے بازاروں میں پھرایا گیا۔
- جھوٹے مقدمات میں اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوانوں کے ملک کو ملوث کر کے چودہ چودہ روز تک الٹے لٹکایا گیا۔
- قلعہ لاہور میں حقے میں تمباکو کی جگہ مرچیں ڈال کر گھونٹ پینے پر مجبور کیا جاتا تھا۔
- جسم کے نازک حصوں پر بجلی کے کرنٹ لگائے گئے۔ (اس تشدد سے جسم کا ذرہ ذرہ تڑپ جاتا تھا)
- لاٹھیوں اور ربڑ کے ہنٹروں سے جوانوں پر اس قدر تشدد کیا گیا کہ دو دو ماہ تک اس مار کٹائی کی سیاہی جسم سے کافور نہ ہوئی تھی۔
- پولیس کے چھوٹے ملازموں نے اعلیٰ عہدوں کے حصول اور گورنروں کے قرب کی غرض سے وطن عزیز کے شہزادوں پر قیامتیں برپا کر دیں
- ایک دوسرے کے پاؤں کو شلوار کے پائنچوں سے باندھ کر چلنے پر مجبور کیا جاتا۔
- بوریوں میں بند کر کے تین تین دن تک لٹکایا جاتا۔
- دونوں بازوؤں کو چارپائی کے نیچے لا کر مضبوط جکڑا جاتا تو کارکنوں کی چیخیں نکل جاتیں۔
- پاؤں ہاتھوں اور پیٹھ پر شدید ضربات لگائی جاتیں۔
- موم بتیاں سلگا کر اس کے قطرے کارکنوں کے جسموں کے نازک حصوں پر گرائے جاتے۔
- دونوں ٹانگیں علیحدہ علیحدہ چارپائیوں سے باندھ کر ہوش وخرد کا تماشہ کیا جاتا۔
- عقوبت خانے میں بجلی کا ایک آلہ لگایا گیا۔ اس کے تار عضو تناسل زبان، چھاتی اور کانوں میں لگا کر جھٹکے دیئے جاتے۔
- غلیظ قسم کی گالیوں اور انسانیت سوز سلوک سے جوانوں کی تواضع کی جاتی۔
- ایک سیل میں ایک شیر بنایا گیا تھا جو بجلی کے اثر سے دھاڑتا اور آنکھیں نکالتا تھا۔ اس کی شکل بھر آدمی اصلی شیر کا اندازہ کرتا تھا۔ کارکنوں کو اس سیل میں بند کر کے اسے چھوڑ دیا جاتا۔
- بے گناہ کارکنوں کو گولی بکر پولیس مقابلہ کا نام دے دیا جاتا۔
- تشدد کی المناک داستان رقم کرنے والوں میں بہاولپور پولیس کا نام سرفہرست ہے جنہوں نے نوجوانوں کو مار مار کر اس قدر ناکارہ کر دیا ہے کہ اب نہ وہ اپنی تعلیم کی تکمیل کر سکتے ہیں نہ ملک و قوم کے لیے مستقبل میں کوئی کام سرانجام دے سکتے ہیں۔
- ڈاڑھی والے ملزموں کو کھڑا کر کے ان کے منہ اور ڈاڑھی پر تھوکا جاتا۔
- جن لوگوں نے پیپلز پارٹی سے بغاوت کی انکو حوالاتوں میں زبردستی پیشاب پلایا گیا۔ (نوائے وقت ۔ ۱۰ اگست)

CamScanner

- پولیس کے افراد میں نیپ کے کارکنوں کے سامنے ہری پور میں انکی بہنوں اور بیویوں کو ننگا کیا گیا۔
- بازو اوپر کر کے سلاخوں کے ساتھ جکڑ دیا جاتا۔
- سخت گرمی میں دروازے بند کر کے رکوع کی حالت میں کھڑا کر دیا جاتا۔
- چارپائی پر لٹکا کر بان کی رسیوں سے نوجوان جکڑ دیئے جاتے اور بعد میں رسیوں پر گرم پانی ڈالا جاتا۔
- قلعہ لاہور میں کئی مرتبہ نوجوانوں کو سپاہیوں اور افسروں کے روبرو الف ننگا کر کے کھڑا کر دیا جاتا تھا۔
- ٹیبل ٹینس کھیلنے والی چمڑے کی ایک چیز (چھتر) سے چوبیس چوبیس گھنٹے تک دس دس افراد اتحادی کارکنوں کو مارتے رہتے۔
- قلعہ سے باہر لاشوں پر لاٹھیاں اور گولیاں برسائی گئیں۔
- نوعمر بچوں پر جلوس نکالنے کے الزام عائد کر کے بدفعلی کے دروازے کھولے گئے۔
- کراچی، نواب شاہ اور ہزارہ میں نوجوان لڑکیوں کے سینے گولیوں سے چھلنی ہوئے اور وہ ہمیشہ کی نیند سو گئیں۔
- میرپور خاص میں ایک نوجوان عورت سیدہ پر پولیس نے بندوقوں کے بٹوں اور لاٹھیوں سے اس قدر تشدد کیا کہ وہ جام شہادت نوش کر گئی۔
- پنجاب اور سندھ کے متعدد شہروں میں خوف و ہراس کی فضا پیدا کر کے پولیس سائیکلوں، سکوٹروں اور کاروں کو زبردستی چھین لیتی اور ہزاروں روپے کی رشوت لے کر انہیں واپس کر دیتی۔
- پردہ دار خواتین کی بے حرمتی اس قدر ہوئی کہ پولیس کے جوان تفتیش کی آڑ لے کر بلا روک ٹوک گھروں میں داخل ہو کر عورتوں کو غلیظ گالیاں دیتے۔ ان کے بال نوچنے کی خبریں راقم کو موصول ہوئیں۔
- مسلم مسجد لاہور میں ۳۳ گھنٹے تک علماء اور دینی مدارس کے معصوم طلباء کا خون بہتا رہا۔
- احمد پور شرقیہ کی ایک مسجد سے قرآن اٹھا کر پھینک دیا گیا۔ قرآن پڑھنے والوں اور نمازیوں میں ہر ایک سخت تشدد کا نشانہ بنا کئی افراد موقع پر شہید ہو گئے۔
- کراچی میمن مسجد میں جمعہ کی نماز کے دوران اشک آور گیس پھینکی گئی۔ گیس کے دھوئیں کے دوران گولی چلا دی گئی اور افراد صحن مسجد میں ڈھیر ہو گئے۔
- مسجد شہید گنج لاہور میں جوتوں سمیت پولیس داخل ہو گئی۔ کھڑکیاں اور شیشے توڑ دیئے گئے۔ صفوں اور دریوں پر خون ہی خون نظر آتا تھا۔
- المناک منظر یہ کہ مدرسہ تعلیم القرآن راولپنڈی کی جامع مسجد کے صحن میں ایف ایس ایف کے ایک جتھے نے شراب پی اور ٹوٹی ہوئی شراب کی بوتلیں صحن میں چھوڑ کر چلے گئے۔ علماء اور مدرسہ کے طلباء کو مسجد کی چھت سے نیچے گرا دیا گیا، دروازے، کھڑکیاں، شیشے، چکنا چور کر دیئے گئے۔
- سرگودھا کے ایک وکیل چوہدری محمد اسلم کو نہایت بے دردی سے شہید کیا گیا۔

بیک نظر ـــــــــــ

تحریکِ نظامِ مصطفٰے کے منطقی نتائج

- انگریزی تہذیب و فکر کی اشاعت اور علماءِ اسلام کے خلاف نوجوانوں میں پھیلنے والی غلط فہمیوں پر پہلی مرتبہ سناٹا طاری ہوا۔
- علماءِ کرام کے مختلف طبقہ ہائے فکر اور فرقہ وارانہ تعصبات کے شعلوں سے جو نئی نسل اسلام سے برگشتہ ہوتی چلی جا رہی تھی دفعتہً اس تحریک سوسائٹی کے ان جوانوں کو باور کرا دیا ـــــــ کہ اسلام واقعی اتحاد و اتفاق کے سانچے میں معاشرتی و معاشی ہمہ گیری کا تصور پنہاں
- دو سو سال کے بعد برصغیر میں پہلی مرتبہ مغربی دیوتاؤں اور انگریزی ثقافت کے علمبرداروں بالخصوص انگریزی تعلیم یافتہ طبقے یہ بات پر مجبور ہو گئے کہ اسلام اور اہلِ اسلام کے لئے پاکستان کی حکومت کے دروازے قطعاً بند نہیں ہیں، اور یہ طبقہ اپنے اسلامی پروگرام کسی وقت ضرور ملک کے در و دیوار اور مسجد و محراب پر نافذ کر کے دم لے گا۔
- تیس سال سے امریکہ اور روس و چین کے جو عناصر مسلمانوں کو آغوشِ اسلام سے نکالنے کی پیہم کوششوں میں مصروف تھے اس تحریک انہیں ایک ۱۰۰ سال پیچھے دھکیل دیا، اور اسلام کے خلاف کام کرنے والے تمام خفیہ ادارے دم بخود ہو کر رہ گئے۔

●

اے کاش یہ اتحاد کی فضا یونہی قائم رہے اور وہ اسلام جسے ڈھائی سو سال قبل مغلوں کی آخری حکومت نے دیس نکالا دے دیا؟ برصغیر کے ایک خطے پر اپنی رحمت و عافیت کی چادر ڈال کر پسی ہوئی انسانیت کو غازۂ امن سے نواز دے۔

●

بھٹو کے دورِ حکومت کے منطقی نتائج

- پوری قوم کو ایسی سیاست کا شعور ملا جس کی بنیاد افترا اور جھوٹ، عیاری پر رکھی گئی۔ خود سربراہِ مملکت کی ہر بات میں تضاد ہر فعل میں حیلہ سازی تا آنکہ اسکی حکومت فریب و دغابازی میں ماہر ہو گیا۔
- عدالتی نظام میں اس قدر ابتری پھیلی کہ کوئی مقدمہ اور فیصلہ بغیر رشوت کے ناممکن ہی نہیں بلکہ محال ہو گیا، ہر افسر کا اعتماد قوم کے دلوں سے اتر گیا اور بالآخر ہر فرد یہ کہنے پر مجبور ہو گیا۔ ـــ گربہ میر و سگ وزیر و موش را دیوان کنند ایچنیں ارکانِ دولت ملک را ویران کنند؛
- ٹیلی ویژن، ریڈیو، اخبارات، رسائل کے ذریعے اس قدر فحاشی اور برائی کو فروغ ملا کہ کسی بھی شہر کا کوئی جوان ان شطحیات کی آلودگیوں سے محفوظ نہ رہ سکا رفتہ رفتہ رقص و سرود کی ان محفلوں اور نائٹ کلبوں کی بزم آرائیوں نے جوانوں کے ذہن میں عصمت و آبرو کے تحفظ کی جو چنگاری سلگ رہی تھی بجھا دی اسلامی مملکت کے اسلامی نوجوان اخلاق کے میدان میں شکست کھاتے چلے گئے۔
- غریب غریب تر اور امیر امیر تر ہوتا چلا گیا، معاشی بحران نے قیامت برپا کر دی بالآخر معاشرتی ناہمواریوں نے جنم لیا۔
- مساجد و مدارس کو اوقاف کی تحویل میں لیکر ان کی آواز روکنے کی کوشش کی گئی، ایک حد تک سرکاری مولویوں کی کھیپ تیار کی گئی۔ جس مسجد کو تحویل میں لیا گیا کا سارا نظام تباہ ہوا اور مذہبی طبقہ کے دلوں میں حکومت کے خلاف نفرت کا بیج پڑ گیا۔
- علماء و کلاء، طلباء اور دانشوروں کے ساتھ ایسے انسانیت سوز مظالم کی بنیاد رکھی گئی جس سے شرافت کا جنازہ نکل گیا اور اپوزیشن کے تعلق والوں کے خلاف عناد کی آماجگاہ بن گئے۔

وہ ذرائع ابلاغ ـــــ جن سے تحریک نظامِ مصطفےٰ کو تقویت ملی

بی بی سی	برطانیہ کے اس نشریاتی ادارے نے تحریک کو نمایاں تقویت بخشی مسٹر بھٹو کی تمام پابندیوں میں اس ریڈیو کی خبریں سکون دل بن کر پاکستانیوں کے قلوب میں سما جاتی تھیں۔ ہر شخص اس نشریاتی ادارے کی خبروں کا انتظار کرتا تھا۔

روزنامے

روزنامے		ایڈیٹر	
نوائے وقت	لاہور، راولپنڈی	مجید نظامی	اس اخبار کا معیار تمام اخبارات سے بلند رہا، اس کی خبروں کو نہایت اہمیت حاصل ہوتی تھی
وفاق	لاہور	مصطفےٰ صادق	بیش بہا پابندیوں کے باوجود اس اخبار نے حق کا علم لہرائے رکھا۔
صداقت	کراچی	بشیر احمد رانا	کراچی کی سیاست کے افق پر یہ اخبار ایسے چھایا کہ کسی دوسرے اخبار کو اس کا یارانہ رہا اس اخبار نے تمام مشکلات سے بے پرواہ ہو کر آمریت کا مقابلہ کیا۔
آفتاب	ملتان	ممتاز طاہر	اپنی بساط میں نئی سے نئی خبریں شائع کر کے اتحادی نوجوانوں کو اس اخبار نے قابل قدر جذبہ عطا کیا۔

ہفت روزے

اسلامی جمہوریہ	لاہور	مجیب الرحمٰن شامی	شامی صاحب نے مسٹر بھٹو کی حکومت کے خلاف جس نظم و ضبط، ہمت، جرأت اور ناقابل فراموش ۵ سالہ کردار کا مظاہرہ کیا اس موضوع پر پاکستان کا کوئی دوسرا صحافی اس کی ہمسری کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ مجیب شامی نے صحافت کو حریت فکر کا ولولہ نو بخشا انہوں نے مضمارِ صحافت میں قلم کی آبرو کا سودا نہیں کیا۔ مجیب الرحمٰن شامی ایک انتہائی قابل فخر نوجوان ہے جس کے زور قلم نے ظلم و بربریت کے محلات میں دراڑیں ڈال دیں مصائب و آفات کے سمندر سے شامی کا سفینہ ساحل مراد تک پہنچ گیا، یقیناً بڑی سے بڑی جماعت وہ کام سرانجام نہیں دے سکتی تھی جو موصوف کے نوک قلم نے انتہائی سلاست اور رواقی کے روپ نئی نسل کے سامنے پیش کیا تاریخ کو ایسے ہی آزاد منش صحافیوں کی ضرورت ہے۔ حالیہ تحریک نظام مصطفےٰ میں اسلامی جمہوریہ نے تحریک کو جرأت کی مہیز لگائی۔ یہ ہفت روزہ تمام رسائل سے زیادہ مقبول اور اہل نظر کے نزدیک قابل تحسین ہے۔
چٹان	لاہور	مسعود شورش	مسعود اپنے باپ کا جانشین نظر آتا ہے، روز افزوں اس کا قلم ترقی کر رہا ہے اگرچہ اس ہفت روزے کی خوبیوں میں ایڈیٹر سے زیادہ عملے کا دخل ہے تاہم اس نوعمر صحافی کی زیر ادارت چٹان ان خطوط پر چل رہا ہے جس پر چلنا چٹان کی روایت ہے۔ مسعود شورش کا اس ہفت روزہ نے اس تحریک میں نہایت قابل تعریف کردار پیش کیا۔
افریشیا	لاہور	عبدالقادر حسن	نئی روایات کا علمبردار بن کر عبدالقادر حسن، افریشیا کو نہایت بلندی پر لے گئے ہیں، بسوں، ریلوں اور بازاروں میں جہاں دیکھیں افریشیا کی کاپی آپ کو نظر آئے گی، نئی سے نئی تصاویر، کارٹون، ظرافت سبھی کچھ

رسالہ	مقام	مدیر	تبصرہ
[illegible]سلام	لاہور	اکرام القادری	جمعیت علماء اسلام کے اس ہفت روزے نے تحریک کے دوران تحریک کی رپورٹیں، سیاسی مسائل، عصری تقاضے منفی مسئلوں کی تازہ تقاریر کے متن شائع کئے۔ اکرام القادری ایک پختہ قلم صحافی اور خوش مزاج شاعر ہیں۔ قادری صاحب کی تحریر میں تاثیر اور استدلال میں قوت نظر آتی ہے۔
			طنز و مزاح اس ہفت روزے کے شاہکار ہیں، تحریک میں یہ رسالہ اسلامی جمہوریہ سے کسی صورت کم کردار کا حامل نہیں۔
[illegible]الدین	لاہور	سید الرحمٰن علوی	مولانا احمد علی لاہوری کے جاری کردہ اس ہفت روزے نے ہر دور میں ظلم و جبر کے خلاف آواز اٹھائی آج کل یہ رسالہ محترم سید الرحمٰن علوی کے بہار آفریں قلم سے مزین ہے علوی صاحب ایک پختہ اور صاحب طرز ادیب ہیں موصوف کی تحریر ظالموں کے منہ پر ریشمی طمانچہ اور ابطال کی پشت پر زہر آلود خنجر کا کام دیتی ہے، تحریک کے دوران اس ہفت روزے نے قابل قدر کام کیا۔
[illegible]	کراچی		نئے سے نئے انکشافات کرنے والے اس ہفت روزے میں ہر وہ چیز مل سکتی ہے جو کسی دوسرے رسالے میں آپ کو میسر نہیں آتی تحریک کی رپورٹوں میں الفتح کے نامہ نگاروں نے اگرچہ کئی مقامات پر مبالغہ آمیزی سے کام لیا ہے تاہم ان کا کام جزوی طور پر قابل تعریف ہے۔
[illegible]	کراچی	محمود شام	پیپلز پارٹی اور قومی اتحاد دونوں کو خوش کرنا اس کا نصب العین ہے یوں تو محمود شام مساوی حقوق کی پالیسی پر عمل کر رہے ہیں، مگر قومی اتحاد سے کہیں زیادہ ان کا قلم مسٹر بھٹو کا مدح سرا ہے۔ تاہم اس رسالے میں اپوزیشن لیڈروں کی خبریں اہمیت کے ساتھ شائع کی جاتی ہیں۔
	لاہور		جماعت اسلامی کے اس آرگن نے تحریک نظام مصطفےٰ میں تمام طبقہ ہائے فکر کی نمایاں خبریں شائع کیں اس ہفت روزے میں معلومات اور اچھے معیار کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔

ماہنامے

رسالہ	مقام	مدیر	تبصرہ
[illegible]	لاہور		مسٹر بھٹو کے خلاف معلومات کا خزانہ۔
[illegible]	لاہور	الطاف حسن قریشی	اس دور میں قلم کی آبرو الطاف حسن کی رہین منت ہے۔ قریشی برادران نے مسٹر بھٹو کے مظالم کے خلاف جس استقامت کا مظاہرہ کیا ابو الکلام اور ظفر علی خان کے بعد اس کی مثال ممکن نہیں، میرا قلم الطاف موصوف کے معلومات بھرے قلم اور پختہ فکر کا کہاں احاطہ کر سکتا ہے۔ الطاف نے اردو ڈائجسٹ کو پیشہ وری کی دلدل سے اٹھا کر نگاہ فکر و عمل کا پشتیبان بنا دیا ہے۔
[illegible]حرم	بھیرہ	پیر کرم شاہ	عمدہ مضامین کے ساتھ ساتھ ظالموں کے نقاب اتارنے والے اس ماہنامے کا اثر زیادہ تر مذہبی طبقوں میں رہا "ضیائے حرم" مقام مصطفےٰ کا علمبردار ہے اس نے نظام مصطفےٰ کی تحریک کو جلا بخشی ہے۔
[illegible]	لاہور	مرزا جانباز زاہد الراشدی	پرانی روایات سے نکل کر یہ ماہنامہ اب نئی صبح طلوع کر رہا ہے اس ماہنامے نے کسی دور میں ظالم کی ثنا خوانی نہیں کی۔ حالیہ تحریک میں اس کا کردار قابل تعریف ہے۔

CamScanner

پاکستان کی طلبا تنظیمیں

جنھوں نے تحریک میں نمایاں کردار ادا کیا

اسلامی جمعیت طلبہ پاکستان

ناظم اعلیٰ پاکستان —— عبدالمالک مجاہد۔ کراچی

۲۳ دسمبر ۱۹۴۷ء کو اسلامی جمعیت طلباء کی بنیاد رکھی گئی۔ یہ تنظیم جماعت اسلامی کی سرپرستی میں روز افزوں ترقی کر رہی ہے اس تنظیم کا اثر پاکستان کے تمام کالجوں اور یونیورسٹیوں میں سب تنظیموں پر حاوی ہے بالخصوص پنجاب یونیورسٹی میں گیارہ سال اور کراچی یونیورسٹی میں ۹ سال سے یہ تنظیم برسر اقتدار ہے اسلامی جمعیت طلبہ خالص کالج اور سکولوں کے طلباء پر مشتمل واحد تنظیم ہے جس نے طلباء کے قلوب و اذہان پر مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کے فکر کو جمانے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی۔

تحریک نظام مصطفیٰ میں جمعیت کا کردار

صدر لیاقت بلوچ

اسلامی جمعیت نے پنجاب میں پنجاب سٹوڈنٹس کونسل صوبہ سرحد میں سرحد ایکشن کمیٹی (صدر اقبال رحمانی) سندھ میں سٹوڈنٹس ایکشن کمیٹی —— (صدر محمود احمد اللہ والا) بلوچستان میں اسلامی جمعیت طلباء (صدر مختار بلوچ) کے نام سے تحریک میں کام کیا، اسی طرح اسلامی جمعیت نے کشمیر میں کشمیر سٹوڈنٹس کونسل کا روپ دھار کر تحریک میں حصہ لیا۔

- رپورٹ نگار کے مطابق ملک بھر میں اسلامی جمعیت کے کل گرفتار شدگان ۳۰۰۰ کے لگ بھگ ہیں۔

لاہور کے شاہی قلعہ میں

اسلامی جمعیت طلبہ کے ۳۵ قابل قدر اراکین کو تحریک کے دوران شاہی قلعہ لاہور لے جا کر نشانہ ستم بنایا گیا۔ راقم کی رپورٹ میں شاہی قلعہ میں سب سے زیادہ جن دو نوجوانوں پر ظلم ہوا وہ حافظ عبدالرحمٰن اور طارق چوہدری اسی تنظیم کے کارکن تھے۔ بلاشبہ ان ہر دو حضرات نے جمعیت کا نام روشن کیا۔ ان عزت مآب جوانوں کو بے مثال استقلال کی تاریخ رقم کرنے پر میرا قلم سلام عقیدت پیش کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ علاوہ ازیں شاہی قلعہ میں اسلامی جمعیت طلبہ کے مقصود انور (لائل پور) سرفراز احمد (لاہور) ارشد بھٹی (لاہور) رحمت سیف (لاہور)، فاروق غازی (لاہور) طارق غازی (لاہور) امیر نیازی (لائل پور) خضر حیات (لائل پور)، حافظ اشرف (بہاولپور) حافظ ذوالفقار (لائل پور) پر بھی بے پناہ ستم ڈھایا گیا۔ ان نوجوانوں کو بم کیس کے جعلی مقدمات میں ملوث کر کے بھٹو کی پولیس نے جو زیادتیاں کی ہیں ان کی یاد بھی ہمیشہ کے لئے سرفروشی کی تاریخ کا ایک حصہ بن جائے گی۔

اسلامی جمعیت کے شہداء

تعداد —— ۲

اظہر مرزا —— یہ نوجوان جماعت اسلامی راولپنڈی کے دفتر میں موجود تھا کہ پیپلز پارٹی

کے گماشتوں نے دفتر میں بم پھینک دیا ——— جہاں سال اظہر موقع پر شہید ہو گیا۔

سہیل شامی

ایک خوب صورت اور قابل رشک نوجوان سہیل قومی اتحاد لاہور کے جلوس میں پولیس کی فائرنگ کا نشانہ بنا اور علی گھرانے کا یہ نوجوان شہادت کے آغوش میں سو گیا۔

جمعیۃ کی کارگزاری

۹ اپریل ۱۹۷۷ء ——— پنجاب اسمبلی لاہور کے گھیراؤ میں نمایاں کردار پیش کیا۔

۱۲ اپریل ——— جمعیۃ کی طرف سے تحریک میں کام کرنے کے لئے پورے ملک کے طلباء نمائندوں کا لاہور میں اجلاس بلایا گیا۔

۱۵ اپریل ——— کراچی سے پشاور تک جمعیۃ کے کارکنوں نے مسٹر بھٹو کی ظالمانہ پالیسیوں کیخلاف جلسے کئے اور جلوس نکالے۔

۱۸ اپریل ——— قومی اتحاد کی اپیل پر پورے ملک میں جمعیۃ کے ہزاروں کارکنوں نے ریلوں پر بلا ٹکٹ سفر کیا۔

۲۲ اپریل ——— تاریخی پہیہ جام ہڑتال میں طلباء کے اعتبار سے سب سے زیادہ کام اسلامی جمعیۃ کے طلباء نے کیا اس روز بی بی سی نے جمعیۃ کی کارگزاری نشر کی۔

جمعیۃ کے نمائندوں کا کردار ——— جلسے اور جلوسوں کی قیادت

یاقوت بلوچ	لاہور	شفیق احمد	بہاولپور	ممتاز سالک	بہاولپور
راجہ شفقت	″	محمود احمد اللہ والا	کراچی	زین عباسی	رحیم یار خان
محمد نعیم	″	حسین حقانی	″	قمر صاحب	ہارون آباد
حافظ سلیمان	″	ادریس باجوہ	لائل پور	خواجہ عماد الدین	گوجرانوالہ
عارف چوہدری	ساہیوال	حافظ اکرم	″	زاہد فتح نواز	سیالکوٹ
ریاض مسعود	″	ایم ظاہر	کراچی (پٹھان کالونی)	سعید سلیمی	سرگودھا
عاشق تسلیم	ملتان	مسعود شیخ	مظفر گڑھ	سردار نصراللہ	میانوالی
خواجہ عبدالرحمٰن	″	منظور خان	لیہ	صدیق الفاروق	راولپنڈی
		جاوید چوہدری	ڈیرہ غازی خان		

اسلامی جمعیۃ طلبہ کے اہم عہدیدار ——— جنہوں نے تحریک میں نمایاں حصہ لیا۔

صفدر لودھی	ناظم اعلیٰ پنجاب	نور محمد پٹھان	ناظم اعلیٰ سندھ
اعجاز ابراہیم	سیکرٹری جنرل	شبیر احمد	ناظم اعلیٰ سرحد
محمود الرشید	ناظم لاہور ڈویژن	مختار بلوچ	ناظم اعلیٰ بلوچستان
عبدالحسن شاہین	ناظم ملتان ڈویژن		

دینی مدارس ، کالجوں اور سکولوں کے طلباء کی ایک عظیم جماعت

جمعیتہ طلباء اسلام پاکستان

شہداء — زخمی — اور گرفتار شدگان کے اعتبار سے جمعیتہ طلباء اسلام کا کردار تمام طلباء تنظیموں سے نمایاں رہا

شہداء ۱۴ طلباء ★ زخمی ۳۰۰ طلباء ★ گرفتار شدگان ۲۰۰۰ ہزار سے زائد

تحریک پاکستان کے بعد سے آج تک اس قدر قربانیاں صرف جمعیتہ طلباء اسلام کا منفرد کردار ہے

راقم کو اس بات کا قطعاً اندازہ نہ تھا کہ ۱۹۷۰ء میں وجود پذیر ہونے والی ایک دینی مدارس اور کالجوں کے طلباء کی تنظیم اس قدر اعلیٰ کردار پیش کرے گی۔ جمعیتہ طلباء اسلام علماء حق کی قیادت میں پاکستان میں اسلامی نظام تعلیم کا نفاذ چاہتی ہے۔ جمعیتہ کے قائدین کا کہنا ہے ———

- ——— مسٹر اور ملا کا فرق ختم کر دیا جائے۔
- ——— روسو ، انتھکیو ، ویدرو ، نپولین ، لینن ، مارکس ، اینجلز کے افسانوں کی جگہ کالجوں میں افکار رسول خلفاء راشدین ، خالد بن ولید امام ابو حنیفہ ، امام احمد بن حنبل ، محمد بن قاسم ، طارق بن زیاد اور شہاب الدین غوری کے مجاہدانہ اور عزیمانہ کردار کا فلسفہ پڑھایا جائے۔
- ——— شاہ ولی اللہ ، مولانا عبید اللہ سندھی ، شیخ الہند محمود الحسن اور مولانا حسین احمد مدنی " کی تعلیمات کی روشنی میں نئی نسل کو تربیت و اصلاح کے زیور سے آراستہ کیا جائے۔
- ——— جمعیتہ طلباء اسلام کالجوں اور دینی مدارس کے طلباء پر مشتمل پاکستان کی واحد تنظیم ہے۔

جمعیتہ طلباء اسلام کے ۵۵ ہزار صرف دینی مدارس کے طلباء نے تحریک نظام مصطفےٰ میں حصہ لیا

- ——— جمعیتہ کے مرکزی دفتر سے موصولہ رپورٹ کے مطابق بلوچستان اسمبلی کے سابق ڈپٹی سپیکر مولانا شمس الدین اسمبلی میں جانے سے صرف ایک سال قبل جمعیتہ طلباء اسلام بلوچستان کے صدر تھے۔ رپورٹ نگار کا کہنا ہے ——— مولانا شمس الدین شہید کا تاریخی کردار اور ظالموں سے ٹکرا آپ کی طبیعت ثانیہ تھی تاہم یہ سب کچھ جمعیتہ طلباء کی فکری اور اصلاحی نشوونما کا اثر تھا۔
- ——— جمعیتہ طلباء اسلام نے اس تحریک سے قبل تحریک بحالی جمہوریت ۱۹۸۳ء کی اور تحریک ختم نبوت میں بے مثال قربانیاں پیش کیں۔
- ——— مشہور طالب علم لیڈر اور پشاور یونیورسٹی کے سابق صدر جناب جاوید ابراہیم پراچہ ، پنجاب یونیورسٹی کے سابق لیڈر جناب عبدالقیوم چوہدری ، جناب قبلہ ایاز لیکچرار پشاور یونیورسٹی ، ایسے قابل قدر رہنما جمعیتہ طلباء اسلام ہی کے تربیت یافتہ ہیں

جمعیتہ طلباء اسلام پاکستان کے قائدین

جناب میاں محمد عارف مرکزی صدر ——— موصوف راولپنڈی میں لانگ مارچ کے موقع پر گرفتار رہے آپ نے لاہور اور گوجرانوالہ میں متعدد

جلوسوں کی قیادت کی ، دوران تحریک طلبا برادری کی راہنمائی کا فریضہ بطریق احسن سرانجام دیتے رہے ۔

جناب طارق قریشی — سیکرٹری جنرل — قریشی صاحب ایک قابل قدر طالب علم لیڈر ہیں موصوف نے تحریری اور تقریری کاموں کے علاوہ متعدد مرتبہ لاہور اور کراچی میں طلبا کے بڑے بڑے جلوسوں کی قیادت کی ۔

جناب ندیم اقبال احسان — صدر صوبہ پنجاب — ندیم اقبال ایک اعلیٰ درجہ کا مقرر حق گو اور بہادر طالب علم لیڈر ہے ۔ ہر دور میں اس نوجوان نے آمریت کے خلاف زندانوں کو رونق بخشی ۔ ظلم سے ٹکر لی ۔ استقامت کا پیراہن اوڑھا ۔ حق گوئی کو زینہ بنایا ۔
حاصل پور بہاولپور کے رپورٹ نگار کا کہنا ہے کہ یہاں کے چوک اور بازار ندیم اقبال کی عظمتوں اور رفعتوں کے معترف ہیں موصوف کو ان کے اسی اپنے شہر میں چوک میں الٹا لٹکا کر بے تحاشا مارا گیا ۔
ندیم اقبال پر اتنا پولیس نے تشدد کیا کہ یہ نوجوان دو روز تک بے ہوش رہا پولیس نے تھانے لیجا کر اس کو الٹا لٹکایا ۔ اور خستہ حال جسم پر بے رحم لاٹھیاں ماریں ۔

جناب عبدالرؤف ربانی — سیکرٹری جنرل پنجاب — ربانی صاحب نے کیمل پور سے لیکر رحیم یار خاں تک اپنی خطابت اور زور بیانی سے نوجوانوں کو نیا ولولہ دیا ۔ عبدالرؤف ربانی نے اپنے آبائی شہر کیمل پور میں سب سے اعلیٰ کردار ادا کیا ۔ موصوف ڈسٹرکٹ جیل کیمل پور میں ایک عرصہ تک مقید رہے ۔

جناب عبدالخالق ندیم — سیکرٹری اطلاعات پنجاب ، یہ نوجوان ایک نڈر طالب علم ہے موصوف ایک ماہ تک ڈسٹرکٹ جیل کوٹ لکھپت لاہور اور ڈیڑھ ماہ ڈسٹرکٹ جیل راولپنڈی میں مقید رہے ان پر متعدد مقدمات قائم کئے گئے ۔ اس نوجوان نے حالیہ تحریک میں نمایاں کردار ادا کیا ۔ پولیس نے ان کا دس روزہ جسمانی ریمانڈ بھی لیا ۔

مسعود نیازی — حق گوئی کے اس بے باک لیڈر نے میانوالی میں بے مثالی کردار ادا کیا ۔

غلام رسول مینگل — سیکرٹری جنرل بلوچستان — انہوں نے بلوچستان میں سب سے نمایاں کردار ادا کیا ۔

فضل الرحمٰن — صدر جمعیت طلبا اسلام صوبہ سرحد ، موصوف مولانا مفتی محمود کے صاحبزادے ہیں انہوں نے ۲ اپریل کو پشاور میں سرحد اسمبلی کا گھیراؤ کیا ۔ فضل الرحمٰن نے اس تحریک میں نہایت اعلیٰ کردار پیش کیا ۔ دارالعلوم اکوڑہ خٹک کے اس طالب علم لیڈر نے اپنے طالب علم ساتھیوں کے ہمراہ ہری پور ہزارہ جیل میں ایک ماہ جیل کاٹی ۔

اسلم شیخ — میر پور خاص میں اس نوجوان نے اعلیٰ کردار پیش کیا ۔ پولیس نے ایم پی ایس کے اس طالب علم کی داڑھی نوچی ۔

سراج شاہ — صدر صوبہ سندھ ۔ انہوں نے حالیہ تحریک میں اہم کردار ادا کیا ۔

جناب محمد رفیق — جامعہ کالج کراچی یونین کے صدر ہیں موصوف نے دن رات حالیہ تحریک نظام مصطفیٰ کی خاطر کام کیا ۔

علاوہ ازیں مذکورہ مقامات پر مندرجہ ذیل رہنماؤں نے کام کیا ۔

لاہور — زریں عباسی ۔ عبدالخالق ندیم ، حنیف پاشا ، انیس الرحمٰن

ملتان — عبید اللہ احرار ، نواز بلوچ ، اعجاز مرال ، خبیب قیس ، محمد سلیم ، عبدالحمید ندیم خانیوال

ساہیوال — صفدر چوہدری ، طارق مسعود ، محمد سرور

مظفر گڑھ — عبدالرؤف ناصر ۔ محمد اقبال غنچہ ۔

بہاولنگر — ملک خلیل احمد ، خالد محمود وٹو ، مشتاق احمد منچن آباد ، اشفاق احمد ہارون آباد ، منظور احمد فقیر والی ، ذوالفقار علی چشتیاں

بقیہ صفحہ ۴۵ پر دیکھئے

انجمن طلباء اسلام پاکستان

عرصہ آٹھ سال قبل انجمن معرض وجود میں آئی آج تک اس تنظیم نے ترتیب سے کہیں زیادہ ترقی کی۔ جمعیت علماء پاکستان کی سرپرستی میں چلنے والی اس تنظیم نے اگرچہ کراچی سے پشاور تک کا احاطہ نہیں کیا تاہم کراچی، حیدرآباد، ملتان، خانیوال، ساہیوال، لاہور، راولپنڈی اور متعدد دوسرے علاقوں میں تنظیم کی صورت حال نہایت تسلی بخش ہے۔

تحریک نظام مصطفےٰ میں انجمن کا کردار

- مرکزی صدر انجمن الحاج امجد علی چشتی کی کوششوں سے طلباء کی سات تنظیموں کا اتحاد پاکستان طلباء اتحاد کے نام سے عمل میں آیا آپ ہی اس اتحاد کے سربراہ ہیں۔
- جمعیت طلباء اسلام
- انجمن طلباء اسلام
- استقلال سٹوڈنٹس فیڈریشن
- مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن
- اخوت طلبہ پاکستان
- جموں کشمیر مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن
- تحریک طلبہ اسلام
- ۱۶ مارچ ۷۷ء کو انجمن کی مرکزی شوریٰ نے تحریک میں حصہ لینے کا باقاعدہ اعلان کیا۔
- انجمن کے ناظم اعلیٰ پنجاب مولانا ارتضیٰ حسین اشرفی نے میرپور، دھیر کوٹ، مظفرآباد اور پنجاب کے بیشتر اضلاع میں تحریک کے سلسلے میں جلسے منعقد کئے۔ موصوف پر ۳۴ مقدمات قائم ہوئے۔ آپ پنجاب یونیورسٹی میں ایم اے اسلامیات کے طالب علم ہیں۔
- ساہیوال میں شوکت وحید مرکزی جوائنٹ سیکرٹری انجمن اور ناظم سراج الحق شدید زخمی ہوئے۔
- اوکاڑہ میں سرور مجاہد تین ماہ گرفتار رہے مولانا [illegible] مظفرآباد۔ آزاد کشمیر انجمن کے رہنما محمد مہتاب گل مغل اور صاحبزادہ سید داؤد طفیل عرصہ تک پس دیوار زندان رہے۔
- صوبہ سندھ کے ناظم اعلیٰ عثمان نوری نے پورے صوبہ میں مختلف دورے کئے۔
- صوبہ سرحد انجمن کے ناظم اعلیٰ غلام ربانی عرفانی اور بلوچستان کے ناظم غلام نبی نقشبندی نے اپنے اپنے صوبوں میں تحریک میں حصہ لیا۔
- انجمن طلباء اسلام کے سربراہ امجد علی چشتی کا موضع قصبہ گوجرانوالہ سے تعلق رکھتے ہیں ۲۶ سالہ چشتی صاحب انتہائی قابل قدر نوجوان ہیں موصوف تحریک کے دوران ۱۵ روز تک لائل پور جیل اور دس روز تک اغواء رہے چشتی صاحب بلوچستان اور سندھ کا وسیع دورہ بھی کر چکے
- انجمن کی مرکزی کونسل نے "فیصلہ ہو چکا ہے" نامی ایک اشتہار مقام مصطفےٰ اور نظام مصطفےٰ دو پمفلٹ ہزاروں کی تعداد میں شائع کئے۔

- کراچی سٹوڈنٹس ایکشن کمیٹی کے سربراہ اور انجمن کے رہنما انور عظیم نے تحریک میں نمایاں کام کیا۔ انور عظیم اردو سائنس کالج کے طالب علم ہیں۔
- ۱۲ اپریل کو پاکستان اتحاد طلبہ نے لاہور میں ایک تاریخی جلوس نکالا جو پچاس ہزار افراد پر مشتمل تھا اس جلوس کی خبر بی بی سی نے دی۔
- پاکستان اتحاد طلبہ نے ۲۱ اپریل کو راولپنڈی میں ایک تاریخی جلسہ منعقد کیا اس اجتماع میں تمام غیر ملکی نمائندے شریک ہوئے اسی اجتماع میں "نبے ضمیر بلہ ایمان نکالو نکالو" کا نعرہ ایجاد کیا گیا۔ اس اجتماع سے امجد علی چشتی اور ارتضیٰ حسین اشرفی (انجمن طلبہ اسلام) ندیم اقبال اعوان (جمعیت طلبہ اسلام) میاں مطیع الرحمن (مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن) ظہیر احمد نیازی (تحریک طلبہ) ، محمد فیصل (این ایس او) ، (تحریک طلبہ) سلیم ملک (استقلال سٹوڈنٹس فیڈریشن) اور ندا حسین گیلانی (آل مسلم جموں کشمیر) نے خطاب کیا۔
- لانگ مارچ میں انجمن کے ۱۳ طلبہ گرفتار ہوئے اس وفد کے تاریخی ... تھے۔ اس گروپ میں ... میاں ... خاقان بلال ناظم اعلیٰ (راولپنڈی) بھی شامل تھے۔

انجمن طلباء اسلام کے شہداء

۱۶ مارچ	افتخار احمد شہید — بورے والا

افتخار شہید کے متعلق انجمن کے رپورٹ نگار نے اسے اسلامیہ کالج ملتان سے ایف ایس سی کا طالب علم بتایا حالانکہ راقم کی معلومات رپورٹ میں افتخار شہید اسلامیہ کالج سول لائن لاہور کے طالب علم تھے۔ شہید موصوف کا ذکر بورے والا ضلع وہاڑی کی رپورٹ میں موجود ہے۔

ظفر اقبال شہید —— خانیوال —— ۲۶ اپریل

مقام:- سنگلا توالہ چوک۔ حال ظفر شہید چوک ، عمر ---- ۱۴ سال ، دسویں جماعت کے طالب علم ظفر کے والد بابا غوث نے ہزاروں روپے کی مالی امداد لینے سے انکار کر دیا۔

حضور بخش شہید —— خانیوال

مدرسہ سعیدیہ جامع مسجد کے طالب علم حضور بخش علوم اسلامیہ کے حصول کے لئے ڈیرہ غازی خان سے یہاں آئے تھے۔ یکم مئی کو حضور بخش ظفر شہید چوک میں ایف ایس ایف کی گولی کا نشانہ بنا۔

انجمن طلبہ اسلام کی کارگزاری

تاریخیں ، انجمن کے اہم پروگرام ، جلسے اور جلوسوں کی قیادت

۱۳ جون	ملتان	۲۲ جون	شہداد کوٹ
۱۴ جون	سکھر	" "	ٹنڈو آدم
۱۵ جون	نواب شاہ	۲۴ جون	لاہور
۱۶ جون	حیدرآباد	۲۵ جون	قصور
۱۸ جون	کراچی		

۱۳ جون سے ۲۴ جون تک ایک وفد نے سرحد کا دورہ کیا

انجمن کے رہنما زرعی یونیورسٹی لائل پور کے سربراہ جاوید اسلم نے ایک وفد کے ہمراہ جھنگ، میانوالی، راولپنڈی، اٹک، کیمل پور، گوجرانوالہ، ڈسکہ، جہلم، اور سیالکوٹ کا دورہ کیا۔ اشرف صاحب نے ضلع سرگودھا، ضلع بہاولنگر، ضلع لائل پور کا دورہ کیا

دیگر طالب علم تنظیمیں ـــــ جنہوں نے تحریک میں نمایاں حصہ لیا

پاکستان مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن	رائے عارف بھٹی	لاہور، گوجرانوالہ، کراچی اور دوسرے علاقوں میں نمایاں حصہ لیا۔
پاکستان استقلال سٹوڈنٹس فیڈریشن	فتح محمد خاں	بورے والا، لائل پور، راولپنڈی، ملتان، صوبہ سرحد
اخوت طلبہ پاکستان	امین فیصل امیٹ	کیمل پور، وزیرآباد۔ ملتان، لاہور
جموں وکشمیر مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن	نورحسین گیلانی	مظفر آباد، میرپور، راولپنڈی
تحریک طلبہ اسلام	عباس نجمی	بہاولپور، رحیم یار خان، چیچہ وطنی، لاہور
پختون سٹوڈنٹس فیڈریشن		صوبہ سرحد، کراچی، بلوچستان
امامیہ سٹوڈنٹس فیڈریشن		راولپنڈی، کراچی، جھنگ، ملتان

تحریک میں شریک ہونے والی کراچی کی طلبا تنظیمیں

ملتان سٹوڈنٹس فیڈریشن
پاکستان نیشنل سٹوڈنٹس فیڈریشن
ینگ سینٹر کوزرآرگنائزیشن
انجمن اتحاد طلبہ
بلوچ سٹوڈنٹس آرگنائزیشن
پاکستان لبرل سٹوڈنٹس
ینگ نیشنل فرنٹ

وقار قریشی
سہیل غفور

ینگ بلوچ سٹوڈنٹس فیڈریشن
آزاد سٹوڈنٹس فیڈریشن
لائنز سٹوڈنٹس فرنٹ
یونیورسٹی سنڈیکیٹ
نیشنل سٹوڈنٹس فیڈریشن
ایس، پی، ایس، ایف
پختون سٹوڈنٹس ویلفیئر سوسائٹی

تحریکِ نظامِ مصطفیٰ

پاکستان کی مکمّل رپورٹ

۱۴ مارچ ۱۹۷۷ء سے ۳ جون تک کراچی سے خیبر تک اٹھنے والی تحریک نظام مصطفیٰ کے شہداء، زخمی اور گرفتار شدگان کی تفصیل

- جس شہر سے جو رپورٹ موصول ہوئی۔
- جن لوگوں نے جو داستان رقم کرکے روانہ کی۔
- مؤلف کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے جن اصحاب نے جو جو واقعہ سامنے رکھا حتی الوسع اس کی پوری تصویر آزادانہ اور مؤرخانہ حیثیت میں ہم نے تاریخ کے قرطاس پر رقم کردی۔

- لہو کا ایک ایک چھینٹا
- فضائے ملکوت میں معصوم جسموں کا اڑنے والا ایک ایک ذرہ
- سڑکوں پر بکھری ہوئی لاشوں کا سیلاب
- مظلوموں، مغویوں، زخمیوں، اور بے حال اسیروں پر ستم کاریوں کی گلکاریاں
- ولالی کیمپ اور شاہی قلعہ لاہور کے قیامت خیز دن اور قیامت خیز راتیں
- آہوں کے پہاڑ، اشکوں کے سمندر،
- زہرہ گداز سعوبتیں، مشقتوں کے تھپیڑے،
- یتیموں کی بے چارگی، بے سہاروں کی درماندگی،
- شکستہ گھٹنے، ٹوٹے ٹوٹے پسلیاں، چکنا چور ٹخنے
- کٹے ہوئے حلقوم، ٹوٹے ہوئے بازو، رسی ہوئی ٹانگیں، جاں کنی کی سسکیاں،
- منزلِ دفر رودگاہ کی نشاندہی کرنے والے تیغ شقاوت کے محور ادیب،
- چراغ حق و صداقت فروزاں رکھنے والے صدف مسلم اہل قلم،
- دریا برد ہو جانے والی مزدوروں اور کسانوں کی نیم بسمل لاشیں،
- بہنوں کے لوٹے ہوئے آنچل اور ماؤں کی لٹی ہوئی عظمتیں

——— تاریخ کے گریبان کو جھنجھوڑ کر وا شگاف الفاظ میں گویا ہے۔

مبادا ——— ستمگر تاریخ کے غضبناک عتاب سے بچ نکلیں...... دیکھنا، سوچنا، اور سنبھلنا کہ

صبر و ظلم کا یہ تاریخی معرکہ خیانت کی سیاہی سے آلودہ نہ ہو۔

اور وطن عزیز کے چاند تارے دیکھ لیں

ہر طبقہ و قوم ہر قبیلہ و خاندان غور کرے

غریب، مزدور، کسان، محنت کش، اور عوام کا ہر کوئی جوان — طالب علم — کارکن — صاحب قلم

اب ——— اسلام ——— اور اہل اسلام ——— مصطفےٰ اور نظام مصطفےٰ سے بے وفائی نہ کرے، غداری

نہ کرے۔ ہماری آبروں اور آزمائشوں کا سودا نہ کرے،

بخدمت اقدس . . . .

کتاب تحریک نظام مصطفےٰ کے لیے درج ذیل سوالات کا مصدقہ اور بالتفصیل جواب درکار ہے۔

۱۔ آپ کے شہر میں تحریک نظام مصطفےٰ کی کیا نوعیت کیا رہی، ۱۴ مارچ سے آج تک کتنی ہڑتالیں ہوئیں اور کتنے روز جلوس نکلے۔

۲۔ شہر کے گرفتار شدگان کی تعداد جماعت وائز لکھیں۔

۳۔ قائدین تحریک کے نام اور ان کی جماعتوں کا ذکر ضرور کریں۔

۴۔ تشدد کے ہر قسم کے واقعات، شہدا اور زخمیوں کے نام کیا ہیں۔

۵۔ جن لوگوں یا جماعتوں نے تحریک میں حصہ نہیں لیا یا ۹ پارٹیوں کے علاوہ جس مقامی تنظیم نے بھی حصہ لیا ہو اس کے قائد جماعت کا نام بھی درج ہونا چاہیئے۔

۶۔ آپ کے شہر میں طلباء کا کردار اور اُن کی تنظیموں کی کارگزاری کیا رہی۔

۷۔ ایم این اے اور ایم پی اے کا کردار وضاحت کے ساتھ لکھیں اور اگر ان کے کچھ حالات بھی لکھ دیں تو مہربانی ہوگی۔

نوٹ۔ جوابات کے آخر میں قومی اتحاد کے صدر یا سیکرٹری کے دستخط ضروری ہیں۔

راقم نے تحریک کی رپورٹ کرنے کے لئے پورے ملک کے طول و عرض میں مندرجہ بالا سوال نامہ روانہ کیا۔ جواب میں جو تفاصیل میرے سامنے آئی اُن کا بیشتر حصہ اور وُہ احوال جو خود ہم مختلف شہروں میں پہنچ کر احاطہ تحریر میں لائے۔ اب اس رپورٹ کی صورت میں ناظرین کے سامنے ہیں۔

ہماری اس رپورٹ سے کئی قصبوں اور ساتھیوں کے نام، اُن کے کام کی نوعیت یا ایثار کے واقعات کا رہ جانا قدرتی امر ہے۔ ان نقوش میں کسی بھی جماعت اور گروہ سے بالاتر ہو کر آزادانہ تجزیہ کیا گیا ہے۔ ایسے کارکن کو بددل نہیں ہونا چاہیئے سہوا جس کا نام اس رپورٹ سے رہ گیا ہو۔ وجہ ظاہر ہے کہ انتہائی قلیل مدت میں ہم اسی قدر رپورٹ مرتب کر سکے ہیں — صحیح نشاندہی پر دوسرے ایڈیشن میں اصلاح کر دی جائے گی ——————

★ —————— مرتب

تحریک کے دوران — خواتین کی حیرت انگیز قربانیوں کے نقوش

- کراچی میں عورتوں نے ۱۲۰۰ ہزار چھوٹے بڑے جلوس نکالے

فیریئر روڈ کراچی میں عورتوں نے ایک جلوس نکالا، فوجیوں کی مداخلت پر ایک طالبہ نے اپنا دوپٹہ اتار کر فوجی افسر کے قدموں میں پھینک دیا اور برجستہ کہا "ہمارے سینے حاضر ہیں گولی مارو، اگر کسی قوم کی آزادی اور اسکے نصب العین کے تحفظ کے لیے عورتوں کی قربانی کام آسکتی ہے تو ہمارے لئے یہ سب سے بڑا فخر ہے"

- میرپور خاص (سندھ) میں ایک عورت سعیدہ کو قومی اتحاد کے جلوسوں میں شرکت اور اسکے پروگرام کی حمایت کے الزام میں سیکورٹی فورس نے بندوقوں کے بٹ مار مار کر شہید کر دیا۔

نواب شاہ میں ایف ایس ایف اور پیپلز پارٹی کی فائرنگ سے ۱۲ افراد کے ساتھ ایک عورت بھی شہید ہوئی۔

- ڈی آئی خان میں عورتوں نے تاریخ رقم کی ایک تاریخی جلوس نکالا اس جلوس میں ایک ۱۲۰ سالہ خاتون بھی شریک ہوئی۔ وہ بھی اسلام کے حق میں بے ساختہ نعرے لگاتی تھی۔
- خان پور اور لائل پور میں دو عورتوں کے اکلوتے بیٹوں کی شہادت کی خبر جب ان کو پہنچی تو دفعتہ" ان کے حواس گم ہوگئے جونہی ہوش آیا ہر دو عورتیں سجدہ ریز ہوگئیں اور وہ رو رو کر اسلام کی حکمرانی کے لئے دعائیں مانگتی تھی۔
- بی بی سی کے مطابق کراچی میں عورتوں کے ایک جلوس نے ایف ایس ایف کے سپاہیوں کی وردیاں اتار دیں اور انہیں بے عزت کر کے چوراہے میں ڈال دیا۔
- ہزارہ میں ایک عورت شاہین پی پی اسی تحریک میں سفاکوں کی گولی کا نشانہ بنی۔
- لاہور میں عورتوں کے سینکڑوں جلوس نکالے گئے ان میں سب سے بڑا جلوس ۹ اپریل کو نکالا گیا جب پنجاب اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا۔
- سوائے مولانا مفتی محمود کی اہلیہ کے پاکستان کے تمام سیاست دانوں اور اکثر مذہبی اور روحانی پیشواؤں کی عورتیں جلوسوں میں شریک ہوئیں۔
- پہلی مرتبہ پاکستان میں اس تحریک کے دوران عورتوں کے بڑے بڑے اجتماعات منعقد ہوئے۔ عورتیں گرفتار ہوئیں شہید ہوئیں۔
- بالخصوص چوہدری ظہور الٰہی کی صاحبزادی قیدہ نے جلوس کی قیادت کی تو اس پر لاٹھی چارج کیا گیا، ایس پی اور ڈی ایس پی شرم وحیا کو بالائے طاق رکھ کر ماؤں اور بہنوں پر پل پڑے۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ادھر پشاور میں جب ولی خان کی صاحبزادی نے جلوس کی قیادت کی تو ایس پی ایک طرف کھڑا ہو کر روتا تھا کہ آج ہمیں یہ وقت دیکھنا پڑا جب ولی خان کی صاحبزادی بھی سڑکوں پر نکل آئی۔

- عام طور پر عورتوں کے ایمان افروز جلوسوں کی کیفیت دیکھ کر نوجوان اور بڑے دھاڑیں مار مار کر روتے تھے، ماؤں اور بہنوں کے جلوسوں میں عجیب رقت انگیز مناظر دیکھنے میں آتے۔ بعض شہروں میں قومی اتحاد کے نوجوان رضاکار جلوسوں کے دونوں طرف بہنوں کی حفاظت کے لئے ساتھ ساتھ چلتے تھے۔
- راقم کی رپورٹ کے مطابق عورتیں اپنے جلوسوں میں پردہ کا خاص طور پر خیال رکھتی تھیں۔

تحریکِ نظامِ مصطفےٰ میں نمایاں طور پر حصہ لینے والی پاکستان کی

مذہبی اور اصلاحی تنظیمیں

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

قادیانیوں کے خلاف برسرِ پیکار اس جماعت نے پہلی مرتبہ ایک سیاسی پلیٹ فارم پر قدم رکھا اور تحریک نظامِ مصطفےٰ میں مذہبی جماعتوں میں سب سے زیادہ کام کیا۔

اس جماعت کے سربراہ مولانا محمد یوسف بنوری اور سیکرٹری جنرل مولانا محمد شریف ہیں ان میں ہر دو حضرات میں اوّل الذکر نے بیانات کے ذریعے اور آخرالذکر نے جلوسوں کی قیادت کے ذریعے تحریک میں حصہ لیا۔ اس جماعت کا خالص مذہبی آرگن ہفت روزہ لولاک اور اس کے ایڈیٹر مولانا تاج محمود عملی طور پر تحریک میں شریک ہوئے مولانا تاج محمود نے لائل پور میں علماء کے ایک تاریخی جلوس کی قیادت کے علاوہ مختلف طریق سے تحریک کا ساتھ دیا۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کے ۱۸ مبلغ گرفتار ہوئے۔ ہر ایک پر درجن درجن مقدمات قائم ہوئے ــــــ گرفتار ہونے والے مبلغین کے نام ملاحظہ ہوں

مولانا محمد اللہ وسایا مدیر معاون لولاک لائل پور

مجلس تبلیغ اہلسنت والجماعت پاکستان - ملتان

ملتان کی حد تک اس جماعت نے نمایاں طور پر تحریک میں حصہ لیا۔ اس مجلس کے سربراہ مفتی ہدایت اللہ پسروری ہیں۔ جو ایک بہترین مقرر ہونے کے ساتھ ساتھ عقیدت مندوں اور ساتھیوں کا وسیع حلقہ بھی رکھتے ہیں۔ انہوں نے اپنے تمام ساتھیوں سمیت تحریک میں حصہ لیا۔

مجلس تحفظ حقوق اہلسنت والجماعت پاکستان

انکار صحابہ کی علمبردار اس جماعت نے اپنی سابقہ روایات کے مطابق تحریک نظام مصطفےٰ میں بھرپور حصہ لیا۔ اس جماعت کے سربراہ علامہ عبدالشکور دین پوری اور سیکرٹری جنرل خطیب اسلام سید عبدالمجید ندیم صاحب ہیں۔ یہ ہر دو حضرات پورے ملک کے تمام مذہبی حلقوں میں خطابت میں منفرد سمجھے جاتے ہیں اوّل الذکر نے اپنے علاقہ ضلع رحیم یار خاں میں اپنی بساط سے بڑھ کر تحریک میں کام کیا جب کہ آخرالذکر نے ضلع ڈیرہ غازی خاں میں نمایاں کام کیا۔ سید ندیم صاحب پر ابھی تک ۱۳ سے زائد مقدمات درج ہیں۔ علاوہ ازیں دونوں حضرات نے ملک کے بڑے بڑے اجتماعات میں مسٹر بھٹو کی ظالمانہ پالیسیوں کے خلاف احتجاج کیا ــــــ مجلس تحفظ حقوق اہلسنت کے چھ مبلغ گرفتار ہوئے۔

۱۔ مولانا عبید الرحمٰن ضیاء ــــــ کمالیہ لائلپور
۲۔ حافظ سلطان احمد ــــــ ڈیرہ اسمٰعیل خان
۳۔ مولانا اسد اللہ ــــــ جھنگ
۴۔ مولانا حفیظ الرحمٰن ــــــ لودھراں (ملتان)
۵۔ مولانا محمد رفیق جامی ــــــ کمالیہ لائلپور
۶۔ مولانا محمد اکمل حقانی ــــــ

تنظیم اہلسنت والجماعت پاکستان

اس جماعت کے سربراہ علامہ عبدالستار تونسوی نے اپنے متعلقین سمیت تحریک میں نمایاں کردار ادا کیا۔

تبلیغی جماعت پاکستان

اگرچہ باقاعدہ طور پر اس اصلاحی تنظیم نے تحریک میں حصہ لینے کا اعلان نہیں کیا۔ تاہم اس جماعت سے منسلک لاکھوں افراد نے اپنے اپنے علاقوں میں تحریک نظام مصطفےٰ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس اثنا میں تبلیغی جماعت کے ہر اجتماع میں ظلم و بربریت کے خاتمے اور اسلامی معاشرہ کے قیام سے متعلق دعاؤں کا سلسلہ دن رات جاری رہتا تھا۔

جمعیۃ شبان اہلحدیث

جمعیۃ اہلحدیث نے بحیثیت جماعت اور اس کے بیشتر افراد نے دوسری سیاسی جماعتوں میں شامل ہو کر تحریک میں نہایت بے مثال کردار ادا کیا۔ اسی جمعیۃ کے نوجوانوں کی تنظیم شبان اہلحدیث نے بھی کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ جمعیۃ اہلحدیث کے ممتاز علماء میں مولانا معین الدین لکھوی اور حافظ عبدالقادر روپڑی کا کردار بھلایا نہیں جا سکتا۔

دیگر مقامی تنظیمیں

مجلس اشاعت التوحید والسنہ	راولپنڈی	انجمن غلامان محمد	کراچی
نبی کونسل	کراچی	انجمن خدام الرسول	لاہور
یوم فاروق اعظم آرگنائزنگ کمیٹی	کراچی	انجمن فدایان رسول	ملتان
سیرۃ کمیٹی	کراچی	انجمن غلامان مصطفےٰ	ملتان
انجمن تحفظ اسلام	لائلپور	انجمن تنظیم الخطباء پاکستان	لائلپور
شیخ الہند سوسائٹی	کبیروالہ (ملتان)	انجمن تحفظ حقوق شیعہ	لاہور
مجلس قادران	مستندری	جمعیۃ السلمین	لالیانی

تحریک میں حصہ لینے والی خانقاہیں

خانقاہ مہریہ گولڑہ شریف راولپنڈی، اس خانقاہ کی بدولت تحریک کو بہت زیادہ نشوونما ملی۔

خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف	میانوالی	خانقاہ ھالیجی شریف	سندھ
خانقاہ میاں شیر محمد شرقپور	شیخوپورہ	خانقاہ بہل شریف	شجاعباد (ملتان)
خانقاہ دین پور شریف	رحیم یار خان	خانقاہ بیر شریف	لاڑکانہ
خانقاہ امروٹ شریف	سکھر	خانقاہ قادریہ	شیرانوالہ گیٹ لاہور

مائیں اور بہنیں سڑکوں پہ نکل آئیں

تحریکِ نظام مصطفےٰؐ میں خواتین کا حصہ

بیگم نسیم ولی خاں

(چارسدہ پشاور)

- اپنے جلیل القدر شوہر کی طرح ہر اجتماع اور محفل پر چھا جانے والی ذہین و فطین اور فصیح ،
- موجودہ ولی خاں کی دوسری بیوی ہیں ۔ آپ کے دو بیٹے ہیں گلالے ، اور بہرام ولی ،
- بیگم نسیم کا نکاح ولی خاں سے اٹک کے پل پر ہوا کیونکہ ان دنوں ان کے سسر عبدالغفا، پر سرحد میں داخلے پر پابندی تھی ۔
- بیگم نسیم نے موجودہ تحریک کو نیا ولولہ اور نیا جذبہ عطا کیا ہے ان کی پُرسوز اور دل کی گہرا ئیوں میں اتر جانے والی تقاریر نے پورے ملک کے نوجوانوں کو کفن بردوش کر دیا ۔

پاکستان کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ ایک خاتون ہر اجتماع پر اپنی تقاریر کے سکے بٹھاتی چلی گئی ۔ عوام کو تحریک میں شامل کرنے اور تحریک کے مرد و خواتین کو میدان میں لانے میں ان کا کردار سب سے ا

- بیگم نسیم ولی خاں کے مطابق ان کے سسر اور شوہر جیل میں ہیں ان کا جوان بیٹا شیر پاؤ کے قتل کے الزام میں ۱۹ سال قید کی سزا کاٹ رہا ہے خود ان کا اکلوتا بھائی مفرور ہے ۔ ہر وقت ان کے گھر پر سنگینوں کا پہرہ رہتا ہے ۔

یورپی تعلیم یافتہ بیگم نسیم نے کہا :-

- ہمارے ملک کی ہمیشہ سے یہ روایت چلی آ رہی ہے کہ جو شخص اقتدار پر آتا ہے وہ خود کو پاکستان سمجھتا ہے جو شخص اس کی غلط پالیسیوں پر تنقید کرے اسے پاکستان کی مخالفت کا الزام دے کر غدار قرار دے دیا جاتا ہے حکومت کی ساری مشینری اسکے خلاف پروپیگنڈے میں مصروف ہو جاتی ہے تاکہ ہماری قوم اس پروپیگنڈے سے متاثر ہو جاتی ہے ۔
- ہم ایسی جمہوریت کے قائل ہیں جس میں ہر فرد بشر کو اس کے شہری یعنی بنیادی حقوق میسر آجائیں ۔ روٹی کپڑا اور مکان کی محض نعرہ بازی نہ کی جائے ۔ اور انہیں نان پلانٹ کی روٹی نہیں بلکہ روٹی کا مطلب یہ ہے کہ روزگار دیا جائے ، ہر جوان کو ملازمت ملے ہر فرد کے پاس سر چھپانے کے لئے رہنے کی جگہ ہو ، ہر انسان کی عزت کی جائے، ہر فرد کو تحریر و تقریر کی آزادی ہو ، اخبارات ، ریڈیو ، ٹی وی مخصوص لوگوں اور پارٹیوں کے لئے وقف نہ ہوں حتیٰ کہ ہر فرد سکون کے ساتھ زندگی گزار سکے ،

CamScanner

بیگم محمودہ سید ابوالاعلیٰ مودودی (لاہور)

بیگم صاحبہ نے جلسوں کے علاوہ بڑے بڑے جلوسوں کی قیادت کی۔ تحریک کے دوران انہوں نے چار ستمبر میں نظر بندی توڑ کر پشاور کے لاکھوں افراد پر مشتمل ایک جلوس کی قیادت کی۔ —— یہ عالمہ دین اور واقف شریعت خاتون، آپ زندگی میں پہلی مرتبہ سیاست میں آئیں اور تحریک نظام مصطفےٰ کے دوران لاہور میں خواتین کے سینکڑوں سے کئی جلوسوں کی قیادت کی۔

بیگم امینہ اصغر خاں (ایبٹ آباد)

بالخصوص ۹ اپریل کو انہوں نے شاندار کردار پیش کیا۔ آپ نے کراچی، لاہور، پشاور اور پاکستان کے متعدد شہروں میں خواتین کے اجتماعات سے خطاب کیا، بیسیوں جلوس ان کی قیادت میں نکلے، وہ اپنے شوہر کی طرح ایک باہمت اور انتھک خاتون ہیں۔

بیگم شہزاد چوہدری ظہور الٰہی (گجرات)

ایک بلند نظر اور حوصلہ مند خاتون —— جلوسوں کی قیادت، خواتین میں ولولہ بھرنے کا کردار اور اپنے محبوس شوہر کی عظمت کی پاسدار عورت پہلی مرتبہ اس تحریک میں نمایاں ہوئیں۔

بیگم صبیحہ شکیل (لائل پور)

بیگم نسیم ولی خان کی طرح نوجوانوں کو نیا حوصلہ بخشنے والی خاتون —— جس نے حجاب کے سینکڑوں اجتماعات اور بیسیوں جلوسوں میں قوت ایمانی کا مظاہرہ کیا، خواتین اسلام کو غفلت سے جگا کر سڑکوں پر لا کھڑا کر دیا۔ تحریک میں لائل پور کے مردوں کی اس بیٹھہ خاتون کی قربانیاں فراموش نہیں کی جا سکتیں۔

علاوہ ازیں تحریک میں نمایاں طور پر شامل ہونے والی قابل ذکر خواتین

- بیگم میاں طفیل محمد —— لاہور
- بیگم ملک قاسم —— بہاولنگر
- بیگم حنیف رامے —— لاہور
- بیگم غلام جیلانی —— لاہور
- بیگم مرزا حامد علی —— ملتان
- بیگم شاہدہ سرفراز —— لائل پور
- بیگم طاہرہ مولانا عبیداللہ انور —— لاہور
- بیگم شاہدہ نفیس —— کراچی
- بیگم نورہ سلطانہ —— کراچی
- بیگم حسن حقانی —— کراچی
- بیگم قمر النساء —— کراچی
- بیگم مولانا زکریا —— کراچی
- بیگم میاں شوکت —— حیدرآباد
- محترمہ ام زبیر —— کراچی

قیصرہ ظہور الٰہی —— گجرات

تحریک کے قابل ذکر مدارس و مساجد

مدرسہ تعلیم القرآن راجہ بازار	راولپنڈی	مسجد گول چوک	اوکاڑہ
مسلم مسجد چوک انارکلی	لاہور	جامع مسجد	احمد پور شرقیہ
میمن مسجد	کراچی	مدرسہ نصرۃ العلوم مسجد نور	گوجرانوالہ
مسجد شہداء	لاہور	جامع مسجد	[illegible]
مرکزی جامع مسجد - جامع رضویہ	شیخوپورہ	مدرسہ مطلع العلوم	کوئٹہ
مدرسہ خیر المدارس مسجد پھول ہٹ	ملتان	مرکزی جامع مسجد	[illegible]
الصادق مسجد	بہاولپور	مدرسہ مخزن العلوم	خانپور
جامع مسجد غلہ منڈی	رحیم یار خان	مرکزی مسجد	سرگودھا
مسجد مہابت خان	پشاور	جامع مسجد باغ والی	[illegible]
مدینہ مسجد	ساہیوال	جامع مسجد محمدیہ	(سمندری، فیصل آباد)

کراچی کے ایک زخمی

★ ——— ماؤں کے شکموں سے نکلنے سے پہلے جو بچے یتیم ہوگئے

★ ——— بیس بیس سال کی جو لڑکیاں بیوہ ہوگئیں ——— سہاگ اُجڑ گئے

★ ——— بوڑھوں کے جو چراغ گل ہوگئے ——— خموش ہوگئے

★ ——— خاندانوں کے کفیل اور ماؤں کے آسرے ——— جو لُٹ گئے رُل گئے خاک میں

★ ——— چہکتے ہوئے، چمکتے ہوئے گھرانوں کے جو گھروندے ٹوٹ گئے ——— گولیوں کی ضربات سے۔

★ ——— اولوالعزم جوان حسین صورتیں ——— جو ویران کھلیانوں میں دب کر سوگئیں۔

——— اور سینکڑوں جانیں جو رداۓ شہادت اوڑھ کر تاجِ عظمت لیے، عظمتِ حیات آشکار کرکے حورانِ خلد کے آغوش میں فردوس بریں کے پاس جا پہنچی رہیں

ان کا تقاضا ہے، سوال ہے، اظہار ہے، اصرار ہے، آوازہ ہے، اشتیاق ہے، مقصد ہے،

★ ——— مطلوب ہے ——— اور حکم ہے۔

★ ——— علاقوں کے بت مٹا دیتے جائیں۔

★ ——— نسلوں کے امتیاز ختم کر دیے جائیں۔

★ ——— فروعی نظریات کے اختلاف کی دیوار ڈھا دی جائے

★ ——— زبانوں کے تفاوت اور الوانوں کا بعد لبعید کر دیا جائے۔

★ ——— قلوب کے قلوب ایک ہوکر، متحد ہوکر، ضم ہوکر ——— سب جماعتیں ——— جماعتیں مدغم ہوکر ——— مل بیٹھ کر ——— جمعیت کے بت گرا کر ——— تفرق اور قیادت کی ہوس مٹا کر ——— آیئے اور برصغیر کے اس عظیم خطے پر ڈھائی سو سال سے ہندو اور انگریزی سامراج کے تمام کالے قوانین، غلط رسم و رواج اور فرسودہ معاشرت کو یکسر بدل کر خلافت راشدہ کے تعمیری، ترقیاتی اور عدل و انصاف سے معمور قوانین کو نافذ کریں ——— تاکہ پسے ہوئے غریبوں، حق سے محروم مزدوروں، نشانہ ستم کسانوں اور بربریت کی اس کالی وادی کے مجبور انسانوں کو صداقت، ہدایت، انصاف اخلاق اور عافیت کی دولت میسر آئے۔

یہ کراچی ہے

جیسا کہ ہم نے کتاب کے شروع میں کہا کہ تحریک نظام مصطفےٰ پاکستان میں سب سے زیادہ نمایاں کراچی ہے۔ اسی خاطر سرپرستہ کی رپورٹ سے ابتدا کی جا رہی ہے۔ کراچی کی تحریک میں سب سے پہلا کردار پٹھان کالونی، بنس روڈ، لالوکھیت (لیاقت آباد)، انڈسٹریل ایریا لانڈھی، ڈرگ کالونی اور شیرشاہ کا رہا۔

- پٹھان کالونی دو جماعتوں کے افراد پر مشتمل ہے۔ این ڈی پی اور جمعیۃ علماء اسلام یہ تمام آبادی ملوں کے مزدوروں کی ہے خالصتاً اسلامی ذہن رکھنے والے باغیرت و باحمیت لوگ اس پسماندہ بستی کے افراد ہیں۔ یہاں کے لوگوں نے قومی اتحاد کے جلوس پر فائرنگ کرنے والے پیپلز پارٹی کے حبیب الرحمن خٹک سمیت چودہ افراد کو ان کے مکان میں پتھروں کی بارش کرکے اور مٹی کا تیل چھڑک کر آگ لگا دی وہ ناقابل دید مناظر اور اندناک کیفیت جب کسی شخص پر کھولی جاتی ہے تو اس کے بعد مسٹر بھٹو کی حکومت کے خلاف عوام کے غیض و غضب کا اندازہ کرنا مشکل نہیں ہوتا۔
- بنس روڈ کراچی کا سب سے اہم کاروباری مرکز ہے یہاں جمعیۃ علماء پاکستان اور جماعت اسلامی کا خاصا اثر ہے جلسے اور جلوسوں کی گہما گہمی میں یہ علاقہ صف اوّل پر رہا۔ اسی جگہ مسلم لیگ جماعت اسلامی اور جمعیۃ علماء پاکستان کے مرکزی دفاتر ہیں۔ اس علاقے کی ناموری اس وقت اپنی انتہا کو پہنچ گئی جب جمعیۃ علماء اسلام کے امیر مولانا ذکریا فوجی جیپ کی کھینچی ہوئی لکیر سے بے ساختہ گذر گئے۔
- لالوکھیت (لیاقت آباد) کراچی کی اہم شاہراہ ہے جہاں فوج کی فائرنگ سے بیک وقت غیر مصدقہ رپورٹ کے مطابق ۲۵ افراد شہید ہوئے باری باری نوجوان قربانیاں پیش کرنے کے لئے آگے بڑھتے تھے۔ یہ علاقہ جماعت اسلامی کا گڑھ تصور کیا جاتا ہے۔
- انڈسٹریل ایریا لانڈھی جلسے اور جلوسوں کا ایک بڑا مرکز تھا۔ یہاں وفاقی وزیر عبدالحفیظ پیرزادہ کے مقابلہ میں قومی اتحاد کے مولانا ذکریا امیدوار تھے۔ اس علاقہ میں داؤد ٹیکسٹائل ملز گل احمد ٹیکسٹائل ملز اور متعدد ملوں کے مزدور تحریک کے علمبردار تھے یہاں سے مزدوروں نے تحریک کی حمایت میں مل مالکان کی مخالفت مول لے لی تھی۔ اس علاقہ میں جماعت اسلامی جمعیۃ علماء اسلام اور این ڈی پی کے افراد کی اکثریت ہے۔
- ڈرگ کالونی کو اس وجہ سے نمایاں مقام حاصل ہے کہ یہاں ایک نوجوان نامی پہیہ جام ہڑتال کو کامیاب کرانے کے لئے ریل کی پٹڑی پر لیٹ گیا اور گاڑی اس کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کرتی ہوئی آگے گذر گئی یہاں جمعیۃ علماء پاکستان اور جماعت اسلامی کا اثر زیادہ ہے۔
- شیرشاہ کراچی میں مزدوروں کا سب سے بڑا علاقہ ہے یہاں ہڑتالوں، جلوسوں اور جلسوں کی نمایاں حیثیت نے حکمرانوں کو حد درجہ پریشان کیا۔ یہ علاقہ این ڈی پی کا گڑھ ہے۔

کراچی میں تحریک کی کامیابی کے اسباب

- یہاں اکثریت پڑھے لکھے لوگوں کی ہے جنہوں نے آج تک کسی غیر اسلامی طاقت کو دل و جان سے قبول نہیں کیا۔ اسی وجہ سے ۷۰ء کے انتخابات میں بھی پیپلز پارٹی کو کراچی کی اکثر نشستوں سے ہاتھ دھونا پڑا تھا۔
- یہاں ملوں کے مزدور لاکھوں سے متجاوز ہیں جن میں اکثریت پٹھانوں کی ہے جو ذہنی طور پر مسٹر بھٹو اور اسکی حکومت کے باغی ہیں۔ اس کی وجہ بلوچستان اور سرحد کی وزارتوں کا خاتمہ اور بلوچیوں پر مسٹر حکومت کے بہیمانہ مظالم بھی ہو سکتے ہیں۔

- کراچی میں چاروں طرف پٹھان چھائے ہوئے ہیں ٹریفک پر مکمل پٹھانوں کا قبضہ ہے۔ ایک اندازے کے مطابق کراچی میں:-

ٹیکسیوں کی تعداد	۱۷۰۰۰	ہزار
رکشا ٹیکسی کی تعداد	۳۳۰۰۰	ہزار
ویگنوں کی تعداد	۱۳۰۰۰	ہزار

کے لگ بھگ ہے ان میں ۹۰ فیصد پٹھان ڈرائیور اور مالکان ہیں۔ اسی باعث جب بھی یہاں ہڑتال کا اعلان ہوتا تھا۔ دفعتاً کراچی کی سڑکیں ویران ہو جاتیں حتیٰ کہ یہی ڈرائیور قومی اتحاد کے رضاکاروں کی حیثیت سے سڑکوں پر نکلتے تھے اور ہر قسم کی گاڑیوں کو روکنے میں انہوں نے کامیاب مقام پایا۔

- کراچی میں مجموعی طور پر جمعیت علماء پاکستان اور جماعت اسلامی کی اکثریت ہے۔ علاوہ ازیں جمعیت علماء اسلام سے منسلک سینکڑوں مدارس اور ہزاروں مساجد ہیں جو یقیناً مذہبی طبقوں پر مشتمل ایک حصہ ہے۔ یہ لوگ کسی لمحہ آمریت، ظلم، لادینیت اور زیادتی کو برداشت نہیں کر سکتے تھے اس لئے انہوں نے سروں پر کفن پہن کر بھٹو آمریت کا مقابلہ کیا۔

- مل مالکان بھٹو کے سوشلزم کے نام سے شروع سے ایذا چک چکے تھے انہوں نے سوشلزم کی ستم کاریوں سے محفوظ رہ کر اسلام کے سایہ عاطفت میں آنے کو غنیمت جانا اور دل کھول کر لاکھوں کی امداد دی۔

کراچی کی رپورٹ پر ایک نظر

گرفتار شدگان کی کل تعداد	۴۴۰۰	ہزار
غیر مصدقہ اطلاع میں شہداء کی تعداد	۵۸۳	شہداء
مصدقہ رپورٹ	۱۴۰	
جلوسوں کی کل تعداد	۷۰۰۰	
عورتوں کے جلوس	۹۰۰	
طلباء و کلاء و دیگر کے جلوس	۳۰۰۰	
زخمیوں کی تعداد	۱۳۰۰	

تحریک میں نمایاں علاقے

- لیاقت آباد (لالو کھیت)
- پٹھان کالونی
- بنس روڈ
- شیر شاہ
- ڈرگ کالونی (داؤد خان گوٹھ)
- انڈسٹریل ایریا لانڈھی
- ملیر کالونی

تحریک کے دوران کراچی کے نمایاں افراد

مولانا محمد زکریا	جمعیت علماء اسلام
جناب شاہ فرید الحق	جمعیت علماء پاکستان
جناب بوستان علی ہوتی	مسلم لیگ
جناب حاجی حنیف طیب	جمعیت علماء پاکستان
جناب عبدالحمید چھاپرا	مسلم لیگ
جناب مولانا محمد حسن حقانی	جمعیت علماء پاکستان
جناب مشیر احمد پیش امام	تحریک استقلال
جناب سید منور حسن	جماعت اسلامی
جناب محمود اعظم فاروقی	״
جناب ناصر حسین بخاری	״
جناب جنید فاروقی	״
جناب مولانا عبدالرزاق [illegible]	جمعیت علماء اسلام
جناب [illegible]	״ ״

تحریک کے اہم مراکز

نیو میمن مسجد	بندر روڈ
باب الاسلام مسجد	آرام باغ
چوک مرکزی	بنس روڈ
لالو کھیت (لیاقت آباد)	حیدرآباد کالونی
چوک مرکزی	شیر شاہ
علاقہ گولیمار	ناظم آباد
چاندنی چوک	پاپوش نگر
لانڈھی	مین روڈ
ملیر کالونی	

تحریک کے دوران کراچی کی نمایاں جماعتیں

- جماعت اسلامی
- جمعیت علماء پاکستان
- این ڈی پی
- مسلم لیگ

کراچی کی وہ شخصیتیں جنہوں نے تحریک کی مکمل حمایت کی۔

- مولانا محمد یوسف بنوری
- شاہ بلیغ الدین
- مولانا سلیم اللہ خان
- علامہ عقیل ترابی

تحریک کی مخالفت کرنیوالی کراچی کی شخصیتیں

- مولانا احتشام الحق تھانوی
- مولانا سعادت علی قادری
- جناب ابوالفتح چشتی
- علامہ ارشاد الحق تھانوی
- مولانا محمد یوسف میمن
- مفتی نصیرالاجتہادی • مفتی رشید احمد وحاذی

سرکاری علماء کے اس گروہ علماء تھانوالعلماء کے نام سے ایک تنظیم بھی قائم کی جس کا مقصد عوام کی توجہ تحریک نظام مصطفیٰ سے ہٹانا تھا۔

تحریک میں کراچی کی غیر جانبدار شخصیتیں

- سید محمد رضی صاحب
- مولانا محمد تقی عثمانی
- مولانا محمد شفیع اوکاڑوی
- مولانا جعفر شاہ پھلواری پیپلز پارٹی کے حامی تھے

کراچی کے عوام نے بھٹو سے اتنی نفرت برتی جتنی مسولینی سے اس کی قوم نے

- مسٹر بھٹو کے سینکڑوں پتلے خاکسار کے گلے میں جوتوں کے ہار ڈالے گئے۔
- بیسیوں پتلے جلائے گئے۔
- فائرنگ کرنے والے پیپلز پارٹی کے ۱۲ آدمیوں کو زندہ کوئلہ بنادیا گیا۔
- دفاتر، فرنیچر، نذر آتش کر دیئے گئے اور تمام ان بیٹھکوں کو جو پیپلز پارٹی کی طرف منسوب تھے خاکستر کردیئے گئے۔
- اللہ بندہ نامی پیپلز پارٹی کے ایک شخص کو قتل کرکے اس کی لاش لیاقت آباد کے ایک کھمبے پر لٹکا دی گئی اور تین روز تک قانون نافذ کرنے والے کسی ادارے کو لاش اتارنے کی جرأت نہ ہو سکی۔
- نشتر پارک بھٹو کے جلسے میں لوگ ۲۱،۲۱ روپے دے کر لائے گئے، اور ہزاروں افراد پیسے لے کر بھی جانے پر تیار نہ ہوئے۔
- پیپلز پارٹی کے پرچم اتار کر سر راہ جلائے گئے۔
- یہاں بھٹو کے خلاف غیظ و غضب کا یہ عالم ہے کہ کوئی انسان چار آدمیوں میں کھڑا ہو کر بھٹو کی حمایت نہیں کر سکتا۔
- گلیوں، کوچوں، ریلوں، اور بسوں میں الغرض جدھر آپ چلے جائیں ہر جگہ مسٹر بھٹو کے ملک کو تباہ کرنے، خزانے لوٹ لینے، انسانیت کے قتل عام کرنے اور اخلاقی طور پر نئی نسل کو تباہ کرنے کے قصے کہتے ہوئے لوگ ملیں گے۔
- راقم نے آگ میں جل ہوئی کراچی میں سینکڑوں عمارات کا مشاہدہ کیا۔ بینکوں کے خاکستر ڈھانچے، اور سرکاری عمارتوں کی بوسیدگی کے مناظر خود اپنی آنکھوں سے دیکھے تو قلب و جگر میں سراسیمگی پھیل گئی۔ بوڑھوں، جوانوں، شہداء اور زخمیوں کے ورثاء سے ملاقات ہوئی تو ہر انسان بیک زبان کہتا تھا" اب جس چیز کو دیکھنے کے لئے آنکھ ترستی ہیں وہ ہے اسلام کا نظام عدل و انصاف"

ایک شہید کے بوڑھے باپ نے اشکبار لہجے میں کہا:-

"بھٹو نے ملک کو تباہ کیا اب اس کی ترقی کے لئے ہم نے اپنے اکلوتے بچوں کا خون بہایا اور یہ ترقی صرف اسلام کے نفاذ سے ممکن ہے"۔

•

۱۴ / مارچ سے لیکر تحریک کے اختتام تک پیپلز پارٹی کا کوئی بڑا جلسہ منعقد نہ کر سکی۔

CamScanner

کراچی کی عہد ساز ـــــ پہیہ جام ہڑتال

- کراچی کی چھوٹی بڑی ساڑھے چار سو ملوں کے ۱۴ لاکھ مزدوروں میں سے ایک مزدور بھی کام پر نہ جا سکا۔
- بندرگاہ بند ہوگئی، گودی کا نظام معطل ہوگیا۔ لدے لدائے بحری جہاز کئی روز تک سمندروں میں کھڑے رہے
- سائیکلوں، سکوٹروں، بسوں، ٹیکسیوں اور ویگنوں کی لاکھوں سے متجاوز ہونے والی تعداد میں سے کوئی پہیہ کسی روڈ کے ساتھ مس نہ ہوا۔
- پنجاب اور ملک بھر کی طرف کوچ کرنے والی ریل گاڑیاں معطل کر دی گئیں، عاشقانِ رسول ریلوں کی پٹڑی پر دراز ہوگئے۔
- ہوائی کمپنیاں منسوخ ہوگئیں، کوئی پرواز بیرون یا اندرون ملک کے کسی گوشے کے لئے روانہ نہ ہو سکی۔
- لوگوں نے کھانا پینا تک معطل کر دیا۔ سڑکیں ہُو کے عالم میں خاموش پڑی رہیں حتیٰ کہ لوگوں نے گھر سے باہر نکلنے کو بھی خلاف ورزی جانا۔
- ایک آدمی ریلوے کی پٹڑی پر لیٹ کر شہید ہوا۔

سب سے بڑا ـــــ سب سے زیادہ

- قومی اتحاد پاکستان کا سب سے بڑا جلسہ نشتر پارک کراچی میں ہوا۔
- پوری تحریک میں سب سے بڑا جلوس اصغر خان کی آمد پر کراچی میں نکالا گیا۔
- تحریک میں سب سے زیادہ گرفتاریاں اہل کراچی نے پیش کیں۔
- تحریک میں سب سے زیادہ شہید اور زخمی کراچی میں ہوئے۔
- تحریک میں سب سے زیادہ فنڈ کراچی میں اکٹھا ہوا۔
- تحریک میں تشدد کا منہ موڑنے والے کراچی کے پٹھان تھے۔
- تحریک پاکستان کی سب سے اہم اور تاریخی ہڑتال کراچی میں ہوئی۔
- تحریک میں سب سے زیادہ مزدور کراچی میں شہید یا زخمی یا اسیر ہوئے۔

CamScanner

علاقہ ——— لیاقت آباد ——— (لالوکھیت)

- ——— لسانی مسائل کی تحریک ہو یا نظام مصطفےٰ کی لیاقت آباد کا نمبر کراچی میں سب سے اوّل آتا ہے۔
- ——— کراچی میں دراصل تحریک کا آغاز اسی علاقہ سے ہوا جلوسوں اور جلسوں میں لیاقت آباد نے تاریخی کردار پیش کیا۔
- ——— ۱۴ مارچ سے ۳ جون تک روزانہ کئی کئی جلوس یہاں سے نکلے۔
- ——— اس علاقہ میں تحریک کی قیادت جماعت اسلامی کے قابل قدر رہنما اور صوبائی اسمبلی کے امیدوار جناب **زاہد حسین بخاری** کے ہاتھ میں رہی۔
- ——— ۲۲ اپریل کی پہیہ جام ہڑتال کے روز یہاں تین فوجی افسروں کی جیپیں اغوا کرلی گئیں اس جرم میں دس افراد گولی کا نشانہ بنے۔
- ——— لیاقت آباد کراچی کا واحد علاقہ ہے جہاں صرف ایک روز ۴ آدمیوں کی شہادت کی خبر موصول ہوئی۔ مصدقہ رپورٹ میں ۲۳ آدمی شہید ہوئے۔
- ——— **تحریک نظام مصطفےٰ پاکستان میں شہدا اور زخمیوں کے اعتبار سے کوئی دوسرا خطہ لیاقت آباد کے ہم پلہ نہیں**
- ——— یہاں پیپلز پارٹی کے اللہ بندہ کی لاش ایک کھمبے پر لٹکادی گئی تھی یہ خبر بی بی سی نے نشر کی۔
- ——— لیاقت آباد میں عورتوں نے کرفیو توڑ کر جلوس نکالا۔
- ——— یہاں کے اتحادی کارکنوں نے جس استقلال اور جرأت کا مظاہرہ کیا یقیناً وہ صد درجہ قابل تحسین ہے۔ اس علاقہ میں جماعت اسلامی کا اثرورسوخ سب سے زیادہ ہے۔

بنس روڈ ——— جلوسوں کا مرکز

- ——— کراچی میں جلوسوں کا سب سے بڑا مرکز بنس روڈ کا مرکزی چوک تھا۔
- ——— یہاں سے روزانہ ایک قومی اور ایک صوبائی اسمبلی کا اُمیدوار گرفتاری پیش کرتا تھا۔
- ——— مولانا زکریا کا واقعہ اسی علاقہ کی یادگار ہے۔
- ——— یوں تو اس علاقہ میں جمعیت علماء پاکستان کی اکثریت ہے تاہم جناب عبدالحمید جتوئی نے تحریک استقلال یہاں سب سے زیادہ کام کیا۔

قومی اتحاد پاکستان کے شہداء زخمی، اور ایثار و قربانی کی مثال پیش کرنے والے ہزاروں کلمہ گوؤں کو

سلام عقیدت

بالخصوص قومی اتحاد کے مرکزی قائدین جن کی ولولہ انگیز قیادت نے اسلامی نظام کا راستہ ہموار کیا ہے

اسلامی نظام کے قیام کے لئے انتخابات کے موقع پر ہل کے نشان پر مہر لگائی جائے

ربانیہ کیمیکل شاپ رجسٹرڈ نئی غلہ منڈی۔ فیصل آباد

پٹھان کالونی سے قومی اتحاد کے عہدیداران

جناب ماسٹر فضل غنی ـــــــ صدر

جناب نور الوہاب ـــــــ نائب صدر

جناب اکبر خان ـــــــ سیکرٹری جنرل

جناب خیر محمد ـــــــ سیکرٹری

پٹھان کالونی جلسے اور جلوسوں کے مرکز

بنارس کالونی ـــــــ ⊙ ـــــــ دفتر جماعت اسلامی

مدرسہ سعیدیہ ـــــــ ⊙ ـــــــ مدرسہ توحیدیہ

زاہد ٹیوشن سنٹر ـــــــ ⊙ ـــــــ

پٹھان کالونی سے بچوں کے متعدد جلوس نکلے ۔ علماء نے ایک بے مثال یادگار جلوس نکالا ۔ اس جلوس میں مولانا قاری انوارالحق ، مولانا افضل اور مولانا ظفرالدین قابل ذکر ہیں ۔

یاد ہے کہ پنجاب اور سندھ میں یہی ایک ایسا علاقہ ہے جہاں طلباء میں پختون سٹوڈنٹس فیڈریشن کا کردار سب سے اول رہا ۔

پٹھان کالونی

۱۹ ، اپریل ۱۹۷۷ء کو جب تحریک عام شباب پر تھی ۔ بنارس کالونی فرنٹیر کالونی اور پٹھان کالونی سے پیپلز پارٹی کے تمام جھنڈے اتار دیئے گئے تھے اتحادی رضاکاروں کی اس مہم سے حکومتی گروہ مات پیتا تھا ۔ پیپلز پارٹی کے ایک سرکردہ لیڈر اور اسسٹنٹ لیبر ڈائریکٹر جناب حبیب الرحمٰن خٹک کے مکان پر پی پی پی کا سہ رنگا پرچم لہرا رہا تھا ۔ اتحادی نوجوانوں نے خٹک موصوف کو پرچم اتارنے کو کہا مگر وہ اپنی ضد پہ اڑا رہا ۔

نوجوانوں نے اپنی غیرت کا سوال اٹھایا منت سماجت کی ۔ خٹک صاحب نے جوش میں آکر ایک جوان کے منہ میں گولی ماردی اور کہا جس زبان سے پرچم اتارنے کی صدا نکلے گی اس کا یہی حشر ہوگا ۔ اور وہ نوجوان جام شہادت نوش کر گیا ۔ پرچم اتارنے کی اس مہم میں مندرجہ ذیل نوجوانوں نے آغوش شہادت میں جگہ پائی ۔

شہدائے پٹھان کالونی

محمد کریم ولد حسن پٹھان کالونی ۔ مل مزدور

شیر نواز ولد اکبر خان 〃 〃

یار محمد ولد غلام دستگیر فرنٹیر کالونی مل مزدور

بخت زادہ ولد عبدالستار ناظم آباد ۔

(ان تمام کا تعلق این ڈی پی سے تھا)

اس اثنا میں قومی اتحاد کے متعدد افراد زخمی ہوئے چند ایک کے نام ملاحظہ ہوں۔ یہ تمام افراد

عثمان ٹیکسٹائل ملز ویلیکا ٹیکسٹائل ملز۔ ایم ایم ٹیکسٹائل ملز جوبلی ٹیکسٹائل، باوانی ٹیکسٹائل ملز رشید ٹیکسٹائل ملز کے مزدور ہیں۔

فاروق ولد محمود	احمد شاہ ولد شیر علی	جان شیر
عبدالودود ولد اسلام خاں	عبدالکریم خاں ولد خاں کاکا	مخدوم ولد محمود
میاں جان شیر ولد میاں دلبر خاں	میاں سید جوس انور ولد میاں کاکے خاں	نوشیرواں ولد سلطان
محمد شریں ولد لاخیر خاں	خاشاکے ولد عبدالغنی	محمد حنیف
خیستہ خاں ولد شش	میاں میر امین ولد سید علی	سراج احمد ولد العابدین
بستر خاں ولد رحمت خاں	نور خاں	باچا زادہ
خستیم خاں ولد یونس	عزیز خاں ولد پیر زادہ	لال رحیم ولد گل خاں
اختر جاں ولد محمد یونس	علم زیب	علی بخش خاں
میر اکبر شاہ ولد جانس خاں	طالعمند	ارزو خاں ولد نعیم شاہ
بختیار ولد اسلم گل		

جب قومی اتحاد کے چار نوجوان شہید ہو چکے اور متعدد زخمی ہوئے تو غیرت ایمانی قابل دید تھی بس پھر کیا تھا۔ خالی بوریوں کو تیل میں ڈبو کر آگ لگائی گئی تیل کے ٹین فائرنگ کی آماجگاہ پر ڈال کر آگ لگا دی گئی۔ ۵ آدمی جو فائرنگ کر رہے تھے۔ اینٹوں اور کنکروں سے جاں بحق ہو گئے جب کہ ۸ مرد بمع حبیب الرحمٰن خٹک اور ایک عورت زندہ جل کر راکھ ہو گئے۔

راقم نے ایک عرصہ کے بعد جب اس مکان کا اپنی نظروں سے ملاحظہ کیا تو اس کی ایک ایک اینٹ سے عبرت ہی عبرت کی صدا بلند ہو رہی تھی۔

شیر شاہ کالونی ـــــــ مزدوروں کا علاقہ

- ـــ روزانہ بڑے بڑے جلوس ـــــ • ـــ ہڑتالیں ـــــ آئے دن
- ـــ کراچی کی بڑی بڑی ملوں کے اس علاقے میں پٹھان مزدوروں کی اکثریت ہے۔
- ـــ شیر شاہ کالونی میں کراچی کے خطیب اور نوجوان عالم **مولانا عبدالرزاق عزیز** جمعیۃ علماء اسلام نے تحریک میں سب سے نمایاں

کام کیا۔ آپ نے قریباً ۴۰ جلوسوں کی قیادت فرمائی۔

- انہوں نے اپنی شعلہ نوائی کے عوام کے دلوں کو تحریک کے پرچم تلے جمع کیا۔
علاوہ ازیں جمعیۃ علماء پاکستان، جماعت اسلامی کے افراد نے بھی بڑھ چڑھ کر تحریک میں حصہ لیا۔

علاقہ ـــــ گولیمار ـــــ ناظم آباد

- ۱۹ راپریل کو اس علاقہ سے ایک شخص عبدالرحمٰن پٹھان ایف ایس ایف کی گولی سے شہید ہوا اس کے بعد اس کا چھوٹا بھائی پاگل ہوگیا اس کی چھوٹی چھوٹی بہنیں آج تک رو رہی ہیں کہ اس خاندان کا صرف وہی ایک کفیل تھا۔
- گولیمار کے علاقہ میں جلوسوں کا مرکز فردوس کالونی کی مسجد فردوسیہ تھی اس مسجد کے خطیب مولانا محمد شفیق عباسی اکثر جلوسوں کی قیادت کرتے۔ اسی کالونی کے ایک دوسرے مرکز لال مسجد میں کے وضو خانے میں آج تک پولیس کی گولیوں کے نشانات موجود ہیں اس مسجد کے خطیب مولانا احمد سعید اوکاڑوی ہیں۔
- گولیمار کراچی کا واحد علاقہ ہے جہاں فاطمہ نامی ایک عورت نے بھی تحریک میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔
- زخمی عمر سعید ـــــ یہ شخص ایف ایس ایف کی گولیوں سے نڈھال ہوگیا پورا جسم شیل ہوا شدید زخمی حالت میں اسے ہسپتال پہنچا دیا گیا ملاقاتیوں کو جب یہ شخص اپنی مظلومی کی داستان سناتا تو ہر شخص اشکبار ہو جاتا۔ اسی کے باعث پولیس نے اسے نامعلوم مقام پر پہنچا دیا۔ تادم تحریر یہ شخص لاپتہ ہے۔

کراچی میں تحریک نظام مصطفےٰ پاکستان کے سب سے پہلے شہید ریاض الدین کی نماز جنازہ ادا کی جا رہی ہے۔

- محمد سعید پٹھان ـــــ جمعیۃ علماء اسلام
محمد سلیم 〃 ـــــ جمعیۃ علماء اسلام
فضل المالک 〃 ـــــ (جمعیۃ علماء اسلام)

علاقہ گولیمار میں تحریک نظام مصطفےٰ کی قیادت مندرجہ ذیل افراد کے پاس رہی۔

مولانا محمد یوسف کشمیری ـــــ جمعیۃ علماء پاکستان
جناب محمد کمال ـــــ جماعت اسلامی
ظہورالحق ایڈووکیٹ ـــــ مسلم لیگ

- تحریک کے دوران پولیس کے ایک دستہ نے فردوس کالونی میں ۴۰ آدمیوں کو صبح صادق سے لیکر عصر کی نماز تک کان پکڑے رکھنے کی سزا دی۔
- گولیمار میں خاموش کالونی کے پٹھانوں نے مولانا محمد شفیق کی قیادت میں تحریک میں سب سے نمایاں کردار ادا کیا۔

شاہ فیصل کالونی (ڈرگ کالونی) ـــــ کراچی

- یہاں عام طور پر روزانہ جلوس نکلتے • ہڑتالوں میں یہ کالونی نمایاں رہی۔

- یہاں تحریک کی قیادت کرنے والوں میں منشی چمن (جمعیۃ علماء پاکستان ، بجلی حسین کا نام سب سے نمایاں ہے علاوہ ازیں جمعیۃ علماء اسلام کے صوبیدار گل عنایت صاحب اگرچہ طویل عرصہ تک پس دیوار زندان رہے تاہم ان کے حلقہ اثر نے بھی تحریک میں قابل تعریف کام سرانجام دیا۔
- طلباء میں انجمن طلباء اسلام اور اسلامی جمعیۃ طلباء کے علاوہ مشہور دینی درسگاہ مدرسہ جامعہ فاروقیہ سے جمعیۃ طلباء اسلام کے ارکان نے نہایت قابل تعریف کام کیا طلباء میں شمس الرحمٰن نمایاں رہے۔
- مدرسہ فاروقیہ کے علماء میں مولانا محمد یوسف مولانا نظام الدین مولانا اللہ بخش نے نمایاں کام کیا۔

سیّد ممتاز حسین شاہ بخاری نے فیصل کالونی (ڈرگ کالونی) کا نام روشن کردیا

سے جو کٹ گئے ریل کی پٹڑی پہ محمدؐ کے لئے ــــ گلی کوچوں میں دھراؤ ان کا فسانہ لوگو

شہادت کا کلمہ پڑھا اور وہ ریل کی پٹڑی پر چت لیٹ گیا

****

تحریک نظام مصطفیٰؐ پاکستان کا ایک ناقابل فراموش ورق

بی بی سی نے حیرت زدہ ہو کر سیّد ممتاز حسین بخاری کی شہادت کی خبر نشر کی

****

کراچی میں بیس اپریل ۱۹۷۷ء کو پہیہ جام ہڑتال تھی ڈرگ کالونی اسٹیشن کے عین متصل ریلوے لائن پر نماز با جماعت پڑھائے گئے تھے ہزاروں افراد ریل کا پہیہ جام کرنے کے لئے کھڑے تھے۔ دریں اثناء میں ایک فوجی دستہ یہاں پہنچ گیا۔ فوجی افسر نے بخاری سے کہا کیا آپ جان سے بیزار ہیں۔ شہید نے سینہ کھول کر آواز لگائی مجھے ہاں اسلام کیلئے جان قربان ہے اور گولی کے لئے سینہ حاضر ہے۔

دریں اثنا ایک لوکل ٹرین تیزی کے ساتھ آگے بڑھی۔ شہید ریل کی پٹڑی پر نظام مصطفیٰؐ کے نعرے لگا رہا تھا۔ دفعتہً کلمۂ شہادت کی آواز ہزاروں کے ہجوم نے سنی اور ریل کے انجن نے بخاری کو اٹھا کر ایک گز کے فاصلہ پر چت لٹا دیا۔ اور گاڑی گزر گئی۔ بخاری نے ہجوم کی طرف نگاہ اٹھائی دنیائے فانی میں شہید کی یہ آخری جنبش تھی۔ بالآخر جرأت و استقامت کی زندہ تاریخ رقم کر کے قومی اتحاد کا ایک کارکن جان کا نذرانہ پیش کر گیا۔

سیّد ممتاز حسین بخاری شہید کے سوانح و افکار

ولادت ــــــــــــــــــــ ۱۹۳۵ء

آبائی گاؤں ــــــــــــ موضع جبی سیداں ورجاچی پیر کہوٹہ ضلع پونچھ آزاد کشمیر

شجرہ نسب

سید فضل شاہ بن سید ناصر الدین بن سید جلال الدین مخدوم جہانیاں جہاں گشت بخاری بن سلطان احمد کبیر بن میر سرخ شیر شاہ جلال الدین چشتی اوچ شریف بہاولپور، سے ہو کر حضرۃ حسینؓ اور پھر حضرۃ علی سے جا ملتا ہے۔

والد ———— سید افضل حسین شاہ بخاری

تعلیم ———— از حقیقی چچا سید عبد الحفیظ شاہ بخاری

- سید ممتاز حسین عرصہ ۳۰ سال سے پی آئی ڈی سی کراچی میں ملازم تھا۔ ناتھہ خان گوٹھ ۴۸ ڈرگ کالونی میں مقیم تھا۔
- سید بخاری کا ایک اکلوتا بیٹا سید اعجاز حیدر آج کل سیکنڈ ایئر انجینئرنگ کلاس علامہ اقبال کالج کراچی میں زیر تعلیم ہے
- بخاری شہید ایک خالص دینی ذہن رکھتا تھا موصوف کا تعلق ہمیشہ سے علماء کرام اور صوفیائے عظام سے رہا۔
- ڈرگ کالونی کے مولانا عبد السبحان قادری شیخ الحدیث دار العلوم قادریہ سے موصوف کا خاص تعلق تھا۔
- سید منور حسن جو اس علاقہ سے قومی اسمبلی کے امیدوار ہیں، کی انتخابی مہم میں شہید نے انتھک کام کیا۔
- سیاسی اور مذہبی اعتبار سے سید ممتاز حسین بخاری جمعیۃ علماء پاکستان سے متعلق تھے۔

کراچی کے ہر دلعزیز ننھے مجاہد اور مشہور نعرہ باز

سید عبد اللہ ملتانی

سید ممتاز حسین شاہ بخاری

"خلاف ورزی میں نے نہیں آپ نے کی ہے آپ کو فی الفور گولی ماردینی چاہیئے تھی"

اس واقعہ پر

مولانا زکریا کا واقعہ

- انگلینڈ میں فلمیں دکھائی گیئں
- وائس آف امریکہ حیرت میں ڈوب گیا۔
- بی بی سی نے پوری کہانی سُنادی
- آل انڈیا ریڈیو نے بے جان تبصرہ گیا۔
- الجزائر کے عربی ہفت روزہ "القبس" نے اپنی اشاعت میں اس واقعہ کو شہ سرخی دی

یہ ۱۹۵۳ء کی بات ہے۔ حسب معمول جلوس کی روانگی ہونے والی تھی۔ انگریزاروں کی تعداد میں بنس روڈ کے مرکزی چوک میں کھڑے تھے آج گرفتاریاں پیش کرنے والوں کی قیادت مولانا محمد زکریا کے ذمہ تھی۔ جبکہ حکومت کی طرف سخت احکامات کے باعث فوج کا اژدہام قابل دید تھا۔ سبز پرچم چاروں طرف لہرا رہے تھے، چھوٹے چھوٹے ہلال ہاتھوں کے اٹھائے ہوئے نوجوان جوش و جذبات کی تصویر بنے ہوئے تھے۔ قومی اتحاد کی آبادی سے معمور اس علاقے میں آج غیر معمولی جوش دکھائی دیتا تھا۔ جلوس روانہ ہوتا ہے۔ مجاہدین زندان چلنے کو قدم اٹھاتے ہیں ——— فضائے ملکوت نغمہ سرا ہے۔ نعرہ ہائے تکبیر کی گونج سے فلک پھٹنے کو ہے۔ "اس بار یقیناً جیتے گا، علی ہارا جیتے گا" "غنڈے بلالو!! ہار جیتے گا۔ "سولی پر چڑھا دو جیتے گا۔" ماؤں کی دعا سے جیتے گا۔ بہنوں کی دعا سے جیتے گا" ایسے ایمان افروز نعروں کے جلو میں سید غوث محمد جیلانی، قدم اٹھاتے ہیں۔ مولانا زکریا قیادت کر رہے ہیں۔ بالکل تھوڑا سا فاصلے ہوا تھا کہ فوج کے افسر نے سڑک پر ایک سرخ لکیر کھینچتے ہوئے زوردار الفاظ میں کہا "یہاں آگے گذرنے والے کو گولی ماردی جائے گی۔" دفعتہً قائد جلوس نے کلمہ شہادت پڑھا اور پہلا قدم لکیر سے پار تھا۔ مکانوں کی چھتوں پر کھڑی ہوئی عورتوں کی چیخیں نکل گیئں ایک ایس ایچ او کے مطابق تمام انسانوں کے جگر کانپنے لگے۔ افسر تھرتھراتے تھے مگر مولانا زکریا اپنے رفقاء کے ہمراہ بڑھتے ہی چلے گئے، ایک دوسری لکیر کھینچی گئی، اب منظر قابل دید تھا۔ چاروں طرف ہو کا عالم تھا۔ مولانا بلا تامل آگے گذر گئے۔ تیسری بار پھر لکیر کھینچی گئی، فوجی جوانوں نے پھر پوزیشن سنبھال لی۔ ہوائی فائر ہوا۔ شرکائے جلوس دم بخود رہ گئے کہ مولانا زکریا کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے تیسری بار لکیر سے کود گئے۔ اب فوجی افسر نے پانچوں افراد کو گرفتار کر کے جیپ میں بٹھا لیا اور تحکمانہ انداز میں کہا:۔

"مولانا آپ نے قانون کی خلاف ورزی کی۔ مولانا نے خسروانہ انداز میں جواب دیا۔ قانون کی خلاف ورزی آپ نے کی ہے کہ آپ کو فوراً گولی ماردینی چاہیئے تھی۔"

اس موقعہ پر غوث محمد جیلانی جمعیۃ علماء پاکستان اور دوست محمد فیضی بھی آپکے ہمراہ تھے۔

مولانا زکریا

مولانا زکریا کا مختصر تعارف

ولادت ۔ ——— ۱۹۲۰

مقام ۔ پنام تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور (انڈیا)

ابتدائی تعلیم ۔ مدرسہ جامعہ رشیدیہ ضلع جالندھر از مفتی فقیر اللہ۔

آخری تعلیم ۔ دارالعلوم دیوبند (انڈیا) اس اثنا میں آپ، جمعیت طلباء دارالعلوم کے صدر بھی رہے، آپ نے امیر شاہ مولانا حسین احمد مدنی سے حدیث پڑھی اور ان کے خادم خاص بھی رہے۔

مولانا زکریا زخمی حالت میں ہسپتال میں

۱۹۳۹ء ——— میں آپ کراچی چلے گئے تقریباً ۱۹۵۱ء تک مدرسہ تعلیم القرآن جیکب لائن اور پھر مظہر العلوم کھڈہ کے سکول کے انچارج مقرر ہوئے۔

۱۹۵۳ء ——— تحریک ختم نبوت میں بھرپور حصہ لیا۔

۱۹۶۱ء ——— ایک طویل عرصہ تک سیاست سے علیحدگی کے بعد اس سال آپ نے پھر ملکی سیاست میں حصہ لینا شروع کر دیا۔

۱۹۶۶ء ——— میں آپ فیڈرل B ایریا کراچی میں مدرسہ انوار العلوم کی بنیاد رکھی۔

۱۹۷۷ء ——— جمعیت علماء اسلام کی طرف سے قومی اتحاد کے ٹکٹ پر آپ ۰۰ جنوری کو انتخابی میدان میں کود گئے۔ مسٹر بھٹو کے چہیتے وزیر مسٹر عبد الحفیظ پیرزادہ کا مقابلہ کیا۔ آپ کی مقبولیت سے خائف ہو کر پیرزادہ نے آپ پر قاتلانہ حملہ کرایا۔ جس میں آپ شدید زخمی ہوئے۔

راقم ان کی ملاقات کے لئے جب مدرسہ انوار العلوم پہنچا تو آپ کی صحت تدرے افاقہ پذیر تھی۔ چند لمحے کے بعد آپ سیلاب زدگان کے لئے سامان لیکر قیوم آباد روانہ ہو گئے۔ ○

شہدائے کراچی

شہدا کی مصدقہ تعداد ________ ۱۱۰

غیر مصدقہ رپورٹ ________ ۲۸۵

حاضر فہرست نام ________ ۲۶

انتہائی افسوس کے ساتھ کہا جاتا ہے کہ قومی اتحاد کراچی نے شہدا کے کوائف تو کیا بلکہ ان کے نام تک کی مکمل فہرست محفوظ نہ کی ________ اور اس طرح برصغیر کی اس عظیم تحریک کے سب سے بڑے مرکز کراچی کے شہدا کے ناموں پر لاعلمی کا دھندلکا چھا گیا۔

نام	ولدیت	شہادت کی جگہ	تاریخ	پورا پتہ	عمر	کیفیت
محمد اکرم	محمد شوکت	پاپوش نگر	۲۱ مارچ ۷۷ء	جھگی ۲۹ سی بلاک ۵ بالمقابل جامع مسجد پاپوش نگر موسیٰ نگر ناظم آباد کراچی	۸ سال	
عارف	سلیمان احمد	میمن مسجد		حیدر آباد گلی نمبر ۲ موسیٰ لین	۲۵ "	
وصی الدین	نعیم الدین			۸ اے ۲۳ سندھی ہوٹل		
مرتضیٰ علی	عبدالستار			۲۰ اے بی ون ایریا عثمان کوٹھ		
امتیاز احمد	مختار احمد			مکان نمبر ۱۷/۱۹ مین روڈ بی ایریا		
پرویز اختر	محمد بشیر	بولٹن مارکیٹ		اشفاق بلڈنگ پہلی منزل کالوت لین نمبر ۱ کھارادر کراچی		
محمد شاہد	دین محمد	بالمقابل دفتر قومی اتحاد ۲×۲۳ ۲ ۱۱ سی مین روڈ لیاقت آباد	۱۱ مئی	انگارہ گوٹھ ۳۸، سی وی اے	۲۳ "	
محمد زکی	شمس الحق	نزد فردوس سینما لیاقت آباد ۱۳ مئی	۱۳ "	۲۰۱/۱۰ لیاقت آباد کراچی	۲۰ "	
وسیم احمد	شمس الحق	نزد نیرنگ سینما	۱۱ اپریل	۲۰۱/۱۰ لیاقت آباد کراچی	۱۵ "	
محمد یعقوب	خدا بخش			۲/۱۳۷ مٹیلز کی روڈ بہار کالونی	۳۰ "	
صابر حسین	باقر حسین	لانڈھی تھانہ کے سامنے	۱۵ "	۲ سی ایریا پلاٹ نمبر ۸۲ لانڈھی	۳۸ "	
نواز خان	صابر خان	بہار کالونی	۲۰ "	آگرہ تاج کالونی مسان روڈ	۳۲ "	

نام	ولدیت	شہادت کی جگہ	تاریخ	پورا پتہ	عمر	کیفیت
نوشار خاں	ریحان الدین	بہادر کالونی	۲۰ اپریل	آگرہ تاج کالونی مسلمان روڈ	۲۱ سال	
فاطمہ	شوہر آدم بھائی	فردوس کالونی	۷ "	فردوس کالونی	۶۰ "	
عبدالرحمان	عبدالرؤف		۲۰ مارچ	خاموش کالونی	۲۲ "	
نقل خمن	حضرت گل	ناظم آباد	۱۱ اپریل	معرفت سلطان صاحبزادہ جلال آباد کالونی ناظم آباد ۲ کراچی ۱۸	۸۰ "	
محمد ادریس	محمد عمر	بس اسٹاپ ناظم آباد نمبر ۲	۱۰ "	۲۸۔ الف جلال آباد کالونی	۲۲ "	
محمد شوکت	محمد یامین	جناح اسپتال	۲۱ مارچ	جگی ۳۹۔ سی ۵ بلاک نمبر ۵ پاپوش نگر	۴۵ "	
یار محمد	غلام دستگیر	پٹھان کالونی	۱۹ "	فرنٹیر کالونی ۱ نزد اسلامیہ مسجد	۲۵ "	
بخت زدہ	چھنے خاں	اورنگ آباد ناظم آباد	۱۹ "	پٹھان کالونی نزد مسجد قدیمہ ناظم آباد کراچی		
محمد عرفان		شیر شاہ	۲۸ "	شیر شاہ بلاک ڈی گلی نمبر ۳		
میر داد خاں	خدا داد خاں		۷ "	کوئلہ گودام گلی نمبر ۲۰ مکان نمبر ۲	۵۰ "	
ریاض الدین	منشی عبدالکریم	جام گمشدہ	۲ فروری	راشن شاپ ۱۳۴۲ لائق آباد مرغی خانہ لانڈھی کراچی نمبر ۲۲	۳۰ "	
محمد کریم	حسن دادا		۱۹ اپریل	پٹھان کالونی معرفت دفتر جماعت اسلامی نزد مسجد رحمانی	۵۰ "	
سراج الحق	اسمٰعیل	سعید آباد بلدیہ ٹاؤن	۲۳ مارچ	نزد گل داد شاہ	۲۲ "	
گل رحمان	فضل الرحمٰن		۲۰ "	نزد	۲۲ "	

علاوہ ازیں ۴۴ شہداء کی فہرست مہیا نہ ہو سکیں ۔

تحریکِ نظامِ مصطفےٰ کراچی کے شدید زخمی

نام	ولدیت	عمر	پتہ	تاریخ و جگہ	کیفیت
شائستہ خاں	غلام جان	۲۸ سال	دربار کربلا و نیازی چوک نورانی مسجد	نیازی چوک ۲ مارچ	پتھراؤ سے زخمی
عنایت اللہ خاں	عبدالمنان خاں	۱۸ "	دربار آباد "	چاکیواڑہ عنوب شاہ	زخمی
محمد اسلم	محمد شان	۲۲ "	"	آگرہ تاج کالونی	

نام	ولدیت	عمر	پتہ	تاریخ وجگہ	کیفیت
محمد رشید	محمد وسیم	۴۲ سال	۲/۴۲ لے میر توسیعی کالونی	لے ایریا پولنگ بوتھ کے قریب ۴ مارچ	
اشتیاق احمد	تجمل حسین	۲۰ ”	۲۹/۵ لے میر توسیعی کالونی	۷ مارچ	
قیصر زمان خان	احمد زمان خان	۴۳ ”	۳۹/۱ لے ”	۷ مارچ پولنگ بوتھ	
سید مصطفیٰ شاہ	سید معروف شاہ	۳۰ ”	۵۱/۲۹ لکی نشتر اسٹریٹ پٹیل پاڑہ	۱۵ مارچ	دائیں ٹانگ میں گولی لگی
عبدالحمید	خان صاحب	۱۲ ”	۱۳ - این مکان نمبر پی آئی بی کالونی	پیر کالونی	دو گولیاں ران میں لگیں
عبدالرحمن	عبدالرحمن	معتبر	معرفت میرو خان کارکن جماعت اسلامی بھٹہ		
ریاض احمد	محمد کامل	۲۲ سال	مکان نمبر ۲۳۲ سیکٹر ۱-ڈی اورنگی	بخاری کالونی ۸ اپریل	
وزیر خان	منیر خان	۱۴ ”	۲۵۰/۸ لیاقت آباد	نزد کیفے شادمان گلی لیاقت آباد ڈ ۱۲ مئی	گولی کولہے میں لگی ہے
اشفاق احمد	عبدالجبار	۲۵ ”	مکان ۲- ایس - ۱۹ رلے کے، پی فدا حسین شیخانہ روڈ گلی نمبر ۱۲ مدینہ آباد	میمن مسجد ۱۸ مارچ	
محمد اسحاق	وزیر علی	۴۵ ”	۱۱۸/۱۷ ایف آصف کالونی	پرانا گولیمار ۱۵ اپریل	
محمد اکرام	محمد ابراہیم	۲۵ ”	الٰہی کالونی اورنگی نمبر ۲ معرفت خالد	ناظم آباد چورنگی	
مرزا قیصر بیگ	مرزا اکبر بیگ	۲۵ ”	لیس اسٹاپ مارکیٹ لے-۳ لانڈھی	لانڈھی ۳ تھانے کے سامنے ۱۵ اپریل	
عبدالعظیم شیخ	عبدالعلیم شیخ	۲۱ ”	۳۶-سی ۲۸۷ کورنگی نمبر ۵ کراچی	۳۶-بی ۷ مارچ	
عبدالغفار	محمد یونس	۲۶ ”	۵۱ بی/۲۲۰ کورنگی نمبر ۶ کراچی	لانڈھی نمبر ۳، ۱۵ اپریل	
محمد انور	جلال الدین	۱۶ ”	۴- ڈی ۲/۹۵ لانڈھی نمبر ۴	لانڈھی نمبر ۶، ۲۰ ”	
محمد فاروق	منیر احمد	۲۲ ”	۴- ڈی ۲/۹۳ لانڈھی	۲۰ اپریل لانڈھی نمبر ۶	
شیخ احمد	عبدالستار	۱۲ ”	۴- ڈی ۱۰/۴۱ لانڈھی	”	
محمد جاوید	حیدر علی خان	۱۴ ”	۴- ڈی ۳/۱۷ لانڈھی	”	
عبدالقادر	ولی محمد	۲۵ ”	روشنی منزل ریتی لائن گزدر آباد رنچھوڑ لائن	۲۳ اپریل عثمان آباد	
محمد نواز	بابو مستری				
یعقوب احمد خان					
عتیق الرحمن	محمد رفیق مرزا				
یعقوب	ایوب				
عارف	منیر احمد				
امین	نصیرالدین				

الحیدری میڈیا

CamScanner

نام	ولدیت
عبدالعزیز	شجاعت خان
فرخ احمد	
محمد ادریس	فیض محمد
محمد شریف	محمد صدیق
عبدالرحمن	محمد رمضان
محمد منیر	حاجی اشرف بادشاہ
محمد حباب	
محمد شمشاد	
گل محمد	
آفتاب احمد	
صدیر خان	
امیر نواب	
ندیم اختر	
مبین الباری	
نور سعید	احمد سعید
ایاز احمد عباسی	
محمد افروز	عالم قریشی
محمد کریم	غلام رسول
پیر کاش	
حسین گل	
ولایت خان	
سعید اختر	
عبدالودود	
محمد فاروق	
آرزومند	گل ایاز خان
محمد سعید خان	
شائستہ محمد	

اسم	ولدیت	عمر	پتہ	تاریخ و جگہ	کیفیت
سیمیں گل	بہادر خان	۱۵ سال	جلال آباد کالونی نمبر ۳	۱۹ مارچ حبیب بینک ...	
[illegible]	گندھ	۳۰ "	جگی ۳۰۰۳ بی جلال آباد	۹ اپریل بس اسٹاپ نمبر ۲ ناظم آباد	
...کریم	غلام محمد	۱۸ "	بی ۱۲۳ جلال آباد	"	
...قریشی	محمد اختر	۳۰ "	۷۷/۱ چارسو کوارٹرز گوہسار	۱۹ اپریل نزد غوثیہ مسجد	
...محمد عباسی	عبدالصمد عباسی	۲۳ "	۱۳۱۸ پیرآباد گولیمار	۲۱ مارچ نئی کراچی	
...سعید	احمد سعید		خاموش کالونی	۱۹ مارچ خاموش کالونی	
[illegible]	حاجی عبدالغفور خان	۱۸ "	۳۶-سی ۳۳۳ اردو نگر اورنگی	۷ مارچ گورنمنٹ پرائمری سکول ۳۹-سی لانڈھی	
...یحییٰ خان	عبدالصمد خان	۵۸ "	۳۰۸/سی ۳۶ کورنگی نمبر ۵	۷ مارچ زنانہ پولنگ اسٹیشن کیمپ	
...شاہ	سید ولی خان	۲۷ "	پیر چمن شاہ جامع مسجد مکان نمبر ۳۵۵ خلد آباد لانڈھی	۲۳ مارچ خلد آباد	
...خان	حمزہ خان	۳۰ "	نزد جلندر خان	۲۷ مارچ خلد آباد لانڈھی	
[illegible]	قادری خان	۲۱ "	۵۴۲۳/۲۵، شوزانی محلہ مدینہ کالونی	۱۱ اپریل ترک مارکیٹ	
[illegible]	سلطان	۴۵ "	۶۹/ ۵۔سی نزد صدیقی مسجد	۱۹ مارچ سیٹرو کے قریب	
...اختر	ایم ایم حسین	۱۸ "		۸ اپریل ریڈیو پاکستان	
[illegible]	راتم شاہ		اورنگ آباد نزد مسجد قدسیہ ناظم آباد	۱۹ مارچ نزد سیف اللہ ہوٹل بڑا بس اسٹاپ	
[illegible]	شبیر خان	۲۸ "	معرفت امیر حسین ماسٹر کارکن جماعت اسلامی	۱۹ مارچ ناظم آباد بڑا بس اسٹاپ	
[illegible]	محمد اشفاق	۱۳ "	۱/۹/۷۱ ای/۱ ناظم آباد	۱۰ اپریل "	
[illegible]	لعل محمد	۲۸ "	بنگش کالونی پاپوش نگر نزد قبرستان	۱۹ مارچ پاپوش نگر بس اسٹاپ	
...شاد	ننھے میاں	۱۵ "	اورنگ آباد کوارٹرز نزد مسجد نظامیہ	۱۰ اپریل "	
...صاحب	ماما جان خان	۵۰ "	فرنٹیئر کالونی نمبر ۱ عوامی جنرل اسٹور	۱۹ مارچ پٹھان کالونی	
[illegible]		۳۰ "	منگھوپیر	۱۸ مارچ باب السلام مولانا ذکریا اور ڈاکٹر ... صاحب کے جلوس	
[illegible]	نوبت خان	۳۰ "	منگھوپیر چشمہ	۱۸ مارچ باب السلام مسجد آرام باغ	
[illegible]	اشرف خان	۲۵ "	شیر شاہ گلی نمبر ۵ بلاک ڈی مکان نمبر ۵۲	۱۹ مارچ کیکی ہوٹل	
[illegible]	لاجبر	۸۵ "	بلوانی چال منگھوپیر روڈ	۱۹ مارچ	

نام	ولدیت	عمر	پتہ	تاریخ و جگہ	کیفیت
سالم خان					
کمال خان					
بچے خان	منے خان	۵۵ سال	۱۱۸ الف آصف کالونی	۵ اپریل پولیس [illegible] گولیمار	
صلاح الدین	بخت منیر	۳۱ ،	حسرت موہانی کالونی ۱۴۳ - ڈی بلاک [illegible]	۲۰ مارچ حسرت موہانی کالونی	
شیر بہادر	دولت خان		رشید آباد نمبر ۱ بلدیہ ٹاؤن	۲۰ مارچ بلدیہ ٹاؤن	
عبدالرحمان	محمد رمضان	۴۵ ،	۵۵۵ ایچ جی مدنی مدینہ گولیمار	۹ مارچ بس اسٹاپ گولیمار نمبر ۱	
محمد شریف	محمد صدیق	۴۰ ،	۳۳ الف اے منظور روڈ گولیمار	۱۹ اپریل گولیمار نمبر ۱	
محمد ادریس	فیض محمد	۱۴ ،	متصل مسجد بیت الاسلام گلی ماسٹر فضل گلبہار کراچی نمبر ۱	۱۹ مارچ مین روڈ گولیمار	دوران ہنگامہ [illegible] ایک ہنگامہ [illegible]
محمد یحییٰ		۳۵ ،	علی بستی گل بہار نمبر ۱		
عبدالعزیز	شجاعت خان	۲۵ ،	۴۳۳/۵ لیاقت آباد	۲۲ اپریل نزد دفتر سی ایریا	
امین	نصیر الدین	۱۵ ،	۵۸۳/۵ لیاقت آباد	۲۲ اپریل سی ایریا مقام دفتر پی این اے ۲۲ اپریل	
عارف	منیر خان	۳۵ ،	۴۳۶/۵ لیاقت آباد	۲۲ اپریل	
[illegible]	عبدالغنی	۳۵ ،	نزد اکبری مسجد پٹھان کالونی نمبر ۱	۱۹ اپریل پٹھان کالونی	
یعقوب	ایوب	۱۷ ،	۴۳۲/۵ لیاقت آباد	۲۲ اپریل دفتر پی این اے سی ایریا	
کمال خان	وزیر خان	۱۴ ،	[illegible] کالونی	۱۹ مارچ [illegible] ناظم آباد	
سالم خان	مسجد خان	۱۳ ،		۲۰ مارچ	
عاشق محمد	شمشی	۳۵ ،	پیرآباد مومن تعمیر کالونی	۱۹ مارچ پٹھان کالونی	
محمد سعید خان	صالح محمد	۳۵ ،	خیبر کالونی کوارٹر نمبر ۱۳۵ معرفت گل محمد	۱۱ اپریل مہاجر کیمپ	
[illegible]	علی یار خان	۳۵ ،	پیرآباد مکان نمبر ۹۹ - سی	۸ اپریل بنارس	
سید شاہ	یاسین خان	۳۰ ،			
محمد صادق	محمود	۳۲ ،	۲۲۰ - بی پیرآباد تعمیر کالونی	۲۱ مارچ مسجد نمبر ۱ پیرآباد تعمیر کالونی	
عبدالصمد	رسول خان	۶۰ ،	مکان نمبر ۱۹ - سی پیرآباد تعمیر کالونی	۱۹ مارچ جناح ہسپتال پٹھان کالونی	
سجاد اختر	عبدالعزیز خان	۲۵ ،	۱۳۸۸ خورشید کالونی گولیمار	۱۹ مارچ گولیمار بازار	
[illegible] خان	کالا خان	۲۵ ،	سیکٹر ساڑھے گیارہ رحمت چوک اورنگی معرفت سلطان [illegible] شاہ صاحبزادہ ناظم آباد نمبر ۱	۱۰ اپریل سیکٹر ساڑھے گیارہ اورنگی	

نام	ولدیت	عمر	پتہ	تاریخ و جگہ	کیفیت
رضا حسین	غلام حسین	۱۲ سال	نزد مرکزی دفتر قومی اتحاد	۷، مارچ چاندنی چوک	
اقبال	یٰسین	۲۶ "	گل داد شاہ روڈ	۲۰، مارچ مدینہ کالونی	
محمد یوسف	خانے		سوات کالونی	۷، مارچ پولنگ اسٹیشن نمبر ۵ زنانہ	
گل شاہ و فیروز خان	حاجی رشید		الفردوس جنرل اسٹور	۱۹، مارچ ۲-کے اسٹاپ	
مخدوم خان	محمود خان	۲۲ سال	بی/۳۸۷ حسرت موہانی کالونی	۲۰، مارچ حسرت موہانی کالونی	
دارا احمد	عبدالغفور	۵۵ "	قائد آباد لانڈھی	جام کنڈو تھانہ گڈاپ	
انور خان	نبی خان	۷۰ "	لائق آباد لانڈھی	جام کنڈو ۴ فروری	
محمد اشرف	سلطان محمد	۳۲ "	مکان نمبر ۵ لائق آباد	"	
محمد صدیق	نذیر احمد	۵۰ "	کوارٹر نمبر ۲۱ قائد آباد	۴ فروری جام کنڈو گوٹھ تھانہ گڈاپ	
خیر دین	احسام الدین	۵۰ "	مرزا آدم خان روڈ گلی نمبر ۱	۱۷، مارچ کوئلہ گودام	
میاں امیر آمین پاچا	میاں سید علی شاہ	۳۵ "	شہر کراچی منگھو پیر پٹھان کالونی	۱۹ مارچ پٹھان کالونی	
عبدالودود	ارسلا خان	۵۵ "	پیر آباد کالونی	"	
عبدالرحیم خان بابا	بابا	۶۵ "	پٹھان کالونی پیر روڈ	"	
محمد شیرین	لاجبہ		باوانی کالونی منگھو پیر روڈ سائٹ	"	
میاں جہان شیر	دلبر حاجی	۲۴ "		"	
احمد شاہ	شیر علی	۲۴ "	پٹھان کالونی منگھو پیر روڈ	"	
محمد منیر	حاجی اشرف بادشاہ	۳۰ "	دیر آباد بلاک نارتھ ناظم آباد	۱۹ مارچ ناظم آباد بس اسٹاپ نمبر ۲	
شفیق الرحمٰن	محمد رفیق مرزا	۲۲ "	۲۲/۷ اے موسیٰ کالونی فیڈرل بی ایریا	۱۹ مارچ سندھی ہوٹل قاسم آباد	
حشمت علی خان	عنایت علی خان	۲۷ "	کوارٹر ۱۱ کیمپ ۲ مسرور بیس کراچی	۳۰ مارچ شارع لیاقت گلی نمبر ۱۰	
محمد اقبال	شیر شاہ	۳۰ "	سی بلاک شیر شاہ کالونی	۱۹ مارچ مین اسٹاپ نزد یو۔بی۔ایل	
محمد اسلم	اللہ دتہ	۲۱ "	نزد اعوان جنرل اسٹور سی بلاک شیر شاہ	" "	
حبیب اللہ	نوروز	۱۷ "	نزد شفا خانہ جماعت اسلامی شوری محلہ	۱۹ مارچ سعید آباد	
تحریم خان	سندہ خان	۲۲ "	رفتار ہوٹل گل داراشاہ روڈ	۲۰، مارچ	
محمد نواز	درمیان	۲۲ "	نزد فردوس مسجد رفتار ہوٹل		
یعقوب احمد خان	صدیق احمد خان	۳۴ "	فرقانیہ مسجد بلاک ۲/۳ لیاقت آباد	۳۰، مارچ سندھ اسمبلی	
محمد نواز	بابو مستری	۴۰ "	گوجر نالہ ڈی ۳۶۶	۱۷، مارچ جہانگیر روڈ	
رضا حسین	غلام حسین	۱۷ "	معین آباد فیوچر کالونی لانڈھی	۷، مارچ پولنگ والے دن مہاجر کیمپ	

ضلع حیدرآباد

ظہیر احمد نے رپورٹ لکھی، تحقیق میں کوئی کمی نہیں چھوڑی۔ اگرچہ یہ رپورٹ ہمارے سوالنامے کے عین مطابق نہیں مگر اس کے مکمل مطالعے سے اس کا مقصد ضرور پورا ہو جاتا ہے۔ قلت وقت کے پیش نظر ضلع حیدرآباد سے متعلق صرف اسی رپورٹ پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ ——————

ابتدا چند گذارشات ملاحظہ ہوں۔

- —— ۱۶ مارچ سے تحریک کا آغاز ہوا۔ تحریک ۳ جون تک جاری رہی۔
- —— تحریک نظام مصطفےٰ حیدرآباد کی قیادت جماعت اسلامی اور جمعیۃ علماء پاکستان کے پاس رہی۔ قائدین تحریک کا نام رپورٹ میں موجود ہے۔
- —— طلباء میں اسلامی جمعیۃ طلباء، انجمن طلبہ اسلام اور جمعیۃ طلباء اسلام نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

شہدائے حیدرآباد حیدرؒ کا نام اونچا کر کے خود مقام علیٰ پر فائز ہو گئے۔ یہاں کے لوگوں کی قربانیوں کی مثال کراچی کے بعد پورے ملک سے کہیں نہیں ملتی۔ حیدرآباد کا نام تحریک میں دوسرے نمبر پر آتا ہے۔

—— جن کے جگر گوشے جدا ہوئے
—— جن کے سہارے اور کفیل ٹوٹ گئے۔
—— جن بیٹیوں کے آنچل تارتار ہوئے۔
—— جو مائیں سڑکوں پر نکلیں لاٹھیوں کی سختیوں میں نظام مصطفےٰ کی عظمت کا آوازہ بلند کرتی رہیں۔
—— جو نوجوان آغوش شہادت میں سو گئے۔
—— جو رضا کار کفن بردوش ہو کر چلے اور جلوسوں میں نکلے۔

ان ماؤں بہنوں کو —— جوانوں بوڑھوں کو —— رضاکاروں اور مجاہدوں کو —— شہدائے حیدرآباد کی روحوں کو —— ہم ہی نہیں تاریخ سلام کہتی ہے —— سارا وطن سلام کہتا ہے —— سارے لیڈران کے کارناموں کو چومتے ہیں —— ساری دھرتی انہیں اعزاز بخشتی ہے۔ ——————

نظام مصطفےٰ کی تاریخ میں حیدرآباد کا نام ہمیشہ کیلئے درخشاں رہے گا

ان جذبوں کو کون شکست دے سکتا ہے | پولیس کی بے رحم بندوقوں اور نوکر شاہی کی ظالم جبلت نے ایک بار پھر انسانی خون سے ہولی کھیلی اور

CamScanner

شدہ رہے۔ رہنما گیاں موت کے گھاٹ اتر گئیں۔ درجنوں بے گناہ زخمی ہوئے سینکڑوں گرفتار کئے گئے اور زندگی کی گہما گہمی قصۂ پارینہ بن گئی۔ جاں بحق ہونے والوں میں کوئی غریب ماں باپ کے گھر کا چراغ تھا، تو کوئی معصوم تمنا اور آرزو، کوئی اندھی ماں کا اکلوتا سہارا تھا تو کوئی اپنی اولاد کے لیے سایۂ شفقت اور نشانِ محبت۔ ان محبت کے نشانات کو نفرت کی سیاہی نے مٹا دیا اور گھر کے چراغ گریبوں کے ہوا ان میں بجھ گئے۔

قومی اتحاد نے تمام مستعفی کی تحریک کا آغاز پورے ملک میں چودہ مارچ سے کیا۔ لیکن حیدرآباد دو روز خاموش رہا۔ ایسے شہر کی خاموشی بہت گراں گزری، جس نے انتخابی مہم کے دوران سب سے زیادہ بیداری کا ثبوت دیا۔ اور جہاں تمام دھاندلیوں کے باوجود پیپلز پارٹی کو دونوں نشستوں پر بہت برے تناسب سے شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن اس شہر نے اپنی دو روزہ خاموشی کے عوض پہلے ہی دن دو جانوں کی قربانی دے کر سارا حساب چکا دیا۔ کوئی گلہ شکوہ نہ رہا۔ پھر پورا شہر قرن کا دن بنا۔ ۱۸ مارچ کو جس قدر بے جا نے پر دھاندلی ہوئی اور جس انداز سے شہر کے کونے کونے میں فائرنگ کی گئی، اسی سبب تقریباً دو سو افراد زخمی ہوئے جن میں سے ایک صوبے زندہ دلان سے بھرپور ہوئے۔ اس فائرنگ میں تین افراد نے جامِ شہادت نوش کیا۔ ۱۸ مارچ کے شہدا کی حیثیت سے عبدالرحمٰن اور بابر الدین کا تذکرہ ہم پہلے کر چکے ہیں۔ دو روز بعد ایک اور نوجوان عبدالغفار جس کی حالت تسلی بخش نہیں تھی چل بسا۔ عبدالغفار یوسف قبرہ میں رہائش پذیر تھا۔

اس مرحلہ پر مشاہدے میں آنے والے عوام کے جذبۂ بیکراں کو الفاظ کے کوزے میں بند کرنا دشوار ہے، لیکن ایک واقعہ ایسا ہے جو شاید پورے حالات کا عکاس ہو، اسی واقعہ میں کچھ عقیدت، بے لوث محبت، حقوق کے ادراک، فرض کی پہچان اور کچھ کرنے یا بانٹ جانے کی لگن کی جھلک دیکھی جا سکتی ہے۔ لیاقت کالونی کے زنانہ پولنگ اسٹیشن پر جب شدید فائرنگ کے بعد فائرنگ تک نوبت پہنچی اور خواتین میں بھگدڑ مچی تو ایک عورت کا شیر خوار بچہ اس کی گود میں جھٹکوں سے دم توڑ بیٹھا۔ مگر دوسری عورتوں کی طرح اس عورت نے بھی پولنگ بوتھ نہ چھوڑا، اپنے لختِ جگر کی لاش سینے سے لگائے ووٹ دینے کے لئے کھڑی رہی۔ عورتوں نے اسے گھر چلے جانے کو کہا، مگر وہ نہ مانی اور جب پریذائیڈنگ آفیسر تک پہنچی تو معصوم بچے کی لاش پریذائیڈنگ افسر کی میز پر رکھ دی۔ نہایت اعتماد سے پرچی طلب کی۔ سارا عملہ ششدر رہ گیا۔ عورت کا جواب تھا کہ جس حق کے لئے میں نے اپنا لختِ جگر قربان کر دیا، اب اسے چھوڑ کر کیسے چلی جاؤں اور یہ عورت آخر کار ووٹ دے کر باہر نکلی۔ کیا ایسے جذبوں کو بھی شکست دی جا سکتی ہے؟ جنہوں نے کبھی فرعون ملت بھی سامنے ہوں تو ان جذبوں کے سامنے سرنگوں ہو جائیں۔

صوبائی انتخابات کا بائیکاٹ اتنا مؤثر تھا کہ معلوم ہی نہ ہو سکا کہ آج انتخابات بھی ہیں۔ اس ناٹک سے جو لطف رسول بخش تالپور کے "مزاحیہ پروگرام" تھا، سارے شہر نے لطف لیا، تمام بازار کھلے رہے، کاروبار ہوتا رہا۔ اور ٹریفک رواں دواں رہی۔ پیپلز پارٹی کے ایک ایک رکن نے ستر ستر ووٹ بھگتائے۔ بعض جگہوں پر بچوں سے ووٹ ڈلوائے گئے۔ اس کے باوجود پولنگ اسٹیشن پر سناٹا رہا اور عملہ اخبار پڑھتا رہا یا چائے پیتا رہا۔ ان دو دنوں میں عوام کی دلچسپی اور عدم دلچسپی منظم کی صورت میں سامنے آئی اور تیسرا فیصلہ کن دن ہڑتال کا تھا۔ ۱۰ مارچ کو منظم اور بھرپور ہڑتال ہوئی۔ باوجود دھمکیوں اور گرفتاریوں کے دکانیں نہ کھلیں، ٹریفک نہ چلی اور کاروبار یکسر معطل رہا۔ قومی اتحاد نے ملک بھر میں ۱۴ مارچ کو ہڑتال کا اعلان کیا، تو حالات کی مناسبت سے پروگرام ترتیب دیا گیا۔ مولانا شاہ احمد نورانی، میاں محمد شوکت اور دوسرے رہنماؤں نے اجلاس میں طے کیا کہ ۱۶ مارچ کو نماز عصر کے بعد مدینہ مسجد سرے گھاٹ سے مولانا نورانی اور میاں شوکت کی قیادت میں جلوس روانہ ہوگا اور دفعہ ۱۴۴ توڑتا ہوا گاڑی کھاتہ چوک پر ختم ہوگا۔ مولانا نورانی لاہور میں مصروفیت کے سبب نہ پہنچ سکے، لیکن میاں شوکت جب مقررہ وقت پر مدینہ مسجد پہنچے تو ہزاروں افراد جمع ہو چکے تھے پولیس کی بھاری تعداد نے جس میں زیادہ تر دادو ضلع کی پولیس تھی، اس گنجان آباد علاقے کو گھیر رکھا تھا۔ ایک اطلاع کے مطابق جب پولیس ہیڈکوارٹر میں دادو کی پولیس کو غیر تربیت یافتہ ہونے کے سبب نمبر ناٹ تھری کی بندوقیں دینے سے انکار کیا گیا، تو ان پولیس والوں نے ہنگامہ کیا۔ بعد میں ایس پی عبداللہ چاچڑ جو خود دادو رہ چکے ہیں کی سفارش پر ڈی آئی جی نے انہیں تھری ناٹ تھری دینے کی اجازت دے دی۔ پولیس کی ان وحشی پلاٹونوں نے ایف ایس ایف کے ساتھ مل کر جس طرح کی سعادت سے بے گناہ عوام کے سینے جس طرح چھلنی کئے اس کا ذکر آگے آئے گا۔

مدینہ مسجد کے اردگرد ڈیوٹی مجسٹریٹ آفتاب قریشی اور بشیر انڑ کے ساتھ پولیس کی بھاری تعداد تھی۔ آس پاس کے بازار ہنگامے کے خدشے کے سبب پہلے ہی بند ہو چکے تھے۔ آفتاب قریشی حلقہ ۱۶۸ کے جہاں سے میاں شوکت منتخب ہوئے، ریٹرننگ افسر بھی رہ چکے ہیں۔ آگے آنے والے حالات کو اسی زاویے

سے پرکھا جاسکے۔ نماز عصر کے بعد قومی اتحاد کے دیگر رہنماؤں کے ساتھ میاں شوکت مسجد سے باہر آئے۔ انہوں نے مختصر خطاب کیا۔ لیکن ابھی چند نعرے ہی لگے تھے کہ آنسو گیس کا شیل پھینکا۔ ایک دم سے یہ بارش شروع ہوگئی اور ساتھ ہی فائرنگ بھی۔ ایک سپاہی نے جو مجسٹریٹ آفتاب قریشی کے نزدیک موجود تھا میاں شوکت کو نشانہ بناکر شیل مارا۔ لیکن ایک جانثار نے اپنے سر پر روک لیا۔ اس کے بعد یہیں سے میاں شوکت کا نشانہ لے کر تھری ناٹ تھری کی گولی چلائی گئی۔ یہ گولی ایک سترہ سالہ نوجوان محمد یوسف کی گردن سے پار ہوگئی۔ اس کے بعد انتہائی وحشیانہ انداز میں براہ راست فائرنگ کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ ہجوم نے گلیوں کا رخ کیا۔ پتھراؤ ہونے لگا۔ گلیوں سے ہوتا ہوا ہنگامہ چار بسل کے علاقے میں پھیل گیا۔ ایک گلی میں جہاں نہ ہنگامہ تھا نہ شور و غوغا چند پولیس والے گھسے، اور ایک پچاس سالہ بوڑھے عبدالمجید کا نشانہ لے کر گولی چلا دی۔ دل پر گولی لگی اور بے گناہ ہسپتال پہنچ کر دم توڑ بیٹھا۔ شیلنگ کا عالم یہ تھا کہ بار بار پولیس کے پاس گیس کا ذخیرہ ختم ہو جاتا۔ اس دوران گولیوں سے "شغل" فرمایا جاتا۔ ہیڈ کوارٹر سے گیس آجاتی تو پھر شیلنگ شروع ہو جاتی۔ پولیس کے انداز سے ایسا لگتا تھا کہ وہ دانستہ حالات کو بگاڑنا چاہتی ہے۔ فلیٹوں پر بکتے ہوئے پولیس والے جب فائرنگ یا شیلنگ کرتے تو ایسا معلوم ہوتا جیسے مفتوح علاقے میں گھوم رہے ہوں۔ وہ پولیس جسے لاٹھی پکڑنے کی تمیز نہیں، تھری ناٹ تھری چلا رہی تھی۔ دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی جیسے معمولی جرم پر بغیر وارننگ کے فائرنگ اور متعلقہ ریٹرننگ افسر کی موجودگی میں منتخب رکن قومی اسمبلی پر براہ راست قاتلانہ حملہ کرنے کی کوشش نے عوام کے دلوں میں نفرت کی آگ جلا دی تھی۔ جھاڑی کھاتے کے ایک ہوٹل میں گھس کر پولیس نے بلا جواز توڑ پھوڑ کی۔ عوام نے ایک ٹرک پر پتھراؤ کیا۔ پولیس ٹرک کو آگ لگانے کی کوشش کی اور سڑکوں پر [illegible] کھڑی کردی۔ مارکیٹ سے گاڑی کھاتے تک شیلنگ کے سبب ہزاروں گھروں میں عورتوں اور بچوں کا سانس لینا دوبھر تھا۔ دس سے زائد افراد شدید زخمی ہوئے اور درجنوں گرفتار کرلئے گئے۔ زخمیوں میں سے ۳۲ سالہ علاؤالدین کی حالت سب سے زیادہ تشویشناک ہے۔ اس کی کنپٹی اور بائیں آنکھ گولی لگنے سے ضائع ہوگئی۔ ایک ۱۳ سالہ بچے محمد اسلم کے سینے میں دل کے نیچے گولی لگی۔ ایک چالیس سالہ شخص معین الدین بھی گولی لگنے سے زخمی ہوا۔ اسی شب کو پولیس نے سرے گھاٹ کے علاقے سے لوگوں کو گھروں سے نکال کر گرفتار کیا۔ مقتول محمد یوسف درزی کا کام کرکے اپنے غریب ماں باپ کی کفالت کرتا تھا جب کہ عبدالمجید اپنے بچوں کے لئے سایۂ شفقت تھا۔

۱۷ مارچ کو یوم سیاہ منایا گیا۔ بغیر اپیل اور اعلان کے بازار بند رہے۔ صبح محمد یوسف کا جنازہ اٹھایا گیا تو پولیس کی بھاری تعداد ساتھ رہی۔ تعزیت کے لئے جمع ہونے والوں کو ہراساں کرنے کے لئے کئی شیل پھینکے گئے۔ رات کو پولیس نے لاش لے جانے کی کوشش کی، مگر اس میں کامیاب نہ ہوئی، تو جلوس جنازہ کو منتشر کرنے کی حماقتیں کی گئیں۔ دوسری جانب گیارہ بجے میاں محمد شوکت کو لطیف آباد نمبر ۲ سے ان کے گھر سے گرفتار کر لیا گیا۔ ڈی ایس پی اور دوسرے افسر انہیں اپنے ہمراہ لے گئے۔ میاں شوکت کی گرفتاری کی خبر پھیلتے ہی اتحاد کے کارکنوں میں زبردست اشتعال پھیل گیا۔ لطیف آباد میں کھلے ہوئے بازار بھی بند ہوگئے۔ تلک چوک سے جلوس نکالنے کی کوشش کی گئی مگر پولیس نے زبردست آنسو گیس استعمال کی۔ یہاں بڑے پیمانے پر لوٹ مار بھی ہوئی۔ مظاہرین اور راہ گیروں میں سے جو ہاتھ آیا اس کی نقدی چھین لی گئی اور گھڑیاں اتار لی گئیں۔ اس روز ہزاروں روپے برسر عام لوٹے گئے۔ درجنوں افراد گرفتار کرلئے گئے۔ قومی اتحاد کے رہنماؤں نے تبصرہ کیا کہ اس منظم غنڈہ گردی کے بعد اس اطلاع کی تصدیق ہوگئی ہے کہ جیل سے بعض جرائم پیشہ قیدیوں کو رہا کرکے انہیں پولیس کی وردی پہنا دی گئی ہے جو عوام کو قتل کرنے کے ارادے سے فائرنگ کرتے ہیں اور لوٹ مار میں حصہ لیتے ہیں۔

میاں شوکت کی گرفتاری پر اتحاد کے لیڈروں نے جب مقامی حکام سے رابطہ قائم کیا تو گرفتاری کی تصدیق ہوگئی لیکن یہ بتانے سے انکار کر دیا گیا کہ انہیں کہاں رکھا گیا ہے اور کس دفعہ کے تحت مقدمہ قائم کیا گیا ہے۔ خیال ہے کہ میاں شوکت کو ضلع دادو کے علاقے تھانہ بولا خان کے ریسٹ ہاؤس میں رکھا گیا۔ کیونکہ گرفتاری کے فوراً بعد انہیں جامشورو تھانے پر دیکھا گیا۔ ایک اطلاع کے مطابق ان کے خلاف ڈی پی آر کے تحت مارکیٹ پولیس میں مقدمہ درج کیا گیا

۱۸ مارچ کو اتحاد کی جانب سے دس مقامات پر مظاہروں کا اعلان کیا گیا۔ اس روز پورے لطیف آباد اور شہر کے بیشتر علاقوں میں پولیس اور عوام کے درمیان جھڑپیں ہوتی رہیں۔ لطیف آباد نمبر ۱۰ سے خواتین نے ایک جلوس نکالا جو لطیف آباد نمبر ۲ میں واقع میاں شوکت کے مکان تک آیا۔ سینکڑوں خواتین "محمد شوکت کو رہا کرو" اور "لاٹھی گولی کی سرکار نہیں چلے گی" کے نعرے لگا رہی تھیں۔ حیدرآباد کی تاریخ میں پہلی بار نکلنے والے خواتین کے اس جلوس کو پولیس

روکنے کی سخت کوشش کی لیکن ناکام رہی۔ لطیف آباد اور قلعہ میں مظاہرین نے سڑکوں پر رکاوٹیں کھڑی کر کے ان کو آگ لگا دی۔ پولیس نے [illegible] بے تحاشا شیلنگ کے ساتھ مظاہرین پر فائرنگ بھی کی گئی۔ جب مظاہرین نے تحریک جواب کی ایک دکان کو [illegible] تو پولیس [illegible] ہو گئے۔ بہت سے افراد کو گرفتار بھی کیا گیا۔

۱۹ مارچ کو بھی صورت حال حسب سابق رہی تھی اور لطیف آباد کے علاقے میں زیادہ سنگین واقعات ہوئے۔ قلعہ کے علاقے میں پولیس نے گھر [illegible] میں گھس کر معصوم بچوں کو گرفتار کیا اس پر سینکڑوں خواتین نے دوبارہ جلوس نکالنے کی کوشش کی ان کا کہنا تھا کہ یا تو ہمارے بچوں کو رہا کرو یا ہمیں بھی گرفتار کرو۔ پولیس نے آنسو گیس پھینک کر انہیں منتشر کیا۔ لطیف آباد ۲ کے علاقے میں پیپلز پارٹی کے ایک حامی عبدالستار نے فائرنگ کی جس سے ایک نوجوان اشفاق احمد خان جو اپنی ماں کا اکلوتا سہارا تھا ہلاک ہو گیا۔ اس کے دل میں گولی لگی۔ یہ نوجوان چوڑی کا کام کرتا تھا۔ یہیں پر پولیس فائرنگ سے ایک پندرہ سالہ بچہ محمد اقبال ہلاک ہو گیا۔ اس کا غریب باپ سائیکل کی مرمت کا کام کرتا تھا۔ بچے کے پیر میں گولی لگی اور خون زیادہ بہہ جانے کے سبب وہ جانبر نہ ہو سکا۔ پولیس نے لطیف آباد اور قلعہ کے علاقہ میں کئی جگہ فائرنگ کی۔ کئی افراد زخمی ہوئے۔

۲۰ مارچ کو تشدد اور ظلم کی زیادہ حکمرانی رہی۔ لطیف آباد کے مختلف یونٹوں میں فائرنگ کی گئی۔ لیاقت کالونی میں گولیاں برسائی گئیں۔ لطیف آباد نمبر ۸ میں خواتین پر فائرنگ کی گئی اور گھروں میں گھس کر بچوں کو پکڑا گیا۔ خواتین کے ساتھ یہی رویہ قلعہ کے علاقے میں اختیار کیا گیا۔ خواتین سمیت کئی افراد شدید زخمی ہوئے۔ دوپہر کو پریٹ آباد کے علاقے میں ایف ایس ایف اور پولیس نے عوام پر جم کر فائرنگ کی۔ کئی گھنٹے کی اس لڑائی میں قومی اتحاد کے حلقوں کے مطابق بیس سے زائد افراد ہلاک ہوئے۔ پولیس نے چار لاشیں اپنے قبضہ میں کیں۔ ہسپتال میں بہت سے زخمیوں کے علاوہ چار ہلاک شدگان کی لاشیں پہنچائی گئیں۔ ایک نامعلوم کے علاوہ تین کے نام یہ ہیں۔ آٹھ سالہ محمد یوسف ۱۸ سالہ نذر اور ۵۰ سالہ سبعت اللہ۔ کہا جاتا ہے کہ جن ہلاک شدگان کی لاشیں عوام نے پولیس کو نہیں لے جانے دیں ان کی تعداد تقریباً پندرہ سے زائد ہے۔ یہاں بچوں اور عورتوں کی آہ و بکا اور چیخ و پکار کے باوجود گنجان آبادی اور تنگ گلیوں والی غریب بستی میں پولیس وحشیانہ انداز میں فائرنگ کرتی رہی۔ بہت سے افراد کو گرفتار کیا گیا۔ اگر پریٹ آباد میں شہید ہونے والوں کی تعداد کم سے کم ۲۰ بھی مان لی جائے تو اس طرح ۱۶ مارچ سے ۲۰ مارچ تک صرف پانچ دنوں میں پچیس افراد لقمہ اجل بن گئے۔ انتہائی محتاط اور مصدقہ اعداد کے مطابق انتخابی مہم سے ۷ مارچ تک شہید ہونے والے ۱۰ افراد اس کے علاوہ ہیں۔ اس طرح اب تک صرف حیدرآباد ۳۵ کے لگ بھگ انسانی جانوں کی قربانی دے چکا ہے۔ کراچی کے بعد شاید اتنی بڑی قیمت کسی اور شہر نے ادا نہیں کی۔

گھروں میں گھس کر خواتین پر فائرنگ کے سلسلے میں قومی اتحاد کے حلقوں نے الزام لگایا کہ پولیس کے ہمراہ پیپلز پارٹی کے کارکن اور بدنام غنڈے دندناتے پھر رہے ہیں۔ یہ غنڈے پولیس کی مدد سے محلے محلے قومی اتحاد کے نمایاں کارکنوں کو نشانہ ستم بنا رہے ہیں۔ پریٹ آباد میں پولیس اور ایف ایس ایف نے انسانی زندگیوں کا کھیل کھیلا۔ مرنے والوں میں ایک عورت اور کئی معصوم بچے بھی شامل ہیں۔ ایک ایک گھر کے کئی افراد ہلاک ہو گئے۔ دوسری جانب نہایت بے شرمی سے سرکاری پریس نوٹ میں کہا گیا کہ صرف چند افراد زخمی ہوئے ہیں۔

پریٹ آباد اور پھلیلی میں تمام رات اس واقعہ پر جسے ہلاکو اور چنگیز کی روح بھی دیکھے تو شرمسار ہو جائے، کہرام مچا رہا۔ گھروں سے عورتوں اور بچوں کے رونے کی آوازیں اور لاشوں پر بین کرنے کا منظر جگر چیرے دیتا ہے۔ نواب شاہ اور دوسرے مقامات سے بھی اسی قسم کے بھیانک تشدد اور دہشت گردی کی اطلاعات ملی ہیں۔ آئی جی سندھ مسٹر اسلم حیات کی جگہ ایف ایس ایف کے ڈائریکٹر [illegible] کی بحیثیت آئی جی تقرری کو ان واقعات کے پس منظر میں دیکھا جائے تو معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ تبدیلی کس مقصد کے لئے ہوئی۔

حیدرآباد

میں بازار اور تمام پر رونق علاقے سولہ مارچ ہی سے بند تھے، اور پانچ روز سے شہر میں ہڑتال کی کیفیت تھی، لیکن ۲۰ مارچ کو ایف ایس ایف، پولیس اور سندھ کانسٹیبلری نے پریٹ آباد میں جو خونی کھیل کھیلا اس پر متاثرہ علاقے میں تو کہرام تھا ہی، لیکن لگتا ہے ہر درد مند دل نے محسوس کی، ہر علاقے میں شام غریباں رہی۔ ۲۱ مارچ کو شہر میں مکمل ہڑتال تھی۔ جماعت اسلامی کے دفتر میں عبدالوحید قریشی، ابراہیم اجمیری، محمد عمر قریشی، مرتضیٰ خان، شہزاد محمود

سلیمان ملاح اور دیگر رہنماؤں نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ عبدالوحید قریشی نے کہا کہ پریٹ آباد میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد بیس سے زیادہ ہے۔ چار [illegible] لے گئی تھی جس نے انہیں دفنایا۔ وہ محمد یوسف ولد علی بخش ۵۰ سال، نذیر ولد علی خیر ۱۹ سال، سیت اللہ ولد شمس الدین ۲۵ سال اور عبدالمجید جمیدی دو سطور ۷۰ سال کی تھیں۔ عبدالمجید جمیدی کا بوڑھا باپ لاش نہ ملنے کے سبب دماغی توازن کھو بیٹھا۔ اس فائرنگ میں جہاں ایک گھر کے دو افراد ہلاک ہوئے، وہیں ایک تین سالہ بچے اور عورت نے بھی جام شہادت نوش کیا۔ انہوں نے دیگر ہلاک شدگان کے جو نام فراہم کئے وہ یہ ہیں۔ عبدالمجید ولد مقبول احمد ۲۰ سال، منا ولد عبدالرزاق ۱۰ سال، ۲۰ سالہ عبدالستار ولد عظیم الدین ۴۳ سال، محمد جمیل ولد عبدالرزاق ۲۲ سال، اسلام الدین ولد محمد اسماعیل ۲۰ سال، قادر بخش ولد نبی بخش ۵۵ سال، محمد اسماعیل ولد محمد اسماعیل ۴۰ سال، قادر بخش ولد نبی بخش ۵۵ سال، محمد اسماعیل ولد جیو ۱۰ سال، محمد اقبال ۱۰ سال، اکرم قریشی ۱۹ سال، پرویز ولد علی بخش اور امان اللہ۔ انہوں نے کہا کہ چونکہ پریٹ آباد میں قیامت صغریٰ کا سماں تھا اس لئے فائرنگ پورے نام حاصل نہیں کر سکے ہیں۔

انہوں نے الزام عائد کیا کہ جب مرچ کر پولیس انسانی جانوں کا شکار کھیل رہی تھی، تو ایف ایس ایف کے سابق ڈپٹی ڈائریکٹر اور نئے آئی جی سندھ حیدرآباد میں موجود تھے۔ انہوں نے لیاقت کالونی اور لطیف آباد میں منظم غنڈہ گردی اور لوٹ مار کے واقعات سنائے۔ بتایا گیا کہ لیاقت کالونی کی فائرنگ میں کئی افراد زخمی ہوئے اور ایک ایک گھر سے چار چار افراد کو دروازے توڑ کر گرفتار کر لیا گیا۔ اس کی مثال نوشہ خان ہے جس کے چار بیٹے عرفان، انوار، انصار، اور شمشاد اور ساتھ ہی بھائی عبدالرحمن بھی گرفتار ہوا۔ لطیف آباد نمبر ۵ میں عورتوں پر گھروں میں گھس کر جو فائرنگ کی گئی، اس سے رضیہ بیگم زوجہ محمود حسین، بشیراں زوجہ عبدالمجید، کلثوم زوجہ علی، شکیلہ زوجہ گل محمد خان اور شہاب جہاں زوجہ عادل خان زخمی ہوئیں۔ یہ بھی بتایا کہ نواب شاہ میں ۲۰ مارچ کو ہونے والی فائرنگ میں نو افراد ہلاک اور بے شمار زخمی ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر عظیم صاحب کو جاننے سے پہلے کر سر پھاڑ دیا گیا۔

عبدالوحید قریشی نے کہا کہ حیدرآباد میں حالات کی سنگینی سے ہم نے فوج کے حکام کو مطلع کیا ہے اور ہمارا مطالبہ ہے کہ قتل عام کو روکنے کے لئے شہر فوج کے حوالے کیا جائے۔ میر رسول بخش تالپور نے بھی پریٹ آباد کے واقعات دہراتے ہوئے کہا کہ اس چنگیزیت کی مذمت کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ انہوں نے پریس کانفرنس میں شہر کو فوج کے حوالے کرنے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے صوبائی وزراء پر طبقاتی منافرت پھیلانے کا الزام بھی لگایا اور آئی جی، ڈی آئی جی اور ایس پی پر شدید نکتہ چینی کی۔ قومی اتحاد کے رہنماؤں سے اپیل کی کہ حکمرانوں سے اب کوئی بات چیت نہ کریں۔

ادھر شہر اور لطیف آباد میں پولیس اور مظاہرین کی آنکھ مچولی کا سلسلہ جاری تھا۔ پولیس نے لطیف آباد نمبر ۱۰ میں اس وقت فائرنگ کی جب کچھ لوگوں نے عبدالستار کے مکان کو آگ لگانے کی کوشش کی۔ عبدالستار نے فائرنگ کر کے اشفاق احمد کو ہلاک کر دیا تھا۔ لطیف آباد کے دوسرے علاقوں میں بھی فائرنگ کی گئی اور آنسو گیس پھینکی گئی۔ مظاہرین نے واپڈا کی دو گاڑیوں کو آگ لگانے کی کوشش کی۔ پولیس نے ظلم و تشدد کا نشانہ سب سے زیادہ تلک اور شاہی بازار کے علاقہ کو بنایا۔ جہاں آنسو گیس اور فائرنگ کے سبب لوگ گھروں میں محصور ہو کر رہ گئے۔ شاہی بازار کی ایک تنگ گلی میں جہاں کوئی ہنگامہ اور فساد نہ تھا پولیس کے ایک وحشی سپاہی نے ایک ایسے خوبرو نوجوان کو گولی مار کر ہلاک کر دیا جس کا ذکر کرتے ہوئے قلم کانپتا ہے اور دل روتا ہے۔ نوجوان شجاع الحق صدیقی سات سال لندن میں رہنے کے بعد چند ہفتے قبل اپنے وطن آیا تھا۔ اس کی بیس روز قبل شادی ہوئی تھی اور وہ چند دن بعد اپنی نوبیاہتا دلہن کے ساتھ لندن واپس جانے والا تھا۔ شجاع الحق صدیقی جو مشہور طالب علم لیڈر رضوان صدیقی کا بھائی تھا کی موت نے سنگدلوں کو بھی رلا کر رکھ دیا۔ شجاع الحق صدیقی دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد آنگن میں ہاتھ دھو رہا تھا کہ سپاہی نے گولی ماردی۔ جہاں نہ مجسٹریٹ موجود تھا اور نہ کوئی اور افسر۔ پولیس کی وردیوں میں یہ کون ڈاکو تھے جو اس انداز سے پورے علاقے میں دندناتے رہے؟ اسی شام کو جمعیت العلمائے اسلام کے حاجی کرامت اللہ کو گرفتار کر لیا گیا۔ اس سے قبل تحریک استقلال کے عبدالخالق جی خان کو گرفتار کر لیا گیا تھا۔ ۲۱ مارچ کو بھی میرپور خاص میں گرفتاریاں ہوئیں۔ جماعت اسلامی کے حافظ محمد حیات، عبدالرحیم خان، محمد یوسف آفندی اور ڈاکٹر معصوم علی کو گرفتار کیا گیا۔

ادھر صوبے کے حالات اس نہج پر جا پہنچے ہیں کہ قانون کی عملداری کہیں باقی نہیں رہی اور ادھر سندھ میں اقتدار کی جنگ لڑنے والے انتخابی مہم کے دوران پیرزادہ اور جتوئی کے اختلافات اور زیادہ بڑھے۔ یہ بھی سننے میں آیا کہ پیرزادہ نے صوبائی حکومت پر سنگین الزامات عائد کئے۔ ایک پریس کانفرنس میں پیرزادہ نے

جیسے ہی وزیر داخلہ پیر مظہر الحق شاہ نے ... تقریر کی ... اسی پیش ... چند دیگر وجوہات کی بنا پر مستعفی ہو کر ایک رات اچانک اپنے آبائی گاؤں واپس چلے گئے۔ ... کو بھی اسمبلی ... سے بھی وزیر اعلیٰ کی نہیں چل سکی۔ اس سلسلے میں بہت سی باتیں منظر عام پر آئی ہیں۔ انہوں نے اسلم حیات کو راستے سے ہٹا دیا۔ ... راستے سے ہٹانے پر تلے ہوئے ہیں۔

* ـــــ گولیوں سے زخمی ہونے والے سرے گھاٹ کے علاؤ الدین ۲۳ مارچ کو چل بسے۔
* ـــــ خواتین نے ۲۳ مارچ کو شہر کے خلاف جلوس نکالا۔ جو میاں محمد شوکت کی رہائش گاہ پر ختم ہوا۔
* ـــــ پیپلز پارٹی کے کارکن ... اسی روز ... کو گرفتار کیا۔ اسے معطل کر دیا گیا۔

گھر گھر مورچہ ـــ ناقابلِ تسخیر مورچہ

جب آج کے حالات پر کل کا مورخ تاریخ کا قرض چکائے گا، تو ان خواتین کی جدوجہد کے ذکر پر قلم عقیدت سے جھک جائے گا جن کے معصوم بچے، جوان شوہر اور باپ زخموں سے نڈھال اور تشدد سے چور ہو گئے، تو انہوں نے چوڑیاں اتار پھینکیں، سیاہ دوپٹے سروں پر ڈال لیے اور اپنی کمزور آوازوں سے سڑکوں کو جنگ کا میدان بنا دیا۔ حیدرآباد میں جلوس نکلے اور خواتین نے شکنجوں اور بندوقوں کے سامنے مارچ کیا۔ ... میں جلوس نکلے، میرپور خاص میں خواتین سڑکوں پر آ گئیں۔ شاید اس سے پہلے ہمارے ملک کی عورت اتنی بیدار نہ تھی۔ اس تحریک میں انہوں نے توقع سے کہیں زیادہ اپنا حصہ ادا کیا ہے اور گھر گھر کو مورچہ بنا دیا ہے ناقابلِ تسخیر مورچہ۔

۲۱ حیدرآباد نے یوم پاکستان اس طرح منایا کہ سینکڑوں خواتین نے بیگم میاں محمد شوکت کی قیادت میں لطیف آباد کی سڑکوں پر پیدل مارچ کیا اور جھنڈے اٹھائے گشت کیا۔ یہ جلوس لطیف آباد کی بڑی شاہراہ سے گزرا۔ کچھ خواتین نے خطاب بھی کیا۔ خواتین میاں شوکت اور دوسرے قائدین کی رہائی کے لیے نعرے لگا رہی تھیں۔ یہ جلوس اس سے پہلے نکلنے والے جلوس سے زیادہ منظم اور پُرجوش تھا۔ جلوس میں شریک خواتین کے بازوؤں پر سیاہ پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔ نہ پولیس کی لاٹھیاں روک سکیں نہ بندوقیں ڈرا سکیں۔

اسی روز سرے گھاٹ کے نزدیک رہنے والا ایک ۲۲ سالہ نوجوان علاؤ الدین ولد محمد اسماعیل ہسپتال میں چل بسا۔ ۲۰ مارچ کی فائرنگ میں اس نوجوان کی آنکھ ... گولی لگی تھی۔ یہ نوجوان بھی دوسرے شہیدانِ جمہوریت کی طرح غریب گھرانے کا فرد تھا۔ شہر میں پولیس کے بے رحمانہ اور منتقمانہ رویے کے پیش نظر قومی اتحاد کی جانب سے شہر کو فوج کے حوالے کرنے کا مطالبہ کیا جا رہا تھا۔ یہ مطالبہ اور حلقوں کی جانب سے بھی کیا گیا۔ چونکہ بے شمار جانوں کی ہلاکت کے باوجود حالات کو قابو میں رکھنا پولیس اور ضلعی انتظامیہ کے بس کی بات نہ تھی۔ لہٰذا ۲۴ مارچ کی شب سے شہر کو فوج کے حوالے کر دیا گیا۔ اس کا مقصد ۲۶ مارچ کی ہڑتال کے لیے تدارک کرنا بھی تھا۔

۲۵ مارچ کی صبح میر رسول بخش تالپور اور نواب مظفر کو ان کی قیام گاہوں سے گرفتار کر لیا گیا۔ اسی سہ پہر کو تحریک استقلال کے آغا احمد جان کو بھی گرفتار کیا گیا۔ لیکن تینوں ... دوسرے دن رہا کر دیا گیا۔ نواب مظفر کو سکھر جیل اور میر رسول بخش کو کراچی جیل میں رکھا گیا ہے۔ میاں محمد شوکت کو بھی سکھر جیل پہنچا دیا گیا ہے۔ سکھر جیل میں دوسرے ... علاقوں کے اور بھی کئی رہنما رکھے گئے ہیں۔ ولی خان اور ان کے ساتھیوں کے سبب حیدرآباد جیل چونکہ پہلے ہی معذرت کی تختی لگا چکی ہے، لہٰذا دوسری جیلوں کی رونقیں بڑھانے کا سلسلہ جاری ہے۔ اب دیکھیں وہاں کب "ہاؤس فل" ہوتا ہے۔

۲۵ مارچ کی صبح سے فوج نے سارے شہر میں گشت شروع کر دیا تھا اور مختلف گاڑیوں پر لاؤڈ اسپیکروں کے ذریعے بتایا جا رہا تھا کہ فوج امن امان کی ذمہ دار ہے، لہٰذا کوئی قانون شکنی نہ کرے، وغیرہ وغیرہ۔ ان اعلانات کا مقصد یہ بھی تھا کہ ۲۶ مارچ کو لوگ بلا خوف دکانیں کھولیں، کاروبار ہو، ٹریفک چلے، کارخانوں کا پہیہ گھومے اور سرکاری دفاتر کی چہل پہل کم نہ ہونے پائے۔ مگر اس کے باوجود ۲۶ مارچ کو ایسی ہڑتال ہوئی، بازاروں، سڑکوں اور کاروباری اداروں میں ایسا سناٹا طاری

رہا کہ یحییٰ خان کے خلاف ہونے والی ملک گیر ہڑتال یاد آگئی۔ بہت سے کارخانوں اور سرکاری اداروں میں کام نہ ہوا۔ بینکوں، پوسٹ آفسوں اور دوسرے سرکاری غیر سرکاری اداروں کی حاضری کم رہی۔ سڑکوں پر خاموشی کا ایسا راج تھا کہ دور سے کوئی گاڑی گزرتی تو لگتا سارے شہر کو خبر ہو جائے گی۔ چھوٹے چھوٹے کیبن بھی بند رہے۔ کئی سینماؤں میں شو نہ ہو سکے۔ ایک سینما والے نے حکومت پنجاب کی طرح "عقل مندی" کا ثبوت دیا اور حضرت داؤد حیدر لال حسین کا عرس منایا۔ جزاک اللہ۔

پُر رونق شہر کی خاموشی کو فوجی گاڑیوں کی نقل و حرکت وقتاً فوقتاً توڑتی رہی۔ ۲۶ مارچ کی شب کو کالی روڈ اور قلعہ کے نزدیک دھماکے بھی ہوئے اسی قسم کے دھماکوں کی آواز لطیف آباد میں بھی سنی گئی۔ اخبارات پر سرکاری کنٹرول کے سبب جماعت اسلامی نے متبادل راستہ تلاش کیا ہے۔ سارے پاکستان سے ٹیلی فون پر تازہ بہ تازہ خبریں حاصل کرنے کے بعد ہاتھ سے لکھے ہوئے پوسٹرز کی شکل میں دیواروں پر چسپاں کر دی جاتی ہیں لہٰذا صحیح خبروں کے متلاشی ہجوم در ہجوم دفتر کا رُخ کرتے ہیں۔ یہیں ایک پوسٹر پہ تحریر تھا کہ شاہی بازار اور دوسرے علاقوں میں فوجیوں نے کئی افراد سے انٹرویو کر کے معلوم کیا کہ انہوں نے ہڑتال جبراً کی ہے یا رضامندی سے اور دکانیں خوف سے بند کی ہیں یا احتجاجاً۔ لوگوں نے بے خوفی سے اپنے انٹرویو ریکارڈ کرائے اور بتایا کہ وہ پوری قوم کے ساتھ ہیں۔ ملکی ذرائع ابلاغ پر کنٹرول کے سبب جہاں غیر ملکی نشریاتی اداروں پر انحصار بڑھا ہے، وہیں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ بی بی سی سے اس کے کسی پاکستانی رپورٹر کی رپورٹ نشر ہو جیسا کہ ۲۶ مارچ کو ہوئی تو لوگوں کو مزا نہیں آتا۔ عام آدمی کے بھی سیاسی شعور کا عالم یہ ہے کہ وہ اس ادارے کے پاکستانی اور انگریز رپورٹر کا فرق ڈھونڈ لیتا ہے۔

۲۶ مارچ کو حیدر آباد کے علاوہ ٹھٹھہ، پارکر، نواب شاہ، جیکب آباد اور سانگھڑ میں بھی ہڑتال رہی سب سے دلچسپ واقعہ ٹنڈو الہیار میں ہوا جہاں ہڑتال کی سی کیفیت کے باوجود بازار کھلے ہوئے تھے۔ اس پر خواتین جمع ہو گئیں اور انہوں نے جلوس کی شکل میں بازار میں جا کر اپنی چوڑیاں توڑیں اور ان دکانداروں کے منہ پر دے ماریں جنہوں نے دکانیں کھولی ہوئی تھیں۔ یہ عمل کارگر ہوا اور آناً فاناً تمام دکانیں بند ہو گئیں۔ خواتین نے نعرے لگاتے ہوئے سڑکوں پر گشت کیا۔ ان کی قیادت ایک لیڈی ٹیچر کر رہی تھی جسے اس جرم میں ملازمت سے برطرف کر دیا گیا کہ اس نے میر علی احمد تالپر کی حمایت کی۔ اس خاتون نے جب اپنی تقریر میں پولیس اور پیپلز پارٹی کے افراد کے مظالم کا نقشہ کھینچا، تو ہر شہری تو متاثر ہوتے ہی پولیس والے بھی نمناک آنکھوں سے واپس ہوئے۔

۲۷ مارچ کو حیدر آباد کے علاقے پریٹ آباد اور پھلیلی میں خواتین نے دو جلوس نکالے۔ ان جلوسوں میں ۱۰ مارچ کی فائرنگ میں شہید ہونے والے معصوم بچوں کی مائیں اور بہنیں بھی شامل تھیں۔ یہ جلوس شہداء کی قبروں تک گیا۔ جلوس میں شامل خواتین معروف نعروں کے علاوہ پولیس افسران کو پھانسی دو کے نعرے بھی لگا رہی تھیں۔

۲۸ مارچ کو بھی اسی علاقے میں خواتین نے جلوس نکالا۔ قومی اتحاد کی جانب سے پروگرام کے مطابق قلعہ چوک سے جلوس نکلنا تھا۔ فوج اور پولیس نے اس علاقے کو وقت سے پہلے ہی گھیر لیا تھا۔ فوج نے یہاں جلوس کے شرکاء کو [illegible] روکے رکھا۔ سابق اسمبلی کے ممبر سردار شوکت علی اور غلام عباس قادری نے گرفتاری پیش کی۔ جلوس نکالنے کی کشمکش خاصی دیر ہوتی رہی۔ یہیں ایک فائر کی آواز بھی سنی گئی۔ فوجی دستوں نے مظاہرین کو خاصی تنگ روڈ کے بعد منتشر ہونے پر مجبور کر دیا۔ قومی اتحاد نے پروگرام بنایا ہے۔ کہ لطیف آباد اور شہر کے مختلف علاقوں سے خواتین کے جلوس نکالنے کا سلسلہ جاری رہے گا۔ خیال ہے کہ قومی اتحاد کی جانب سے محلہ وار کمیٹیاں تشکیل دی جائیں گی تاکہ بے حرمتی کا سد باب ہو اور تحریک جاری رہنے کی صورت میں مزاحمت کی قوت پیدا کی جا سکے۔ ★★

عورتوں نے حق ادا کر دیا

ہر دن، روشن تر ـــ ہر جلوس منظم تر

مارچ کے ہنگامہ خیز مہینے کے اختتام میں ایک دن باقی تھا اور شہر ایک بار پھر احتجاج کے کتنے عروج کو چھو رہا تھا تپتے ہوئے موسم کی سخت دوپہر کو سیکڑوں دیہی ہوئی خواتین نے جنم تھانے کو گھیر رکھا تھا۔ یہ خواتین فوج کی کئی رکاوٹوں اور خاردار تاروں کو عبور کر کے یہاں تک پہنچی تھیں۔ علاقہ تھانہ ان کی دسترس میں تھا اور تھانے کے اندر

اور دیواروں پر بوڑھی عورتوں سے لے کر نوجوان لڑکیوں تک کا ایک ہجوم غفیر تھا۔ پرجوش نعروں کے سیلاب میں تھانے کے در و دیوار لرزتے نظر آتے تھے یہ جذباتی منظر جس کسی نے بھی اپنی آنکھوں سے دیکھا شاید وہ اسے مدتوں تک نہ بھلا سکے۔ ویسے تو موجودہ تحریک کا کوئی بھی پہلو ایسا نہیں جسے فراموش کیا جا سکے، لیکن خواتین کی جدوجہد نے پاکستان میں جمہوری تحریکوں میں لازوال حیثیت حاصل کر لی ہے۔ تھانے کے باہر موجود ہزاروں افراد کے دل کو یہی ڈر ستا رہا تھا کہ جس ملک کی عورت اتنی باشعور اور دلیر ہو وہاں کون کس کے حقوق غصب کر سکتا ہے۔

اس سے ایک روز قبل ۱۰ مارچ کو خواتین نے شہر کے مختلف علاقوں ٹنڈو میر محمود، اسلام آباد اور قلعہ سے جلوس نکالے ان تمام علاقوں میں پولیس نے آنسو گیس استعمال کی اور جلوس سے مردوں کو علیحدہ کرنے کے بہانے لاٹھی چارج کیا۔ قلعہ کے علاقے میں آنسو گیس اس وحشیانہ طریقے سے استعمال کی گئی کہ ایک شیل جا کر محترمہ سعیدہ بیگم کو لگا، ان کے سر پر گہرا زخم آیا، انہیں سول ہسپتال پہنچایا گیا۔ خواتین کے ساتھ پولیس کے اس برتاؤ نے خواتین میں احتجاج کی لہر کو اور تیز کر دیا۔

۳۰ مارچ کو قلعہ چوک سے ترکی اتحاد والے جلوس کا اعلان کیا۔ اس کے علاوہ شہر اور لطیف آباد میں جگہ جگہ خواتین جلوس کی صورت میں باہر نکل آئیں۔ پتی ہوئی دوپہر، پھول جیسے بچے گودوں میں اور کئی میل کا پیدل مارچ، مگر اس کے باوجود ولولہ اور شوق کا یہ عالم کہ ادھر شہر کے سات مختلف علاقوں سے جلوس چلے اور ادھر لطیف آباد کے ہر یونٹ سے جلوس برآمد ہوئے۔ شہر میں جن علاقوں سے جلوس نکلے ان میں لیاقت کالونی، ہوشی گھاٹ، پنجرہ پول، جمن شاہ کا پڑ اور قلعہ کے علاقے شامل ہیں شہر میں خواتین کا اتنا بڑا اجتماع پہلے ہوا تھا نہ لطیف آباد میں۔ نوجوان لڑکیوں سے لے کر بوڑھی عورتیں تک سڑکوں پر آ گئی تھیں۔ مگر پھر بھی خاتون رہنماؤں کا کہنا ہے کہ جیسے جیسے دن گزرتے جائیں گے ویسے ویسے زیادہ پرجوش اور ہمارے نئے جلوس پچھلے جلوسوں سے زیادہ منظم اور ولولہ انگیز ہوں گے۔

لطیف آباد کے مختلف یونٹوں کے جلوس گشت کرتے اور نعرے لگاتے ہوئے یونٹ نمبر ۷ میں واقع میاں شوکت کے مکان پہنچے پھر مرکزی جلوس نے بڑی شاہراہ پر گشت کیا۔ جلوس کے ہمراہ گشتی سبیلوں پر پانی پلانے کا انتظام تھا اور بہنوں کے محافظ بھائی ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔ جہاں جہاں سے قوم کی یہ مائیں اور بہنیں گزریں پھولوں کی پتیوں سے ان کے قدم چومے گئے۔ لطیف آباد کے جلوسوں کی قیادت بیگم میاں شوکت، بیگم میجر ثاقب، بیگم شوکت حلیم، بیگم عبدالخالق خان، آنسہ اسماء محمد علی اور آنسہ پروین جاوید نے کی۔ ان خواتین نے اعلان کیا کہ اگر پاکستان کے سارے مرد حوالۂ زنداں کر دیئے جائیں پھر بھی یہ تحریک جاری رہے گی، کیونکہ اب پاکستانی عورت بیدار ہو چکی ہے۔ کلمۂ طیبہ کے ورد کے ساتھ انہوں نے مخصوص نعرے بھی لگائے۔

دوسری جانب اسی دوران شہر میں خواتین کے مختلف جلوس تلک چاڑی پر اکٹھے ہوئے یہاں پولیس اور فوجی جوانوں نے جلوس کو روکنے کی کوشش کی۔ خاردار تار لگائے گئے، منت سماجت کی گئی، دھمکیاں دی گئیں، مگر کوئی حربہ کارگر نہ ہوا۔ آخر کار پولیس نے جلوس میں شامل محافظ نوجوانوں میں سے چار کو گرفتار کر لیا اور قریب ہی تھانے لے گئی۔ خواتین اس پر مشتعل ہو گئیں۔ انہوں نے رکاوٹیں عبور کر کے اور آگے بڑھ کر تھانے کا گھیراؤ کر لیا تھانے کا عملہ اس دوران معطل اور بے بس رہا۔ ڈیڑھ گھنٹے تک خواتین نے نعروں کے شور پر تھانے کو کھلونا بنائے رکھا۔ ان کا مطالبہ تھا کہ یہ چار نوجوان رہا کرو، ورنہ ہمیں بھی حوالات میں لے چلو۔ وہ تھانے کے آہنی دروازے اور دیواروں پر چڑھ گئیں۔ میز کرسیوں پر قابض ہو گئیں اور کمروں میں گھس گئیں۔ یہیں باہر ایک بوڑھی خاتون نے انسپکٹر کو بدتمیزی کرنے پر طمانچہ رسید کیا، جس کا عوام نے تالیاں بجا کر خیر مقدم کیا۔ نماز کا وقت ہوا تو کچھ عورتوں نے تھانے کے دروازے پر مصلیٰ بچھا دیا۔ اندر تھانے میں "بھٹو شاہی نہیں چلے گی"، "قاتل ٹولے کی سرکار نہیں چلے گی۔" اور "ہمارے بھائیوں کو رہا کرو" کے علاوہ بے شمار نعرے لگ رہے تھے۔ باہر ہزاروں افراد یہ ولولہ انگیز منظر دیکھ رہے تھے۔ محافظ دستے بے بس ہو کر رہ گئے تھے۔ خواتین کے ہاتھ میں ایک ایسا بینر کارڈ بھی تھا جس پر تحریر تھا کہ "کیا ہم نے تمہیں اس دن کے لیے جنا تھا کہ ہم پر ہی گولی چلاؤ۔" کچھ خواتین نے چوڑیاں اتار کر بھی پولیس کے سامنے پھینکیں۔ جلوس میں جہاں پڑھی لکھی نوجوان لڑکیاں تھیں، وہیں پچاس اور ساٹھ سال کی ایسی بوڑھی مائیں بھی تھیں جنہیں بس اتنا معلوم تھا کہ "پولیس ظالم ہے۔"

دانشمند فوجی افسروں نے اس صورت حال کو اس طرح نمٹایا کہ چاروں گرفتار نوجوان رہا کیے گئے اور جلوس شان سے گاڑی کھاتہ چوک کی طرف روانہ ہوا۔ جب جلوس گاڑی کھاتہ چوک پر پہنچا تو چاروں اطراف سر ہی سر تھے۔ اس جلوس کی قیادت بیگم غلام عباس قادری، زاہدہ بیگم، آنسہ عذرا زیدی اور دوسری خواتین کر رہی تھیں۔ گاڑی کھاتہ چوک پر دفعہ ۱۴۴ کے پرخچے اڑانے کا اعلان کر رہا تھا۔ یہاں تنبیہ کے باوجود مجمع منتشر نہ ہوا تو آنسو گیس کا حربہ استعمال کیا گیا۔ اس کے باوجود خواتین نہ ہٹیں۔ یہاں پر خواتین نے پاکستان

CamScanner

نماز عصر ادا کی اور جلسۂ عام کے بعد قلعہ چوک کی طرف روانہ ہوئیں۔ قلعہ چوک پر بھی خاصی دیر دھرنا دے کر بیٹھنے کے بعد یہ جلوس منتشر ہوا۔

خواتین کا جلوس منتشر ہونے کے بعد مردوں کے جلوس کی باری تھی۔ قلعہ چوک کو فوج اور پولیس نے بہت دیر سے گھیر رکھا تھا۔ اس کے باوجود ہزاروں افراد جمع ہوگئے تھے جو جماعت اسلامی کے سیکرٹری عبدالوحید قریشی کو جلوس کی صورت میں شاہی بازار سے قلعہ چوک تک لائے۔ اس جلوس میں امیر جماعت اسلامی حیدرآباد محمد عمر قریشی کو بھی شریک ہونا تھا مگر انہیں دوپہر کو ہی گرفتار کر لیا گیا۔ ڈی ایس پی نے ضروری گفتگو کے لئے دفتر بلایا اور یہاں سے حوالات پہنچا دیا گیا۔ بہرحال یہ رسم عبدالوحید قریشی نے نبھائی۔ عبدالوحید قریشی نے ہجوم کے باہر عوام سے خطاب کیا۔ جلوس جب قلعہ چوک پہنچا، تو فوج نے خاردار باڑ بچھا کر تنبیہ کی کہ اس سے آگے نہ بڑھا جائے، مگر عبدالوحید اور محبوب قریشی نے کلمۂ طیبہ کی گونج میں اس رکاوٹ کو پار کیا۔ آخر میں انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ گرفتاریوں کے بعد جب ہجوم سے منتشر ہونے کے لئے کہا گیا، تو عوام نے مطالبہ کیا کہ پہلے پولیس کو ہٹایا جائے۔ ورنہ ہم منتشر نہیں ہوں گے۔ آخر یہ مطالبہ منظور ہوا اور پولیس کو "پسپا" ہونا پڑا۔

۳۱ مارچ نسبتاً پرسکون گزرا۔ صرف خواتین کے نصف درجن جلوسوں پر ہی احتجاج کا اٹھارواں دن ڈھل گیا۔ یہ جلوس شہر اور لطیف آباد کے مختلف علاقوں میں نکالے گئے۔

یکم اپریل کو جمعہ کا دن تھا۔ علماء نے اسے "یوم جہاد" قرار دیا۔ مدرسوں کے طالب علم اور مساجد کے ائمہ کرام بینر اور کتبے ہاتھوں میں لئے میدان میں آگئے۔ مارکیٹ سے جلوس روانہ ہوا اور ٹلک چاڑی، اسٹیشن روڈ اور گاڑی کھاتہ سے ہوتا ہوا قلعہ کے نزدیک ختم ہوا۔ جلوس کی قیادت حافظ محمد اسحاق اور مولانا نور محمد نے کی۔ جلوس کو خاردار تار بچھا کر کئی مقامات پر روکنے کی کوشش کی گئی، لیکن نعرۂ تکبیر اللہ اکبر کی گونج اور کلمۂ طیبہ کا ورد کے ساتھ جلوس اپنی منزل تک پہنچا۔

نماز جمعہ کے بعد شہر اور لطیف آباد میں خواتین کے جلوسوں کا راج تھا۔ یہ جلوس کالی موری، رشی گھاٹ، پکا قلعہ، ہالا روڈ، شاہی بازار، ہیرآباد گلی، فردوس کالونی، ہوزاڈ کالونی اور لطیف آباد نمبر ۱۰ اور نمبر ۷ سے نکالے گئے۔ لطیف آباد کے جلوسوں کی قیادت بیگم عبدالخالق، بیگم شوکت جہلم اور فضل الٰہی نے کی۔ شہر کے جلوس زاہدہ بیگم، آنسہ شکیلہ اور دوسری باہمت خواتین نے ترتیب دیے۔ رشی گھاٹ کا جلوس جب شہاب سینما کے نزدیک سے گزرا، تو پیپلز پارٹی کے کچھ حامیوں نے سوڈے کی بوتلیں اور پتھر پھینکے۔ اس سے کئی عورتیں زخمی ہوگئیں۔ ٹلک چاڑی پر جلوس نے دوسرے جلوسوں کی شمولیت کے سبب مرکزی جلوس کی صورت اختیار کر لی۔ یہاں پر پولیس کی فائرنگ سے ایک عورت اور دو بچے زخمی ہوئے۔ اس سے قبل بھی خاردار تاروں کے ذریعے خواتین کو روکنے کی کوشش کی گئی تھی۔ گاڑی کھاتہ چوک پر اس جلوس میں مزید جلوس شامل ہوگئے۔ یہاں قائدین نے ایک بس پر چڑھ کر خطاب کیا۔ یہاں پھر شیلنگ کی گئی مگر جلوس قلعہ چوک تک جا پہنچا۔ قلعہ چوک سے جب خواتین سٹی کالج روڈ پر پہنچیں، تو پیپلز پارٹی کے ایک "تازہ نمک خوار" کے گھر سے پتھراؤ کیا گیا۔ اس پتھراؤ سے ایک فوجی افسر بھی زخمی ہوا۔ جب جلوس نشاط سینما کے نزدیک پہنچا، تو پہلے سے موجود غنڈوں نے پتھراؤ شروع کر دیا اور سوڈے کی بوتلیں پھینکی جانے لگیں۔ اس کے بعد فائرنگ شروع ہوگئی۔ یہ ہنگامہ کافی دیر جاری رہا۔ فائرنگ کرنے والوں کا تعلق پیپلز پارٹی کے عہدیدار اور نشاط سینما کے مالک انور میمن سے تھا۔ فوج نے خاصی تگ و دو کے بعد حالات پر قابو پایا۔ چار افراد زخمی ہو کر ہسپتال پہنچے۔ پتھراؤ کے سبب پٹرول پمپ اور ایک پوسٹ آفس کو نقصان پہنچا۔ فوج نے علاقے کی ناکہ بندی کر کے کچھ افراد کے قبضے سے اسلحہ بھی برآمد کیا۔ انور میمن سمیت تقریباً پندرہ افراد گرفتار کئے گئے۔ انہیں بعد ازاں رہا کر دیا گیا، جب کہ اسی شب پولیس نے بغیر کسی جواز کے قومی اتحاد کے حامیوں کے گھروں پر چھاپے مار کر این ڈی پی کے ممتاز خٹک سمیت ۲۵ افراد گرفتار کر لیے۔ لطیف آباد میں پولیس نے گھروں کے دروازے توڑ کر اور دیواریں پھلانگ کر مطلوبہ افراد کو برآمد کیا۔ دروازے نہ کھلے، تو دیواریں توڑ دی گئیں۔ گرفتاریاں ان فہرستوں کے مطابق کی گئیں، جو پیپلز پارٹی کے مقامی امیدوار بنا کر دیتے رہے ہیں۔ شہر کے بعض دوسرے علاقوں میں بھی گرفتاریاں کی گئیں۔

اس وحشیانہ اور جانبدارانہ سلوک کے سبب شدید اشتعال پھیلا۔ ایک اطلاع کے مطابق فوج اس کارروائی سے لاعلم تھی۔ لطیف آباد کے بعض یونٹوں میں بازار بند ہو گئے اور لوگوں نے ہڑتال کر کے غم و غصہ کا اظہار کیا۔ دو روز قبل بیگم میاں شوکت نے لطیف آباد کی خواتین سے اپیل کی تھی کہ ۲ اپریل کو تین بجے دن یونٹ نمبر ۷ کے نرسری پارک میں بڑی تعداد میں جمع ہوں۔ خواتین نے ہزاروں کی تعداد میں ان کی آواز پر لبیک کہا۔ سخت دھوپ اور لو چلتے موسم کے باوجود خواتین کی ٹولیاں نرسری پارک پہنچیں۔ یہاں بیگم میاں شوکت، بیگم ہاشمی، بیگم عبدالخالق خان، بیگم مہر ثاقب نے خطاب کیا۔ جلوس کی قیادت ان خواتین کے علاوہ بیگم شوکت جہلم، آنسہ اسماء محمد علی، پروین جاوید اور دوسری خواتین نے کی۔ پٹھان خواتین، فضل الٰہی حسب سابق نمایاں تھیں۔

بیگم میاں شوکت نے اپنی تقریر میں تاریخی احتجاج پر خواتین کا شکریہ ادا کیا اور اس عزم کا اعادہ کیا کہ تحریک کی کامیابی تک خواتین چین سے نہ بیٹھیں گی۔ انہوں نے کہا:

"ذرا بیچ کے بدترین ظلم کو روکنے اور اپنے بچوں اور بھائیوں کی حفاظت کے لیے پاکستان کی بیٹیاں اور مائیں سڑکوں پر نکل آئی ہیں۔ بیگم عبدالخالق نے نواب شاہ میں خواتین کے جلوس پر فائرنگ کی شدید مذمت کی اور تحریک پاکستان کا حوالہ دے کر کہا، ماضی کی طرح ہم آج بھی کامیاب ہوں گے۔" یہ جلوس جسے بلاشبہ اب تک نکلنے والے خواتین کے جلوسوں میں سب سے بڑا جلوس کہا جا سکتا ہے۔ مختلف شاہراہوں پر گشت کرتا ہوا بیگم شوکت کے مکان تک پہنچا۔ یہاں سے لطیف آباد یونٹ ۸ اور ۱۰ کے بعد لطیف آباد ۱۰ کی طرف روانہ ہوا۔ جلوس میں شامل خواتین میں سے اکثر، بوڑھی اور ضعیف خواتین بھی تھیں۔ مگر کئی میل کا پیدل سفر انہوں نے عزم و حوصلے سے طے کیا۔ جلوس کے آگے چند خواتین نے قرآن پاک سروں پر اٹھا رکھے تھے۔ بینرز اور پلے کارڈز پر یہ نعرے تحریر تھے: "ہٹاؤ ظلم بے حیائی، تیرا نام ہے جمہوریت شاہی" ― "جعلی ممبروں پر لعنت" "تمہارا شوکت کہاں ہے۔ جو عورت سے ٹکرائے گا، مٹی میں مل جائے گا۔" "چل چل جیسل چلیں" "الیکشن کمیشن استعفا دو" "بھٹو استعفا دو" "اور پاک فوج کو ہمارا سلام۔"

فوج کی بڑی تعداد جلوس کے آگے پیچھے چل رہی تھی۔ جلوس میں شامل ہونے والے مردوں کو کئی مقامات پر علیحدہ کیا گیا۔ جب جلوس لطیف آباد ۱۰ کی طرف مڑا، تو اچانک تھانے میں جا گھسا۔ ہزاروں خواتین نے تھانے پر قبضہ کر لیا۔ تھانے کا عملہ ایک کمرے میں جا چھپا۔ خواتین کا مطالبہ تھا کہ گزشتہ رات جن بے گناہوں کو گھروں کے دروازے توڑ کر گرفتار کیا گیا انہیں رہا کیا جائے کئی گھنٹے تک تھانہ خواتین کے نعروں سے گونجتا رہا۔ آخر ایک فوجی افسر نے قرآن پاک پر ہاتھ رکھ کر قسم کھائی کہ وہ ضلعی انتظامیہ سے بات کر کے گرفتار شدگان کو رہا کرا دیں گے۔ خواتین ایک دن کا وقت دیں۔ اس یقین دہانی پر گھیراؤ ختم کیا گیا۔ ادھر یہ سلسلہ جاری تھا ادھر شہر میں تین بجے سہ پہر سے فوج نے شہر کی سب سے معروف شاہراہ سٹیشن روڈ کو تلک چاڑی سے ریل کی کراسنگ تک سنسان کر دیا تھا۔ لاؤڈ سپیکر پر دوکانیں بند کرنے کا حکم دیا گیا اور اس سڑک سے ٹریفک تک کے گزرنے کی ممانعت کر کے کرفیو کا سماں باندھ دیا گیا۔ یہ صورت حال آٹھ بجے شب تک رہی۔ اس علاقے کے دو سینماؤں میں فلم شو نہ ہو سکے۔ ان حفاظتی اقدامات کے سبب جن کا مقصد گاڑی کھاتہ کے مرکزی علاقے میں جو لاہور کے چیرنگ کراس اور کراچی کے ریگل کی حیثیت رکھتا ہے۔ محض جلوسوں کو جمع ہونے سے روکنا تھا یا افواہ بھی پھیلی کہ جناب بھٹو سنٹرل جیل میں خان عبدالولی خان سے ملاقات کے لیے تشریف لاتے ہیں۔ یہ افواہ تصدیق شدہ خبر کے انداز میں مختلف مقامات کے ساتھ کئی دن تک گشت کرتی رہی۔ سٹیشن روڈ کی ناکہ بندی کے باوجود چھوٹی گھٹی اور قلعہ کے علاقے سے بڑے جلوس نکالے۔ ان جلوسوں نے تلک چاڑی اور دوسرے علاقوں میں گشت کیا۔ ایک جلوس کی قیادت پیر علی احمد کی صاحبزادی نے بھی کی۔

۳ اپریل کو فوج نے پھر تلک چاڑی سے گاڑی کھاتہ تک بازار بند کرا کر ناکہ بندی کر دی۔ اس روز قومی اتحاد نے گاڑی کھاتہ کی مسجد اورنگ زیب سے جلوس نکالنے کا اعلان کیا تھا۔ لیکن بقول قومی اتحاد کے رہنماؤں کے مسجد میں تالا ڈال دیا گیا۔ جس کے سبب وہاں ظہر اور عصر کی نمازیں نہ ہو سکیں۔ قومی اتحاد نے دفتر جماعت اسلامی کے نزدیک لاکھا مسجد سے جلوس نکالا۔ جلوس کی قیادت جمعیت العلمائے اسلام کے مولانا عبدالحق کر رہے تھے۔ اس جلوس نے رسالہ روڈ، قاضی عبدالقیوم روڈ، نیا پل اور سٹیشن روڈ کے علاقے میں گشت کیا۔ جلوس پکا قلعہ چوک پر ختم ہوا۔ یہاں مولانا عبدالحق اور محمد علی مجددی نے خطاب کیا۔ جلوس کے اختتام کے بعد جب لوگ منتشر ہو رہے تھے، تو پولیس نے اندھا دھند شیلنگ شروع کر دی۔ کچھ افراد کو گرفتار بھی کیا گیا۔ ادھر لطیف آباد تھانے سے فوجی افسر کے وعدے کے مطابق گزشتہ روز کے گرفتار شدگان رہا کر دیئے گئے۔ رہائی کی تصدیق کے لیے خواتین کا جلوس دوسرے روز بھی تھانے گیا۔

۴ اپریل کو شہر اور لطیف آباد میں خواتین کے پانچ جلوس نکالے گئے۔ ان جلوسوں کی قیادت بیگم نواب یامین، بیگم عبدالخالق خان، زاہدہ بیگم اور فضل بی بی نے کی۔ خواتین رہنماؤں نے جلوسوں سے خطاب کرتے ہوئے اپنے مطالبات دہرائے اور قومی اتحاد کو یقین دلایا کہ جمہوریت کی جنگ میں پاکستانی مردوں کے ساتھ عورتیں بھی شانہ بشانہ مصروف عمل رہیں گی۔ ۵ اپریل کو اعلان کے مطابق قومی اتحاد نے حالی روڈ سے جلوس کا اہتمام کیا۔ مولانا عبدالحق قیادت کر رہے تھے۔ یہاں مولانا عبدالحق، محمد علی مجددی، سردار خان، عبدالرحیم گندی اور محمد یعقوب نے تقریریں پیش کیں۔ اس جلوس کے علاوہ کئی مقامات سے خواتین کے جلوس نکالے گئے۔ ٹنڈو اللہ یار میں خواتین کا بڑا جلوس نکالا گیا۔ اسی شب سے راتوں کو اذانیں دینے کا سلسلہ شروع کیا گیا۔

۶ اپریل کو خواتین کے پانچ سے زائد جلوس نکالے گئے۔ ایک جلوس لطیف آباد ۸ کے نرسری پارک سے یونٹ نمبر ۱۰ تک گیا۔ دوسرے جلوس شاہی بازار، قلعہ، چھوٹی گھٹی اور گجراتی پاڑہ سے نکالے گئے۔ حالی روڈ سے بھی ایک جلوس نکلا۔ ان جلوسوں کی قیادت بیگم میاں شوکت، بیگم عبدالخالق خان، فضل بی بی، بیگم میر ثاقب، بیگم ہاشمی اور

بیگم نواب سیّد امین سنے کی لطیف آباد کا جلوس اس حالت میں نکلا کہ ایک روز قبل فوج نے لاؤڈ سپیکر پر جلوس نکالنے والوں کو تنبیہ کی تھی۔ اُدھر قومی اتحاد کے دفتر میں رضاکارانہ گرفتاریاں پیش کرنے کے خواہشمندوں کی جانب سے بڑی تعداد میں نام لکھائے جا رہے ہیں۔

حیدرآباد میں خواتین کی جانب سے جلوس نکالنے کا آغاز یوں تو تحریک کی ابتداء سے ہو گیا تھا لیکن ۲۳ مارچ سے جلوسوں کا جو سلسلہ شروع ہوا ہے، وہ اب تک بلا ناغہ جاری ہے۔ خواتین روزانہ دوپہر کو چلچلاتی دھوپ میں لطیف آباد اور شہر کے مختلف مقامات سے جلوس باقاعدگی سے جمع ہو جاتی ہیں جیسے وہ کسی فرض کی ادائیگی کے لیے جا رہی ہوں۔ وہ اب تک شہر کے ہر کونے سے سو سے زائد جلوس نکال چکی ہیں اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے، بلکہ اب محفل میلاد کرانے کی طرح جلوس میں جانے کے لیے خواتین میں باقاعدہ مقابلہ ہوتا ہے۔ غرض آج کل ہر گھر کا موضوع نت نئے نعرے اور جلوسوں کے قصے ہیں۔ ایسا لگتا ہے خواتین کے جلوس سیلاب کی طرح امڈ پڑے ہیں، جیسے کسی تند و تیز دریا کا بند ٹوٹ جائے اور پانی روکے نہ رکے۔

تیسری دُنیا کی مخلوق

مردوں کے بعد جب خواتین اور بچوں نے بڑے بڑے جلوس نکالے تو خواجہ سراؤں سے نہ رہا گیا۔ وہ بھی اپنی ڈھولک سمیت میدان میں آ گئے۔ "تیسری دنیا" کی اس مخلوق نے بھی دو جلوس نکالے۔ ۳ اپریل کے جلوس کی قیادت نگینہ نے کی۔ یہ جلوس ہیرآباد، فال کالونی اور مارکیٹ کی شاہراہوں سے گزرا۔ جلوس کے شرکا ڈھولک بجا کر نعرے لگا رہے تھے۔ خواجہ سراؤں کا مقبول سیاسی گیت یہ ہے۔

ایوب آیا	مَیں نہ بولی
یحییٰ آیا	میں نہ بولی
بھٹو آیا	میں نہ بولی
دوبارہ جو آیا	پھر میں بولی
چلاؤ گولی	چلاؤ گولی

اس کے علاوہ وہ "تو کرسی چھوڑ کر آجا" ماہیا گیت کی صورت میں گا رہے تھے۔

ذکر کچھ اسیروں کا

میاں محمد شوکت کے بارے میں ہم نے قبل از وقت ہی یہ اطلاع دی تھی کہ انہیں سکھر جیل لے جایا گیا ہے۔ یہ خبر سرکاری حلقوں کے دیئے گئے تاثر پر مبنی تھا تا کہ ان سے ملاقات پر اصرار کرنے والے خاموش ہو جائیں۔ ورنہ ۱۸ مارچ کو گرفتاری کے بعد سے وہ ۱۹ مارچ تک تھانہ بڑہ خان کے ریسٹ ہاؤس میں ہی تھے۔ ۲۰ مارچ کو انہیں سنٹی تھانے میں رکھا گیا، جہاں سے نارا جیل لے جایا گیا۔ مگر جگہ نہ ہونے کے سبب حیدرآباد سنٹی تھانے لایا گیا۔ سٹی تھانے سے دو بجے شب انہیں ایک وین میں آٹھ سپاہیوں اور ایک ایس آئی کے ہمراہ سکھر کے لئے روانہ کیا گیا۔ ۲۱ مارچ کو سکھر سے اطلاع ملی کہ میاں شوکت اب واقعی سکھر پہنچ چکے ہیں۔ بعد ازاں بیگم شوکت نے بھی ان سے ملاقات کی۔ غلام عباس قادری اور شوکت ہاشم کو بھی سکھر جیل پہنچا دیا گیا ہے۔ حیدرآباد سے اب تک گرفتار ہونے والے رہنماؤں میں میاں محمد شوکت کے بعد میر رسول بخش، نواب مظفر، عبدالخالق خان، حاجی کرامت اللہ، شوکت ہاشم، غلام عباس قادری، عبدالوحید قریشی، محمد حسن قریشی اور مولانا عبدالحق شامل ہیں۔ جب کہ پولیس احمد یوسف، نواب یامین اور عبدالسلام خان کو تلاش کر رہی ہے۔ گرفتار شدہ کارکنان کی تعداد بے شمار ہے۔ سیّد علی احمد تالپور اور مولانا شاہ احمد نورانی حیدرآباد سے باہر گرفتار کیے گئے۔

جیل سے اطلاعات ملی ہیں کہ وہاں رہنماؤں کے ساتھ بہتر سلوک نہیں کیا جا رہا۔ عزیزہ دانہ صاحب کو ملاقاتوں میں تکلیف تو کوئی بات نہیں، لیکن دل کو کے لیے صاف

دل پر جبر کرنا ... اسیروں میں اخلاقی مجرموں کو ساتھ رکھنا اذیت میں شمار کیے جا سکتے ہیں۔ نواب شاہ میں مولانا عباسی کے چیف الیکشن ایجنٹ انعام اللہ ملوں جو نواب شاہ مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری بھی ہیں، کو گرفتار کر کے مورو جیل میں رکھا گیا اور مولانا عباسی کے الیکشن ایجنٹ بننے کی سزا کے طور پر جسمانی اذیت دی گئی کہ اندیشہ ہے وہ کبھی دوبارہ توازن بحال نہ کر سکیں گے۔ انعام اللہ خان اگرچہ ضمیر و انصاف کے آدمی ہیں۔ لیکن ان کی بیرک میں بدنام قاتلوں کو چھوڑ دیا گیا۔ جیل والے انہیں کئی رات تک [illegible] سونے نہ دیتے۔ انعام اللہ خان کی بیگم نے الزام عائد کیا ہے کہ یہ سب کچھ وزیر داخلہ کے علم میں ہو رہا ہے۔ مولانا سلیمان طاہر نے بھی ایک بیان میں الزام لگایا ہے کہ نواب شاہ میں انتظامیہ پر طبقہ ... انتقامی کارروائیاں کر رہی ہے۔

سڑکوں پر عورتوں کی حکمرانی

حکمرانوں کو ماننے سے انکار

اگر صرف لاہور میں پنجاب کی جعلی اسمبلی کے خلاف عوام کا تاریخی احتجاج جاری تھا اور عین اسی وقت وارث [illegible] سندھ کے اس دور افتادہ شہر حیدرآباد میں ہزاروں کی تعداد میں خواتین اور مرد شہر کے کونے کونے سے نکل آئے تھے۔ ـــــ ـــــ خواتین کے جلوسوں کی بات ہو تو دل چاہتا ہے ـــــ اس شاندار جلوس کی روداد لکھوں جو ٹنڈو میر محمود سے نکلا اور جس کی قیادت نسرین تالپور، شاہین تالپور (میر رسول بخش کی صاحبزادیاں) اور [illegible] کر رہی تھیں، مگر نگاہ بس [illegible] منظر سے بھی تو نہیں ہٹنا چاہتی جو ہزاروں افراد نے لطیف آباد سے شہر پہنچنے والے جلوس کے موقع پر دیکھا اور جس کی قیادت بیگم میاں شوکت، بیگم شوکت حلیم، بیگم عبدالخالق، بیگم کریم بخش نظامانی، بیگم میر ثاقب، پروین جاوید، اسماء محمد علی اور فضل بی بی کر رہی تھیں۔ وہاں اس جلوس کی عظمت اور جذبے کو بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ جو فریدس کالونی اور لیاقت کالونی سے نکلا اور جس کی قیادت [illegible] کر رہی تھیں، [illegible] جو ہیرآباد سے نکلا اور جس کی قیادت [illegible] مقبول اور [illegible] کر رہی تھیں۔ دل مظلوموں کی بستیوں پریٹ آباد، پنجرہ پول، گجراتی پاڑہ، سرفراز کالونی، تلک آباد، گلوشاہ، کالی روڈ، پٹھان کالونی اور قلعہ سے نکلنے والے ان جلوسوں پر بھی داد دینے کی اجازت چاہتا ہے جو بیگم غلام عباس قادری، زلیخا خاتون اور دوسری باہمت خواتین کی زیر قیادت نکلے۔

مگر کس کس جلوس کا تذکرہ تفصیل سے کروں اور کسے تشنہ چھوڑ دوں۔ کاش میری بہت سی آنکھیں اور بہت سے وجود ہوتے کہ ان کی داستان لکھ سکتا۔ دل چاہتا ہے ان معصوم بچوں، بچیوں اور ہر جانوں [illegible] جو اپنی ماؤں کی انگلی پکڑے سینے سے چمٹے، تاریخ کا لازوال کردار بن گئے ہیں۔ لیکن یہ تو ایک دو کا تذکرہ ہے۔ صرف ۹ اپریل کے چند گھنٹوں کا ذکر ہم نے بہت سے جلوسوں کو شاندار اور تاریخی لکھا ہے مگر اب ایسا لگتا ہے کہ تاریخ لکھنے کے اس عمل میں الفاظ بے معنی ہو کر رہ گئے ہیں۔ خوش قسمت رہ ہے جو ان جلوسوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے دل میں سمو لیتا ہے۔

۷ اپریل کو بیگم پروفیسر غفور مختصر دورے پر حیدرآباد پہنچیں۔ وہ لطیف آباد اور دوسرے علاقوں میں شہید اور زخمی ہونے والوں کے گھر پر گئیں۔ ان کے ہمراہ بیگم میاں شوکت، بیگم میر ثاقب، پروین جاوید اور دوسری خواتین تھیں۔ وہ سب سے پہلے یونٹ ۱۰ کے پیچھے شہید اسرار احمد کے گھر گئیں۔ اسرار کو کالی روڈ کی نماز گاہ میں گولی لگی تھی۔ اسرار کی لاش کے لیے اس کے ورثاء رات تک [illegible] پھرتے رہے۔ یہاں سے تعزیت کے بعد وہ کمسن شہید [illegible] سالہ اقبال کے گھر گئیں۔ اقبال کا گھر بھی یونٹ [illegible] میں ہے۔ اسی یونٹ کے تیسرے شہید التفات احمد کی بوڑھی ماں سے تعزیت کے بعد بیگم پروفیسر غفور یونٹ ۱۰ کے نوجوان شہید عبدالغفار کے گھر گئیں۔ یہ تمام شہید انتہائی غریب اور خستہ حال گھرانوں کے فرد تھے۔ ان کی بے وقت موت نے ان گھرانوں کی تنگ دستی میں اور اضافہ کر دیا ہے۔ بیگم غفور یونٹ ۱۰ کے [illegible] اللہ کے

گھر بھی گئیں جس کا انھیں نماز جنگ میں چھرے لگنے سے صانع ہو گئیں۔ رحمت اللہ کنڈ ڈسپنسری کے اپنے بچوں کا پیٹ پالتا تھا۔ رحمت اللہ کی عیادت کے بعد وہ یونٹ ۲۸ کے ایک جبری فروش جوان کے گھر عیادت کے لئے گئیں۔ جہاں بھی نماز جنگ میں زخمی ہوا تھا۔ بیگم مظفر نے تعزیت اور عیادت کے ساتھ ساتھ کچھ گھرانوں کی مالی امداد بھی کی۔
اسی شام کو اسلام آباد اور بھائی خان جاڑی کے علاقے سے خواتین کے دو جلوس نکالے گئے۔ ان جلوسوں کی قیادت بیگم عبدالخالق خان اور بیگم عباس قادری نے کی۔ بعد نماز عصر مارکیٹ کی مسجد سے قومی اتحاد نے جلوس نکالا۔ جہاں پروگرام کے مطابق شیخ عبدالستار، محمد ذکی، عبدالرشید اور عبدالرؤف نے گرفتاریاں پیش کیں۔ ہجوم نے حسب سابق انہیں نعروں کی گونج میں رخصت کیا۔ ۱۰ اپریل کو شہر اور لطیف آباد سے کئی جلوس نکالے گئے۔ خواتین نے ریشم گلی، اسلام آباد، سٹیشن روڈ، تلک چاڑی اور لطیف آباد سے جلوس نکالے۔ ان جلوسوں کی قیادت بیگم نواب پامین، بیگم نواب مظفر، بیگم عبدالخالق، بیگم عباس قادری اور فضل بی بی نے کی۔ علامہ نے یونٹ ۸ کی مسجد سے مولانا اسحاق، مولانا نور محمد اور مولانا افسر علی کی زیر قیادت جلوس نکالا۔ اسی روز دس سال سے کم عمر بچوں نے بھی کئی جلوس نکالے گئے۔ خواتین کے جلوس میں وہی شان و شوکت برقرار تھی۔

۱۰ اور ۱۱ اپریل کے دن نسبتاً پرسکون گزرے، لیکن ۱۲ اپریل کا دن شہر میں ہنگامہ آرائی کے ساتھ طلوع ہوا۔ اس کے باوجود کہ قومی اتحاد نے اعلان کیا تھا کہ اگر کوئی شخص دکان کھولنا چاہے، تو بے شک کھولے کہ ہڑتال کی اپیل کیونکہ سندھ میں نہیں کی گئی ہے۔ شہر میں از خود مکمل اور منظم ہڑتال رہی۔ تمام بازار اور کاروباری اداروں کے علاوہ رکشے اور ٹیکسیاں بھی بند رہیں۔ ایسا محسوس ہوا جیسے پنجاب اسمبلی کا اجلاس حیدرآباد میں ہو رہا ہے۔ صبح کے وقت مختلف علاقوں سے بچوں اور طالب علموں کے جلوس نکلے۔ اس کے بعد پھر کر ایسا لگا جیسے شہر یکے بعد دیگرے جلوس اُبل پڑے ہوں۔ ہر سڑک پر خواتین کی حکمرانی تھی۔ ایسی حکمرانی جو جابر حکمران کو ماننے سے انکار کر رہی تھی۔ مجموعی طور پر پورے حیدرآباد میں ۱۵ ہزار سے زائد خواتین سڑکوں پر تھیں۔

ایک بڑا جلوس جب سٹی تھانے کے سامنے سے گزرا تو کسی عاقبت نا اندیش سپاہی نے ایک حافظ نوجوان کو پکڑ لیا۔ خواتین مشتعل ہو کر تھانے میں جا گھسیں۔ انہوں نے نہ صرف نوجوان کو رہا کرا لیا۔ بلکہ ایک سب انسپکٹر کی ٹوپی چھین لی اور مطالبہ کیا کہ گستاخ سپاہی کو ہمارے حوالے کیا جائے۔ جب تھانے سے خواتین نکلیں، تو ان کے ساتھ ایک ڈنڈے پر سپاہی کی ٹوپی تھی۔ ہزاروں افراد نے پولیس کی "عزت" کو عورتوں کی جوتیوں میں چمکتے دیکھا۔ ایک اور جلوس پر سیانی روڈ پر لاٹھی چارج اور آنسو گیس کے بعد فائرنگ کی گئی جس کے نتیجے میں کچھ افراد زخمی ہو گئے۔

سب سے بڑا جلوس لطیف آباد نمبر ۱۰ کے نرسری پارک سے چلا۔ مسلح دستوں کی بڑی تعداد نے پارک کو گھیر رکھا تھا۔ نوجوانوں کا ایک جلوس بھی زبردست نعروں کے شور میں جہاں پہنچا، انہیں منتشر کرنے کی کوشش کی گئی۔ تو کچھ نوجوان جیپوں کے آگے لیٹ گئے۔ خاصی دیر تک آنکھ مچولی کے بعد آخرکار یہ جلوس کی صورت میں خواتین کے ساتھ جانے میں کامیاب ہو گئے۔ خواتین کا جلوس پرامن نعرے لگاتا ہوا یونٹ ۲ سے پہنچا اور یہاں سے شہر کی طرف چل پڑا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ لطیف آباد سے خواتین کا کوئی جلوس شہر کی طرف جا رہا تھا۔ پل کا فاصلہ طے کرنے کے بعد خواتین کورٹ روڈ سے ہوتی ہوئیں ریڈیو پاکستان کی عمارت کی طرف بڑھیں۔ وہ ریڈیو پاکستان کا گھیراؤ کرنا چاہتی تھیں،

لاٹھی چارج کے ساتھ شیلنگ شروع ہو گئی۔ فوجی جوانوں نے

ریڈیو پاکستان، اس سے ملحق ڈپٹی کمشنر کے بنگلے، سیشن کورٹ اور جنرل پوسٹ آفس کو اپنی حفاظت میں لے لیا تھا۔ خواتین پر لاٹھی چارج اور شیلنگ کے بعد مشتعل ہجوم ادھر ادھر بکھر گیا۔ خواتین نے جواباً اینٹوں اور پتھروں کا استعمال کیا۔ عدالت کے احاطے میں گھس کر مجسٹریٹوں کے کمروں کے دروازے توڑنے کی کوشش کی۔ چند قدم دور یونیورسٹی اولڈ کیمپس کے سامنے کھڑی ہوئی بسوں پر پتھراؤ کیا گیا۔ چار بسوں کے شیشے ٹوٹ گئے۔ ان کے ڈرائیور بسیں بھگا کر لے گئے، جب کہ ایک بس کو ہجوم نے آگ لگا کر خاک کر دیا۔

تھوڑی سی دیر میں یہ پورا علاقہ آفت زدہ علاقہ نظر آنے لگا۔ سڑک پر جگہ جگہ پتھر اور اینٹیں بکھری پڑی تھیں۔ سینما بند ہو چکے تھے اور پر رونق سڑک ویران نظر آ رہی تھی۔ اس جھڑپ کے بعد فوجی نقل و حرکت میں اضافہ ہو گیا۔ تمام اہم عمارتوں اور چوراہوں پر فوج متعین کر دی گئی۔ ہزاروں افراد رات گئے تک جماعت اسلامی کے دفتر جا جا کر لاہور کی خبر معلوم کرتے رہے۔ اسی شب لطیف آباد کے بعض علاقوں میں دھماکے بھی سنے گئے۔ ساتھ ہی پورے حیدرآباد میں رحمت کے نزول کے لئے اور فیلڈ مارشل کی بربادی کی خاطر اذان دینے کا سلسلہ وسیع ہو گیا۔ خواتین خدا اور اس کے رسول کے مبارک نام سے گھر چھنے لگیں۔ گھر گھر میں قرآن خوانی اور محفل میلاد کا سلسلہ عرصے سے جاری ہے۔

لاہور میں ہونے والی بربریت پر ۲ اپریل کو پورے حیدرآباد میں مکمل ہڑتال رہی۔ فضا پر ایک عجیب سوگواری سی چھائی ہوئی تھی۔ ایک شخص گھر کے کام کے لیے مزدور کی تلاش میں نکلا۔ بمشکل مزدور ملا، لیکن اس نے کہا: "صاحب آج ہمارا دل اداس ہے ہم کام نہیں کریں گے، خواہ گھر میں چولہا جلے یا نہ جلے۔" یہ تاثرات صرف مزدور ہی کے نہ تھے، ہر جگہ لاہور میں ہونے والے ظلم و شقاوت کا چرچا تھا، ہر آنکھ اشکبار تھی۔ کئی جگہ پر ہزاروں افراد نے لاہور کے شہداء کے لیے غائبانہ نماز جنازہ ادا کی۔ سب سے بڑا اجتماع سٹی تھانے کے سامنے سڑک پر ہوا جہاں ہزاروں افراد نے نماز ادا کی۔ بعد میں یہیں پر ہجوم کو منتشر کرنے کے لیے آنسو گیس پھینکی گئی۔ نمو گراؤنڈ، کالی روڈ اور لطیف آباد میں بھی غائبانہ نماز جنازہ کے بڑے بڑے اجتماعات ہوئے۔ بعد ازاں عوام نے جلوس نکالے اور قتل عام کے مجرمین کو پھانسی دینے کا مطالبہ کیا۔ حیدرآباد سے ایک جلوس نکالا گیا جس کے علاوہ علی محمد شیخ، محسن علی، اسحق میمن اور محمد یوسف نے گرفتاریاں پیش کیں۔ جمعیت العلمائے پاکستان کے عبدالسلام ایڈووکیٹ نے گرفتاری پیش کی۔ لطیف آباد، پریٹ آباد اور اسلام آباد کے علاقوں میں خواتین کے جلوس نکالے گئے۔ ان جلوسوں کی قیادت بیگم عبدالخالق، بیگم غلام عباسی، بیگم بابو رمضان آرائیں اور فضل بی بی نے کی۔ کئی جگہ پر طالب علموں نے بھی جلوس نکالے۔ لطیف آباد نمبر ۸ کے علاقے میں ایک جلوس پر فائرنگ کی گئی۔ یہاں فوج اور پولیس کے ساتھ مجسٹریٹ بشیر انصاری کی ڈیوٹی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ ایک [illegible] مجسٹریٹ کا جنون انکلا۔ اس نے خود گولی چلائی۔ یہاں ہونے والی فائرنگ کے نتیجے میں کم از کم دو افراد ہلاک اور چار زخمی ہو گئے۔ بعد ازاں ایک اور زخمی کے ہلاک ہو جانے کی اطلاع گشت کرتی رہی، مگر اس کی تصدیق نہ ہو سکی۔ جن دو افراد کی ہلاکت کی تصدیق ہو سکی، ان کے نام محمد رفیق اور جمعہ خان تھے۔ جمعہ خان کی لاش اس کے ورثاء کو نہ مل سکی، جب کہ محمد رفیق کو یونٹ نمبر ۱۸ میں واقع اس کے گھر پہنچا دیا گیا تھا، لیکن اس حال میں کہ ۲۸ سالہ رفیق اپنے ماں باپ کی رفاقت چھوڑ بیٹھا تھا۔

قلعہ کے علاقے میں بھی مظاہرین کے ساتھ پولیس کی جھڑپیں ہوئیں۔ یہاں بھی شیلنگ کی گئی۔ جماعت اسلامی کے دفتر سے لے کر گاڑی کھاتہ چوک تک فوج نے تمام راستے کی ناکہ بندی کر دی تھی۔ دو روز سے جماعت اسلامی کے دفتر کی بجلی بند کرنے کا سلسلہ بھی شروع ہوا ہے، تاکہ دیواروں پر چسپاں دوسرے شہروں کی خبریں پڑھنے والوں کا ہجوم نہ ہو سکے۔ ٹنڈو الہ یار اور ٹنڈو جام میں بھی غائبانہ نماز ادا کی گئی اور ہزاروں مردوں اور عورتوں نے جلوس نکالے۔ ان مقامات پر مکمل ہڑتال بھی رہی۔

۱۱ اپریل کو طلبہ منظم ہو کر میدان میں آ گئے۔ لطیف آباد اور شہر کے بہت سے علاقوں میں طالب علموں نے جلوس نکالے۔ لطیف آباد میں فائرنگ کے سوگ میں لطیف آباد کے بازار مکمل طور پر بند رہے، جب کہ شہر کے بیشتر کاروباری اداروں میں بھی سناٹا رہا۔ پٹھان کالونی سے ایک جلوس نکالا گیا۔ جلوس کے اختتام پر تحریک کے کارکن منصور علی اور شفیق نے خود کو گرفتاری کے لیے پیش کیا۔ خواتین کا ایک بڑا جلوس کالی روڈ سے نکالا گیا جس کی قیادت بیگم نواب مظفر حسین، بیگم عبدالخالق، بیگم شوکت حلیم اور فضل بی بی نے کی۔ یہ جلوس گاڑی کھاتہ سے ہوتا ہوا قلعہ چوک پر ختم ہوا۔ مختلف خواتین نے خطاب کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ مسٹر بھٹو اور الیکشن کمشنر مستعفی ہوں اور نئے سرے سے انتخابات کرائے جائیں۔ انہوں نے شہدائے جمہوریت کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا۔ اس جلوس کے علاوہ خواتین کے اور بھی کئی چھوٹے جلوس نکالے گئے۔ لطیف آباد میں طلبہ نے سڑکوں پر گشت کرتے ہوئے "ظالمو جواب دو، خون کا حساب دو" کے فلک شگاف نعرے لگائے۔ ایک بڑا جلوس سٹی کالج سے نکلا۔ طلبہ کا یہ جلوس جب پیپلز پارٹی کے لیڈر نور میمن کے پٹرول پمپ کے سامنے سے گزر رہا تھا تو یہاں متعین سپاہیوں نے رائفلیں تان لیں۔ طلبہ نے پتھراؤ کیا۔ آنسو گیس شیلنگ کے بعد اچانک فائرنگ کر دی گئی۔ مگر طلبہ کا ہجوم سپاہیوں پر پل پڑا۔ نتیجتاً پٹرول پمپ اور ہوٹل کا حلیہ بگاڑ دیا۔ سپاہیوں سے رائفلیں چھین لیں اور انہیں شدید زدوکوب کیا۔ اس ہنگامے میں پانچ سپاہی زخمی ہوئے جن میں سے ایک سپاہی رحمن بخش کی حالت ہسپتال میں نازک ہے۔ پولیس فائرنگ سے دو طلبہ کے زخمی ہونے کی اطلاع ملی۔ مزید دس مظاہرین کو معمولی زخم آئے۔ ہنگامے کے فوراً بعد فوج پہنچ گئی اور مظاہرین سے ایک رائفل واپس لے لی جب کہ دوسری رائفل کا پتہ نہ چل سکا۔

اسی شام مسٹر ایس ایم ظفر نے حیدرآباد کا دورہ کیا۔ اس سے قبل وہ نواب شاہ بھی گئے۔ حیدرآباد اور نواب شاہ میں انہوں نے ہلاک اور زخمی ہونے والوں کے کوائف جمع کیے اور صورت حال کا جائزہ لیا۔ ان کے ساتھ دورہ کرنے والوں میں مولانا سلیمان طاہر، حنیف علوی، اختر محمود ایڈووکیٹ اور اختر حسین ایڈووکیٹ شامل تھے۔ اس وفد نے جماعت اسلامی کے دفتر میں مختلف افراد سے ملاقاتیں بھی کیں۔ حیدرآباد بار ایسوسی ایشن کے جنرل سیکرٹری قاضی ساجد صدیقی نے ڈپٹی کمشنر سے

وزارت کے عبدالسلام ایڈووکیٹ سے بیئے بھی بی کلاس منظور کرا چکے تھے۔ حیدرآباد سے قومی اسمبلی کے دونوں منتخب ممبران کے علاوہ صوبائی اسمبلی کے چار امیدوار بھی گرفتار ہو چکے ہیں۔ یعنی میر رسول بخش، شوکت جیم، غلام عباس قادری اور عبدالسلام۔

۱۱۔ اپریل کی صبح اس خبر کے ساتھ طلوع ہوئی کہ پیپلز پارٹی کے کئی لیڈر گھروں سے جھنڈے اتار رہے ہیں اور منہ چھپاتے پھر رہے ہیں۔ ان [illegible] لوگوں میں وہ بھی شامل ہیں جنہوں نے جھنڈے اتارنے والوں پر فائرنگ کی تھی۔ اس روز بینکوں سے رقم نکلوانے والوں کا ہر بینک پر ہجوم رہا۔ ہزاروں افراد نے تمام رقم نکلوالی۔ قومی اتحاد کے اعداد و شمار کے مطابق ایک دن میں صرف حیدرآباد سے پانچ کروڑ سے زائد رقم نکلوائی گئی۔ تمام دن بینکوں کی گاڑیاں سٹیٹ بینک اور نیشنل بینک سے رقم لینے کے لئے دوڑتی رہیں۔ اس روز خواتین اور مردوں کے تقریباً پچاس جلوس مختلف علاقوں سے نکالے گئے۔ خواتین کا بڑا جلوس بیگم میاں شوکت، بیگم نواب مظفر، بیگم عبدالخالق اور بیگم ثاقب کی قیادت میں یونٹ نمبر ۸ کے نرسری پارک سے نکالا گیا۔ اس کے علاوہ لطیف آباد کے تقریباً تمام یونٹوں سے جلوس نکلے۔ قومی اتحاد کے زیر اہتمام پریٹ آباد سے بھی بڑا جلوس نکالا گیا۔ سڑکوں پر طالب علموں کے جلوسوں کا بھی راج رہا۔ شام کو جس وقت درجنوں جلوس مختلف شاہراہوں پر گشت کر رہے تھے، کسی جگہ سے یہ خبر پھیل گئی کہ مسٹر بھٹو نے استعفا دے دیا ہے۔ اس خبر کے پھیلتے ہی مزید ہزاروں افراد سڑکوں پر نکل آئے۔ مٹھائی کی دکانیں خالی ہو گئیں اور جگہ جگہ رقص کیے گئے۔ یہ خبر کچھ اس انداز سے پھیلی کہ اخبار نویسوں اور پولیس سے لے کر قومی اتحاد کے رہنما تک پریشان رہے کہ تصدیق کس سے کریں۔ اس دوران رات گئے تک سڑکوں پر عوام کا ہجوم رہا۔ بے قابو جلوسوں نے لطیف آباد اور پھلیلی کے علاقے میں پیپلز پارٹی کے کچھ دفاتر نذر آتش کر دیئے اور گھروں پر پتھراؤ کیا۔ ایک گھر سے پھلیلی کے علاقے میں فائرنگ کی گئی۔ عوام نے کئی گھنٹے تک پھلیلی تھانے کا گھیراؤ بھی کیے رکھا۔ استعفے کی خبر کی تصدیق کے لیے آدھی رات تک لاکھوں افراد سڑکوں پر موجود رہے۔

۱۲۔ اپریل کو تحریک کو شروع ہوئے ایک ماہ اس طرح پورا ہوا کہ سورج کے غروب ہونے کے ساتھ ساتھ تین زندگیوں کے چراغ گل ہو گئے۔ جب کہیں کسی زندگی کا چراغ گل ہوتا ہے تو ایک لمحے کے لیے دنیا اندھیری نظر آنے لگتی ہے، مگر جب زیادہ اندھیرا بڑھ جاتا ہے تو پھر صبح کے آثار بھی نمایاں ہوتے ہیں۔ شہداء کے لہو نے اپنے ہوتے جو چراغ جلاتے ہیں کون بجھا سکتا ہے، یہی چراغ سورج کی روشنی بن جائیں گے۔ سب سے زیادہ ستم امرکوٹ [illegible] کے علاقے میں ہوا۔ یہ بستی غریب اور مزدور پیشہ لوگوں کی بستی ہے۔ یہاں سے جلوس چلا تو بغیر کسی اشتعال کے یا بغیر کسی وارننگ کے اچانک فائرنگ کر دی گئی۔ دو نوجوان فضل رزاق اور رشید ہلاک ہو گئے، جب کہ منظور حسین اور حاکم علی شدید زخمی ہوئے۔ دونوں نوجوان شہید غریب ماں باپ کا سہارا تھے۔ فضل رزاق کی ایک ماہ بعد شادی ہونے والی تھی۔

مارکیٹ کے علاقے میں بھی اسی دوران فائرنگ ہوئی جہاں ایک طالب علم جاں بحق ہوا، جب کہ چار نوجوان شدید زخمی ہوئے۔ طلبہ کے اعلان کے مطابق سٹی کالج سے جلوس نکالا جو [illegible] چوک، [illegible]، اسٹیشن روڈ، [illegible] چاڑی سے ہوتا ہوا جب مارکیٹ چوک پہنچا تو [illegible] روڈ کے دوراہے پر پولیس کی تین گاڑیاں موجود تھیں۔ جلوس پر امن طریقے سے رواں دواں تھا کہ اچانک شیلنگ، پھر فائرنگ ہونے لگی، جواباً پتھراؤ کیا گیا۔ پولیس لاٹھیاں لے کر گلیوں میں چلی گئی۔ اسی دوران میمن محلہ کے ایک مکان سے فائرنگ ہونے لگی۔ تھوڑی ہی سی دیر میں فوج آگے پہنچ گئی مگر اس سے پہلے کہ وہ فائرنگ بند کرا کر ہجوم کو کنٹرول کرتی، پولیس نے اچانک گلی سے فائر کھول دیا۔ طلبہ کے ساتھ فوجی جوان بھی زد میں تھے۔ ایف ایف رجمنٹ کے صوبیدار حسین شاہ اور نوجوان رشید شدید زخمی ہوئے ان کی ٹانگ اور سینے پر گولی لگی۔ کہا جاتا ہے کہ ایک شدید زخمی فوجی کو سی ایم ایچ لے جایا گیا، جب کہ حسین شاہ اور رشید کو سول ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ پولیس فائرنگ سے ایک طالب علم موقع پر ہلاک ہو گیا۔ جب کہ نعیم احمد اور شمس شدید زخمی ہوئے۔ پولیس کے ساتھ فائرنگ کرنے والوں میں مارکیٹ تھانے کا ایس ایچ او امداد علی بھی شریک بتایا جاتا ہے۔

جلوس کے ہزاروں شرکاء اس تشدد پر مشتعل ہو گئے۔ انہوں نے پولیس والوں کو گھیر کر خوب مرمت کی۔ پولیس ٹرک کو آگ لگا دی گئی۔ بستی [illegible] اور شراب خانوں کو بھی نقصان پہنچایا گیا۔ تقریباً چار پولیس والے شدید زخمی حالت میں ہسپتال لائے گئے۔ ہلاک ہونے والے طالب علم کا نام معلوم نہ ہو سکا۔ ۹ بجے شب تک کی اطلاع ہے کہ تینوں ہلاک شدگان کی نعشیں [illegible] کے قبرستان میں تدفین کی گئی۔ ان میں سے دو لاشیں فضل رزاق اور رشید کی تھیں، جب کہ تیسری میت کے بارے میں گمان ہے کہ وہ اسی نامعلوم طالب علم کی تھی جسے مارکیٹ کے علاقے میں گولی لگی۔

اسی روز لطیف آباد میں عورتوں اور مردوں نے بہت بڑا جلوس نکالا۔ دوسرے علاقوں میں کئی جلوس نکالے گئے۔ بنکوں سے رقمیں نکلوانے کا سلسلہ جاری رہا اور تاجروں نے بڑے بڑے بازار ایک ہفتے کے لیے بند کرنے کا اعلان کردیا۔ جب وڈو گرافر کے ہمراہ میں ہسپتال گیا تو بہت ہی چلا کر فائرنگ سے ہلاک ہونے والے دو افراد کی لاشوں کے علاوہ ایک اور لاش مردہ خانے میں موجود ہے یہ تیسری لاش ایک ایسے شخص کی تھی جسے آپس کے تنازعے میں کسی شخص نے چاقو مار کر ہلاک کردیا تھا، مگر ریڈیو پاکستان سے قومی خبروں میں اسے سیاسی قتل کے طور پر پیش کیا گیا اور بتایا گیا کہ ایک شخص چھرا گھونپنے سے ہلاک ہوگیا ہے۔ اس جھوٹی خبر سے غالباً یہ تاثر دینا مقصود تھا کہ قومی اتحاد کی تحریک میں غنڈہ گردی ہو رہی ہے۔

فوج پر پولیس کی فائرنگ کا واقعہ غالباً اپنی نوعیت کا پہلا واقعہ ہے۔ گزشتہ دنوں جب فوج نے لطیف آباد تھانے کے گھیراؤ کے بعد ۲۰ گرفتار شدگان کو رہا کرنے کا فیصلہ کیا تھا تو پولیس افسران بہت خصوصی انتظامیہ کے افسران سے فوجی حکام کی خاصی چپقلش رہی۔ ان افسران کی خواہش ہے کہ کسی طرح فوج شہر سے چلی جائے تاکہ وہ من مانی کرسکیں۔ مذکورہ واقعہ اسی سلسلے کی کڑی ہے۔

کرفیو کا "ذائقہ"

آخر کرفیو تک نوبت آہی پہنچی۔ بہت دن سے چرچا تھا کہ کرفیو لگے گا اور ایسا لگے گا کہ لوگ سب کچھ بھول کر صرف آٹے دال کے چکر میں پڑ جائیں گے۔ ۲۱ اپریل کو کرفیو کا آغاز ۴ بجے دن سے ہوا مگر اعلان محض دو گھنٹے قبل کیا گیا۔ یکایک خریداروں کا ہجوم ہوگیا۔ سبزی، دودھ، آٹا جو جس کے ہاتھ لگا خرید کر لے گیا اور کچھ کو تو اس کی بھنک بھی نہ مل سکی۔ ۴ بجے بستی کی ویرانی کا آغاز ہوا اور ۲۲ اپریل کو ۲ بجے تک یہی کیفیت رہی ۲ بجے سے ۴ بجے تک نماز جمعہ کے لئے وقفہ ہوا۔ پھر ۴ بجے سے ۲۳ اپریل کی صبح ۸ بجے تک سڑکوں پر فوجی گاڑیوں کی حکمرانی رہی۔ دو گھنٹے کے وقفے کے بعد ۸ بجے سے ۴ بجے تک پھر سناٹا راج کرتا رہا۔ شام کو دو گھنٹے کے وقفے کے بعد ۶ بجے سے کرفیو کا آغاز ہوا۔ جو ۲۴ اپریل کی صبح ۵½ بجے تک رہا۔ صبح ۲½ گھنٹے کے وقفے کے بعد شام کو تین گھنٹے کا دوبارہ وقفہ ہوا۔ ۲۵ اپریل کو صبح ۵½ بجے سے دس بجے تک کا وقفہ ہوا اور شام کو حسب معمول تین گھنٹے کا وقفہ دیا گیا۔ ۲۶ اپریل کو صبح پانچ گھنٹے کا اور شام کو تین گھنٹے کا وقفہ دیا گیا۔ ۲۷ اپریل کو صبح ساڑھے پانچ گھنٹے کا اور شام کو تین گھنٹے کا وقفہ دیا گیا۔ ۲۸ اپریل کو صبح ساڑھے چھ گھنٹے کا شام کو ۲½ گھنٹے کا وقفہ دیا گیا۔ ۲۹ اپریل کو صبح پانچ بجے سے بارہ بجے تک اور ایک بجے سے شام سات بجے تک وقفہ رہا۔ ۳۰ اپریل کو صبح پانچ بجے سے بارہ بجے تک اور دو بجے سے ۵½ بجے تک کا وقفہ ہوا گویا دس روز کے ۲۴۰ گھنٹوں میں سے ۲۰۱ گھنٹے قید اور نظر بندی میں گزرے اور شہر دس لاکھ انسانوں کے جیل خانے میں بدل گیا۔ ان دنوں میں جو ۲۱ اپریل سے ۳۰ اپریل تک محیط ہیں ۲۴ گھنٹے "آزادی" کے ملے جن کے دوران توجہ زیادہ تر بازار میں آٹا، گھی، شکر، سبزیاں، دودھ، چائے اور دوائیں تلاش کرنے میں مرکوز رہی۔

بظاہر تو کرفیو لگائے جانے کی کوئی وجہ نہ تھی لیکن اندرون خانہ اس کی تین وجوہات ہوسکتی ہیں۔ اول جناب نیازی کی گرفتاری کے ردعمل کو روکنا۔ دوم، صنعتی علاقے میں ۲۱ اپریل سے شروع ہونے والی غیر معینہ مدت کی مکمل ہڑتال کی پردہ پوشی کرنا۔ سوم حیدرآباد کے شہریوں کو قید کی زندگی گزارنے پر مجبور کرکے سزا دینا۔

یوں تو حالات دن بدن بگڑ رہے تھے۔ مگر ۹ اپریل سے ۱۰ اپریل تک کا عرصہ قیامت بن کر گزرا۔ ۳ اپریل کو متعدد مقامات پر فائرنگ اور آتش زنی کی وارداتیں ہوئیں۔ فیقر کے پڑ پر ہسپتال روڈ کے ایک ہال کی فائرنگ سے دو نوجوان محمد یامین اور نذیر حسین قادری شدید زخمی ہوگئے۔ اس روز درجنوں جلوس نکالے گئے ــــــ ۵ اپریل کو مسجد میں مہاجر بھائی بھائی کے نعرے کی گونج میں علی میر شاہ، مولانا سلیمان طاہر، عبدالمجید نظامانی اور مولانا محمد علی رضوی کی زیر قیادت بڑا جلوس نکالا گیا طلبا اور مزدوروں نے بھی جلوس ترتیب دیئے۔ ۶ اپریل کو محمد یامین اور نذیر حسین نے اسپتال میں دم توڑ دیا۔ ان دونوں شہداء کے جلوس جنازہ نے جلتی پر تیل کا کام کیا۔ لاکھوں افراد سرفروشی کے جذبے کے ساتھ جلوس جنازہ میں شریک ہوئے۔ ۷ اپریل کو طلبا اور خواتین نے حسب روایت بڑے بڑے جلوس نکالے۔ سب سے بڑا

جلوس ریڈیو پاکستان بلڈنگ سے نکلا جس کی قیادت بیگم یاسین شوکت، بیگم بیجو ثاقب، بیگم شوکت جہلم اور بیگم کریم بخش نظاماتی نے کی۔ اسی روز کراچی کے ایک جلوس نے زمانہ طالب علموں، اسلامیہ اور مہدی حسن کی قیادت میں بذریعہ ٹرین سے سفر کرتے ہوئے حیدرآباد پہنچے تو شاندار استقبال کیا گیا۔ انہیں مارکیٹ چوک تک جلوس کی شکل میں لے جایا گیا۔ جلسے نے ۱۰ اپریل کو عام ہڑتال کی اپیل کی۔

۱۰ اپریل کا دن عدیم المثال اور بے نظیر ہڑتال کی وجہ سے کہ طلوع سے لے کر غروب آفتاب کے وقت اس دن کے دامن میں کئی بے گناہوں کے خون کے دھبے تھے۔ طالب علموں، تاجروں، مزدوروں، شہریوں، ٹرانسپورٹروں اور ہر شعبۂ زندگی کے ایک ایک فرد نے ہڑتال میں حصہ لیا۔ اسی روز درجنوں سے زائد جلوس نکلے اور جلسے ہوئے۔ جب قلعہ میدان کے جلسے کے بعد کچھ ناعاقبت اندیش پیشہ ور لیڈروں کی قیادت میں معصوم طالب علموں کا جلوس شاہ مکی روڈ سے گزر رہا تھا۔ تو حکمرانی پارٹی کے پیپلز پارٹی کے حامیوں نے جو کھاڑیوں سے مسلح تھے اچانک دھاوا بول دیا۔ ایک قیامت برپا ہو گئی۔ پیشہ ور لیڈر تو بھاگ نکلے مگر معصوم بچے نرغے میں آ گئے۔ کسی کا سر خربوزے کی طرح کھل گیا۔ کسی کا بازو زد میں آیا۔ کسی کے پیٹ میں زخم آیا۔ قبرستان کی دیوار اور سڑک خون سے سرخ ہو گئی۔ تھوڑی ہی دیر میں فوج نے علاقے کو گھیر لیا۔ زخمی ہونے والے ۳۰ کے لگ بھگ نوجوانوں میں سے پندرہ سالہ اسحاق جو یونٹ نمبر ۱۲ لطیف آباد کا رہنے والا تھا۔ رات کو دم توڑ بیٹھا۔ افواہ پھیل گئی کہ ۱۵ افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ مگر اسکی تصدیق نہ ہو سکی۔ اسی روز اسپتال میں دو اور لاشیں بھی لائی گئیں۔ پتہ چلا کہ گرونگر کے علاقے میں بھی پیپلز پارٹی کے مسلح افراد نے جلوس پر حملہ کیا تھا۔ شاہ مکی روڈ کے علاقے کو فوج نے ساری رات اپنی تحویل میں رکھا۔ ٹرینیں بھی دو گھنٹے کی تاخیر سے آ اور جا سکیں کیونکہ ریلوے لائین متاثرہ علاقے سے گزرتی تھی۔ معلوم ہوا کہ حملہ آوروں کو مخدوم خلیق الزمان نے اکسایا تھا۔ انہیں ایک روز پہلے یہاں آتے ہوئے دیکھا گیا تھا۔ حکمرانی پارٹی کے حملے کے بعد اگر فوج فوراً نہ پہنچ جاتی تو شاید قومی اتحاد کے ہزاروں حامیوں کا مشتعل ہجوم پوری بستی کو آگ لگا دیتا۔

۱۸ اپریل کو وزیر اعلیٰ جتوئی حیدرآباد آئے۔ انہوں نے سرکٹ ہاؤس میں متعدد وفود سے ملاقات کی۔ یہیں ان کی فوجی حکام سے اعلیٰ سطحی میٹنگ بھی ہوئی۔ خیال ہے کہ اسی میٹنگ میں کرفیو نافذ کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا تھا۔ جناب جتوئی بذریعہ طیارہ کراچی واپس جانے کے لئے جب لطیف آباد نمبر ۱۲ کی سڑک سے گزرے تو ایک ہجوم نے ان پر پتھراؤ کیا۔ اگرچہ ڈرائیور کار تیزی سے نکال کر لے گیا مگر دل جلوں نے پتھر اچھال ہی دیئے جس کے سبب ایک سپاہی جانو خان زخمی ہوا۔ یہ سب کچھ اس حالت میں ہوا کہ جناب جتوئی کے گزرنے کا علم پہرے پر موجود سپاہیوں کے سوا کسی کو نہ تھا۔ اگر عام آدمی کو اس کا علم ہو جاتا تو شاید انہیں ایئرپورٹ تک پہنچنے کے لئے راستہ نہ مل سکتا۔ اسی شام پیر صاحب پگاڑو یہاں پہنچے۔ انہوں نے جاموٹ ہاؤس میں پریس کانفرنس سے خطاب کیا بڑے پرامید لہجے میں بات کی۔ ہنگامہ اور منافرت انگیزی کرنے والوں کو پھر متنبہ کیا کہ وہ ایسے شخص کے ساتھی نہ بنیں جس کے تمام سہارے ٹوٹ چکے ہیں۔ "چھاپ سکتے ہو تو چھاپ دو" کے ابتدائیے کے ساتھ یہ بھی کہا کہ "نفرت اس قدر بڑھ گئی ہے کہ لوگ مسٹر بھٹو کا تاج ہی نہیں مانگتے سر بھی چاہتے ہیں"۔ مسٹر بھٹو کے ساتھ اپنی ٹیلیفون کی گفتگو کا حال سنا کر بتایا کہ "ایک شب کو میں اور نوابزادہ نصراللہ، مسٹر کھر کی دعوت سے لوٹے تو پتہ چلا کہ فون آیا تھا۔ وزیر اعظم بات کرنا چاہتے ہیں۔ دو بجے شب پھر فون آیا۔ بات کی۔ دوسری جانب مسٹر بھٹو تھے۔ مجھ سے ملنا چاہتے تھے۔ بولے "میں مولانا مودودی سے آج ہی ملا ہوں۔ چاہتا تھا آپ سے پہلے ملوں، بہرحال مولانا مودودی کچھ باتیں مان گئے ہیں۔ بہتر ہوگا کہ آپ سے بھی ملاقات ہو جائے۔" میں نے کہا مولانا مودودی ہمارے بزرگ ہیں۔ اگر وہ مان گئے ہیں تو ماشاء اللہ ہم سے مل کر آپ کیا کریں گے۔ ہمارے ہاتھ میں کیا ہے۔" مسٹر بھٹو نے مجھ کو معلوم ہے تم مجھ سے ناراض ہو مجھے اس کا احساس ہے۔" میں نے کہا "بالکل نہیں، کیا میرا لہجہ ناراضگی کا ہے۔"

پیر صاحب نے یہ مکالمات سنانے کے بعد کہا کہ "میرا لہجہ کیا بدلتا البتہ مسٹر بھٹو کے لہجے میں بڑا فرق تھا۔ وہ لہجہ نہ تھا۔ جس میں انہوں نے پانچ، چھ سال پہلے بات کی تھی۔"

اس کے بعد مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کرنے والوں کی تقریب ہوئی۔ پیر صاحب کی موجودگی میں سابق ایم این اے مولانا محمد علی رضوی نے جمعیت علمائے پاکستان چھوڑ کر مسلم لیگ میں شمولیت کا اعلان کیا۔ ان کے ساتھ شہر کے کئی وکلاء نے مسلم لیگ میں شامل ہونے کا اعلان کیا پیپلز پارٹی کے کچھ عہدیداران نے بھی تائب ہو کر مسلم لیگ میں پناہ ڈھونڈی۔ پیر صاحب نے مولانا محمد علی رضوی کی شمولیت کو بہت سراہا اور اسے مسلم لیگ کی کامیابی قرار دیا۔

اس روز خیرپور اور لطیف آباد میں دس سے زائد جلوس نکالے گئے۔ یہ تمام جلوس مزدوروں اور طالب علموں کی جانب سے نکالے گئے۔ خیرپور میں گزشتہ روز کے سانحے کے سبب ہڑتال کی کیفیت رہی۔ لطیف آباد تھانے کا گھیراؤ کیا گیا۔ ایک ایم کی دکان اور کچھ جھونپڑیوں کو نذرِ آتش کر دیا گیا۔ جھونپڑیوں کو نذرِ آتش کئے جانے پر ایک شخص مامون خان جل کر ہلاک ہو گیا۔ گرونگر کے علاقے میں جلوس پر پتھراؤ اور فائرنگ کی گئی۔ طلبہ کی ایک بڑی تعداد ریل میں بلا ٹکٹ سفر کرتی ہوئی کراچی گئی۔ رات کو پھلیلی اور لطیف آباد کے علاقے میں زبردست ہوائی فائرنگ کی گئی اور دھماکے ہوئے۔ کراچی جانے والے طلبہ نے وہاں جلوس نکالا جس پر فائرنگ کی گئی جس کے سبب ایک طالب علم محمد یامین ولد محمد حنیف ہلاک ہو گیا۔ اس کی میت لائی گئی۔ ۱۲ اپریل کو حیدرآباد۔ ۱۰ اپریل کو کراچی میں ہونے والی ہڑتال کی حمایت میں مکمل پہیہ جام ہڑتال کی گئی۔ بینکوں میں بھی کام بند رہا اور سارے شہر میں جلوس نکلتے رہے سب سے پہلے پچاس سے زائد بسوں پر طالبات نے قومی اتحاد کی حمایت میں جلوس نکالا۔ یہ جلوس تمام دن شہر کی اہم شاہراہوں پر گشت کرتا رہا۔ دوسرا جلوس رکابی کی جانب سے نکالا گیا۔ سینکڑوں وکلا پر جوش انداز میں سیشن کورٹ سے روانہ ہوئے۔ ان کے ہاتھوں میں قومی اتحاد کے مطالبات کی حمایت میں مختلف بینرز اور کتبے تھے۔ وہ کلمہ طیبہ کا ورد کرتے رہے۔ جلوس کی قیادت نعمت اللہ قریشی، اقبال لودھی اور دوسرے وکلا صاحبان نے کی۔ یہ جلوس تمام اہم شاہراہوں پر گشت کرنے کے بعد واپس سیشن کورٹ پہنچ کر ختم ہوا۔ اسی دوران جنرل نیازی حیدرآباد پہنچے۔ انہوں نے راستے میں وکلاء کا جلوس دیکھا تو انہیں خراجِ تحسین پیش کیا اور بار روم تک گئے۔

جنرل نیازی نے پریس کانفرنس سے خطاب کیا اور اپنے موقف کو دہرایا۔ بعد ازاں جنرل نیازی کی قیادت میں ایک بڑا جلوس مارکیٹ چوک سے نکالا گیا۔ اس جلوس میں ہزاروں افراد شامل ہوتے رہے۔ یہاں تک کہ گاڑی کھاتہ چوک پہنچ کر جلوس جلسے کی صورت اختیار کر گیا۔ ڈیڑھ لاکھ سے زائد عوام نے یہاں جنرل نیازی اور ان کے ساتھیوں کی تقاریر سنیں۔ دفعہ ۱۴۴ کے ایک سو چوالیس ہزار پرزے گاڑی کھاتہ چوک پر بکھرے ہوئے تھے۔ اسی دوران لطیف آباد کے نرسری پارک میں خواتین کا جلسہ ہوا۔ جس میں بیگم شوکت، بیگم نواب یامین، بیگم عبدالخالق، بیگم شوکت حلیم، پروین جاوید، عامرہ شوکت اور نفیس پی پی نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ خواتین یونٹ ۸ میں واقع میاں شوکت کے مکان پر پہنچ کر منتشر ہو گئیں۔ ان جلسوں سے پہلے رانا محمود علی کی قیادت میں حیدرآباد کے تمام مزدور یونینوں نے ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا کہ ۱۲ اپریل سے حیدرآباد کا صنعتی علاقہ مکمل طور پر بند رہے گا۔ گھی کے تمام کارخانے، تمام ٹلور ملز پاکستان میں سیمنٹ کا سب سے بڑا کارنامہ، تمام ٹیکسٹائل ملز اور دوسرے کارخانے بند رہیں گے۔ انڈس گیس اور واٹر سپلائی کے مزدور بھی عوام کو گیس اور پانی کی سپلائی کی معطلی کے ساتھ ہڑتال میں حصہ لیں گے۔ پریس کانفرنس میں رانا محمود علی کے ہمراہ زیل پاک کے اقبال رانا اور مظلوم حسین، متحدہ مزدور فیڈریشن کے محمد تقی، فتح محمد ہی اور جوہر ٹیکسٹائل کے پختون ولی، محمد یاسین اور نصیب خان، ٹلور ملز کے محمد شریف، وزیر علی کے زرق علی اور ایوب اور سگریٹ ڈسٹری بیوٹرز کے عبدالباقی موجود تھے۔ مزدور رہنماؤں نے اعلان کیا کہ ان کی ہڑتال مسٹر بھٹو کے مستعفی ہونے تک جاری رہے گی۔ اس رات مختلف علاقوں میں پیپلز پارٹی کے حامیوں کی جانب سے خوف و ہراس پھیلانے کے لئے ہوائی فائرنگ کا سلسلہ جاری رہا۔ جنرل نیازی نے ریٹائرڈ میجر ثاقب کے عشائیے میں شرکت کی اور ان کے گھر ہی قیام کیا۔ میجر ثاقب لطیف آباد نمبر ۶ میں مقیم ہیں۔ تین بجے شب کو پولیس کی بڑی تعداد نے جنرل نیازی کی گرفتاری کے لئے علاقے کو گھیر لیا۔ جنرل نیازی اور میجر ثاقب کو گرفتار کر کے سکھر جیل پہنچا دیا گیا۔ جنرل نیازی کو ۱۲ اپریل کو لطیف آباد سے ایک جلوس کی قیادت کرنی تھی۔

۱۳ اپریل کی صبح کچھ افراد نے یونٹ نمبر ۴ لطیف میں پیپلز پارٹی کے ایک حامی حبیب الرحمن کے گھر پر حملہ بول دیا۔ —————— دونوں جانب سے فائرنگ کی گئی اور آتش بم پھینکے گئے۔ بعد ازاں ہجوم نے پیپلز پارٹی کے ایک اور حامی ملک لال خان کے گھر کو بھی آگ لگانے کی کوشش کی۔ یہاں بھی جوابی فائرنگ کی گئی۔ اس فائرنگ میں چار افراد شدید زخمی ہوئے۔ انتخابی مہم کے دوران لطیف آباد کے یونٹوں میں مسلح غنڈے جو فائرنگ کرتے رہے ہیں ان کی قیادت اور پشت پناہی ایک لال خان نے کی۔

اس سے پہلے کہ جنرل نیازی کی گرفتاری کی خبر پوری طرح شہر میں پھیلتی اور رد عمل ظاہر ہوتا۔ دوپہر سے کرفیو کے اعلان کا آغاز ہو گیا۔ فوجی گاڑیوں اور محلے کی مساجد کے ذریعے اعلان کیا جانے لگا کہ چار بجے دن سے کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔ اس اچانک اعلان کے سبب لوگ خریداروں میں لگ گئے اور ہر ایک نے گھر کی راہ لی۔ لیکن ابھی کرفیو کا آغاز پوری طرح بھی نہ ہوا تھا کہ پسماندہ بستی اسلام آباد اور گجراتی پاڑہ کے علاقے میں ایک افسوسناک حادثہ پیش آیا۔ جس میں پانچ انسانی زندگیاں اتلاف

جھڑپ نہ ہو گی لیکن جب وقت آیا تو لوگ نماز کے لئے مساجد میں جمع ہو گئے اور مسجد میں لوگوں کو فوج نے گولی مار دی۔ مجسٹریٹ نے کہا کہ لوگ مسجد میں چلے جائیں۔ ہم لوگ مجسٹریٹ اور دوسرے افسروں کو دیکھ کر پوچھنے لگے کہ مساجد میں نماز ادا کرنے کی اجازت ہوگی یا نہیں۔ اس پر مجسٹریٹ نے کہا کہ نماز کی اجازت نہیں ہوگی۔ اگر لوگ مسجد میں گئے تو گولی چلا دی جائے گی۔ ہم نے منت سماجت کی لیکن انہوں نے کہا کہ ہمیں اوپر سے حکم ملا ہے اور ہم مجبور ہیں۔ بعد ازاں مسجد کے امام کو اس طرح اطلاع دی گئی کہ کوئی نماز نہیں ہوگی۔ علماؤں کو مساجد میں الٹا لٹکا دوں گا۔ مسجدوں میں تالے ڈالے جائیں گے۔ دیکھیں کون آتا ہے۔"

مجسٹریٹ کے اس رویہ پر لوگ مشتعل ہو گئے اور انہوں نے شدید احتجاج کیا۔ مجسٹریٹ نے زیادہ غصے میں لوگوں کو چند منٹ میں منتشر ہو جانے کا حکم دیا بصورت دیگر گولی چلانے کی دھمکی دی اور اس سے پہلے کہ لوگ منتشر ہوتے گولی چلا دی گئی۔ یہی واردات چند منٹ بعد تھوڑی ہی دور گجراتی پاڑے کے چوک پر دہرائی گئی۔ دونوں مقامات پر پانچ افراد جاں بحق ہوئے جب کہ اتنے ہی شدید زخمی حالت میں اسپتال لائے گئے۔ ہلاک ہونے والوں میں ۵۵ سالہ بشیر الدین، ۶۰ سالہ محمد شفیع عرف بندو، ۵۷ سالہ نصیر الدین، ۴۵ سالہ علی محمد، ۳۲ سالہ سراج الدین، ۴۰ سالہ منشی اور ۲۵ سالہ شمسو شامل ہیں۔ نصیر الدین قریبی مسجد کا نابینا مؤذن تھا۔ مؤذن کی عمر اور تمام کے تمام اور بوڑھے اور بڑے افراد کی ہلاکت اس بات کا ثبوت ہے کہ لوگ کرفیو کی خلاف ورزی کے لئے جمع نہیں ہوئے تھے۔ بلکہ وہ مساجد میں باجماعت نماز کے لئے اجازت چاہتے تھے۔ مگر "علماؤں کو مساجد میں الٹا لٹکانے کی خواہش مند" مجسٹریٹ نے انہیں سڑکوں پر خاک و خون کے ساتھ سپرد کر دیئے۔

اسی روز لطیف آباد ۱۰ میں بھی کرفیو کی خلاف ورزی کرنے والوں پر فائرنگ کی گئی۔ یہاں فائرنگ سے ایک شخص زخمی ہوا۔ اسلام آباد، پھلیلی، گجراتی پاڑہ، پنجرہ پول اور شاہی بازار کے علاقے میں تمام رات لوگ مکانات کی چھتوں پر چڑھ کر نعرے لگاتے رہے۔ شہر میں مختلف نعروں کے شور سے گونجتا رہا۔

۲۲ اپریل کو جمعہ کی نماز کے لئے ۱۲ بجے سے ۴ بجے تک کرفیو اٹھایا گیا۔ اسی روز سہ پہر کے وقت کپڑے کے ایک بڑے کارخانے فتح ٹیکسٹائل ملز کے گودام میں آگ بھڑک اٹھی، فائر بریگیڈ اور حفاظتی دستوں نے آگ پر قابو پانے کے لئے کافی تگ و دو کی، تاہم رات گئے تک شعلے بھڑکتے رہے۔ ایک اندازے کے مطابق آتشزدگی کے سبب ۱۲ کروڑ روپے کا نقصان ہوا۔ فتح ٹیکسٹائل کا شمار پاکستان میں سوتی کپڑا بنانے والے چند اول کارخانوں میں ہوتا ہے اطلاع ہے کہ آگ بجلی کے نظام میں خرابی کے سبب لگی۔ اس رات مختلف علاقوں میں مکانات کی چھتوں پر سے نعرے لگانے والوں پر کرفیو کے محافظ دستوں نے فائرنگ کی۔ فائرنگ کے باوجود نعرے جاری رہے اور تاحال جاری ہیں۔

۲۲ اپریل کی صبح جب کرفیو کا وقفہ ہوا تو حالی روڈ کے علاقے میں پھر ایک ناخوشگوار واقعہ پیش آیا۔ کرفیو کی خلاف ورزی کے جرم میں گولی چلائی گئی جس کے نتیجے میں نو سالہ محمد اشرف ہلاک اور اٹھارہ سالہ محمد رمضان نے بعد ازاں ۲۶ اپریل کی شب کو اسپتال میں دم توڑ دیا۔ محمد رمضان کے باپ نصیر الدین نے ۲۰ دن اکلوتے بیٹے کے غم میں جان دے دی۔

اسی شب کو کالی موری کے علاقے میں چھتوں پر نعرہ زنی کے دوران ایک گھر میں نامعلوم جگہ سے بم پھینکا گیا۔ بم پھٹنے سے دو نوجوان عبدالکریم اور اسمٰعیل زخمی ہو گئے بعد ازاں ۲۷ اپریل کو اسپتال میں چل بسا۔

کرفیو کے وقفے میں آہستہ آہستہ اضافہ کیا جاتا رہا۔ ابتداء دودھ، گوشت، پھل اور سبزی اور خوراک کے دوسرے سامان کی فراہمی مسئلہ ہو گئی، قیمتیں آسمان سے باتیں کرنے لگیں۔ مارشل لاء حکام نے نہ صرف دکانیں کھولنے پر توجہ دی بلکہ قیمتوں کو کرفیو سے پہلے کی سطح پر رکھنے کے احکامات جاری ہوئے۔

مختلف سیاسی لیڈروں کے ٹیلی فون منقطع کر دیئے گئے۔ سیاسی کارکنوں اور لیڈروں کی گرفتاریاں عمل میں آئیں۔ ۲۷ اپریل کی شب کو قومی اسمبلی کے رکن مولانا محمد علی رضوی اور مسلم لیگی لیڈر نواب یامین خان گرفتار کر لئے گئے۔ قومی اتحاد کے ذرائع کے مطابق کرفیو کے دوران ۳۰ اپریل تک تقریباً پچاس کو گرفتار کیا گیا۔ کرفیو شروع ہونے کے بعد چند روز تک بنکوں، سرکاری اداروں اور عدالتوں میں کام نہ ہو سکا، بیشتر کارخانے تاحال بند ہیں۔

۳۰ اپریل کو کرفیو میں وقفے کے دوران بھی بازار نہ کھلے کیونکہ عام ہڑتال کی اپیل کی گئی تھی۔

کرفیو اور مارشل لاء لاگو ہونے کے بعد عوام کی سوچ میں ایک نئی تبدیلی پروان چڑھی ہے اس تبدیلی کو اگر سانحہ مشرقی پاکستان کے تناظر میں نہ دیکھا جائے تو بات بڑی ہے وگرنہ کچھ بھی نہیں کہ ہم اب سب کچھ سہنے کے عادی ہو گئے ہیں سب کچھ سننے کے خوگر ہو گئے ہیں۔

یوم شہداء پر مسجدوں کی فریاد

حیدرآباد میں فوجی جوانوں کی دھمک تیز ہوئی اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے تیسرے بڑے شہر کی سینکڑوں مساجد کو جانے والے راستوں میں مسلمان نمازیوں اور جمعہ کے مقدس فریضے کی ادائیگی کے درمیان بندوقیں حائل ہو گئیں۔ ان بے رحم اور بے جان بندوقوں کی دیوار کے سبب لاکھوں افراد قیام پاکستان کے بعد شاید پہلی بار نماز جمعہ ادا نہ کر سکے جہاں کوشش کی گئی وہاں بندوقوں کے دہانے کھل گئے اور کہیں یہ بھی ہوا کہ بچے جوانوں نے بندوقوں کو جھٹک دیا۔ ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کے دل مسجدوں کی ویرانی پر کانپ اٹھے۔ انگریزوں کا دو سو سالہ دور حکومت تاریکیوں میں گم ہو گیا، وہ دور جس میں اسلام سے عداوت، مسلمانوں سے نفرت اور دین حق سے بغض و عناد کی داستانیں تاریخ کے ہر ورق پر بکھری ہوئی ہیں۔ مگر اس استبدادی دور میں بھی شاید ایسا کبھی نہ ہوا ہو کہ کسی مسلمان کو بیک وقت نماز جمعہ کی ادائیگی سے روک دیا گیا ہو اور مسجدیں جہاں کوثر و تسنیم سے دھلی ہوئی زبان سے اللہ کی کبریائی کی صدائیں گونجتی ہیں، سرگوشیوں میں بے بسی کے نوحے سنا رہی ہوں۔

مگر یہ سب کچھ لاکھوں افراد پر بیت گئی ہے۔ حیدرآباد کے جیالوں سے سرکاری جمہوریت نے انتقام کا یہ طریقہ ڈھونڈ نکالا ہے کہ طویل کرفیو کے شکنجے میں [illegible] تو پھر انتقام کی آگ اور بڑھتی ہے۔

پاکستان قومی اتحاد نے جمعہ [illegible] مارشل لاء کی خلاف ورزی کرتے ہوئے یوم شہداء منانے کا اعلان کیا گیا تو گویا مرجھائے ہوئے دلوں میں پھر سے جان پڑ گئی۔ مگر اس اعلان سے کچھ روز قبل ہی حیدرآباد کی خواتین نے دو مقامات پر نہ صرف مارشل لاء کی خلاف ورزی کی بلکہ کرفیو توڑ کر جلوس نکالا اور مارشل لاء کیخلاف [illegible] کا اظہار کیا۔ [illegible] حیدرآباد کے [illegible] مارشل لاء کی خلاف ورزی کا باقاعدہ اعلان دل کی آواز ثابت ہوا۔

۲۰ اپریل کو [illegible] سے کرفیو نافذ ہوا [illegible] گھنٹوں میں سے [illegible] گھنٹے کرفیو کی قید میں گزرے تھے۔ لیکن بعد میں کرفیو کے وقفے میں دھیرے دھیرے اضافہ کیا جاتا رہا [illegible] شہر کی [illegible] سندھ اسمبلی کا اجلاس بھی طلب کر لیا گیا اور سکول بھی کھولنے کا اعلان ہوا۔ [illegible] کرفیو کی پابندی صرف رات کے پچھلے پہر کے لئے تھی۔ [illegible] میں کھلنے والے اسکولوں میں "بلا مقابلہ انتخاب" کی طرح بچوں کو [illegible] اگلی کلاسوں میں ترقی دینے کا اعلان ہوا۔ اور سندھ اسمبلی میں [illegible] چھٹیاں [illegible] کرتی رہیں۔ [illegible] مئی سے ۵ مئی تک کرفیو کے نفاذ میں [illegible] ۲۴ گھنٹوں میں سے ۲۰ گھنٹے پابندی کے گزرے لیکن چھ مئی کو یوم شہداء منانے کا اعلان ہوا تو کرفیو [illegible] سے نافذ کر دیا گیا۔ اسمبلی کا اجلاس ملتوی ہوا اور اسکول تین دن کھلنے کے بعد پھر بند ہو گئے۔

پہلے اعلان ہوا کہ نماز جمعہ کے لئے ایک بجے سے تین بجے تک کا وقفہ دیا جائے گا کہ قوم نماز جمعہ کی ضرورت سے "بے نیاز" ہو گئی ہے۔ لہٰذا مسجدوں میں بھی مرگھٹوں جیسی ویرانی بہتر ہے۔ یہ فیصلہ اس عجلت میں ہوا کہ بارہ بجے قومی خبروں میں ایک بجے سے وقفے کا اعلان ہو رہا تھا اور مقامی ریڈیو اسٹیشن کرفیو مسلسل جاری رہنے کی خبر نشر کر رہا تھا۔ یہ عجیب و غریب فیصلہ شاید اس لئے کیا گیا کہ کچھ مقامات پر خواتین اور مردوں نے جلوس نکال کر صبح ہی سے کرفیو توڑ دیا تھا۔ لہٰذا سوچا گیا کہ جو لوگ کرفیو توڑ کر جلوس نکال سکتے ہیں وہ وقفہ مارشل لاء کی پرواہ کیا کریں گے۔ مگر یہ صورت حال ہر مسلمان شہری کے لئے ناقابل برداشت تھی کہ وہ نماز جمعہ ادا نہ کرے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ درجنوں مقامات پر لوگ باہر نکل گئے۔ کئی مساجد میں ہنگامہ ہوا۔ [illegible] کئی مسجدوں میں جوتوں سمیت گھس گئے۔ بندوقوں نے محراب و منبر کے نشانے لئے اور سجدہ گاہیں خون سے سرخ ہو گئیں۔

لیاقت کالونی کی نورانی مسجد، گھو گھر محلے کی قدسی مسجد اسلام آباد کی رحمت اسلامیہ مسجد، پریٹ آباد کی بغدادی مسجد اور دوسری درجنوں مساجد میں جو کچھ

اور اللہ کے گھروں کی جس طرح بے حرمتی کی گئی اگر اسے تفصیلاً قلمبند کیا جائے تو ہفتوں کا وقت اور ضخیم کتابوں کے صفحات درکار ہوں۔ اس روز لطیف آباد نمبر ۷ نمبر ۸، نمبر ۹، کالی روڈ، پنجرہ پول، ہیرآباد، پریٹ آباد، قلعہ، لیاقت کالونی اور دوسرے دس سے زائد مقامات پر کرفیو کی دھجیاں بکھیر دی گئیں۔ پنجرہ پول کے علاقے میں خواتین کے جلوس پر فائر بریگیڈ کے ذریعے پانی پھینکا گیا۔ پریٹ آباد میں لاٹھی چارج اور آنسو گیس کا استعمال ہوا۔ لیاقت کالونی اور کالی موری میں مردوں کے جلوس پر فائرنگ کی گئی۔ جب یہ جلوس نکلے تو کرفیو کے محافظ ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو گئے کہ "ہماری عزت کا سوال ہے خدا کے واسطے گھر جاؤ۔" مگر ان کا ایک ہی جواب تھا کہ "کس لئے گھر واپس جائیں۔ شوہر، بھائی، باپ تو تم نے بند کر دیئے، اب ہم بھی جیل جائیں گے یا گولی کھائیں گے۔" مکھی محلے کی مسجد میں جب نمازی کرفیو کے باوجود نماز جمعہ کے لئے مسجد میں پہنچ گئے تو کرفیو کے محافظوں نے باہر سے دروازہ بند کر دیا۔ کہا گیا "اب یہیں بیٹھ کر نفلیں پڑھو۔" اس پر خاصا ہنگامہ ہوا۔ لیاقت کالونی، پریٹ آباد اور اسلام آباد کے علاقے میں سب سے بربریت کا ثبوت دیا گیا۔ لطیف آباد نمبر ۸ میں ایک معصوم طالب علم ندیم ولد فتح حیدر کو مسجد تک جانے کے جرم میں پیٹ مار کر زخمی کر دیا۔ یہ طالب علم تین روز بعد خالق حقیقی سے جا ملا۔ اسلام آباد کی مسجد میں جوتوں سمیت گھس کر قبضہ کر لیا گیا۔ پریٹ آباد کی بغدادی مسجد میں بھی یہی ہوا۔ کئی مقامات پر مؤذنوں کو جمعہ کی اذانیں دینے سے روک دیا گیا اور بہت سی مساجد میں کیا ہوا یہ تو اسی وقت منظر عام پر آ سکتا تھا، جب خانۂ خدا کی دیواریں بول اٹھتیں، دیواریں چپکے چپکے آنسو نہ بہاتیں۔

لیاقت کالونی کی پس ماندہ بستی میں نورانی مسجد علاقے کی سب سے بڑی مسجد ہے۔ کالونی کے بچے یہاں دینی تعلیم بھی حاصل کرتے ہیں۔ اس مسجد کا سنگ بنیاد مولانا احتشام الحق تھانوی نے یکم مئی ۱۹۷۰ء کو رکھا تھا لیکن سنگ بنیاد رکھنے والے اسلام کے بطل جلیل کو گمان بھی نہ ہوگا کہ ٹھیک سات سال بعد مئی ۱۹۷۷ء میں اسلامی جمہوریہ پاکستان میں مسجد کی بنیادیں اکھاڑنے والے بھی پیدا ہو جائیں گے۔ یہاں مسلسل ایک گھنٹے تک نمازیوں پر فائرنگ کی گئی۔ مسجد کی دو منزلہ عمارت میں جگہ جگہ گولیوں کے نشان زبان حال سے وہ کہہ رہے ہیں جسے سننے کی ہر ایک میں تاب نہیں۔ دس افراد گولیوں سے زخمی ہوئے۔ سب سے پہلے عمر جمیل جوان زخمی ہوئے۔ کرفیو کے محافظ قریب کے ایک مکان میں زبردستی جا گھسے اور وہاں مورچہ بند ہو گئے۔ پھر ان کے بعد اللہ کی بارگاہ میں سر جھکانے کے دوسرے خواہش مند نشانہ بنے۔ طاہر کے پیٹ میں گولیاں لگیں۔ اس کی حالت خطرے میں ہے۔ افضل، اشتیاق، حفیظ الرحمن، عقیل، امام الدین، ستار، عبدالحمید اور غفار زخمی ہوئے۔ صحن خون سے لالہ زار ہو گیا۔ منبر و محراب تک گولی آئی۔ مسجد کی پیشانی پر کندہ سرور کائنات خاتم النبیاء کے اسم نامی کے نیچے گولی لگی۔ اس بربریت پر مشتعل ہو کر سب سے [illegible] باہر نکلیں۔ آنسہ حمیدہ زیدی، انیس بانو خاتون گیا، نصرت، بسم اللہ جوان، بلقیس اور کنیز کی قیادت میں خواتین نے کرفیو توڑا اور مسجد میں محصور اپنے بھائیوں کو رہائی دلائی۔ ادھر ہزاروں افراد نے قریب کی ڈسپنسری کو آگ لگا دی اور وہاں کھڑے تین ٹرک نذر آتش کر دیئے۔ بہت سے افراد اس دوران گرفتار کیا گیا۔

۸ اور ۹ مئی کو کرفیو میں جزوی نرمی رہی۔ ۹ مئی کی صبح جب میں نورانی مسجد پہنچا تو دیکھا کہ ہزاروں مرد اور عورتیں دور دور سے مسجد پر چلائی گئی گولیوں کے نشانات دیکھنے آ رہے ہیں۔ ایک برٹش شخص مسجد کا صحن دھو رہے تھے۔ نوجوانوں نے بتایا کہ انہوں نے فوٹو کے لئے خون دو روز تک اسی طرح پڑا رہنے دیا۔ مگر کرفیو کے سبب کوئی فوٹو گرافر نہ آسکا۔ دھونے کے باوجود خون کے چھینٹے دیواروں اور سیڑھیوں پر سے نہ مٹ سکے تھے۔ خون پھر خون ہے ٹپکے گا تو جم جائے گا۔ کچھ گولیاں دیواروں میں سوراخ کرتی ہوئی نکل گئی تھیں اور کچھ پھنس گئی تھیں۔ آنے والی عورتیں، مرد اور بزرگ مسجد کو دیکھتے تو [illegible] کو یاد کرتے اور اشک بار پلٹ جاتے۔

۱۰ مئی کو نماز کے بعد ہی سے کالی موری میں فائرنگ ہوئی جہاں دو افراد شوکت اور جمیل زخمی ہوئے۔ لطیف آباد میں جلوس نکالنے والوں کو بیٹوں سے مارا گیا۔ بہت سی مساجد میں نماز جمعہ کے ساتھ ساتھ عصر اور مغرب کی نمازیں بھی نہ ہو سکیں۔ ساڑھے سات بجے اعلان کر کے آٹھ بجے شب سے دس بجے تک کا وقفہ دیا گیا۔ لیکن گھنٹے کا یہ وقفہ جو ضروریات زندگی کی اشیاء خریدنے کی غرض سے دیا گیا تھا، اس لحاظ سے بیکار تھا کہ دکانیں رات میں نہیں کھل سکتی تھیں۔ اور سبزی و دودھ والے رات کو بستیوں میں نہیں جا سکتے تھے۔ اس طرح کرفیو جس کا آغاز صبح نو بجے سے ہوا، ۱۰ مئی کی دوپہر دو بجے تک جاری رہا۔ اگر ۸ بجے شب کو دیئے جانے والے دو گھنٹے کے وقفے کو شامل کر لیا جائے تو یہ مدت ۲۹ گھنٹے بنتی ہے۔ "شرپسندوں کو سزا دینے کے لئے ۲۹ گھنٹے بہت سمجھے گئے۔"

۱۰ مئی کی شب سے گرفتاریوں کا آغاز ہوا۔ جن عورتوں نے جلوس نکالا ان کے مرد لے جائے گئے اور جن کے مرد جیلوں میں ہیں ان کی بیویوں کو لے جایا گیا۔ چھاپے مارے گئے۔ قومی اتحاد کے ذرائع کے مطابق ۱۰ مئی سے ۱۹ مئی تک تقریباً دو سو افراد گرفتار کئے گئے۔ جن میں کئی عورتیں بھی شامل ہیں۔ بہت سی خواتین کو مسلسل

چھاپوں کے سبب نقل مکانی کرنی پڑی۔ اسی شب سے مختلف علاقوں میں دھماکوں کا آغاز ہوا۔

۲ مئی کو پھر کرفیو توڑا گیا۔ خواتین نے لطیف آباد نمبر ۵ اور نمبر ۱۱ سے جلوس نکالے۔ لطیف آباد نمبر ۵ میں جلوس پر لاٹھی چارج کے بعد تقریباً سو عورتوں کو ایک زیر تعمیر مکان میں چند گھنٹے کے لیے نظر بند کر دیا گیا۔ اس جلوس کی قیادت خاتون نے کی۔ لطیف آباد نمبر ۱۱ کے جلوس کی قائدہ لالی تھی جسے بٹوں سے مار کر زخمی کر دیا گیا۔ اسی روز خاتون لیڈر فضل بی بی کو گرفتار بھی کر لیا گیا۔ اسلام آباد کی خاتون لیڈر رضیہ بیگم کے شوہر اقبال بیگ کو زدوکوب کرتے ہوئے لے لیا گیا۔ اقبال بیگ کو جو پولیس میں سب انسپکٹر ہے اور سی آئی اے میں تعینات تھا کہ اس سے قبل ایس پی نے ۱۳ اپریل کو اظہار وجوہ کا نوٹس دیا تھا کہ کیوں نہ اس کی ملازمت اس لیے ختم کر دی جائے کہ وہ اپنی بیوی کو حکومت کے خلاف سرگرمیوں میں حصہ لینے سے روکنے میں ناکام رہا ہے۔ اسی طرح ایک اور خاتون لیڈر اختر بیگم کے شوہر یوسف کو مکت آباد سے گرفتار کیا گیا۔ ۷ مئی کو صرف تین گھنٹے کا وقفہ دیا گیا۔ اس روز شہر میں لالی کے ہلاک ہو جانے کی خبر پھیل گئی۔ کچھ افراد پوسٹر لگانے کے جرم میں بھی گرفتار کیے گئے۔

۸ مئی کو مردوں اور عورتوں نے پانچ سے زائد جلوس نکال کر پھر کرفیو توڑا۔ چھپروپول اور کالی موری پر مظاہرے کیے گئے۔ سب سے بڑا جلوس پریٹ آباد نکالا گیا۔ یہ جلوس جس میں سینکڑوں خواتین اور مرد شامل تھے۔ جب خاصا بڑا فاصلہ طے کرنے کے بعد پھلیلی نہر کے پل تک پہنچا تو لاٹھی چارج شروع کر دیا گیا بٹوں سے مارا گیا آنسو گیس استعمال کی گئی اور ہوائی فائرنگ بھی ہوئی۔ کچھ بچے اور عورتیں مجروح ہوئے۔ ایک گھنٹے کی مسلسل کوشش کے بعد کرفیو کا "تقدس" بحال ہو سکا۔ گرفتاریوں کا سلسلہ اس روز بھی جاری رہا۔ کرفیو میں آٹھ گھنٹے کا وقفہ دو حصوں میں کر دیا گیا۔ ۹ مئی کو سکول کھولنے کا اعلان ہوا اور کرفیو میں دس گھنٹے کی نرمی کی گئی۔ اسی روز لطیف آباد نمبر ۸ کا معصوم طالب علم ندیم جو ۶ مئی کو بندوق کی ضربات سے زخمی ہوا تھا دم توڑ بیٹھا۔ اس معصوم بچے کی موت پر غم و غصے کی لہر دوڑ گئی۔ اسی دوران پوسٹر لگانے کے شبہ میں شاہی بازار سے کچھ دکانداروں کو گرفتار کیا گیا۔ ان میں شاہی بازار سے کچھ دکانداروں کو گرفتار کیا گیا۔ ان میں شاہی بازار کے دکانداروں کی انجمن کے لیڈر اوصاف شیخ بھی تھے۔ احتجاجاً سارا بازار بند ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد انہیں صلح نامے کے ساتھ رہا کرنا پڑا۔

یکم مئی سے ۹ مئی تک ۲۱۶ گھنٹوں میں سے ۱۰۵ گھنٹے کرفیو میں گزرے۔ ابتدائی پانچ دنوں کے ۱۲۰ گھنٹوں میں ۳۶ گھنٹے پابندی میں گزرے۔ لیکن اگر ۶ مئی سے ۹ مئی تک چار دن کی پابندی کا جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ ۹۶ گھنٹوں میں سے ۶۹ گھنٹے کرفیو کی قید میں گزرے ہیں۔ اور صرف ۲۷ گھنٹے محدود آزادی کے دستیاب ہو سکے ہیں۔ ۱۰ مئی کو ہیرآباد کے علاقے سے خاتون لیڈر شاہدہ یوسف کو گرفتار کر لیا گیا۔ ان کے بھائی محمد شمیم پہلے ہی ڈی پی آر کے تحت گرفتار ہیں۔ شاہدہ کی گرفتاری کے بعد باقاعدہ گرفتار ہونے والی خاتون لیڈروں کی تعداد دو ہو گئی ہے۔

۱۰ مئی سے ۵ جون تک ۶۴۸ گھنٹوں میں سے ۱۹۲ گھنٹے کرفیو کی قید میں گزرے۔ اس عرصے میں مذاکرات کا آغاز ہوا۔ اور قومی اتحاد کے رہنماؤں کی ہدایت پر مئی کے آخر سے عوام نے ایجی ٹیشن معطل کر دیا۔ ۲۱ اپریل سے ۵ جون تک کل ۱۰۸۰ گھنٹوں میں سے ۴۴۹ گھنٹے کرفیو کی نذر ہو گئے۔

بہر حال اب جب کہ ایک نئے سفر کا آغاز ہو رہا ہے تو ان تلخ داستانوں کا دہرانا مارشل لاء کے بوجھ تلے گھٹ گھٹ کر رہ جانے والی چیخوں اور بے نام آرزوؤں کا ذکر عبث دکھائی دیتا ہے۔ مگر یہ داستانیں جنہیں کہیں لہو سے لکھا گیا، کہیں جلتے ہوئے سگریٹوں کو جسم پر داغ کر رقم کیا گیا اور کہیں تپتی ہوئی ریت پر برہنہ لٹا کر شوق ستم پورا کیا گیا۔ شاید کبھی نہ بھلائی جا سکے۔

پہلے صورت حال یہ تھی کہ پیپلز پارٹی کے ٹکٹ کے لئے درخواست دینے والوں کی لمبی قطار تھی اور قومی اتحاد کو اپنے نمائندے نامزد کرنے میں کم از کم دیہی علاقوں کی حد تک یقیناً مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا، مگر اب سندھ کے چار بڑے شہروں یعنی کراچی، حیدرآباد، سکھر اور سانگھڑ میں پیپلز پارٹی کو اپنے امیدوار تلاش کرنا پڑیں گے، جبکہ چار دیگر شہروں یعنی میرپور خاص، بدین، نواب شاہ اور خیرپور میں بھی خاصی مشکل پیش آئے گی۔ اس کے برعکس قومی اتحاد کی طرف سے ان شہروں میں امیدوار بننے کے لئے بہت سے افراد کے درمیان مقابلہ ہو گا۔

دیکھنا یہ ہے کہ قومی اتحاد کا پارلیمانی بورڈ ان شہروں میں اپنے امیدوار کتنی خوش اسلوبی سے پیش کرتا ہے اور دیہی علاقوں میں ان کی گرفت کتنی مضبوط رہتی ہے۔ یہ مرحلہ دراصل قیادت کے تدبر کا امتحان بھی ہو گا۔ پہلے کے برعکس قومی اتحاد کو اپنے امیدواروں کا انتخاب کرنے اور ان کی نامزدگی کا صحیح طریقے پر اعلان کرنے کو بہت وقت ملے گا۔ پیپلز پارٹی کو امیدواروں کی تلاش کے علاوہ ایک اور مشکل کا سامنا کرنا پڑے گا اور وہ یہ کہ سندھ کے کتنے با اثر افراد اسمبلیاں ٹوٹنے کے بعد پیپلز پارٹی چھوڑتے ہیں اور اگر انہیں چھوڑتے، تو کتنے فعال رہتے ہیں۔ موجودہ صورت حال نے پارٹی کے بچے کھچے افراد کو پہلے ہی باہم دست و گریبان کر دیا ہے اور اندرونی خلفشار اب زیادہ زور سے ابھرے گا۔

جب سے سیاسی قیدیوں کی رہائی کا اعلان ہوا ہے، انتہائی سست رفتاری اور سمجھ میں نہ آنے والی ترتیب سے رہائی کا سلسلہ جاری ہے۔ حیدرآباد کے دو منتخب ممبران قومی اسمبلی میں سے ایک مولانا شاہ احمد نورانی پہلے ہی رہائی پا چکے ہیں، جب کہ دوسرے ممبر میاں محمد شوکت کو حال ہی رہا کیا گیا۔ ان کے خلاف بلوہ اور اقدام قتل کا مقدمہ بنایا گیا تھا۔ گذشتہ دو ہفتوں میں جو اور لوگ رہا ہوئے ہیں۔ ان میں میر علی احمد، میر رسول بخش، مولانا محمد علی رضوی، محمد عمر قریشی، عبدالوحید قریشی، نواب مظفر، غلام عباس قادری، عبدالسلام، مولانا عبدالحق، سراج الدین قریشی، عبدالخالق خان، ممتاز خٹک، مولانا سلیمان طاہر، علی میر شاہ، عبدالمجید نظامانی، حاجی کریم اللہ، بیعت زئی، انور پاشا، خاتون لیڈر شاہدہ، یوسف فضل بی بی اور دوسرے کارکن شامل ہیں۔

جو لوگ اب تک رہا نہیں ہوئے ان میں ریٹائرڈ جنرل نیازی، نواب یامین، محمد سعید، میجر ثاقب اور دوسرے کارکن شامل ہیں۔ بہت ممکن ہے کہ یہ سطور آنے سے پہلے ہی یہ رہنما رہائی پا چکے ہوں۔ ۱۹ جون کو جب میر برادران حیدرآباد پہنچے تو ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ اسی شام کو مولانا شاہ احمد نورانی کے حیدرآباد پہنچنے پر فقید المثال استقبال تھا۔ اس طرح حیدرآباد اپنے اسیر رہنماؤں کے لئے دو استقبالی جلوس ترتیب دے چکا ہے۔ میاں محمد شوکت کے استقبال کے لئے تیسرے جلوس کی تیاری کا سلسلہ ان کی رہائی سے پہلے شروع ہو گیا تھا۔ ۲۱ جون کو جب یہ اطلاع ملی کہ میاں محمد شوکت کو سکھر جیل سے حیدرآباد جیل منتقل کرنے کے لئے بذریعہ ٹرین لایا جا رہا ہے تو سینکڑوں کارکن تپتی دوپہر میں سٹیشن پہنچ گئے۔ خاتون رہنماؤں کے علاوہ مولانا عباسی، مولانا سلیمان طاہر اور دوسرے کئی رہنما بھی موجود تھے۔ لیکن پتہ کہ آنے کی خبر غلط تھی۔ البتہ یہ اطلاع صحیح تھی کہ میاں شوکت اور شوکت جہلم کو صبح رہا کر دیا گیا ہے۔ رات گئے پتہ چلا کہ وہ ۲۲ جون کی شام کو حیدرآباد پہنچیں گے۔ ان کے استقبال کی روداد ہم آئندہ بیان کریں گے۔

۲۰ جون کو مولانا محمد عباسی نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اسی چیز کی نشاندہی کی تھی کہ کہیں حکومت اپنے جھوٹے مقدمات کا سہارا لے کر سیاسی قیدیوں کو اخلاقی مجرم بنا کر رہا کرنے سے گریز کرے۔ انہوں نے بلا تفریق تمام سیاسی قیدیوں کی رہائی اور جھوٹے مقدمات کی واپسی کو ضروری قرار دیا تھا۔

سب کہاں کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہو گئیں

حیدرآباد میں شہید ہونے والوں کی مصدقہ تعداد ۵۰ ہے۔ یہ بھی اس صورت میں جب کہ ۲۰ اپریل کو پریٹ آباد میں جاں بحق ہونے والوں کو جیسں لد

مکران شہر کے حصے میں ہلاک ہونے والے کو ایک شمار کیا جائے (ان دنوں بہر حال ہلاک شدگان کی غیر تصدیق شدہ تعداد اس سے زیادہ بتائی جاتی ہے۔)
۱۰ فروری کو یونٹ نمبر ۲ لطیف آباد میں جاں بحق ہونے والے حاجی غلام نبی پہلے شہید ہیں اور لطیف آباد نمبر ۸ میں ۹ مئی کو جمعرات کے گھنٹے کی ضربات سے جاں بحق ہونے والا نمسی طالب علم ندیم آخری شہید ہیں۔

۱۰ فروری سے ۱۹ مارچ تک چودہ افراد نے جام شہادت نوش کیا، فہرست ملاحظہ ہو

نمبر شمار	مہینہ	نام	پتہ	عمر	تفصیل
۱	۱۰ فروری	عابد [illegible] بن حاجی کریم بخش	یونٹ نمبر ۲ لطیف آباد	۱۰ سال	یونٹ نمبر ۲ کے جیالے پیپلز پارٹی کے افراد کی فائرنگ سے بھگدڑ کے سبب کچل کر ہلاک ہوئے۔
۲	۱۶ ؍؍	میر فیض محمد تالپور	ٹنڈو جام	۴۰ سال	پولیس کی فائرنگ سے ہلاک ہوئے۔
۳	۲۵ ؍؍	انصار احمد	یونٹ نمبر ۱۲ لطیف آباد	۱۵ ؍؍	داؤد پٹھان کے گھر احتجاج کرنیوالوں پر پولیس فائرنگ کے دوران ہلاک ہوئے۔
۴	؍؍ ؍؍	بابر ولد قیام الدین	حالی روڈ	۲۵ ؍؍	؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
۵	؍؍ ؍؍	حیدر گل	؍؍	۴۲ ؍؍	؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
۶	؍؍ ؍؍	شہزادہ	؍؍	۳۸ ؍؍	؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
۷	۷ مارچ	عبدالرحمٰن عرف چھنی ولد حبیب الرحمٰن	کالی موری	۲۱ سال	پیپلز پارٹی کے افراد کی فائرنگ سے ہلاک ہوا۔
۸	؍؍ ؍؍	[illegible] ولد [illegible]	حیدر آباد لیاقت کالونی	۲۵ ؍؍	پولیس نے آنسو گیس کا شیل مار کر ہلاک کیا۔
۹	؍؍ ؍؍	نامعلوم شیر خوار بچہ	؍؍ ؍؍	۸ ماہ	پولیس اسٹیشن پر فائرنگ سے ہونے والی بھگدڑ میں ماں کی گود میں دم توڑ گیا۔
۱۰	۹ ؍؍	عبدالغفار ولد قاضی عبدالکریم	یونٹ نمبر ۹ لطیف آباد	۲۰ سال	پکنگ اسٹیشن پر ۸ مارچ کو پیپلز پارٹی کے افراد کی فائرنگ سے زخمی ہو کر ہسپتال میں چل بسا۔
۱۱	۱۷ ؍؍	محمد یوسف ولد محمد عمر	صدر گھاٹ	۱۸ ؍؍	پہلے احتجاجی جلوس پر پولیس فائرنگ کے دوران جام شہادت نوش کیا۔
۱۲	؍؍ ؍؍	عبدالمجید ولد عبدالغفور	؍؍	۵۰ ؍؍	؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
۱۳	۱۹ ؍؍	اشفاق احمد ولد انوار احمد	یونٹ نمبر ۱۰ لطیف آباد	۲۵ ؍؍	پیپلز پارٹی کے ایک حامی کی فائرنگ کا شکار ہوا۔
۱۴	؍؍ ؍؍	محمد اقبال ولد خادم حسین	یونٹ نمبر ۱۲ لطیف آباد	۱۵ ؍؍	پولیس کی فائرنگ کے سبب جاں بحق ہوا۔

اس کے بعد صرف ۲۰ مارچ کو ہونے والی فائرنگ میں پیرٹ آباد میں ۲۰ افراد (کم از کم) ہلاک ہوئے۔ ان میں بیشتر کے نام ملاحظہ ہوں۔ اس طرح ۲۰ مارچ تک شہداء کی تعداد ۳۴ ہو گئی۔

۲۰ مارچ	محمد یوسف ولد علی بخش	پیرٹ آباد	تمام افراد ایک ہی جگہ اور ایک ہی وقت پر پولیس اور ایف ایس ایف کی وحشیانہ فائرنگ سے ہلاک ہوئے۔
〃	نذر ولد علی شیر	〃	
〃	سیف اللہ ولد شمس الدین	〃	〃 〃 〃 〃
〃	عبدالحمید چھیدی ولد منگرو	〃	〃 〃 〃 〃
〃	عبدالحمید ولد مقبول احمد	〃	〃 〃 〃 〃
〃	اصغر علی متا ولد عبدالرزاق	〃	〃 〃 〃 〃
〃	عبدالستار ولد عظیم الدین	〃	〃 〃 〃 〃
〃	محمد جمیل ولد عبدالرزاق	〃	〃 〃 〃 〃
〃	اسلام الدین ولد محمد اسمٰعیل	〃	〃 〃 〃 〃
〃	قادر بخش ولد نبی بخش	〃	〃 〃 〃 〃
〃	محمد اسمٰعیل ولد بھولو	〃	〃 〃 〃 〃
〃	پرویز ولد علی بخش	〃	〃 〃 〃 〃
〃	محمد اقبال	〃	〃 〃 〃 〃
〃	اکرم قریشی	〃	〃 〃 〃 〃
〃	امان اللہ	〃	〃 〃 〃 〃
〃	ایک عورت	〃	〃 〃 〃 〃
〃	ایک تین سالہ بچہ	〃	〃 〃 〃 〃

۲۱ مارچ سے ۱۶ اپریل تک ۱۰ افراد نے جام شہادت نوش کیا۔ ان کے نام ملاحظہ ہوں۔ اس طرح ۱۶ اپریل تک شہداء کی تعداد ۴۴ ہو گئی۔

نمبر شمار	مہینہ	نام	پتہ	عمر	تفصیل
۳۵	۲۱ مارچ	شجاع الحق صدیقی عرف چین ولد ظہور احمد	شاہی بازار	۲۷ سال	پولیس نے بلا جواز بلا سبب گھر کے دروازے پر گولی مار کر ہلاک کر دیا۔
۳۶	۲۳ 〃	علاؤ الدین ولد اسمٰعیل	سرے گھاٹ	۳۲ 〃	۱۶ مارچ کو نیوال پولیس فائرنگ سے زخمی ہو کر ہسپتال میں چل بسے۔
۳۷	۱۰ اپریل	محمد رفیق	یونٹ نمبر ۱۲ لطیف آباد	۲۵ 〃	قانون نافذ کرنے والے ادارے کے افراد کی فائرنگ سے ہلاک ہوا۔
۳۸	〃 〃	حمید خان	لطیف آباد	۲۲ 〃	〃 〃 〃 〃 〃

نمبر شمار	مہینہ	نام	پتہ	عمر	تفصیل
۳۹	۱۳ اپریل	فضل رزاق ولد محمد صادق	امریکن کوارٹرز	۲۰ سال	قانون نافذ کرنے والے ادارے کے افراد کی فائرنگ سے ہلاک ہوا۔
۴۰	، ،	عبدالرشید ولد غلام محمد	،	۲۵ ،	، ، ، ، ،
۴۱	، ،	نامعلوم طالب علم	،	۱۷ سال	مارکیٹ چوک پر پولیس فائرنگ سے ہلاک ہوا جسے ۱۳ اپریل کی شب کو فضل رزاق اور عبدالرشید کے ساتھ ٹنڈو یوسف کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔
۴۲	۱۴ ،	محمد یٰسین ولد رحیم خان	گٹو شاہ	۲۸ سال	پیپلز پارٹی کے افراد کی فائرنگ سے ہلاک ہوا۔
۴۳	۱۷ ،	محمد یامین ولد علاؤالدین	سری گھاٹ	۲۵ ،	۱۴ اپریل کو پیپلز پارٹی کے افراد کی فائرنگ سے زخمی ہو کر ہسپتال میں چل بسا۔
۴۴	، ،	نذیر حسین قادری ولد ولایت حسین	فقیر کا پڑ	۲۲ ،	، ، ، ، ، ، ، ، ، ،

۱۸ اپریل سے ۲۰ اپریل تک دو افراد ہلاک ہوئے، مکرانی پاڑے کے حملے میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد ابتداً پانچ بتائی گئی اور اسی تاریخ میں گرونگر کے علاقے سے دو نامعلوم افراد کے جاں بحق ہونے کی اطلاع آئی۔ مگر بعد ازاں مکرانی پاڑے میں ہلاک ہونے والے محمد اسحاق کے سوا کسی کی تصدیق نہ ہو سکی۔ دوسرا نوجوان محمد یامین طلبہ کے وفد کے ساتھ کراچی گیا اور وہاں فائرنگ میں ہلاک ہوا نام ملاحظہ ہوں، ان دو کے ساتھ ۲۰ اپریل تک شہداء کی تعداد ۴۶ ہو گئی۔

نمبر شمار	مہینہ	نام	پتہ	عمر	تفصیل
۴۵	۱۸ اپریل	محمد اسحاق	یونٹ نمبر ۲۱ لطیف آباد	۱۵ سال	مکرانی پاڑے سے پیپلز پارٹی کے حملے میں ہلاک ہوا۔
۴۶	۲۰ ،	محمد یامین ولد محمد حنیف	تلک چاڑی	۲۵ ،	کراچی میں طلبہ کے جلوس پر قانون نافذ کرنے والے ادارے کے افراد کی فائرنگ میں جاں بحق ہوا۔

۲۱ اپریل سے ۹ مئی تک گیارہ افراد نے جام شہادت نوش کیا۔ اس طرح کل تعداد ۵۷ تک جا پہنچی۔ مزید گیارہ کے نام ملاحظہ ہوں۔ شہید ہونے والے ایک نوجوان کا باپ صدمے سے جان دے بیٹھا۔

نمبر شمار	مہینہ	نام	پتہ	عمر	تفصیل
۴۷	۲۱ اپریل	بشیر الدین ولد بندو خان	اسلام آباد گجراتی پاڑہ	۵۵ سال	قانون نافذ کرنے والے ادارے کے افراد کی فائرنگ سے ہلاک ہوئے۔
۴۸	، ،	محمد رمضان عرف بندو ولد محمد تمیز	،	۶۰ ،	، ، ، ، ،
۴۹	، ،	نصر الدین مؤذن ولد محمد رمضان	،	۶۵ ،	، ، ، ، ،
۵۰	، ،	سراج الدین ولد ابراہیم	،	۳۲ ،	، ، ، ، ،
۵۱	، ،	علی محمد ولد شکر شاہ	،	۷۵ ،	، ، ، ، ،

CamScanner

تفصیل	عمر	پتہ	نام	مہینہ	نمبر شمار
قانون نافذ کرنے والے ادارے کے افراد کی فائرنگ سے زخمی ہونے کے بعد ہسپتال میں چل بسے۔	۳۵ سال	اسلام آباد، گجراتی پاڑہ	شمس	۲۱ اپریل	۵۲
" " " " "	" ۳۰	"	منش	" "	۵۳
" " " " " ہلاک ہوا۔	" ۹	حالی روڈ	محمد اشرف ولد دیدار خان	" "	۵۴
قانون نافذ کرنے والے ادارے کے افراد کی فائرنگ سے ۲۲ اپریل کو زخمی ہونے کے بعد ہسپتال میں چل بسا۔ بیس دن بعد بیٹے کے غم میں باپ نے بھی دم توڑ دیا۔	" ۱۸	"	محمد رمضان ولد نصیر الدین	" ۲۶	۵۵
رات کو چھت پر چڑھ کر نعرہ لگانے کے جرم میں کرفیو کے دوران ۲۳ اپریل کو کسی نے بم پھینک کر زخمی کر دیا بعد ازاں ہسپتال میں جاں بحق ہوا۔	" ۳۲	کالی موری	عبدالکریم ولد ظہور احمد	" ۲۷	۵۶
یوم شہداء کے موقع پر ۶ مئی کو نماز جمعہ کے لیے مسجد جانے کے جرم میں قانون نافذ کرنے والے ادارے کے افراد نے بندوق کے بٹ مار کر مجروح کیا۔ تین روز بعد ہسپتال میں چل بسا۔	" ۱۴	یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد	ندیم ولد فتح محمد	۶ مئی	۵۷

مولانا شاہ احمد نورانی جلسے سے خطاب کر رہے ہیں

کراچی کا ایک زخمی زیر علاج ہے

ان ۵۸ افراد کی شہادت کے علاوہ کئی افراد کی گمشدگی کی اطلاعات بھی ہیں۔ قومی اتحاد کے دفتر میں چھ ایسے افراد کی گمشدگی کی رپورٹ درج ہے جو مارچ، اپریل اور مئی کی مختلف تاریخوں میں غائب پائے جاتے ہیں اور تاحال ان کا کوئی پتہ نہیں چل سکا ہے۔ ان میں محمد اسلم ولد علی محمد، محمد اشرف ولد علی محمد، ناصر ولد خدمت خان، عبدالجبار ولد مسیح اللہ، عبدالرحمان ولد عبدالمجید خان اور سعید ولد کالے خان شامل ہیں۔ حیدرآباد میں گرفتار شدگان کی تعداد ایک ہزار سے زائد ہے۔

(بشکریہ "اسلامی جمہوریہ")

ضلع نواب شاہ

۷، مارچ ۱۹۷۷ء انتخابات کے روز پیپلز پارٹی کی طرف سے فائرنگ ہوئی جس کے نتیجے میں ۲ افراد شہید اور ۳ شدید زخمی ہو گئے

- نواب شاہ میں ۱۴ مارچ سے ۳۰ جون تک ہر جمعہ کو باقاعدہ جلوس نکلتا تھا۔ ضلع نواب شاہ کی تحصیلیں پڈعیدن، سکرنڈ، مورو اور دوڑ کے لوگ بس اگر گرفتاریاں پیش کرتے تھے پورے ضلع میں صرف نواب شاہ ہی تحریک کا مرکز تھا۔
- نواب شاہ میں قومی اتحاد کی ہر اپیل پر ہڑتال کی گئی جس میں ہڑتال قدرے کامیاب رہی۔ علاوہ ازیں ۲۰ مارچ کے ہنگامہ کے بعد چار روز تک شہر بند رہا۔
- جمعیت علماء اسلام اور جماعت اسلامی نے نواب شاہ میں تحریک کی قیادت کی۔ نواب شاہ کی دوسری تحصیلوں میں بھی اکا دکا جلوس نکلنے کی خبریں موصول ہوئیں مثلاً پڈعیدن میں مولانا تاج الدین بسمل نے تحریک کا کام کیا۔
- ضلع نواب شاہ سے ایک اطلاع کے مطابق ۲۰۰ افراد گرفتار ہوئے تاہم راقم کو ۱۸۰ افراد کی رپورٹ موصول ہوئی۔
- نواب شاہ میں تحریک کی قیادت مولانا سعد صاحب علی (جماعت اسلامی)، مولانا عبدالرحمٰن، مولانا دوست محمد (جمعیت علماء اسلام) مولانا تاج الدین (جمعیت علماء اسلام) اور مولانا عبدالمجید کے ہاتھ میں تھی۔

۲۰، مارچ کا خونریز ہنگامہ

جلوس ختم ہو چکا تھا۔ ۷ افراد کو گرفتار کر کے پولیس کی جیپ نگاہوں سے اوجھل ہو رہی تھی۔ نوجوانوں نے تکبیر اللہ اکبر کا نعرہ لگایا اس نعرے کی گونج سے حفاظتی دستے مشتعل ہو گئے۔ دفعتاً گولیوں کی بارش شروع ہو گئی، رات کی کرنیں زردی نمودار کر چکی تھیں۔ گولیوں کا دھواں پوری فضا کو ہراس کا مزار بنا چکا تھا، نوجوان گولیاں کھا کر گر رہے تھے خون ہی خون سڑک پر بہہ رہا تھا۔ ایک جانب عورتیں بین کر رہی تھیں دوسری طرف مردوں کا اضطراب قابل دید تھا۔ اس ہنگامہ کی آگ سرد ہوئی تو معلوم ہوا ۹ افراد جام شہادت پی چکے ۵ کی حالت نازک تھی ان میں سے ایک ساتھی بھی راہی عدم ہو گئے۔ اب نواب شاہ کے شہداء کی تعداد ۱۰ ہو گئی ہے۔ بیسیوں زخمی ہسپتال پہنچا دیئے گئے۔ اس طرح ۷ مارچ کی فائرنگ کے ۲ شہید ملا کر یہاں کے شہداء کی تعداد ۱۲ ہو گئی ہے۔

نواب شاہ کے شہداء ——— ۲۰ مارچ

قربان علی شہید ________________

صادق موچی شہید ________________

بالو درزی شہید ________________

زخمی ---------------- ۵ افراد

نواب شاہ کی تاریخ اپنے شہداء پر ہمیشہ فخر کرتی رہے گی

اس واقعہ پر نواب شاہ میں چار روز تک شہر بند رہا، ۲۳ مارچ کو پورا شہر فوج کے حوالے کر دیا گیا۔ وزیر اعلیٰ سندھ مسٹر جتوئی کے اس ضلعے میں موجود نے غیر سندھیوں پر ہر دور میں زیادتیاں کیں۔ اس تحریک میں راقم کو دریا خان مری، (کوٹ لالو) پڈعیدن اور ضلع کے دوسرے قصبہ میں دوستوں نے بتایا کہ

ضلع نواب شاہ کے ہزاروں ہی قومی اتحاد کے ساتھ ہیں انہوں نے تحریک میں نمایاں کردار ادا کیا

مسٹر جتوئی کی حکومت کے خلاف ہے مگر کوئی شخص علانیہ طور پر اظہار حق کی جرأت نہیں کرتا، جس شخص نے حکومت کے خلاف زبان کھولی، یا تو اغوا کر لیا جاتا ہے یا اس پر ایسا شدید قسم کا معاشی اور کاروباری دباؤ ڈالا جاتا ہے کہ وہ ہر طرح نڈھال ہو کر ظالموں کے سامنے گھٹنے ٹیک دیتا ہے۔

- ۲۶ مارچ کو نواب شاہ میں ایک انتہائی مؤثر ہڑتال ہوئی اسی روز جماعت اسلامی کے دفتر سے ۱۳ افراد گرفتار کئے گئے
- ڈاکٹر محمد عظیم پٹھان (جماعت اسلامی) پر پیپلز پارٹی کے ایک کارکن نے ناکام قاتلانہ حملہ کیا موصوف بال بال بچ رہے۔
- ضلع نواب شاہ سے راقم کو موصول ہونے والی گرفتار شدگان کی فہرست من وعن ملاحظہ ہو۔

تحریک نظامِ مصطفٰے نواب شاہ کے گرفتار شدگان

- محمد صاحب علی ولد محمد اکبر
- انعام اللہ خان ولد برکت اللہ
- سید حزب اللہ شاہ ولد محمد شاہ
- مولانا عبدالواحد ولد عبدالستار خاں
- مولانا دوست محمد ولد گل محمد
- غلام حیدر ولد بدرالدین
- اسلام الدین ولد عبدالغفور
- صابر علی
- مولوی عبدالحمید سروہی
- عبدالہادی کوسو محمد قاسم کوسو
- مولانا قائم الدین ولد شیر محمد
- حافظ عبدالحق ولد محمد اسماعیل
- محمود الحق ولد محبوب الٰہ
- اصغر ولد حاجی نذیر
- محمد جمن
- مولوی محمد اشرف
- مولوی محمد ہاشم
- عبدالسعید بروہی
- غلام حسین قاضی ولد محمد ابراہیم
- کریم اللہ خاں میر احمد خان
- شبیر احمد ولد محمد سلیمان ملک
- مولانا دوست محمد ولد گل محمد
- باول خان
- محبیب الرحمٰن
- محمد شفیع علی محمد قریشی
- غلام علی خواجہ ولد محمد رمضان

CamScanner

عبدالغفار ولد عبدالجبار
محمد عثمان ولد حافظ سعید
محمد شفیع ولد جمال الدین
بدرالدین
عبدالشکور آرائیں محمد رمضان
محمد یوسف ولد گھیسا
عبدالرحیم
مولانا منصب علی
فقیر حسین
فاروق حسین
ریاض
خان محمد
حکیم عبدالرؤف صاحب
قاضی محمد خان
شجاع اللہ خان سمیع اللہ خان
عبدالحق قریشی وحیدالدین
محمد یوسف قریشی
محمد شفیع لوہار حاجی منیر احمد
مولانا غلام مصطفٰے

ظہور عالم ایڈوکیٹ
فضل الدین آرائیں محمد رمضان آرائیں
بابو
محمد نظیر احمد
معاذ الدین آرائیں قادر بخش آرائیں
محمد ایوب قادری
لیلو ہوٹل والا
مظہر علی شاہ
ابرار حسین ایڈوکیٹ
نور محمد دھوبی
اکرم شاہ
زبیدہ عرف اندھری
عبدالقادر قریشی عبدالرحمٰن قریشی
منا خان پیارے خان بیٹری والے
نور محمد ۔ کیمپ نمبر ۲
باغ علی تاج کالونی
باغ علی کا بھتیجا "
جاوید مرزا "
رحمت "

محمود احمد کیمپ نمبر ۲
ٹھاکر مسعود "
محمد الیاس حافظ "
محمد رفیق "
حافظ اللہ یار غریب آباد
محمد یوسف "
مولوی نور محمد بروہی
عبدالغفور آرائیں
ڈاکٹر ریاض احمد غلام قادر
محمد حنیف "
سلیم میڈیکل اسٹور
چوہدری سردار علی
پیارے خان مستری کیمپ نمبر ۲
شبیر احمد طالب علم
مولوی محمد جمن بروہی
بدرالدین لیاقت آباد نواب شاہ
جمال دین "
حسن شاہ

• طلبہ میں اسلامی جمعیت طلبہ نے تحریک میں موثر کردار ادا کیا ۔

ضلع دادو

سندھ کے اس ضلع میں تحریک نظام مصطفٰے کے سلسلے میں کوئی کام نہیں ہوا ۔ ضلع دادو کی تحصیلوں میں میہڑ، خیرپور، دادو ، جوہی ، سیہون شریف ، کوٹڑی ، قابل ذکر ہیں

ضلع دادو میں قومی اتحاد کے سربراہ نصراللہ کلہوڑو ہیں ۔ انہوں نے کوئی کام سرانجام نہیں دیا ۔

دادو کا سارا علاقہ خالص سندھیوں پر مشتمل ہے یہاں پیپلز پارٹی کے حکمرانوں کا خاصا تسلط رہا ہے ۔

جام شورو

اس علاقہ کی یونیورسٹی کے طلباء نے تحریک میں نمایاں کردار ادا کر کے ضلع دادو کا نام روشن کیا۔ یہاں جلسے اور جلوس ہوئے۔
پی این اے کے قومی اسمبلی کے امیدوار الحاج محمد ہاشم جو کہ میرا بحر کے سردار ہیں، انہوں نے بھی تحریک میں حصہ نہیں لیا۔

ضلع ٹھٹھہ

اس دور افتادہ علاقہ میں تحریک نمایاں طور پر نہ چل سکی، پورے ضلع میں تحریک نظام مصطفےٰ کا مرکز سجاول تھا۔
یہاں مولانا نور محمد کی قیادت میں متعدد جلوس نکلے۔ خالص سندھیوں کے اس علاقے میں پولیس اور ایف ایس ایف پہلے روز ہی سے خوف و ہراس پھیلایا ہوا تھا۔ غیر سندھی کسی کے سامنے دم نہ مار سکتے تھے۔ مگر خود سندھی ظالم حکمرانوں کے رو برو واشگاف طور پر اعلان بغاوت کی پوزیشن میں نہ تھے۔
ٹھٹھہ سے قومی اسمبلی کے امیدوار تاریخ کے رسوائے زمانہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو تھے۔

ضلع بدین

اس ضلع میں بھی خاطر خواہ کوئی کام نہیں ہوا۔ تاہم اگر کسی جگہ اکا دکا جلوس یا احتجاج کی رپورٹ موجود ہے تو وہ راقم کو موصول نہیں ہوئی۔

ضلع جیکب آباد

جیکب آباد میں توقع سے کہیں زیادہ تحریک کا کام ہوا۔ اس ضلع سے ۲۰۰ کے قریب آدمی گرفتار ہوئے یہاں کے لوگوں نے جیل کا نظام معطل کر دیا تھا۔

گرفتار شدگان جیل سے باہر آ جا سکتے تھے !

تحریک نظام مصطفےٰ پاکستان میں اپنی نوعیت کا یہ واحد واقعہ ہے۔ جیکب آباد میں ہفتہ میں ایک یا دو مرتبہ اور عموماً جمعہ کے دن قیدی کارکنوں پر مشتمل ہزاروں افراد جلوس نکالتے تھے۔

CamScanner

ضلع میرپور خاص ـــــ علاقہ تھرپارکر

سعیدہ شہیدہ کی الم انگیز شہادت مسٹر بھٹو کے دور کا سب سے آخری سیاہ کارنامہ ہے

- ۱۴ مارچ سے ۳ جون تک تحریک چلتی رہی۔
- تھرپارکر کے اس مرکزی صدر مقام پر مرکزی کونسل کے ہر حکم کے مطابق ہڑتال کی گئی۔
- تحریک نظام مصطفےٰ میرپور خاص کی قیادت مولانا امان اللہ خان (جمعیۃ علماء اسلام) ممتاز پٹھان (عوامی تحریک) لیاقت خان (مسلم لیگ)، صدر قومی اتحاد جناب فضل الرحمٰن۔ ان پر جھوٹے مقدمات قائم کئے گئے ان کی فصلیں جلا دی گئیں اور ان کے چوکیدار کو قتل کرا دیا گیا۔ ڈاکٹر معصوم (جماعت اسلامی) مولانا عبدالرحیم، حافظ محمد حیات (جماعت اسلامی) قیوم شاہد (تحریک استقلال) کے پاس رہی۔
- ضلع میرپور میں عورتوں نے نہایت اعلیٰ کردار پیش کیا۔
- جمعیۃ طلباء اسلام کے اسلم شیخ (جو یونیورسٹی کے طالب علم ہیں) کو پیپلز پارٹی کے قومی اسمبلی کے امیدوار نے ۱۸ مارچ کو اغوا کر کے داڑھی کے بال نوچ لئے۔ اس نوجوان پر بے پناہ تشدد ہوا۔
- طلباء میں حافظ مظہر حسین صدر جمعیۃ طلباء تھرپارکر اور الیاس تمنا کا نام نمایاں ہے۔

تحریک نظام مصطفےٰ میرپور میں شریف نے سب سے پہلے جام شہادت نوش کیا

- ضلع تھرپارکر کی دوسری تحصیلوں سامارو، چھاچھرو، ننگر پارکر اور عمرکوٹ کے افراد میرپور میں آکر تحریک میں شریک ہوتے تھے۔
- میرپور میں گرفتار شدگان کی کل تعداد ۲۰۰ سے زائد ہے۔

ڈگری

میں مولوی عبدالعاشق (جمعیۃ علماء اسلام) اللہ لوک (جماعت اسلامی اور جمعیۃ طلباء) کے عبدالکمل نے تحریک کو فروغ بخشا۔

جھڈو

میں زبیر احمد عباسی (مسلم لیگ) اور میر شاہ مسلم لیگ نے تحریک کو اچھے طریقے سے چلایا۔

ضلع لاڑکانہ

⊙ —— انتظامیہ کے نوٹس کے بغیر صرف دو دفعہ یہاں جلوس نکالا گیا۔

⊙ —— تحریک کی حمایت میں نکلنے والے یہ دونوں جلوس مسٹر بھٹو کے پانچ سالہ مظالم کے آئینہ دار تھے۔ لاڑکانہ میں اکثر خالص سندھی آباد ہیں بھٹو کی بربریت کے باعث یہاں کے سندھی اور غیر سندھی ہر قسم کی آواز اٹھانے سے محروم ہیں جس مخالف نے جب کبھی یہاں سر اٹھایا، اُس کو عبرت ناک سزا دی گئی۔

⊙ —— لاڑکانہ کی تحصیلوں میں نوڈیرو، میرو خاں، شہداد کوٹ، واراں اور ڈھوکری کا نام شامل ہے۔
ایک تحصیل قمبر بھی ہے یہاں جمعیۃ علماء اسلام کے افراد کی کثرت ہے۔ پورے ضلع میں صرف اس تحصیل میں مسٹر بھٹو کے خلاف چلے ہوئے مولانا عطاء اللہ نے اس علاقہ کے لوگوں کو مسٹر بھٹو کے دور حکومت کی زیادتیوں سے آگاہ کیا۔ دوسرے نمبر پر یہ علاقہ جماعت اسلامی کے افراد پر مشتمل ہے۔
ضلع لاڑکانہ کے لوگوں کی حالت یہ ہے۔ ——

تڑپنے کی اجازت ہے نہ فریاد کی ہے
گھٹ کے مر جاؤں یہ مرضی میرے صیاد کی ہے!

⊙ —— لاڑکانہ میں [illegible] میں ایک ڈاکہ پڑا۔ مالکان دوکان ہی کو جو مسٹر بھٹو کے مخالف تھے پکڑ کر نشانہ ستم بنایا گیا ——
اس موقعہ پر تین افراد گرفتار کئے گئے۔ جناب عبدالسلام (جماعت اسلامی) محمد ہاشم (جمعیۃ علماء اسلام) محمد ابراہیم (جماعت اسلامی)
ان کے ساتھ بدفعلی کی کوشش کی گئی۔ ایک رات بے ضمیر بھٹو نے اپنے مخالفوں کو حوالات میں پیشاب پلایا۔

⊙ —— تحریک نظام مصطفےٰ کے دوران ۹ اپریل کے شہداء کے لئے ایک خفیہ اجتماع منعقد کرنے کا فیصلہ ہوا۔ پیپلز پارٹی نے ۵۰ غنڈے منگوا کر ناکہ بندی کر دی۔ اجلاس میں شریک ہونے والوں پر بے پناہ تشدد کیا۔

ضلع سکھر

- سکھر شہر میں ۷ مارچ کو بے انتہا خوف و ہراس کے باعث صبح ۸ بجے ہی سے انتخاب کا بائیکاٹ کر دیا گیا تھا۔
- ۱۴ مارچ کو جب ملک گیر تحریک کا اعلان ہوا تو سکھر میں مقامی اور غیر مقامی سندھی اور غیر سندھی کا سوال حکومت کی طرف سے اٹھایا گیا ۔
۲۰ مارچ کو قائدین شہر نے ایک اہم اجلاس منعقد کیا ۔ اس میں ۲۱ مارچ کو جلوس نکالنے کا فیصلہ ہوا جس کی قیادت مولانا محمد مراد سیکرٹری جنرل قومی اتحاد کے حصے میں آئی ـــــــ مگر اسی رات تمام قائدین گرفتار کر کے ٹھٹھہ پہنچا دیئے گئے ۔
- سکھر میں جلوسوں کا آغاز ۲۳ مارچ کو ہوا ۔ چوک اور بستیوں سے روزانہ رضا کار حاضر ہو کر گرفتاری پیش کرتے تھے ۔ گرفتاریوں کے لئے اہم کردار مولانا عبدالکریم بیر شریف کا رہا ۔ جنہوں نے اپنے مریدوں کو تحریک میں گرفتاری پیش کرنے کا حکم دیا تھا ۔
- ضلع سکھر تحصیل شکارپور ، میرپور ، گھوٹکی ، اباڑو ، نیو عاقل ، روہڑی اور گڑھی یاسین پر مشتمل ہے ۔ سوائے سکھر کے کسی جگہ تحریک کا کام نہیں ہوا ۔ ان علاقوں کے لوگ سکھر میں آ کر گرفتار ہوتے تھے ۔ ہاں ـــــ مگر روہڑی نے ہڑتالوں میں حصہ لیا ۔ اور یہاں ایک جلوس بھی نکالا گیا ۔
- سکھر میں مرکزی کونسل کے ہر حکم پر ہڑتالیں کی گئیں ۔ علاوہ ازیں مقامی طور پر طلباء پر تشدد کے خلاف ایک مرتبہ پورے ہفتے اور دوسری مرتبہ ۲ روزہ ہڑتال ہوئی ۔
- سکھر میں ۱۴۳ آدمیوں نے رضاکارانہ گرفتاریاں پیش کیں ۔ جن میں ۲ خاکسار تحریک ۸ جمعیۃ علماء پاکستان ، تحریک استقلال ۴۴ جماعت اسلامی ، باقی ۸۹ افراد کا تعلق جمعیۃ علماء اسلام سے تھا ۔
اس کے علاوہ ۵۰۰ کے قریب طلباء اور بیس معززین شہر چھاپے مار کر پکڑے گئے ۔ ان تمام پر ڈی پی آر کے تحت مقدمات قائم کئے گئے ۔
- تحریک میں اندر یا باہر رہ کر کام کرنے والی اس شہر کی نمایاں شخصیات درج ذیل ہیں ۔
مفتی محمد حسین قادری ، مولانا محمد مراد ، مفتی قائم الدین ، غلام غوث غازی ، مولانا سید محمد شاہ امروٹی ، اسد اللہ بھٹو ایڈووکیٹ ، مولوی اقبال حسین شاہ ، مولانا عبدالمجید ، مولوی عبدالرحمٰن گھڑی والے ۔ قاری عبدالحفیظ ، شیخ محمد حنیف ، حاجی کلیم اللہ (عرف میٹھو خان) مولوی عبدالرزاق ، ایم وائی آر بھٹی ، محمد عثمان سرحدی ، ڈاکٹر خلیل احمد
- سکھر میں چھ بچوں کی آنکھیں پولیس تشدد سے ضائع ہوئیں ۔ جن دوسرے کارکنوں پر تشدد ہوا ملاحظہ ہوں " نذیر احمد متین ، اسلم مغل ، جمیل احمد ستار ، مسرت علی (عرف بچو) عبدالوحید ، مجید خان ۔ ان کارکنوں پر بم کیس اور اسلحہ کے ناجائز اور جھوٹے الزامات عائد کر کے مختلف مقدمات میں ملوث کیا ۔
- سکھر میں یوں تو تمام جماعتوں نے تحریک میں حصہ لیا مگر جمعیۃ علماء اسلام ، جماعت اسلامی ، جمعیۃ علماء پاکستان نے نمایاں کردار ادا کیا ۔
- اسلامی جمعیۃ طلبہ کی ایکشن کمیٹی اور جمعیۃ طلباء اسلام کے ورکروں نے تحریک میں بے مثال کردار ادا کیا ۔
- عورتوں نے متعدد جلوس نکالے ۔ قرآن خوانی کی محفلیں قائم کیں ۔ زخمی بچوں کی دیکھ بھال کا کام کیا ۔
- پولیس کی فائرنگ سے ۵۰ کے قریب آدمی زخمی ہوئے ۔ ۲ آدمی لانگ مارچ کے دوران راولپنڈی میں گرفتار ہوئے ۔

تحریکِ نظامِ مصطفےٰ کے دوران سکھر کے الم انگیز واقعات

حسین چہرے آنکھوں سے محروم کر دیئے گئے ــــ مار مار کر جوانوں پر قیامت ڈھا دی گئی

فکرِ انسانیت، حیوانیت کا قلادہ پہن کر ناچنے لگی

سکھر کی تحریک کی رپورٹ آپ نے دیکھ لی۔ پیچھے تشدد کی تفصیلات رقم کرنے کی بجائے ہم "اسلامی جمہوریہ" کے رپورٹ نگار جناب محمد موسےٰ بھٹو کی شہادتی رپورٹ من و عن نقل کر رہے ہیں ــــــــــ جس سے ہمارے وقت کا کچھ حصہ بھی بچ جائے گا۔ اور ظلم کی حقیقت کا چہرہ بھی بے نقاب ہو گا۔

۱۹ اپریل سے انتظامیہ نے مارشل لاء کے احکامات پر عمل کرنا شروع کر دیا۔ خواتین کا ایک جلوس جو معصوم شاہ کے منارے سے گھنٹہ گھر کی طرف آ رہا تھا۔ اس کو منتشر کرنے کے لئے بغیر کسی اشتعال کے فائرنگ شروع کر دی۔ جس سے پانچ خواتین کو زخم آئے۔ اسی دن صبح آٹھ بجے سے رات دس بجے تک قومی اتحاد کے دفتر میں (جو جماعت اسلامی کا دفتر بھی ہے) پولیس نے پانچ مرتبہ حملہ کیا ــــ دفتر کے اندر فائرنگ کی جس کے نشانات دفتر کی دیواریں اب تک محفوظ کئے ہیں اور جو فرنیچر اٹھا سکے اسے اٹھا کر لے گئے۔

ٹارچر کیمپ

ایک طرف تشدد کے یہ تمام حربے اختیار کئے گئے، دوسری طرف شہر کے تھانہ سی سیکشن کو ٹارچر کیمپ میں تبدیل کر دیا گیا اور اس کیمپ کا نگران ایک بدنام ترین شخص جہان خان کو بنایا گیا، جو شکارپور کا ڈی ایس پی تھا اس کے ساتھ دوسرے افراد تھے اُن کے نام یہ ہیں۔ منظور مغل ایس ایچ او روہڑی، نور سومرو ایس ایچ او اے سیکشن اور محمد خان اے ایس آئی۔ اس ٹارچر کیمپ میں نوجوانوں کے ساتھ جو وحشیانہ سلوک کیا گیا، اس کی تفصیل اتنی اذیت ناک ہے کہ قلم اسے لکھتے ہوئے لرز رہا ہے۔

اس سلسلے میں مثال کے طور پر چند واقعات پیش ہیں۔

۲۶ ، ۲۷ اپریل کی شام کو شہر کے دو نوجوان نذیر صدیقی اور اسلم مغل شالیمار سینما میں پکچر دیکھنے کے لئے گئے۔ اس سینما کا مالک عطا محمد پیپلز پارٹی کا سرگرم کارکن ہے۔ یہ نوجوان ٹکٹ لے کر احاطے کے اندر سے سینما ہال میں داخل ہو رہے تھے کہ پیپلز پارٹی کے چند کارکنوں نے (جن کے ساتھ سینما کا منیجر بھی شامل تھا) انہیں پکڑ لیا اور زدوکوب کرنا شروع کیا۔ انہیں کہا گیا کہ تمہارے پاس بم ہیں اور شام کو شہر میں بموں کے جتنے بھی دھماکے ہوتے ہیں، وہ تمہاری سرکردگی میں ہوتے زدوکوب کرتے ہوئے ان دونوں نوجوانوں کو سی سیکشن تھانے لے جایا گیا۔ شالیمار سینما سے سی سیکشن تھانہ ایک میل کے فاصلے پر ہے پورا راستہ انہیں پیٹا گیا۔ تھانے پہنچنے کے بعد نذیر صدیقی اور اسلم مغل کی تلاشی لی گئی۔ لیکن ان کی جیب سے کچھ نہیں نکلا۔ اس کے بعد انہیں کمرے میں بند کر دیا گیا۔ انہیں کہا گیا کہ تم لکھ دو کہ ہمارا تعلق جماعت اسلامی سے ہے اور بم کی وارداتیں ہماری نگرانی میں ہوتی ہیں۔ انہوں نے انکار کیا اور خود کو معصوم ثابت کرنے کی حتی الامکان کوشش کی۔ لیکن ڈی ایس پی جہان خان کا کہنا تھا

کر ہیں تم سے ہر حالت میں اقرار اور اعتراف کرا کر ہی دم لوں گا۔ دھمکیوں کے بعد اب عمل کارروائی شروع ہوتی ہے۔ رات کو ۱۱ بجے کے قریب ایک سپاہی ان کو پکڑتا ہے اور دوسرا کپڑے اتارتا ہے۔ اس کے بعد ان دونوں پر تشدد شروع کیا گیا۔ ایک سیپر نما ہتھیار جسے ان کی زبان میں چھتر کہا جاتا ہے، ایک سپاہی پکڑتا اور دوسرا زور سے مارتا۔ ایک گھنٹے تک کارروائی کرنے کے بعد پندرہ بیس منٹ تک چھوڑ دیا گیا اس کے بعد پھر کارروائی شروع کی گئی۔ انہیں ننگا کر کے لٹایا گیا اور پانچ پانچ سپاہی ان پر کودنے لگے۔ ساتھ ہی اسلم مغل کی مونچھیں اکھاڑ دی گئیں۔ ان کے سر کے بال اور تھلیں اکھیڑ دی گئیں جسم کے مختلف جوڑوں پر ایسی شدید ضربیں لگائی گئیں کہ ان کے جوڑوں سے کئی دنوں تک پیپ بہتی رہی۔ حد یہ ہے کہ ظالموں نے دونوں نوجوانوں کی ٹانگوں پر سگریٹیں بجھائیں اور نازک حصوں کو سگریٹ کی آگ سے جلایا

اس تشدد میں نذیر متین کا ناک کا بانسہ (ہڈی) ٹوٹ گیا ——— تشدد کے باوجود جب انہوں نے اعتراف جرم نہیں کیا تو اس کے بعد اگلے روز ان کے مشترکہ دوست اور صابری ہوٹل کے مالک عبدالوحید کے گھر پر چھاپہ مارا گیا۔ پولیس نے گھر کی تلاشی لی، لیکن وہاں سے اسلحہ تو کیا کوئی پتھر بھی نہ ملا۔ عبدالوحید کو گرفتار کر کے سی سیکشن منارچہ کیمپ میں لایا گیا۔ اسلم مغل اور نذیر متین کی طرح ان پر بھی بے پناہ تشدد کیا گیا۔

اسی دن عبدالوحید کے ایک دوست محمد جمیل منار کے گھر پر بھی چھاپہ مارا گیا وہ گھر پر نہیں تھے، ان کی غیر موجودگی میں پولیس ان کے والد اور بھائی کو پکڑ کر لے گئی انہیں جب معلوم ہوا تو وہ خود تھانے میں آ کر پیش ہو گئے جمیل سے کہا گیا کہ نذیر متین اور اسلم مغل کے حشر سے سبق سیکھ لیں اور اعتراف کریں کہ بم دھماکوں میں وہ ملوث ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ جب میں ایک گناہ کا مرتکب نہیں ہوا ہوں۔ تو اس کا اعتراف کیسے کر سکتا ہوں لیکن پولیس اس فیصلہ پر عمل پیرا تھی۔ کہ ٹھیک ہے اگر تم نے جرم نہیں کیا ہے تو کیا ہم تمہیں سزا بھی نہ دیں، چنانچہ جمیل کو ننگا کر کے چھتروں سے مارا گیا۔ انہیں لٹا کر پانچ پانچ سپاہی ان کے جسم پر کودنے لگے لاتوں، مکوں اور ڈنڈوں سے انہیں اتنا زدوکوب کیا گیا کہ وہ بے ہوش ہو گئے جب ہوش آیا تو پھر اس کارروائی کو دہرایا گیا۔

اب ان کے کان کے پردے پھٹ چکے تھے لیکن اس کے باوجود آتش انتقام ٹھنڈی نہیں ہوئی۔ انہیں اس حد تک مارا گیا کہ کان ناک اور پیشاب کے راستے سے خون بہنے لگا۔ جب ان کی حالت اس حد تک نازک ہو گئی کہ شہر میں ان کے مرنے کی خبر پھیل تو انہیں ڈسٹرکٹ جیل کے ہسپتال میں داخل کر دیا گیا۔

یہ تشدد تو تقریباً ۳۰، ۳۵ افراد کے ساتھ کیا گیا اور بم کیس میں کل پچاس افراد پکڑے گئے جن میں اسلامی جمعیت طلبہ سکھر کے ناظم اظہر ثاقب اور جماعت اسلامی سکھر کے لیڈر حفیظ شیخ اور تعمیر نو ہائی سکول کے ٹیچر ایس پی فاروقی بھی شامل ہیں۔

شیخ حفیظ کو پہلی اور دوسری مئی کی شب کو ۱۲ بجے گھر پر چھاپہ مار کر اس حالت میں گرفتار کر لیا گیا کہ وہ بستر علالت پر تھے۔ انہیں سی سیکشن میں ایس پی اور ڈی ایس پی کے سامنے پیش کیا گیا۔ شیخ حفیظ کا کہنا ہے کہ انہیں غلط گالیاں دی گئیں، ایسی گالیاں جو زندگی بھر کبھی نہیں سنیں۔ انہیں کہا گیا کہ وہ جمیل، اسلم مغل اور اُن کے ساتھیوں سے سبق سیکھیں۔ اور صحیح صحیح بتائیں، ان نوجوانوں کو بم کون سپلائی کرتا ہے اور اس میں جماعت اسلامی کے لیڈر کی حیثیت سے تمہارا کیا حصہ لیا ہے۔ شیخ حفیظ نے جواباً کہا کہ جماعت اسلامی کی پالیسی اُوپر سے بنتی ہے مقامی طور پر نہیں بنائی جاتی اور پھر چونکہ میں ڈیڑھ ماہ سے بیمار ہوں۔ اس لئے مجھے حالات کا صحیح علم نہیں۔ حفیظ شیخ کی اُس وقت جان بخشی ہوئی۔ جب ڈاکٹر نے معائنے کے بعد رپورٹ دی کہ یہ ڈیڑھ ماہ سے بیمار ہیں اور ان کی حالت خراب ہے۔

بموں کے جن واقعات میں پچاس افراد کو گرفتار کر کے یہ تشدد کیا گیا۔ اس کی اصل حقیقت یہ ہے کہ دراصل پٹاخے ہوتے تھے۔ وہی پٹاخے جو شب برات کے موقع پر استعمال کئے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے ان پٹاخوں سے پوری مہم کے دوران کوئی ایک سپاہی یا شہری زخمی نہیں ہوا۔ اور نہ ہی کسی جائیداد کو نقصان پہنچا۔

یہ تو اس تشدد کی تفصیل تھی جو سی سیکشن منارچہ کیمپ میں کیا گیا۔ اب اس کی لسٹ ملاحظہ ہو جو جلوسوں کے درمیان بغیر کسی اشتعال کے پولیس کی طرف سے کی گئی فائرنگ سے زخمی ہوئے ہیں۔

آنکھوں میں چھرے لگنے کے واقعات

عبدالوحید ولد عبدالرحمٰن عمر ۱۶ سال۔ چہرے پر ۱۶ چھرے، سر میں ۱۳ اور ایک آنکھ بالکل ضائع ہو گئی۔

(۲) محمد وزیر احمد خان ولد الٰہی بخش۔ دائیں آنکھ چھرے لگنے سے ضائع ہوگئی۔ (۳) پپو ولد عبدالعزیز عمر ۱۲ سال — ایک آنکھ میں چھرے لگے۔ (۴) لالکھا ولد جمعہ جسم دونوں آنکھوں میں چھرے لگے۔ اب تک ڈسٹرکٹ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ (۵) غلام محمد ولد خوش محمد — ایک آنکھ مکمل ضائع ہوگئی۔ پورے جسم میں چھرے لگے۔ (۶) وزیر احمد ولد محمد اسماعیل دونوں آنکھوں میں چھرے لگے۔ اور دونوں کی بینائی مکمل طور پر ختم ہو گئی۔ (۷) عبداللہ ولد گنگو (نومسلم) عمر ۹ سال — دونوں آنکھوں میں شیل لگے اور دونوں ضائع ہوگئیں۔ (۸) عبدالرزاق میمن ولد محمد عثمان میمن — ایک آنکھ ضائع ہوگئی (۹) محمد اسلم ولد رحمت اللہ عمر ۹ سال — پورا جسم چھلنی اور ایک آنکھ میں چھرے لگے۔ (۱۰) جاوید خان ولد اسداللہ عمر ۲۰ سال — یہ نوجوان ایف ایس سی کا سال دوم کا طالب علم ہے۔ اس کی ایک آنکھ کی روشنی مکمل ضائع ہوگئی۔

دوسرے زخمی محمد سلطان ولد محمد رمضان عمر ۹ سال — یہ لڑکا اپنے علاقہ باغ حیات کی گلی سے گزر رہا تھا کہ پولیس کی گولی اس کی ران سے آرپار ہوگئی۔ چھ سات دن تک اسے بغیر کسی علاج کے پولیس کے زیر نگرانی رکھا گیا، اس کے بعد جنرل وارڈ میں منتقل کر دیا گیا۔ جہاں پولیس کا پہرہ تھا بعد میں مقدمہ قائم کر دیا گیا۔ محمد تحسین ولد محمد انوار عمر ۱۳ سال پورا جسم چھلنی۔ محمد ولد محمد یوسف عمر ۱۶ سال۔ پورا جسم چھروں سے چھلنی۔ محمد ایوب ولد عبدالرزاق — یہ ملتان سے آیا ہوا تھا۔ مارچ بازار سے گزر رہا تھا کہ پولیس کی گولی سر میں لگی۔ محمد غالب ولد عبدالعزیز — دائیں ران میں گولی لگی۔ محمد ریاض عمر ۱۰ سال پورا جسم چھلنی۔ محمد اسلم ولد فخرالدین عمر ۱۳ سال پورا جسم چھلنی۔ بالم عمر ۱۱ سال سر اور ران میں چھرے لگے۔ محمد سمیع ولد عبدالغنی عمر ۱۵ سال، سینہ بازو اور ران میں چھرے لگے۔ محمد ولد رحمت اللہ عمر ۱۳ سال پیٹھ میں چھرے لگے۔ **سکھر کی پوری تحریک میں ۹۰ افراد زخمی ہوئے** باقی کے نام قومی اتحاد کے دفتر میں درج نہیں ہوسکے۔

اس تحریک میں جو افراد اب تک لاپتہ ہیں ان کے نام یہ ہیں : محمد منظور ولد عبدالرؤف عمر ۲۰ سال ریلوے کوارٹر ۴ اپریل سے اب تک لاپتہ ہیں۔ شمس الدین ولد محمد ابراہیم ۲۲ سال، ۲۳ مارچ سے لاپتہ ہیں۔ عبداللطیف ولد اللہ رکھیو میمن ۵ مئی سے لاپتہ ہیں۔

یہاں ہم اس امر کا ذکر ضروری سمجھتے ہیں کہ تحریک کے دوران جب پوری مقامی قیادت بند تھی اور شہر میں پولیس کے تشدد کی وجہ سے ایک قیامت برپا تھی، اس وقت زخمیوں کی دیکھ بھال اور متاثرہ افراد کی مدد کے سلسلے میں اتحاد کے قائم مقام صدر محمد صالح میمن حکیم عبیدی صاحب، غلام قادر حقانی صاحب ایڈووکیٹ اور خواتین میں حافظ وحید اللہ کی اہلیہ اور حکیم عبیدی صاحب کی بیٹی نے جس لگن اور محنت سے شب و روز ایک کرکے کام کیا ہے وہ قابلِ ستائش ہے۔

مولانا قائم الدین صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام ضلع نواب شاہ کی

دلدوز داستانِ اسارت

تحریک نظام مصطفےٰ کی پاداش میں کیا کچھ برداشت کرنا پڑا!!

صوبہ سندھ میں مولانا قائم الدین کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ وہ جمعیۃ علماء اسلام ضلع نواب شاہ کے جنرل سیکرٹری ہیں۔ میں نواب شاہ پہونچنے پر ان سے جلدی ملنا چاہتا تھا۔ مگر ساتھیوں نے کہا صبح مل لینا۔ صبح مولانا کے مدرسہ پہونچا تو معلوم ہوا کہ مولانا علاج معالجہ کے لیے حیدرآباد تشریف لے گئے۔ میں نے فوراً حیدرآباد کے لیے بس پکڑی اور فوراً ہی حیدرآباد میں دارالعلوم پہونچا۔ مولانا مدرسے کے دفتر میں تشریف فرما تھے۔ میں نے آتے ہی ان سے مدعا بیان کیا۔ اس سے پہلے کہ میں کوئی سوال کرتا، انہوں نے مجھے ان تمام حالات و واقعات سے آگاہ کیا جنہیں میں جاننے کے لیے ان کی خدمت میں خصوصی طور سے حیدرآباد آیا تھا۔

مولانا قائم الدین صاحب نے کہا:

قومی اتحاد کی بحالی جمہوریت نظام مصطفیٰ کی اس تحریک کے آغاز سے قبل نواب شاہ میں موجود قومی اتحاد کے ساتھیوں اور کارکنوں نے نواب شاہ کے شہر کو تحریک سے مستثنیٰ رکھنے کا فیصلہ کیا۔ مگر جمعیۃ علماء اسلام نے دوسری جماعتوں کو مجبور کیا کہ وہ تحریک ضرور چلائیں اور دلیل یہ پیش کی کہ چونکہ یہ وزیر اعلیٰ سندھ کا شہر ہے۔ اس لیے ہمیں ضرور اس تحریک میں خاطر خواہ حصہ لینا چاہیے۔ اس تحریک کے یہاں سے شروع ہونے سے قوم پر واضح ہو جائیگا کہ وزیر اعلیٰ کے ضلع کے عوام ان سے نفرت کرتے ہیں۔ چنانچہ دوسری تمام جماعتیں تحریک چلانے کے لیے متفق ہوگئیں۔

(مولانا نے کچھ توقف کے بعد کہا)

مختصراً یہ کہ ۹ مارچ کو قومی اتحاد کی جانب سے ۶ آدمیوں نے گرفتاری پیش کی۔ ان چھ آدمیوں کی قیادت جمعیۃ علماء اسلام کے عبدالمجید

مُجھے زہر کا انجکشن لگایا اور میرے مُنہ سے خون جاری ہو گیا!

بہ بی، صابر قریشی۔ تحریک استقلال، مسلم لیگ اور جماعت اسلامی نے کی۔

۲۱ مارچ کو میں خود قومی اتحاد کی طرف سے نکلنے جانے والے جلوس کی قیادت کرنے کے لیے دفتر میں بیٹھ کر تیاری کر رہا تھا کہ اچانک پولیس نے چھاپہ مار کر مجھے اور میرے بارہ ساتھیوں کو بغیر کسی وارنٹ کے گرفتار کر لیا۔ گرفتاری کے بعد مجھے اور میرے ساتھیوں کو سیدھا سکھر سنٹرل جیل لیجایا گیا۔ جیل میں تقریباً دو ماہ تک تو صحت اچھی رہی اور جیل کا ماحول بھی موافق طبیعت تھا۔ متوسط ہی اللہ کے فضل سے بخیر رہے۔

یکم مئی کو اچانک مجھے پیٹ میں شدید درد اور دستوں کی شکایت ہوئی۔ ۲ مئی کو صبح مجھے ڈاکٹر امرودی نے جو میرے ساتھ جیل میں تھے، جیل کے ہسپتال میں داخل کروایا۔ جیل کے ہسپتال میں مجھے ایسا انجکشن لگایا کہ میرے منہ سے خون جاری ہوگیا اور بے ہوشی کے دورے پڑنے لگے۔ رہائی کے بعد جب اس انجکشن کے بارے میں تحقیق کی گئی تو سکھر سول ہسپتال کے ایک پولیس سرجن ڈاکٹر اور ایک سینئر ڈاکٹر نے صاف طور سے مجھے بتا دیا کہ انہیں زہر کا انجکشن لگایا گیا ہے۔ دو تین روز تک جب میرے دوسرے ساتھیوں کو پتہ چلا کہ میں بے ہوش ہوں تو انہوں نے مجھے سول ہسپتال میں داخل کرانے کے لیے پرزور احتجاج کیا۔ چنانچہ ۳ مئی کو رات نو بجے مجھے سول ہسپتال داخل کرنے کی خاطر جیل ہسپتال سے نکال کر پولیس کے حوالے کر دیا۔ بجائے اس کے کہ پولیس مجھے نقاہت و کمزوری کے اس عالم میں اسپیشل وین یا گاڑی میں بٹھا کر لے جاتی۔ ان درندہ صفت پولیس کے کارندوں نے مجھے چھوٹے ٹرک میں بٹھانے کے لیے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر پکے روڈ پر بے دردی سے گھسیٹا۔ گھسیٹنے کی وجہ سے میری دونوں رانوں اور جسم کے دوسرے حصوں سے تیزی سے خون بہنے لگا۔ بے ہوشی کے عالم میں مجھے محسوس ہوا کہ میرے جسم کو خوب نوچ

بقیہ صفحہ ۲۲۱ پر

دار التحقیق
امیر عزیمت لائبریری

شہباز علی
ڈھیرہ
ملوٹ اسلام آباد

ضلع ملتان

ملک بھر کی تحریک نظام مصطفےٰ میں ملتان نے تیسرے درجہ پر اور پنجاب بھر میں پہلے نمبر پر کام کیا۔ ملتان شہر اور ضلع میں کل بارہ شہداء ہیں یہاں کے گرفتار شدگان ۲۲۰۰ اور زخمیوں کی تعداد ۱۸۷ ہے۔ شدید زخموں کے نام رپورٹ میں موجود ہیں، ملتان کی اس پوری تحریک کا مرکزی سہرا ملتانیوں کی عظمت کے تاجدار مولانا حامد علی کے سر ہے انہوں نے ناقابل فراموش کردار ادا کر کے ہر شخص کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا۔

محمد بن قاسم کے شہر کے جوانوں کو تاریخ سلام کہتی ہے۔

- ملتان میں تحریک نظام مصطفےٰ کا آغاز ۱۴ مارچ کو ہوا۔ ۳ رجون تک بغیر کسی وقفہ کے ایک ایک روز میں ۲۰، ۲۰ جلوس نکلتے رہے۔
- ہڑتالوں کی کوئی انتہا نہیں رہی پوری تحریک کے دوران یہاں ایک ماہ سے زائد عرصہ تک کاروبار زندگی بالکل معطل رہا، علاوہ ازیں روزانہ شام کو ۵ بجے سارا شہر بند ہو جاتا۔
- ۳ مئی کو کراچی جاتے ہوئے راقم جب تحریک کا جائزہ لینے کے لئے ملتان اترا تو جلوس ڈیڑھ لاکھ تک پہنچ گئے والا تھا۔ جونہی جلوس کا وقت ہوا قافلوں کے قافلے خنجر اور چھرے لہراتے ہوئے مسجد کے باہر جمع ہو رہے تھے۔ اس وقت راقم کے تاثر یہ فکر کی حد نہ رہی جب جلوس کے شرکاء کی تعداد ڈیڑھ لاکھ تک پہنچ گئی۔ ایک ہزار سے زائد افراد علانیہ طور پر اسلحہ اٹھائے ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔ فلک نعروں کی گونج سے پھٹنے کو تھا زمین کا چہرہ انسانوں کے سروں سے سیاہ نظر آتا تھا۔ غیظ و غضب کا یہ عالم تھا کہ ایک شخص ایک سائن بورڈ اٹھائے ہوئے تھے جس پر شکل مسٹر بھٹو کی اور باقی تمام صورت کتے کی بنائی گئی تھی۔ اس کے نیچے "اصل کتا اور نسل کتا" کے الفاظ درج تھے یہ کوئی جمعہ کا روز نہیں تھا، اور کسی خاص قسم کا احتجاجی جلوس بھی نہ تھا بلکہ سُنا گیا کہ ڈیڑھ ماہ سے روزانہ اتنا ہی بڑا اور جمعہ کو اس سے دوگنا جلوس نکلتا ہے۔ نوجوان سینہ کوبی کرتے تھے۔ مسٹر بھٹو اور اسکی حکومت کے خلاف اظہار نفرت کا عجیب و غریب جوش و خروش فضا میں پھیلا ہوا تھا۔ اس روز اخبارات کے ذریعے قومی اتحاد کی مرکزی کونسل نے ۶ مئی کو یوم شہداء منانے کا اعلان کیا تھا اس موقعہ پر جلوس میں "۶ مئی کو لاکھوں علماء بھٹو سے ٹکرائیں گے" "۶ مئی کو لاکھوں طلباء بھٹو سے ٹکرائیں گے" ایمان افروز فضا میں حیرت انگیز ارتعاش پیدا کر رہا تھا۔

جلوس جہاں جہاں سے گزرتا گل پاشی ہوتی۔ جلوس کا ایک سرا فوارہ شہر اور دوسرا سرا چوک گھنٹہ گھر سے ہوتا ہوا حسین آگاہی تک جا پہنچا تھا

جلوس کی جو کیفیت ملتان میں راقم کے سامنے آئی وہ پورے ملک میں کسی اور جگہ دیکھنے میں نہیں آئی۔

- مسٹر بھٹو کے خلاف غیظ و غضب کے اس عالم میں جب فوج نے مداخلت کی تو ۱۵ مارچ کو پورے ملتان میں پاک فوج کے خلاف مساجد اور چوکوں میں کتبے لگائے گئے۔ اس پر فوجی حکام نے مسجد پھول ہٹ میں جلوس کی دعا کے بعد پھر وارننگ دیئے بغیر گولی چلا دی۔ یہاں چوہدری رحمت علی جوش ایمانی میں آگے بڑھ گئے ان کے جسم میں گولی پیوست ہوگئی۔ ضرب کاری نہ تھا بیٹے گھاؤ گہرا نہ ہوا اسی روز مولانا عبدالاحد مدرس جامع قاسمیہ کی گردن میں گولی لگی یہ ہر دو حضرات موت کی وادی سے قریب ہو کر واپس آئے ہیں

تشدد ــــــ اور جوابی کارروائی

- پیپلز پارٹی، ایف ایس ایف، اور پولیس کے مسلح دستوں کا مقابلہ اہل ملتان نے مسلح ہو کر کیا یہاں گولی کا جواب گولی اور لاٹھی کا جواب لاٹھی سے دیا گیا۔ اہل ملتان نے ایف ایس ایف اور پولیس کو بری طرح ناکام کر دیا تھا۔ جس شخص کی گولی سے اتحاد کا کوئی رکن شہید ہوا یہاں اس کے زندہ بچ کر نکل جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوا۔ ملتان شہر میں کل نو آدمی شہید ہوئے جبکہ سیکورٹی فورس کے اس سے زیادہ آدمی اتحادی کارکنوں کی جوابی کارروائی کی زد میں آئے یہی وہ جرأت اور ہمت تھی جس نے ملتان کو نمایاں مقام بخشا۔
- تشدد کا جواب اسی زبان میں دینے کے لئے یونائیٹڈ بنک برانچ حسین آگاہی اور یونائیٹڈ بنک زونل آفس، حبیب بنک ہیڈ آفس، حبیب بنک گودام اور مسلم کمرشل بنک ہیڈ آفس خاکستر کر دیئے گئے۔
- سٹی اسٹیشن کے ایک گودام کو جلا دیا گیا۔ اخباری اطلاع کے مطابق ۱۲ لاکھ کا سامان خاکستر ہوا اس روز ایک اتحادی کارکن شہید ہوا تھا۔

سنہرے نقوش

- ملتان میں ۱۴ مارچ سے تمام سینما بند کر دیئے گئے۔ ۹ مئی کو انتظامیہ کی مدد سے ایک روز کیلئے کھلے مگر اس روز اتحادی کارکنوں نے جب تین سینماؤں کی سکرینوں کو آگ لگائی تو دوبارہ تمام سینما بند ہو گئے۔
- پیپلز پارٹی پورے تین ماہ میں وفاقی وزیر صنعت حامد رضا گیلانی کی قیادت میں صرف ایک جلوس یوم مئی کے موقع پر نکال سکی یہ جلوس ۱۰۰ افراد پر مشتمل تھا۔
- ۱۷ اپریل کو جب بھٹو نے شراب کی بندش کا اعلان کیا تو رات دس بجے ملتان میں ڈیڑھ لاکھ افراد پر مشتمل ایک تاریخی جلوس نکلا جس میں "مکمل شریعت نامنظور" کے نعرے لگائے جا رہے تھے۔ رات ڈیڑھ بجے تک یہ جلوس ملتان کی مختلف شاہراہوں پر گھومتا رہا۔
- ۲۴ اپریل کو پہیہ جام ہڑتال کے موقع پر نوجوانوں نے رات بارہ بجے سے دوسرے روز رات بارہ بجے تک اسٹیشنوں اور لاری اڈوں پر مکمل قبضہ کئے رکھا۔ ۲۴ اپریل کے روز بجلی کی ریڑھی بھی سڑک پر چلنے نہ دی گئی۔
- پہیہ جام کے روز تیز گام کو بہاولپور روڈ کے پھاٹک پر رکاوٹیں کھڑی کر کے روک لیا گیا اس میں سوار پولیس کے عملے سے بندوقیں چھین لی گئیں

- ۱۵ مارچ کو دو تھانوں کا ریکارڈ جلا دیا گیا ایک شخص پولیس کی فائرنگ سے ہلاک ہوا تھا۔

- اتحادی کارکنوں نے گھنٹہ گھر کی حکومتی عمارت پر قومی اتحاد کا پرچم لہرایا یہ وہی عمارت تھی مسٹر بھٹو کی ملتان میں آمد کے موقع پر جس کی سفیدی کے لئے سوا تین لاکھ روپے کا ٹھیکہ دیا گیا تھا۔
- کرفیو کے دوران دکانداروں نے اشیاء خوردنی کی تمام چیزیں نہ صرف یہ کہ سستی کر دیں بلکہ کئی مواقع پر انہوں نے غرباء میں مفت اشیاء تقسیم کیں۔

قومی اتحاد ملتان کے عہدیدار

صدر	شیخ محمد صدیق	تحریک استقلال
نائب صدر	حاجی حق نواز	جمعیۃ علماء اسلام
نائب صدر دوم	کرنل بشیر احمد	مسلم لیگ
نائب صدر سوم	میاں ظہور الحق	پاکستان جمہوری پارٹی
جنرل سیکرٹری	جناب عقیل احمد صدیقی	جماعت اسلامی
قائم مقام سیکرٹری جنرل	شیخ محمد یعقوب	جمعیۃ علماء اسلام
سیکرٹری	عارف محمود قریشی	این ڈی پی
خازن	مولوی سیف اللہ رحمانی	جمعیۃ علماء پاکستان

ان لوگوں کی رہنمائی میں تحریک نظام مصطفےٰ ملتان روز افزوں ترقی کرتی رہی۔

- کرفیو کے دوران قومی اتحاد نے روزانہ ایک ٹرک سبزی کا انتظام کر رکھا تھا وقفہ کے دوران اتحادی کارکن ڈی ٹی وی سے سبزی گھر گھر پہنچاتے۔
- ملتان میں کرفیو کے دوران اتحادی رہنماؤں نے آٹے کا ایک مفت ڈپو کھولا تھا جس سے غریب اور مستحق افراد اپنی ضرورت پوری کر سکتے تھے۔

وکلاء کا کردار

ملتان کی اس تحریک میں وکلاء کا کردار نہایت اعلیٰ رہا۔ ان لوگوں نے تحریک کے ہزاروں کارکنوں کے مقدمات مفت لڑے، جلسے اور جلوسوں میں حصہ لیا۔ جیلوں تک کو آباد کیا۔

ان وکلاء میں میاں عبدالستار (پی ڈی پی)، سید زوار حسین (تحریک استقلال)، ملک وزیر غازی (جماعت اسلامی)، چوہدری الطاف حسین (پی ڈی پی)، میاں مشتاق احمد (مسلم لیگ)، جناب نور عالم قریشی (جمعیۃ علماء اسلام)، جناب محمد سعید خان (این ڈی پی)، اقبال عدم، مولوی عرفان احمد انصاری (مسلم لیگ)، عطاء اللہ خان حاجی سرفراز خان (جمعیۃ علماء اسلام)، خضر حیات صاحب (تحریک استقلال)، مہر محمد شفیق (تحریک استقلال)، ملک حیدر عثمان تحریک استقلال کا نام قابل ذکر ہے۔ وکلاء نے ہر موقع پر ہڑتالوں کو کامیاب کرایا۔

خواتین کا کردار

- ملتان میں عورتوں نے چھوٹے بڑے ۲۵ جلوس نکلے۔ ۲ جلوس تاریخی حیثیت کے حامل تھے۔

بیگم خضر حیات، بیگم ولایت حسین گردیزی، بیگم نور عالم قریشی اور ملتان کی دیگر معزز خواتین نے عورتوں کی رہنمائی کی خواتین کی تنظیم کی سیکرٹری جنرل بیگم شمیم ماجد ہیں۔

CamScanner

تحریک کے دوران ملتان شہر میں جلوسوں اور جلسوں کے مراکز

- مسجد پھول ہٹ
- مدینہ مسجد
- خیر المدارس جامع مسجد
- مسجد کوٹلہ تولے خاں
- مسجد مدرسہ قاسم العلوم
- اللہ والی مسجد بستی بابا صفرا
- مدینہ مسجد لکڑ منڈی
- چوک بازار
- مسجد پونگراں
- چوک شہیداں جامع مسجد
- مسجد تنظیم اہل سنت والجماعت
- مسجد سراجاں حسین آگاہی
- مسجد الخیر ممتاز آباد
- جامع مسجد عام وخاص باغ

علماء کونسل ملتان

صدر ——— مولانا محمد حنیف رحمانی || سیکرٹری جنرل ——— مولانا ابوالحسن قاسمی

اس کونسل نے بڑے بڑے جلسے کئے اور جلوس نکالے، ان کے ساتھ متعلق ہزاروں افراد روزانہ جلوسوں میں شریک ہوتے تھے، ان لوگوں کی سرگرمی اور دلچسپی نے ملتان کی تحریک کو چار چاند لگا دیئے تھے۔

علماء کونسل کے دوسرے اہم ارکان میں علامہ احمد سعید کاظمی، مولانا محمد شریف کشمیری، مفتی محمد عبداللہ، مولانا عبدالقادر قاسمی، مولانا مفتی ہدایت اللہ پسروری، سید مشتاق حسین نقوی، قاری رحیم بخش صاحب مولانا عبدالرشید صدیقی، مولانا محمد شریف مہتمم خیر المدارس مولانا محمد شریف شیخ الحدیث، مولانا محمد شریف مجلس تحفظ ختم نبوت کا نام قابل ذکر ہے۔

پاکستان قومی اتحاد ملتان کے وہ رہنما جنہوں نے عام طور پر جلوسوں کی قیادت کی، زیادہ تر یہی لوگ جلوسوں سے خطاب کرتے

- شیخ خلیل احمد
- خواجہ شفیق الرحمٰن
- علامہ رشید احمد راشد
- نور احمد یوسف
- جناب خضر حیات
- نور عالم قریشی ایڈووکیٹ
- جناب زوار حسین قریشی
- حکیم محمد اسلم جاوید
- جناب عبدالحق ایڈووکیٹ
- میاں ساجد پرویز
- عقیل صدیقی

قومی اتحاد ملتان کے جو رہنما نظر بند ہوئے

- حضرت مولانا حامد علی خاں
- احمد خاں درانی
- عارف محمود قریشی
- میاں ساجد پرویز
- شیخ خضر حیات ایڈووکیٹ
- سید ولایت حسین گردیزی
- حاجی محمد رشید

تحریک ملتان کی مختلف شاخوں کے رہنما جنھوں نے اپنے اپنے علاقوں میں تحریک کو نشوونما بخشی

شیخ محمد خورشید۔ ڈاکٹر بدر ۔۔۔ ا چوک بازار حافظ محبوب، ابوبکر، محمد معاویہ، محمد صادق ۔۔۔ ا کوٹلہ تولے خان سرفراز خاں، مفتی ہدایت اللہ پسروری، مولانا اسحاق، شیخ محمد اسلم ۔۔۔ ممتاز آباد	چوہدری رحمت، شیخ احمد حسن ۔۔۔ چوک شاہ عباس حاجی ہدایت اللہ، خواجہ افضل حق، صوفی نواب دین، شیخ عبدالمالک، قاری ادریس ۔۔۔ حسن پروانہ کالونی	شیخ محمد علی صوفی قائم دین، حاجی بدرالدین چوہدری خوش محمد ۔۔۔ نواں شہر حاجی عبدالکریم خلیفہ محمد یعقوب، حاجی محمد علی ۔۔۔ کالے منڈی، اندرون حرم گیٹ راجہ خدا بخش۔ حاجی محمد رمضان، حاجی حبیب الرحمٰن میاں کریم بخش ۔۔۔ دہلی گیٹ

طلبار کا کردار

ملتان سٹوڈنٹس ایکشن کمیٹی نے تحریک انتہائی قابل تعریف کردار پیش کیا

صدر ——— عاصم صدیقی ۔ گورنمنٹ کالج سول لائن وصدر یونین (انجمن طلبہ اسلام)

نائب صدر ——— اعجاز بدھو ۔ ———————

سیکرٹری جنرل ۔ جاوید اقبال انجم ڈپٹی سیکرٹری مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن پنجاب

جوائنٹ سیکرٹری ——— شعیب عتیق ——— (جمعیۃ طلبار اسلام)

رابطہ سیکرٹری ——— طفیل بخاری ——— (تحریک طلبہ اسلام)

ملتان سٹوڈنٹس کونسل

کے سربراہ فاروق تسنیم نے اپنے تمام ساتھیوں کے ہمراہ تحریک میں نمایاں کردار ادا کیا۔

علاوہ ازیں جن طالب علم لیڈروں نے تحریک میں نمایاں حصّہ لیا۔

سلیم شیخ ——— ملتان یونیورسٹی

محمد اعظم انجم

جناب غلام لیسین مدرسہ قاسم العلوم۔ موصوف لانگ مارچ میں راول پنڈی گرفتار ہوئے۔

عبیداللہ احرار ——— (جمعیۃ طلبا اسلام ——— مدرسہ قاسم العلوم

احمد میاں ——— رانا عبدالغفار

رضا ملک ——— عبدالعلیم شیخ

حکیم ممتاز ——— محمد اقبال اسلامیہ کالج

ملتان شہر کے شہدار ——— تعداد ۹

"جو لوگ خدا کے راستے میں قتل کئے جائیں انہیں مُردہ نہ کہو بلکہ وہ تو زندہ ہیں"

- جناب شفیق احمد شہید (خاکسار تحریک)، ولد عبدالسعید حلوائی۔ عمر ۱۷ سال وارڈ ۳ اندرون دہلی گیٹ ملتان۔ تاریخ شہادت ۔ ۱۵ مارچ ۱۹۷۷ء

CamScanner

- شرف الدین شہید ولد سلام ــ عمر ۱۵ سال جنتوں کا بچہ نزد لوہاری گیٹ مکان نمبر ۵۰۶ ملتان
تاریخ شہادت ــــــــ ۱۱ اپریل ۱۹۷۷ء ــــ ایک مزدور

> ○ جنہوں نے گولیوں کے سامنے سینے حاضر کر دیئے۔
> ○ مسٹر بھٹو کی فاسطحکومت کے خاتم اور نظام مصطفٰے کے نفاذ کے لئے موت کی وادی کو ٹھکانا بنایا۔
> ○ جو لوگ خدائی نظام فطرت کے حق میں نعرے لگاتے ہوئے دنیا سے رخصت ہو گئے
> ○ کوئی خوف، ڈر، اندیشہ، تعزیر، کھٹکا، تڑتڑاہٹ ــــــــ
> ــــ انہیں شہادت کا تاج پہننے سے روک نہیں سکی۔

ان شہیدوں کی تابندہ اور درخشاں تاریخ سے ملتان کا نام روشن رہے گا

- محمد اکرم شہید ولد اللہ دسایا ــــ عمر ۱۶ سال ــــ ہٹی بلوچاں ــ خونی برج ملتان
تاریخ شہادت ــــــــ ۱۰ اپریل ــــــ ۱۹۷۷ء ــــــــ
- محمد اسلم شہید ــ چوک کمہار والا ــــ تاریخ شہادت ۲۲ اپریل ۱۹۷۷ء

> وہ جو معصوم صورتیں ریت اور مٹی کے گرد و نمدوں تلے دب کر خموش ہو گئیں ان کا جرم کیا تھا۔ انہیں سفاکوں نے کس الزام میں نشانہ ستم کیا تھا ان کے بھائی بہن اور ان کی ماؤں کے جگر کیونکر خونوں کے ہجوم سے ہم آغوش ہوئے ــــ وہ کیا چاہتے تھے ــــ فقط نظام مصطفٰے اور یہی ان کا جرم تھا۔

- شیخ عبدالمجید شہید ــــ عمر ۵۵ سال ــ حسن آباد ٹاؤن ــ چوک کمہار والا ملتان
تاریخ شہادت :ــــ ۲۲ اپریل ۱۹۷۷ء
- جناب محمد نسیم صاحب شہید ــــ پیپل والا چوک ــ منظور آباد ــــ ملتان
عمر :۔ ۵۲ سال ۔موصوف ۱۹۶۵ء کی جنگ کے مجاہد فورس کے ریٹائرڈ فوجی تھے۔ آپ نے ایف ایس ایف سے سخت مقابلہ کیا۔ جام شہادت نوش کرنے سے پہلے آپ نے اپنا بدلہ چکا لیا تھا۔

> خون دل دے کے نکھاریں گے رخ برگ گلاب ہم نے گلشن کے تحفظ کی قسم کھائی ہے

- ارشاد احمد شہید عرف بجوں والا ــــ ان کے کوائف معلوم نہیں ہو سکے
- سلطان محمود شہید ــــ " " "
- محمد بلال شہید ــــ " " "

ایک غیر مصدقہ رپورٹ کے مطابق ملتان میں مندرجہ ذیل افراد بھی شہید ہوئے۔ اس طرح یہاں کے شہداء کی تعداد ۱۳ ہو جاتی ہے

عبدالغنی شہید منڈی بہاؤالدین سے مہمان کی حیثیت سے آیا تھا اور اچانک گولی لگنے سے شہید ہوا۔	محمد اقبال خونی برج ملتان۔ پھول کے ہار بنا کر بیچتا تھا۔	بشیر احمد (مزدور) گڑ منڈی ملتان	خالد محمود — طالب علم کالے منڈی — ملتان

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

ملتان میں مختلف مقامات پر شدید زخمی ہونے والے اتحادی کارکنوں کی تفصیل

نمبر	نام ولدیت معہ پتہ	عمر	کیفیت
۱	محمد یامین ولد رشید احمد قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان	سال ۱۶	پیٹ میں گولی لگی
۲	مظہر حسین ولد نذر محمد مکان نمبر ۳۰۵ محلہ پیر رمضان غازی حسین آگاہی	۲۲	ٹانگ میں گولی لگی
۳	عبدالستار ولد صدرالدین مکان ۵۶۹ " " " "		کمر میں گولی لگی
۴	خورشید ولد اسلام الدین مکان ۲۲۳ محلہ ملک میٹلا بوہڑ گیٹ	۱۸	خنجر سے زخمی ہوا
۵	کفایت علی ولد عنایت علی نزد سہیل کراکری سٹور چوک بازار	۴۰	دائیں ٹانگ میں گولی لگی
۶	عبدالرزاق ولد غلام علی مکان ۱۵۵۱ محلہ چوڑی سرائے۔	۲۲	ران میں گولی لگی
۷	برکت علی ولد حسن محمد مکان ۱۰۵۳ گلی سہگل والی کالے منڈی	۲۰	ٹانگ میں گولی لگی
۸	منیر احمد ولد سردار محمد ملتان جنرل سٹور چوک بازار	۲۲	دایاں ہاتھ و دایاں ٹانگ آگ سے جل گئے
۹	التجا حسین قریشی ولد محمد موسیٰ مکان ۹۲۷ گڑی محلہ	۳۲	ٹانگ میں گولی لگی پیٹ میں کرپان لگا۔
۱۰	محمد شریف ولد محمد موسیٰ " " "	۲۷	تلوار لگی
۱۱	محمد یٰسین ولد عبدالرشید مکان نمبر ۲۶۰ کچی آبادی قلعہ کہنہ قاسم باغ		بازو پر چھرے لگے
۱۲	چوہدری رحمت علی ولد غلام قادر قصر خالد محلہ غریب آباد		چھاتی میں گولی لگی
۱۳	احمد دین ولد نظام الدین مکان ۲۹۶۲ محمدی محلہ وارڈ نمبر ۱۰	۳۶	بائیں ٹانگ میں گولی لگی
۱۴	محمد جمیل ولد رحیم الدین محلہ محمد پورہ کچی آبادی سمیجہ آباد		دائیں ہاتھ پر گولی لگنے سے ایک انگلی ضائع
۱۵	الطاف حسین ولد محمد رمضان محلہ کچی سرائے حافظ جمال روڈ		سر میں دو گولیاں لگیں
۱۶	نسیم الدین ولد شہاب الدین کبیر منڈی وارڈ ۵		سر میں لاٹھی کی ضرب شدید
۱۷	محمد علی ولد محمد محفوظ مکان ۱۱۰۰ محلہ مہاراجہ		ران میں گولی لگی۔

CamScanner

نمبر شمار	نام ولدیت معہ پتہ	عمر	کیفیت
		سال	
۱۸	محمد خالد ولد رفیق احمد مکان ۲/۱۱۱ محلہ قصاب پورہ		پیٹ میں گولی لگی
۱۹	روشن دین ولد حکم دین مکان ۵۷۵ کڑی جھنڈاں خونی برج		گردن سے گولی کراس کر گئی
۲۰	عبدالخالق ولد عبدالمجید مکان ۱۳۳ گلی نمبر ۵ منظور آباد		دونوں جوڑوں سے گولی کراس کر گئی
۲۱	زاہد ولد چوہدری منظور احمد چاہ اندھی والا حافظ جمال روڈ		ران کی ہڈی گولی سے ٹوٹ گئی
۲۲	محمد اشرف ولد حاجی محمد اکرم مکان ۲۲۶۳/۹ پل شاہ والہ		دستی بم سے بازو اڑ گیا
۲۳	عبدالرحمان ولد اللہ دین بستی بھگوان پورہ		ران سے گولی آر پار ہوئی
۲۴	کفایت علی ولد ہدایت علی مکان ۱۴۱ ۵ گلی پنزاں والی		" "
۲۵	محمد حنیف ولد عظیم الدین مکان ۳۳۲۲ محلہ فرید آباد		سر اور سینے پر چھرے لگے
۲۶	عبدالمجید ولد عبدالحمید مکان ۱۶۳/۲ حسین آگاہی		ران میں گولی لگی
۲۷	غلام محی الدین ولد بدرالدین مکان ۳۰۲/۸ کمہار منڈی		سر پر اینٹ لگی
۲۸	حافظ صفدر علی ولد آغا محمد خیرالمدارس		چھرے لگے
۲۹	محمد حسین ولد اللہ رکھا مکان نمبر ۹۵۹ شریف پورہ		"
۳۰	محمد خالد ولد عبدالرشید مکان ۳۲۲/۲ لوہاری گیٹ		گھٹنے پر گولی لگی
۳۱	اسلم پرویز ولد شمس الدین مکان ۴۹/۲ حسین آگاہی		سر پر گولی لگی
۳۲	صادق علی بستی باوا صفرا		مکمل بازو کاٹ دیا گیا۔
۳۳	نیاز احمد ولد عمر دین مکان ۹۹/۵ کالے منڈی		ران پر چاقو کی ضربات
۳۴	محمد اسلم ولد فقیر محمد نالہ ولی محمد		مختلف حصوں پر چاقو کی ضربات
۳۵	عبدالقیوم ولد غلام نبی چاہ بہشتی والا چوک شہیداں		" "
۳۶	محمد اقبال ولد محمد رمضان مکان غلہ منڈی		ٹانگ کاٹ دی گئی۔
۳۷	محمد یوسف ولد محمد شفیع چوک شہیداں		مختلف حصوں پر چاقو کی ضربات
۳۸	نواب دین ولد منگ علی چاہ اسب والا لکڑ منڈی		گولی لگنے سے ہاتھ کی ہڈی ٹوٹ گئی
۳۹	محبوب الٰہی ولد عبدالصمد چوک بارا		" "
۴۰	غلام مصطفےٰ گلی بزازاں والی اندرون پاک گیٹ		مکمل ہاتھ کٹ گیا
۴۱	خشا ولد محمد عمر چوڑی سرائے		شانہ پر گولی لگی
۴۲	ظہور عالم ولد نظام الدین کبوتر منڈی		سنگین سے زخمی ہوا
۴۳	محمد اسلم ولد زین الحسن چوک کمہاراں والا		مکمل ہاتھ کٹ گیا
۴۴	محمد صفدر بستی پنج لکڑ منڈی		ہاتھ کی دو انگلیاں اور انگوٹھا کٹ گیا۔
۴۵	محمد اعجاز " "		" "

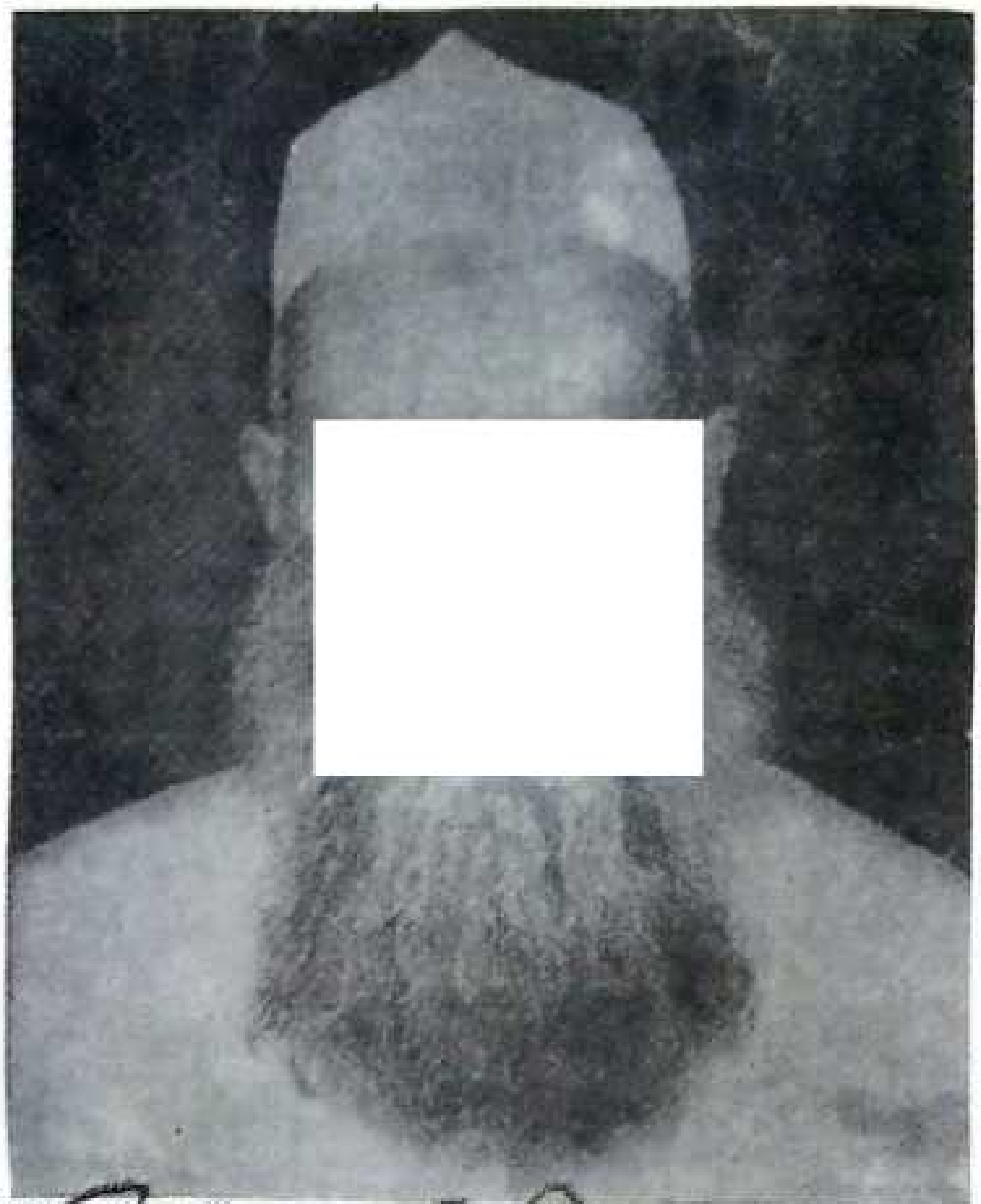

بے تاج بادشاہ ——— مولانا حامد علی خان ۔ جمعیتہ علماء پاکستان

- ایک انتہائی سادہ مزاج عالم دین ——— پیر طریقت ، ولی کامل ، غریب دوست
- متانت و سنجیدگی کا پیکر اجل ——— شفقت و محبت اور حسن سلوک کا ابھرتا بازار
- غیر متعصب ۔ مردم شناس ، حلیم الطبع ——— انتہائی زیرک ، دانا اور صاحب فہم و فراست عالم

تحریک کے دوران ملتان شہر پر مولانا حامد علی خاں کی حکمرانی تھی انہیں گرفتار کرنے کے لئے ، ٹینک آئے ، ہزاروں سپاہیوں کے دستے اور بے شمار بکتر بند گاڑیاں آ گئیں ۔ مولانا حامد علی کے ہزاروں جانثار ٹینکوں کے نیچے لیٹ گئے ۔ نوجوانوں نے گولیوں کے سامنے سینے کھول دیئے ۔ عقیدت و محبت کا یہ منظر ملتان کی تاریخ نے کم دیکھا ہوگا ۔ بالآخر مولانا کے سامنے حکومتی عملہ لجاجت پر اتر آیا ۔ جناب ہمیں اوپر سے حکم ہے " تب مولانا نے انہیں وقت دیا کہ میں فلاں وقت اور فلاں جگہ گرفتاری کے لئے حاضر ہو جاؤں گا ۔ مولانا پہنچے تو دیوانوں کا ہجوم قابل دید تھا ۔ خان صاحب موصوف کو ایک تقریر کرنا پڑی اور پھر فوجی جیپ کے پچھلی سیٹ

گئے جشکل آپ کو لے جایا گیا - آپ کو بہاولپور جیل میں نظر بند کیا گیا رہائی کے موقع پر ان کا بڑا استقبالیہ جلوس نکلا۔

- بہتیہ جام کے روز ذی شان بجاوز کی دوکان سے تمام شکاری آئیگنیں لوٹ لی گئیں مولانا نے دوسرے روز جلوس میں اعلان کیا۔ "اگر ایک بندوق بھی واپسی سے رہ گئی تو میں جلوس میں نہیں آؤں گا۔"
- اطاعت کا یہ عجیب منظر بھی تاریخ کے اوراق پر رقم ہوا کہ ایک راؤنڈ بھی باقی نہ رہا اور تمام سامان یکایک واپس ہو گیا۔
- مولانا حامد علی خاں نے ۱۹۷۰ء کے الیکشن میں ملتان سے مسٹر بھٹو کے مقابلہ میں ۴۶ ہزار ووٹ حاصل کئے تھے
- ۷ مارچ کے انتخابات میں مولانا موصوف کثیر دھاندلی کے باوجود کامیاب ہو گئے۔

شیخ خضر حیات ——— اُمیدوار قومی اسمبلی

ملتان کے دوسرے حلقے سے جماعت اسلامی کے شیخ خضر حیات بھی کامیاب ہو گئے تھے آپ غریب دوست اور حق گو انسان ہیں۔ اپنے حلقہ میں صد درجہ مقبول ہیں۔ انہوں نے ہر دور میں ظلم اور بربریت کے خلاف آواز اٹھائی۔

جناب نور عالم قریشی ——— ایڈووکیٹ اُمیدوار صوبائی اسمبلی ملتان شہر

نئی قیادت کا علم لے کر نور عالم میدان میں اترے۔ موصوف خوب صورت ہونے کے ساتھ خوب سیرت بھی ہیں۔ آپ اپنے حلقہ میں کافی سے زیادہ اثر رکھتے ہیں۔ جمعیتہ علماء اسلام کے نور عالم قریشی نے ہر موقعہ پر حق گوئی اور جرات کا مظاہرہ کیا۔ ان کا کردار اور اخلاق قابل تعریف ہے۔ ایسے لوگوں کا اسمبلیوں میں جانا قوموں کے لئے فخر ہے۔

تحصیل شجاع آباد

- شجاع آباد میں تحریک نظام مصطفےٰ کا آغاز ۱۴ مارچ کو ہوا۔ ۳ جون تک یہاں روزانہ جلوس نکلتے رہے۔
- یہاں پہلے ہی روز شدید قسم کا لاٹھی چارج ہوا اس کے نتیجے میں عبدالمجید اور اقبال حسین زیدی شدید زخمی ہوئے۔
- شجاع آباد میں مرکزی کونسل کے ہر حکم پر ہڑتال کی گئی علاوہ ازیں بھی یہاں چند ہڑتالیں ہوئیں۔
- شجاع آباد میں دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کے الزام میں گرفتار ہونے والوں کی تفصیل ملاحظہ ہو۔

جمعیتہ علماء اسلام	۳۰	تحریک استقلال	۱۷
مسلم لیگ	۲	جمعیتہ علماء پاکستان	۵
جماعت اسلامی	۵	کل =	۵۹

- احتجاجی گرفتاریاں پیش کرنے کے لئے رہنمائی کرنے والی کمیٹی میں سید مختار علی، حکیم محمد علی اور نصیر الدین احرار شہید شامل تھے
- ۲۶ مارچ رات کو پولیس نے قومی اتحاد کے کارکنوں کے مکانوں پر چھاپہ مارا ان میں قاری نظام الدین کا نام سرفہرست ہے۔

نصیر الدین احرار کی شہادت

• شجاع آباد ایک قلعہ نما شہر ہے یہاں پرانی طرز کے مکانات کی کثرت ہے شہر کے چاروں طرف ایک لمبی فصیل ہے، ۲۹ مارچ کو حسبِ معمول شاہی مسجد سے جلوس نکلا پولیس نے معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جلوس کو چاروں طرف سے گھیر لیا اس موقعہ پر بے پناہ لاٹھی چارج کیا گیا دفعتہً خوف و ہراس ختم ہوا لوگ شہر کے اندرونی چوک میں جمع ہوتے ہی تھے کہ فائرنگ شروع ہوگئی۔ ایک گولی نصیر الدین کے حلق سے پار گزر گئی، شیر دل نصیر ابھی گرنے نہیں پایا تھا کہ دوسری گولی نے اسے زمین پر گرا دیا۔ جواں سال نصیر کا سر کھل چکا تھا مگر اسے خبر نہ ہوئی۔ چند لمحوں کے بعد وہ تاج شہادت پہن چکا تھا۔ نصیر الدین احرار نے تحریکِ ختم نبوت میں نمایاں کردار ادا کیا وہ ایک طوفانی تھا مگر دین و شریعت کا ہر تقاضا اس کے جسم میں پیوست ہو چکا تھا اس کی جوانی پر ہر شخص رشک کرتا تھا اس کے چہرے پر تبسم کھیلتا رہتا تھا۔ وہ راقم کا دوست تھا اس کی یادیں آج میرے روبرو خاموش کھڑی ہیں، جب اس عظیم المرتبت مجاہد کا تصور کرتا ہوں تو مجھ پر ایک عجیب قسم کی رقت طاری ہو جاتی ہے۔

نصیر الدین نے ایک معصوم بچہ ایک ننھی سی بچی اور جواں سال بیوہ چھوڑی ہے اس کے دو بھائی ۱۹۴۷ء میں تحریکِ پاکستان کے موقع پر شہید ہو چکے ہیں۔ یہ شہید پاکستان کے حقیقی مقصد پر قربان ہو گیا۔ سارا شہر ماتم کدہ تھا شہادت یقیناً باعث فخر موت ہے مگر سچے رفیق کی جدائی پر دوست دھاڑیں مار رہے تھے۔ رات اس کی لاش سے کپڑا اٹھایا گیا تو شبنم کی طرح پسینہ دیکھا گیا — گورنمنٹ ہائی سکول کے گراؤنڈ میں ۱۰ ہزار افراد نے شہید کی نمازِ جنازہ ادا کی، شہادت کے خون آلود کپڑوں ہی میں صبح کو نصیر الدین سپردِ خاک کر دیئے گئے۔

نصیر الدین نے ہر تحریک میں نمایاں کردار ادا کیا۔ قومی اتحاد کے لئے اس کی قربانیاں ناقابلِ فراموش ہیں وہ مولانا محمد عبداللہ درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کا مریدِ خاص تھا — شہید زندہ ہے

۲۲ جون کو ہائی کورٹ کے حکم پر پوسٹ مارٹم کے لئے دو ماہ بائیس دن کے بعد جب نصیر کی قبر کھودی گئی تو ہزاروں افراد نے دیکھا کہ خون کے قطرات جوں کے توں ہیں چہرے اور جسم کی تازگی عیاں ہے جسم کے ہر جوڑ میں ارتعاش کا سا سماں تھا شہید کی قمیض کی جیب سے ایک روپے کا نوٹ اور اسپرین کی ایک گولی صحیح سالم نکلی۔

نصیر الدین شہید کا ضعیف والد اپنے بیٹے کی شہادت پر صابر نظر آتا تھا۔ نظامِ مصطفٰےؐ کے لئے نصیر کی شہادت سے شجاع آباد کا نام تاریخ کی پیشانی پر درخشاں ہو چکا ہے نصیر الدین آج بھی زندہ ہے اس کا مشن زندہ ہے پروگرام زندہ ہے۔

پاداشِ عمل

نصیر کی شہادت کے ساتھ ہی اہلِ شجاع آباد نے اس کا بدلہ چکا لیا۔ ایک اے ایس آئی کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے چوک میں ڈال دیئے گئے۔ اس کی لاش کے ٹکڑے پوری فضا میں بکھیر دیئے گئے تھے۔

اس الزام میں گرفتار کئے جانے والے حضرات کے نام ملاحظہ ہوں

قاری نظام الدین سربراہ قومی اتحاد شجاعباد	حکیم احمد علی سیکرٹری جنرل قومی اتحاد	سید مختار علی نائب صدر	حشمت اللہ خان ایڈووکیٹ
منشی محمد اعظم صاحب	ماسٹر اشفاق احمد خان	حاجی کریم بخش	عبدالعزیز - امان اللہ
داؤد - قاضی ناصر	عبدالرشید - حکیم الدین	عبدالرشید عرف غفور	حکیم محمد عبداللہ - محمد یامین

وکلاء کا کردار

شجاع آباد میں وکلاء نے جلسوں اور جلوسوں میں شرکت کے علاوہ اتحادی کارکنوں کے مقدمات مفت لڑے ہر موقع پر یہاں کے وکلاء نے بڑھ چڑھ کر تحریک میں حصہ لیا۔

ریلیف کمیٹی

قومی اتحاد کی جانب سے شجاعباد میں ایک امدادی کمیٹی بنائی گئی اس نے گرفتار ہونے والوں کے تمام اخراجات اور غریب کارکنوں کی امداد میں نمایاں کردار ادا کیا۔

شجاعباد کی اہم شخصیتیں

قطب الاقطاب حضرۃ مولانا محمد عبداللہ بہلوی شیخ التفسیر مدرسہ اشرف العلوم شجاعباد

صرف شجاعباد ہی نہیں بلکہ پورے ملک میں حضرۃ بہلوی کے عقیدتمندوں کا حلقہ پھیلا ہوا ہے شدید کمزوری اور نقاہت کے باوجود حضرت شیخ طریقت نے ایک بڑے جلوس کی قیادت فرمائی آپ کے سینکڑوں عقیدت مندوں نے شجاع آباد میں تحریک کو نیا ولولہ بخشا۔ حضرت بہلوی کے صاحبزادے اور مدرسہ اشرف العلوم کے ناظم اعلیٰ، حاجی عزیز احمد نے بھی تحریک نظام مصطفےٰ میں اعلیٰ کردار ادا کیا۔

قاری نظام الدین صدر قومی اتحاد شجاعباد

رپورٹ نگار کے مطابق قاری نظام الدین نے شجاعباد کی حد تک تحریک میں سب سے نمایاں کردار پیش کیا۔ ایک کاروباری آدمی ہونے کے باوجود تحریک کا پورا کام، اس میں ذاتی دلچسپی، ہر موقعہ پر بڑھ کر حصہ لیا اور نوجوانوں کی قیادت قاری صاحب ہی کا حصہ ہے۔

قاری نظام الدین انتہائی سادہ اور شرافت وحیا کے پیکر ہیں۔ دینی رجحان زیادہ ہونے کے باعث ان کی اولاد بھی اسلامی کاموں میں کسی موقع پر پیچھے نہیں رہتی۔ اس تحریک میں قاری صاحب کا نام شجاعباد کی تاریخ میں سب سے اول درجہ پر آتا ہے۔

عبیدالرحمٰن صدیقی امیدوار صوبائی اسمبلی

رپورٹ نگار محترم عبیدالرحمٰن صدیقی جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے قومی اتحاد حلقہ نمبر ۲۰۷ شجاعباد سے صوبائی اسمبلی کے امیدوار ہیں۔ آپ اس حلقہ میں کافی ذاتی اثر ورسوخ رکھتے ہیں، ایک زمیندار گھرانے کے چشم وچراغ صدیقی صاحب غریب دوست، غریب پرور اور انتھک کارکن ہیں۔ متانت، سنجیدگی، اور وقار ان کے محاسن ہیں۔ آپ صاف گوئی اور سچی سیاست کے حامی ہیں، انہوں نے حالیہ تحریک میں نمایاں کردار ادا کیا۔

جلال پور پیروالہ

یہاں اکا دکا جلوس نکلے، تحریک کے سلسلے میں چند افراد گرفتار بھی ہوئے اس پورے علاقہ میں جمعیۃ علماء اسلام اور جماعت اسلامی کا زیادہ اثر ہے۔ طلباء میں محمد یوسف صدر سٹوڈنٹس ایکشن کمیٹی اور محمد اسلم صاحب صدر جمعیۃ طلباء اسلام جلال پور کا نام نمایاں ہے۔

تحصیل لودھراں

- ۱۴ مارچ سے لیکر آخر تک جلوس نکلتے رہے۔
- یہاں جلوسوں کی نوعیت عام طور پر پرامن رہی۔
- مرکزی کونسل کے ہر حکم پر ہڑتال ہوئی
- طلباء، وکلا اور علماء میں سے ہر طبقہ نے تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔
- یہاں کے گرفتار شدگان کی تعداد ۱۰۰ کے لگ بھگ ہوگی۔
- لودھراں کی تحریک میں جمعیۃ علماء اسلام، جماعت اسلامی، جمہوری پارٹی اور جمعیۃ علماء پاکستان کا نام نمایاں ہے۔
- لودھراں شہر میں تحریک کی قیادت کرنے والوں میں جناب عبدالغفور لودھی، مولانا میاں محمد صاحب مدرسہ سراج العلوم وصدر جمعیۃ علماء اسلام لودھراں، ملک منظور احمد، مولوی مشتاق احمد صوفی محمد صادق حاجی رمضان و مرحوم عبدالمجید بٹ (جمہوری پارٹی) کا نام قابل ذکر ہے۔ طلباء میں اسلامی جمعیۃ طلبہ، جمعیۃ طلباء اسلام اور انجمن طلبہ اسلام کا نام قابل ذکر ہے۔

کہروڑ پکا

- ۱۴ مارچ سے تحریک کا آغاز ہوا آخر دم تک پرامن جلوس نکلتے رہے۔
- یہاں ہر مرکزی کونسل کے حکم پر ہڑتال ہوئی۔
- کہروڑ پکا میں ۹ اپریل کو علماء نے ایک عظیم الشان جلوس نکالا۔ اس کی قیادت مولانا عبدالمجید شیخ الحدیث مدرسہ باب العلوم - جناب سید جاوید حسین شاہ صاحب، مولانا سید مبارک حسین صاحب مدرسہ کوثر شاہ اور مولانا غلام محمد صاحب نے کی
- اسی روز طلبہ نے ایک تاریخی جلوس نکالا۔ اس میں جمعیۃ طلباء اسلام اور اسلامی جمعیۃ طلباء کے نمائندوں نے تقاریر کیں۔
- تحریک نظام مصطفےٰ کہروڑ پکا کی قیادت میں پیر ظہور حسین شاہ صاحب (جمعیۃ علماء پاکستان)، صدر قومی اتحاد، مولانا غلام محمد، حکیم حبیب احمد صاحب (جمعیۃ علماء اسلام) مولانا منظور الحق فاروقی (جماعت اسلامی) مولانا محمد عبداللہ (جمعیۃ اہلحدیث)، مولانا سید جاوید حسین شاہ مدرسہ باب العلوم اور مولانا محمد شریف نعمانی کا نام قابل ذکر ہے۔
- قاری نورالحق قریشی جو قومی اتحاد پنجاب کونسل کے رکن اور جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے سیکرٹری جنرل ہیں اسی علاقہ سے تعلق رکھتے ہیں آپ اس علاقہ کی اہم شخصیت ہیں۔ ان کا ذکر اس کتاب کے صوبائی رہنماؤں میں گزر چکا ہے۔ انہوں نے بھی یہاں تحریک میں نمایاں کام کیا۔

تحصیل خانیوال

خانیوال کے شہداء کا نام تاریخ کے صفحات پر چمکتا رہے گا۔

- ۱۴ مارچ کو یہاں تحریک شروع ہوئی ۳ جون تک ایک روزہ ناغہ کے ساتھ جاری رہی۔

- یہاں کے نوجوانوں نے بہادری اور حیرت انگیز کارنامے سرانجام دیئے۔ یہاں تشدد اور خوف وہراس کے واقعات بھی پیش آئے۔
- مرکزی کونسل کے حکم کے علاوہ بھی یہاں بیشتر ہڑتالیں ہوئیں۔

پہیہ جام ہڑتال ——— ۲۲ اپریل

رات بارہ بجے ۱۰۰ کالج اور سکولوں کے طلباء اور دیگر نوجوانوں نے ریلوے اسٹیشن پر قبضہ کرلیا۔ صبح دس بجے کراچی سے آنے والی ہزارہ ایکسپریس سے انجن علیحدہ کرکے ڈبے تمام پٹڑیوں پر کھڑے کردیئے۔ ایک ڈبے سے چاول کی بند بوریاں نکال کر نوجوانوں نے اس سے مسافروں کے لئے کھانا تیار کیا۔ قومی اتحاد خانیوال کے نوجوانوں نے اس روز اسٹیشن پر آنے والی ہر گاڑی کا پہیہ جام کر دیا تھا۔ اس روز انہوں نے پلیٹ فارم پر ڈیڑھ ہزار مسافروں کو کھانا کھلایا۔ شام چار بجے جب لاہور سے ایک فوجی ٹرین خانیوال پہنچی اور انہوں نے طالب علم لیڈروں سے اسٹیشن کی چابیاں طلب کیں تو نوجوانوں نے چابیاں دینے سے انکار کردیا۔ مسلح فوجیوں نے گولی چلانے کی دھمکی دی تو ۱۰۰ طلباء یک زبان کہہ رہے تھے ہمارے سینے گولیوں کے لئے حاضر ہیں مگر ہم زندہ ہوں اور گاڑی یہاں سے گذر جائے ممکن نہیں۔ اس موقع پر چند طلباء فوجی ٹرین کے آگے ریل کی پٹڑی پر دراز ہوگئے۔ انہوں نے کہا ہماری لاشوں سے پہیہ گذر سکتا ہے مگر رات بارہ بجے سے پہلے یہ لائن جاری نہیں ہوسکتی بالآخر رات کے مقررہ وقت پر فوجی ٹرین یہاں سے گذری۔ نوجوانوں نے خانیوال کے آس پاس کی پٹڑیوں پر اس قدر رکاوٹیں کھڑی کر رکھی تھیں کہ کسی گاڑی کے گذرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوسکتا تھا۔ یاد رہے کہ طالب علموں نے فوجی ٹرین سے مصالحت کے موقع پر قومی اتحاد خانیوال کے رہنماؤں کا حکم ماننے سے بھی صراحتاً انکار کر دیا تھا۔ اس موقع پر جمعیت طلباء اسلام، انجمن طلباء اسلام اور اسلامی جمعیت طلبہ کے کارکن اور نوجوان ہمیشہ پیش پیش تھے۔

خانیوال تحریک کے تین مرکزی رہنما درج ذیل ہیں

مولانا محمد رمضان ——— جمعیت علماء اسلام

موصوف قتل کے ایک جھوٹے مقدمے میں ملوث کئے گئے۔ آپ نے خانیوال میں تحریک کو دوبارہ زندہ بخشا۔ لاری اڈا کے قریب کوثر مسجد کے آپ خطیب ہیں۔ اس سے پہلے بھی موصوف نے مرزا بھٹو کی حکومت کے خلاف نمایاں کردار ادا کیا۔ ان پر بیشتر مقدمات درج ہیں۔ ان کی صلاحیتوں کے پیش نظر انہیں قومی اتحاد خانیوال کا صدر منتخب کیا گیا۔ — مولانا محمد رمضان نے حالیہ تحریک میں نمایاں حصہ لیا۔

- علاوہ ازیں مولانا ایوب الرحمٰن (جمعیت علماء پاکستان)، قاری زاہد صاحب خطیب مدینہ مسجد (جمعیت علماء اسلام)، چوہدری صدیق صدیقی (جماعت اسلامی)، حسن رضا نقوی (تحریک استقلال) ... قابل ذکر ہے۔
- خانیوال کے گرفتار شدگان کی کل تعداد ۵۰۰ کے لگ بھگ ہے۔

حکیم جاوید عالم ——— جمعیت علماء اسلام

ایک تاریخ ساز، ولولہ انگیز مقرر اور باہمت بزرگ حکیم جاوید عالم نے اس تحریک میں خانیوال میں انتہائی جانفشانی سے دن رات کام کیا۔ اپنی تمام

کاروباری مصروفیات کو بالائے طاق رکھ کر موصوف اپنی جان جوکھوں میں ڈال دی اور انتہائی احسن طریقے سے تحریک کو فروغ بخشا۔

صوفی عبدالحق ـــــ جمعیۃ علماء پاکستان

تعلیمین مقرر صوفی عبدالحق نے تحریک نظام مصطفےٰ میں کفن بردوش ہو کر حصہ لیا۔ موصوف پیپل والی مسجد کے خطیب ہیں اس سے پہلے کسی تحریک میں اس جوش و جذبے کا مظاہرہ نہیں کیا تھا۔ صوفی صاحب ایک طویل عرصہ سے اس شہر میں مقیم ہیں آپ ایک وسیع حلقۂ اثر رکھتے ہیں۔ اس تحریک میں مالی، اور جانی تعاون سے لیکر ہر قسم کی امداد تک انہوں نے کوئی کسر باقی نہیں رکھی۔ انہوں نے تحریک میں تمام اختلافات بھلا کر قابل قدر خدمات دیں۔

خانیوال ـــ کے ـــ شہداء

تاریخ شہادت
۲۲ اپریل ۱۹۷۷ء
یکم مئی ۱۹۷۷ء

ظفر زمان شہید ـــــ عمر ۱۰ سال ـــــ دسویں جماعت کا طالب علم تھا
ظفر زمان کے والد بابا طوط ایک حجام ہیں اس نے مالی امداد لینے سے انکار کر دیا تھا۔ سنگلانوالہ چوک میں جلوس میں گولی لگی۔

حضور بخش شہید ـــــ عمر ۲۲ سال ـــــ طالب علم مدرسہ عربیہ عثمانیہ
یہ نوجوان فائرنگ کے دوران آنسو گیس کے شیل پر پانی ڈال رہا تھا کہ سر میں گولی پیوست ہوگئی۔

یوم مئی کا خون آشام واقعہ

میجر رفعت ٹوانہ سابق ایم این اے پیپلز پارٹی نے یوم مئی کے جلوس کا اعلان کیا تو اتحادی کارکنوں نے اعلان کیا کہ پیپلز پارٹی کا جلوس چوک سنگلانوالہ (ظفر شہید چوک) میں نہیں آسکتا کیونکہ چند روز قبل ہمارا ایک کارکن یہاں شہید ہوا ہے۔

یوم مئی کا جلوس کچہری بازار کے قریب پہنچا ہوگا کہ مشرق کی جانب سے ہوائی فائر کی آواز آئی۔ اتحادی کارکن مسلح ہو کر مقابلہ کر رہے تھے رضاکاروں نے پوزیشن سنبھالی ہوئی تھی۔ میجر رفعت اور اس کا جلوس تو بھاگ گیا اور مقابلہ ایف ایس ایف سے ٹھن گیا۔ چاروں طرف شیلنگ کا دھواں نظر آتا تھا۔ گولیوں کی آواز سکون دامن کو شرمندہ کر رہی تھی۔ جانبین سے معرکہ گرم تھا۔ ایف ایس ایف کے کئی جوان بھی گولیوں کا نشانہ بنے اسی دوران حضور بخش ایک دینی مدرسے کے طالب علم نے کمال جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے گولیوں سے گذر کر ایک شیل پر پانی کی مشک گرانا چاہی دفعتاً ایک گولی اس کے سر کی کھوپری اڑاتی ہوئی پار نکل گئی۔ بس پھر کیا تھا چاروں طرف سے اتحادی کارکنوں نے ڈٹ کر مقابلہ شروع کر دیا۔ ایف ایس ایف کے سپاہی بھاگ کھڑے ہوئے، دو روز تک اسی طرح مقابلہ ہوتا رہا۔ ایک موقعہ پر رات کے وقت سفید وردی میں ملبوس چند سپاہیوں نے اتحادی کارکنوں کی نشستوں پر قبضہ کرنا چاہا تو انہیں اذدھاڑ دیا گیا۔

ایک مسجد سے اعلان ہوا کہ ساری رات عورتیں تلاوت کریں اور مرد اسلحہ لے کر میدان میں نکل آئیں

دو روز کی اس دھاچوکڑی کے بعد مولانا حامد علی خان کی مداخلت سے معرکہ سرد ہوا اس موقعہ قریباً ۲۰۰ افراد گرفتار ہوئے۔

- ـــــ ۲۲ اپریل، ۲۶ اپریل اور یکم مئی کے دن خانیوال کی تاریخ کے اہم دن ہیں۔

محترم جناب اکرام القادری

ایڈیٹر ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

قادری صاحب کا تعلق "شہر اتحاد" خانیوال سے ہے موصوف نے تحریک ختم نبوت میں ملتان ڈسٹرکٹ جیل میں رہے۔ تحریک نظام مصطفےٰ میں موصوف کیمپ جیل کی رونق بنے رہے۔ آپ نے زبان اور قلم سے اس تحریک میں قابل قدر کام کیا۔ قادری صاحب ہفت روزہ ترجمان اسلام کی ادارتی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ خانیوال کی ایک عظیم دینی درسگاہ مدرسہ احسن المدارس کے بانی اور مہتمم بھی ہیں مدرسہ قابل قدر دینی و تبلیغی خدمت سرانجام دے رہا ہے۔

خانیوال میں تحریک کے اہم کارکن

چوہدری صداقت صفدر، جناب عبدالحفیظ، راؤ اکرم، راؤ اسلم، راؤ شاکر علی امیدوار قومی اسمبلی و جمہوری پارٹی۔
جناب بشیر خاور ایڈووکیٹ، فرقان احمد قریشی، رانا اسحاق صاحب چوہدری عبدالحمید، عبدالسمیع، خلیل احمد قریشی (جمعیۃ طلباء اسلام)، اسلم الوری، محمد دین، دلاور قریشی (انجمن طلبہ اسلام)، حافظ ہدایت اللہ، محمد احمد ایڈووکیٹ
حاجی جلال زنانہ محمد الرب (جمعیۃ اہلحدیث)، مفتی عبداللطیف، (جمعیۃ علماء پاکستان) قاری عبدالعزیز، محمد صادق
عبدالجبار، عبدالغفار، مولوی صوفی نذیر احمد، حافظ سلیمان صاحب، حافظ خلیل صاحب صوفی عبدالخالق، محمد زبیر، عبدالرشید، کرم الٰہی، اسلام الدین، شعیب الرحمٰن، محمد صالح، چوہدری محمد اصغر، راؤ ذوالفقار۔ ملک غلام سرور اعوان ایڈووکیٹ امیدوار صوبائی اسمبلی۔ محمد صدیق پراچہ، محمد نور عالم، نصیر الدین وغیرہ۔

قصبہ مخدوم پور پہوڑاں

- یہاں بھی گاہے بگاہے جلوس نکلتے رہے۔
- اس قصبے کے لوگوں نے بھی پیپلز پارٹی کا سوشل بائیکاٹ کیا۔
- اس قصبہ میں جلوس کی قیادت مولانا محمد شریف انصاری صدر قومی اتحاد تحصیل کبیر والا کرتے رہے۔

ان کے علاوہ لکھ والا، جودھ پور اور دیگر دیہاتوں میں بھی چیدہ چیدہ جلوس نکلے۔

نمبر شمار	نام ولدیت مع پتہ
۴۶	علاؤ الدین ولد سیف اللہ
۴۷	محمد شریف ولد منظور حسین
۴۸	محمد عباس ڈوگر ———— منظور آباد
۴۹	غلام حسین ولد فیروز دین مکان ۳۴۵ گلی ۸ شریف پورہ
۵۰	خادم جاوید منہاس نشتر روڈ
۵۱	غلام حسین بی اے ولد محمد وارث محلہ قادر آباد مسجد آباد
۵۲	رحمت بی بی زوجہ محمد وارث
۵۳	شاہد خان ولد کریم نواز خان بابر
۵۴	محمد اصغر عرف خانو ولد عبدالغفور مرحوم
۵۵	مولانا عبدالاحد امام مسجد گورنمنٹ کالج
۵۶	محمد حمید
۵۷	خورشید
۵۸	عبدالماجد
۵۹	محمد حنیف
۶۰	مشتاق احمد

CamScanner

میاں چنوں

- دو روز کے ناغہ کے ساتھ ۱۴ مارچ سے ۳ جون تک یہاں جلوس نکلتے رہے۔
- مرکزی کونسل کے ہر حکم پر یہاں ہڑتال ہوئی۔
- تاج محمد ایس ایچ او نے ایک مرتبہ لاٹھی چارج کیا جس سے ایک کارکن معمولی زخمی ہوا۔

- —— میاں چنوں میں روزانہ شام پانچ بجے مسجد عثمانیہ سے جلوس نکلتا تھا۔ عام طور پر جلوس کی قیادت مسٹر غلام حیدر وائیں صدر پنجاب مسلم لیگ وامیدوار قومی اسمبلی، حافظ عبدالحق (جمعیۃ علماء اسلام) اور مولانا بشیر احمد جمعیۃ اہلحدیث کرتے تھے۔
- —— تحریک میاں چنوں کے چیدہ چیدہ کارکنوں میں حافظ عبدالمجید عامر (مسلم لیگ)، جناب محمد رمضان بٹالوی (جمعیۃ علماء اسلام)، مقبول قادری (اسلامی جمعیۃ طلبا)، شیخ ارشاد علی، جناب رشید احمد (جمعیۃ علماء اسلام)، جناب خلیل احمد، محمد انور کا نام قابل ذکر ہے۔
- —— انجمن طلباء اسلام کے محمد رضا اسلامی جمعیۃ طلبہ کے عبدالغفار غفاری اور جمعیۃ طلبہ اسلام سے مدرسہ عثمانیہ کے ۲۴ طلباء نے گرفتاری پیش کی۔ اس مدرسہ کے صدر مدرس قاری اللہ بخش ہیں۔
- —— میاں چنوں میں کل ۱۲۱ کارکن گرفتار ہوئے۔
- —— رانا محمد یوسف اور مولانا عبدالوحید ربانی نے عوام کے جذبات کو تازگی بخشی ان ہر دو حضرات کی تقریروں سے تحریک میں نیا ولولہ پیدا ہوا۔

مسٹر غلام حیدر وائیں امیدوار قومی اسمبلی

ایک غریب گھرانے کے غریب انسان، غریب پرور اور غریب دوست مسٹر وائیں نے میاں چنوں کی تحریک میں بے مثال کردار پیش کیا۔ غلام حیدر وائیں اپنے حلقہ میں حد درجہ مقبول ہیں آپ نے عملی طور پر لوگوں سے ہمدردی کی۔ حالیہ تحریک میں مسٹر وائیں ایک طویل عرصہ تک ملتان جیل میں رہے۔

تلمبہ

تلمبہ ایک پرانا قصبہ ہے، اس قصبہ میں توقع سے زیادہ تحریک کا کام ہوا قریب قریب تحریک کے تمام عرصہ کے دوران یہاں جلوس نکلتے رہے ایک خاص چیز جو اس شہر کے جلوسوں میں بطور خصوصیت شامل تھی وہ یہ کہ یہاں نوجوان قمیضیں اتار کر جلوس میں شریک ہوتے سینہ کوبی کرتے۔ مسٹر بھٹو اور ان کی ظالمانہ پالیسیوں کے خلاف نعرے بلند کرتے تھے۔ ملتان کے بعد ضلع بھر میں ایسا غیظ وغضب کسی جگہ نظر نہیں آیا جو یہاں کے نوجوانوں میں ہوتا تھا، ہڑتالوں سے لیکر جلسوں اور جلوسوں تک یہاں تحریک نہایت کامیاب رہی۔

یہاں کی تحریک کا سہرا مولانا عبداللطیف صاحب (جمعیۃ علماء اسلام)، کنول ریاست علی (تحریک استقلال) اور جمعیۃ طلباء اسلام کے کارکنوں کے سر رہا —— افسوس کہ طالب علم لیڈروں کے نام موصول نہیں ہوسکے۔

تحصیل کبیر والہ —— قصبہ عبدالحکیم —— سرائے سدھو —— مخدوم پور

- ۱۷ر مارچ کو تحصیل کبیر والا میں قومی اتحاد کی تشکیل عمل میں آئی۔

صدر —— صوفی محمد شریف انصاری (جمعیۃ علماء اسلام مخدوم پور پہوڑاں) | نائب صدر —— سید محفوظ الرحمٰن شاہ صاحب (قصبہ عبدالحکیم)

نائب صدر دوم ——— مولانا عبدالجبار ——— (غلام پور)
سیکرٹری جنرل ——— چوہدری محمد اسحاق ——— (تحریک استقلال کبیر والا)
پروپیگنڈا سیکرٹری ——— محمد ... سیکرٹری ———
آفس سیکرٹری ——— ادیب ——— (خاکسار تحریک)

نائب صدر سوم ——— صوبیدار ممتاز علی ——— ([illegible])
جائنٹ سیکرٹری ——— نسیم الدین قریشی ایڈووکیٹ ———
خزانچی ——— ڈاکٹر عبدالرحمٰن ——— جماعت اسلامی

ان عہدیداروں نے تحصیل بھر میں تحریک کا کام نمایاں طور پر سرانجام دیا۔

کبیر والا شہر

- ۱۰ مارچ کو کبیر والا میں بعد نماز جمعہ پہلا احتجاجی جلوس نکالا گیا۔
- کبیر والا میں مرکزی کونسل کے ہر حکم پر ہڑتال ہوتی۔
- یہاں ۱۰ مارچ کے بعد ۲۰ روز تک جلوس مسلسل رہے۔ یہ تسلسل مولانا عبدالکریم نعمانی کی گرفتاری پیش آیا تھا۔
- ——— کبیر والا کی تحریک قیادت کرنے والوں میں مولانا عبدالکریم نعمانی (جمعیۃ علماء اسلام)، صوفی منظور احمد (جمعیۃ علماء پاکستان)، سید خورشید گردیزی، ڈاکٹر عبدالرحمٰن (جماعت اسلامی)، اسحاق قادری (تحریک استقلال)، حکیم رمضان (جماعت اسلامی)، چوہدری نیاز محمد (جمعیۃ علماء...) شیخ محمد انور (تحریک...)، مولانا محمد اشرف (جمعیۃ علماء اسلام)، مہر خان محمد نکیانہ، مہر محمد رفیق (امیدوار قومی اسمبلی)، مولانا ... اور حاجی احمد (جمعیۃ طلباء اسلام)، حافظ حنیف صاحب کے نام سرفہرست ہے۔

کبیر والا میں پوری تحریک کے دوران پیپلز پارٹی ایک جلوس بھی نکال نہ سکی

- ——— کبیر والا میں عوام کی اکثریت جمعیۃ علماء اسلام سے متعلق ہے یہاں کے لوگوں نے تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔
- ——— علماء کونسل کے ارکان شیخ الحدیث مولانا علی محمد، مولانا ظفر احمد قاسم (جمعیۃ علماء اسلام)، مولانا غلام حسن (جمعیۃ علماء پاکستان)، مولانا عبدالکریم نعمانی مولانا محمد اشرف مولانا محمد عبداللہ نے بڑے بڑے جلوس نکالے اور تحریک کو تقویت بخشی۔

وکلاء کا کردار

- ——— کبیر والا میں وکلاء نے بھی تحریک میں نمایاں حصہ لیا۔
- ——— ہڑتالوں اور جلوسوں میں وکلاء کی شرکت ایک اہمیت سے کم چیز نہیں ہوتی۔
- ——— کبیر والا کے وکلاء نے مسٹر بھٹو کے خلاف علیٰحدہ ۹ جلوس نکالے ان کی قیادت مہر یوسف بائی، راؤ عبدالحمید، حاجی محمد حیات اور اسحاق قادری کے ہاتھوں میں رہی۔
- ——— کبیر والا کے گرفتار شدگان کی تعداد ۸۰ ہے۔

خواتین کے جلوس	۷	علماء کے جلوس	۷
طلباء کے جلوس	۱۱	وکلاء کے جلوس	۹
شہری عوام کے جلوس	۴۰	کل جلوس	۷۴

- ——— کبیر والا میں ۸ آدمی ڈی پی آر کے تحت ملتان سنٹرل جیل میں نظر بند کئے گئے یہاں کے متعدد افراد خانیوال فائرنگ کیس میں ملوث کئے گئے

طلباء کا کردار

جمعیۃ طلباء اسلام نے کبیر والا میں سب سے مؤثر کام کیا۔ علاوہ ازیں انجمن طلبہ اسلام، اسلامی جمعیۃ طلبہ نے بھی ...

بڑھ چڑھ کر تحریک میں حصّہ لیا۔ جمعیتہ طلباء اسلام کبیروالا کے ارکان میں مشہور دارالعلوم کبیروالا کے ساڑھے تین سو طلباء جلوس میں روزانہ شریک ہو کر جلوس کی رونق دوبالا کرتے تھے ان کی شرکت سے جلوس میں نیا ولولہ اور نیا جذبہ عیاں ہوتا تھا۔ ان کی قیادت جناب بشیر احمد کشمیری کرتے تھے اسی طرح جمعیتہ طلباء اسلام کے کالجوں کے طلباء کی قیادت راؤ حمید اللہ کے ہاتھ میں تھی۔

کبیروالا کی — اہم — شخصیت

سیّد خورشید عباس گردیزی — اُمیدوار صوبائی اسمبلی حلقہ کبیروالا

سیّد خورشید عباس ایک صاحب دل، غریب دوست، نیک سیرت، اچھے اخلاق اور اعلیٰ کردار کے حامل ہیں ان کی چھ سالہ سیاسی زندگی پر کسی مخالف کو بھی کلام کا یارا نہیں ہے وہ اصولوں کی بنیاد پر ہر میدان میں جیت جاتے ہیں

گردیزی صاحب ایسے شخص ہی اسمبلیوں میں جانے چاہئیں انہوں نے اپنوں کی مخالفت اور غیروں کی موافقت سے کبھی علو و عجز کی دیوار کو نہیں پھلانگا۔ انبساط ہر وقت ان کی وجاہت سے جھلکتا ہے۔ تبسم ان کے لبوں پر کھیلتا رہتا ہے، انسانیت کے دکھوں کے سچے چارہ گر بن کر وہ کبیروالا سے صوبائی اسمبلی کا انتخاب لڑ رہے ہیں، جو قوم ایسے لوگوں کو منتخب کرتی ہے اس کو تاریخ سلام کرتی ہے، اس قوم کا مستقبل روشن اور تابناک ہوتا ہے۔ سیّد خورشید عباس اپنے علاقہ کے غریبوں کے دلوں میں بستے ہیں، وہ کسانوں کے مسائل اور محنت کشوں کی مشکلات سے بخوبی آگاہ ہیں، اس نیک سیرت انسان سے میری پہلی ملاقات ہی کیا ہوئی کہ وہ میرے دل میں رچ بس گئے، اخلاق و کردار کی رعنائی ان کے بانکپن سے ہویدا تھی۔ آپ کے طرز گفتگو سے مجھے بارے انسانوں کے دکھ عیاں تھے، وہ اپنے علاقہ میں انسانیت کی عظیم خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ قومی اتحاد کی جانب سے جمعیتہ علماء اسلام کے موزوں اُمیدواروں میں ان کا نام سرفہرست آتا ہے۔

قصبہ عبدالحکیم

- قصبہ عبدالحکیم جو بیس ہزار سے زائد آبادی پر مشتمل ہے اس میں توقع سے کہیں زیادہ تحریک کا کام ہوا
- یہاں مسلسل جلوس نکلتے رہے ہڑتالیں ہوتی رہیں۔
- اس قصبہ کے رپورٹ نگار کے مطابق یہاں پیپلز پارٹی کا مکمل سوشل بائیکاٹ کیا گیا۔ محصول چونگی اور ٹیکس وغیرہ قطعاً ادا نہیں کئے گئے۔
- قصبہ عبدالحکیم میں تحریک نظام مصطفےٰ کا سارا کام پیر سیّد محفوظ الرحمٰن شاہ (جمعیتہ علماء اسلام) نے کیا۔ علاوہ ازیں خان محمد نکیانہ اُمیدوار صوبائی اسمبلی بھی تحریک میں نمایاں طور پر شریک ہوتے۔
- پہیہ جام ہڑتال میں پیر صاحب موصوف نے جس اعلیٰ جرأت اور کمال استقامت کا مظاہرہ کیا وہ انہی کا حصّہ تھا۔

قصبہ سرائے سدھو

- یہاں تحریک کا نمایاں کام ہوا۔
- ہڑتالوں میں لوگوں نے قومی اتحاد کا ساتھ دیا۔
- اس قصبہ میں جلوس کی قیادت اور تحریک کا سارا اہتمام مولانا عبدالکریم، حاجی مہر محمد حیات سابق اُمیدوار صوبائی اسمبلی، اور اتحاد کے مقامی سربراہ صوبیدار ممتاز علی (جمعیتہ علماء اسلام) نے کیا۔

ضلع لاہور

تحریک میں پاکستان بھر میں جو حصہ اہل پنجاب نے لیا، اس میں لاہور والوں کا حصہ سب سے نمایاں رہا۔ زندہ دلان لاہور نے تحریک نظام مصطفےٰ میں کسی قسم کی کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ ایثار و قربانی کی زندہ و جاوید تاریخ رقم کر کے شہدائے لاہور نے مشعل اسلام کو اپنے مقدس خون سے فروزاں کیا۔

۱۴ مارچ سے کئی دنوں تک بلا ناغہ اور ایک ایک روز میں بیس بیس جلوس نکلے۔

تحریک نظام مصطفےٰ لاہور کی کارگذاری

تاریخ	جلوس کہاں سے نکالا گیا	قیادت کرنے والے حضرات
۱۴ مارچ	مسجد نیلا گنبد لاہور	ائیر مارشل اصغر خاں، میاں طفیل محمد، احسان الٰہی ظہیر، جاوید ہاشمی، قاری عبدالحمید قادری
۱۵ "	مسجد شہداء	امیر حبیب اللہ سعدی، چوہدری غلام جیلانی، چوہدری محمد حسین چٹھہ، قاری عبدالحمید۔
۱۶ "	شاہ عالم مسجد	مولانا عبیداللہ انور، یوسف خاں ——— اس روز پولیس کی فائرنگ سے چھ آدمی زخمی ہوئے۔
۱۷ "	داتا دربار مسجد	مولانا غلام علی اوکاڑوی
۱۸ "	مسجد قدس	مولانا عبدالقادر روپڑی
۱۹ "	مسجد وزیر خاں	مولانا محمد راشد، مولانا فیض القادری، قاری عبدالحمید
۲۰ "	مسجد داتا دربار	چوہدری رحمت الٰہی، تری عباس
۲۱ "	داتا دربار	صاحبزادہ فیض القادری
۲۲ "	مسجد وزیر خاں	" "
۲۳ "	مسجد قدس	مسعود کھوکھر، عبدالخالق ندیم، الیاس پشاوری
۲۴ "	نیلا گنبد	مفتی محمود، شاہ احمد نورانی، ملک قاسم
۲۵ "		میاں احسان وائیں
۲۶ "	پورے ملک میں ہڑتال	لاہور میں تاریخی جلوس۔ کل ۳۷ جلوس نکلے۔
۲۷ "	مسجد اناز کلی بازار	مولانا غلام رسول قصوری، قاضی عبدالحق۔ اس روز کرشن نگر میں بھی جلوس نکالے گئے۔

تاریخ	بمقام	قائدین جلوس
۲۸ مارچ	جامع مسجد حنفیہ نسبت روڈ	مولانا اختر کاشمیری ، فدا حسین کیانی
۲۹ "	جامع مسجد تکیہ شاہ گوالمنڈی	مولانا بشیر ملیق ، امتیاز بٹ ، دوسرا جلوس مولانا عبدالرؤف فاروقی کی زیارت میں شاہ محمد غوث سے نکلا۔
۳۰ "		مولانا عبدالرشید
۳۱ "		

علماء کونسل کے تاریخی جلوس پر مسلم مسجد لاہور پر پولیس کا وحشیانہ لاٹھی چارج تفصیل آگے آتی ہے

تاریخ	ماہ اپریل	خون آشام لاہور
۱	جامع مسجد شاہدرہ ٹاؤن	محمد طفیل لنگا
	پرانی انارکلی	شیخ محمد شریف ، میاں محمد فاروق اکبر
	جامع مسجد مصری شاہ	مولانا خادم حسین ، سید احمد ، محمد سعید
	جامع مسجد جلو موڑ	حافظ محمد حنیف ، چوہدری حمید خان
۲	جامع مسجد شیرانوالہ	حافظ غلام مرتضیٰ جاوید اقبال
۳	چوک مسجد ختم نبوت	مولانا عبدالخالق صدیقی
۴	"	جاوید الرحمٰن ، ارشد محمود
۵	مسجد شاہ محمد غوث	مولوی عبدالحق ، محبت اللہ خان
۶	مسجد اسلام پورہ (کرشن نگر)	آغا شہزاد احمد خان
۷	مسجد حافظ غلام حسین کوٹ	حافظ محمود ، غازی محمد ضمیر بٹ
۸	جامع مسجد حنفیہ بازار حکیماں	ڈاکٹر محمد رمضان ، جلیل بٹ
۹	لاہور میں قیامت صغریٰ ——— تفصیل آگے آتی ہے۔	
۱۰	مدینہ مسجد پرانی انارکلی	سید عبدالرشید ، عابد شیخ
۱۱	مسجد نیلا گنبد	مولانا احمد علی قصوری
۱۲	مسلم مسجد لوہاری گیٹ	رانا ظفر اللہ خان
۱۳	داتا دربار	مرزا احسن بیگ ، اصغر علی
۱۴	جامعہ طلبہ پنجاب یونیورسٹی	عبدالشکور ، حافظ سلیمان ، ۵۰ ہزار طلبہ نے شرکت کی۔
۱۵	مسجد نیلا گنبد	ملک وزیر علی ، خان اشرف خان ، قاری عبدالحمید قادری

جناب زیڈ بی اے کیکاؤس
صدر ریلیف کمیٹی قومی اتحاد

تاریخ	بمقام	قائدین جلوس
۱۶	مسجد عمر روڈ۔ مسجد سعدی پارک	طالب علم راہنما۔ نوید کمال بھٹی
۱۷	مسجد نیلا گنبد	نوابزادہ نصر اللہ، مولانا جان محمد عباسی، عبدالقادر روپڑی، سعید گیلانی
۱۸	مسجد تکیہ مراثیاں	سید اسعد گیلانی، عبدالشکور
۱۹	گول باغ	جاوید ہاشمی، مسعود کھوکھر، عبدالشکور

قریباً ایک ماہ ۶ دن کی اس تفصیل کا مقصد صرف یہ ہے کہ قارئین کو لاہور کی تحریک کی ہمہ گیری اور اس کے قائدین کی وسعت کا اندازہ ہو سکے۔ اسی طرح آخر دم تک زندہ دلان لاہور نے تحریک کو تازہ دم رکھا۔ یہاں ایک ایک روز میں بیس بیس جلوس بھی نکلے۔ اس کی تفصیل بھی راقم کے سامنے ہے مگر طوالت کے خوف سے چھوڑ دیا گیا ہے۔

تحریک نظامِ مصطفیٰ لاہور کے نمایاں افراد

میاں احسان وائیں ایڈووکیٹ ـــــــ این ڈی پی
ملک حامد سرفراز ـــــــ تحریک استقلال
قاضی عبدالحمیٰ ایڈووکیٹ ـــــــ این ڈی پی
چوہدری رحمت الٰہی ـــــــ جماعت اسلامی
مولانا زاہد الراشدی ـــــــ جمعیت علماء اسلام
مولانا سعید الرحمٰن علوی ـــــــ
صاحبزادہ فیض القادری ـــــــ پاکستان جمہوری پارٹی
جاوید ہاشمی ـــــــ تحریک استقلال

علامہ احسان الٰہی ظہیر ـــــــ تحریک استقلال
مولانا حلیم اللہ قاسمی ـــــــ جمعیت علماء پاکستان
مولانا احسان اللہ فاروقی ـــــــ تحریک استقلال
قاری عبدالحمید قادری ـــــــ جمعیت علماء پاکستان
مسعود کھوکھر ـــــــ جمہوری پارٹی
جناب عبدالشکور ـــــــ جماعت اسلامی
جناب فرید پراچہ ـــــــ

علماء کونسل کے قابلِ تعریف ارکان

مولانا گلزار احمد مظاہری ـــــــ صدر علماء کونسل
مولانا محمد اجمل صاحب ـــــــ جمعیت علماء اسلام
قاری عبدالحمیٰ صاحب ـــــــ مجلس احرار اسلام

پیر سید ابرار شاہ ـــــــ جمعیت علماء اسلام
میاں عبدالرحمٰن ـــــــ
مولانا محمد شفیع جوش ـــــــ سنی کونسل

تحریک لاہور میں کام کرنے والے طالب علم لیڈر

لیاقت بلوچ ـــــــ صدر پنجاب یونیورسٹی
راؤ شفقت ـــــــ نائب صدر یونیورسٹی

- میاں مطیع الرحمٰن ـــــ مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن
- عبدالحق ندیم ـــــ جمعیت طلباء اسلام
- ... عباسی ـــــ
- ابو الزکلام حسین اشرفی ـــــ انجمن طلباء اسلام
- سلیم ملک ـــــ استقلال سٹوڈنٹس فیڈریشن
- اظہر بٹ ـــــ نیابت طلباء

تحریک لاہور کی قابل قدر خواتین

- بیگم مولانا ابو الاعلیٰ مودودی ـــــ جماعت اسلامی
- بیگم شاہین حنیف رامے ـــــ مسلم لیگ
- بیگم مولانا عبید اللہ انور ـــــ جمعیت علماء اسلام
- بیگم خورشید احمد قصوری ـــــ تحریک استقلال
- محمودہ بیگم ـــــ مسلم لیگ
- بیگم عبدالوحید خاں ـــــ جماعت اسلامی
- کشور طاہرہ الٰہی ـــــ مسلم لیگ

تحریک نظام مصطفےٰ لاہور کے مراکز

- مسجد شہداء ـــــ مسلم مسجد ـــــ مسجد چوک دالگراں
- مسجد نیلا گنبد ـــــ مسجد تدرس ـــــ اسمبلی ہال ـــ فیصل چوک
- مسجد وزیر خاں ـــــ مسجد خیر انوار ـــــ مال روڈ

وہ دینی مدارس ـ جن کے طلباء نے بے مثال قربانیاں پیش کیں

- جامعہ اشرفیہ ـــــ مسلم ٹاؤن
- جامعہ مدینہ ـــــ ڈیوس روڈ کریم پارک
- حزب الاحناف ـــــ نزد داتا دربار
- جامعہ نعیمیہ ـــــ گڑھی شاہو

لاہور کے وکلاء نے تحریک میں ناقابل فراموش کردار پیش کیا

- مسٹر حامد رضا ـــــ صدر ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن
- مسٹر محمد قریشی ـــــ صدر ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن
- مسٹر عبدالحفیظ ... ـــــ ڈاکٹر خالد رانجھا
- راجہ افراسیاب ـــــ مسٹر محمد اشرف قلاتی
- مسٹر حامد خاں ـــــ اقبال احمد خاں
- میاں بشیر علی ـــــ قائم مقام صدر ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن
- مسٹر ایم انور بار ایٹ لاء ـــــ مسٹر قاضی عبدالحئی
- مسٹر رشید مرتضیٰ
- ملک عبدالکریم

لاہور کی رپورٹ کا خلاصہ

غیر مصدقہ رپورٹ	۶۲
مصدقہ رپورٹ	۳۸
تحریک کے دوران لاہور کے شدید زخمی ہونیوالے	۳۶۸ء
ہ مہ بجیوں کی تعداد	۱۲۰۰
گرفتار ہو کر جیلوں میں جانیوالے افراد ۲۲۲۳ (جیلوں سے منگوائی گئی رپورٹ)	
عورتوں یا تھانوں میں پہنچ کر دو بجلوں کی تعداد	۲۷

جلوسوں کی کل تعداد	۱۴۰۰
عورتوں کے چھوٹے بڑے جلوس	۱۳۰
وکلا کے جلوس	۲۷
طلباء کے جلوس[1]	۵۳
علماء کے جلوس	۱۷
عوام کے جلوس[2]	۱۱۷۳

احتجاج — جلوس — تشدد

- زنجیروں کے زیور پہن کر
- چھلنی سینے اور ٹوٹے ہوئے بازو لے کر
- زندہ دلان لاہور شہادت کا سنہری تاج پہن گئے۔
- گولیاں ان کے حلقوم چیرتی ہوئی گزر گئیں۔
- سنگینوں نے چھلتے ہوئے چہروں کو خاموش کر دیا مگر انکا جذبۂ ایمانی سرد نہ ہو سکا۔

تشدد —— بربریت —— لہو —— تڑپ —— لاشیں

۹ اپریل کو زندہ دلان لاہور نے جس جرأت کا مظاہرہ کیا اس کیلئے الفاظ نہیں مل سکتے

نوجوان سینے کھول کر گولیوں کے سامنے آتے، انگلیوں سے قومی اتحاد کی فتح کا نشان بناتے اور
کلمہ کا ورد کرتے ہوئے آگے ہی بڑھتے چلے جاتے —— (بی بی سی کا تبصرہ)

۱۵ مارچ — مسجد شہداء

شیشے چکنا چور ہو گئے —— کھڑکیاں ٹوٹ گئیں —— مسجد کا صحن خون سے رنگین تھا

قومی اتحاد پاکستان تحریک نظام مصطفےٰ کے دوسرے روز بعد نماز عصر شاہراہ قائداعظم پر مسجد شہداء سے دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی میں قومی اتحاد نے جلوس نکالنے کی کوشش کی۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگ مسجد میں موجود تھے۔ پولیس اور ایف ایس ایف نے مسجد کو چاروں طرف سے گھیر کر لاٹھی چارج شروع کر دیا۔

---

1. ان جلوسوں میں سٹوڈنٹس کونسل، اتحاد طلبہ اور ہر قسم کے طلبہ کے چھوٹے بڑے جلوس شامل ہیں۔
2. ان جلوسوں میں رات دن کے تمام اور ہر گلی اور محلے کے جلوسوں کا تجزیہ کیا گیا ہے یہ تخمینہ اخباری رپورٹوں اور اتحادی پریس نوٹوں سے ماخوذ ہے۔

پسپا ہونے پر مجبور کر دیا ۔۔۔ مظاہرہ اہل مسلم ۔۔۔ کی حکومت کے حامی تھے انہیں پھر سزا دل سکی وہ نقاب کے پیچھے سے بچ رہے ہیں ــــــــ نے کاوش [illegible] کے جلوس میں شریک ہونے والی اس خاتون پر انسانیت سوز ظلم کرنے والوں کی تحقیقات کا باب کھل جائے اور نئی حکومت اس واقعہ کی تہہ تک [illegible] خاتون کا چہرہ بے نقاب کر دے۔

> ۲۰ اپریل کو مسلم مسجد کے تشدد کے دوران مسجد کا صحن جہاں خون آشام تھا۔ وہیں اس کے چہرے پر عماد پر عماری داڑھیوں کے بالوں کا ایک گچھا جمع ہو گیا۔ ٹوپیوں، عینکوں، گھڑیوں، جوتوں اور پھٹے ہوئے کپڑوں کی کوئی حد نہ تھی۔

خاص واقعات

- پنجاب اسمبلی کے خلاف کئی مختلف طبقات کے زبردست احتجاجی مظاہروں میں خواتین کی مزاحمت بے مثال تھی۔ جو شاہراہ قائد اعظم اور شارع فاطمہ جناح پر فائرنگ، لاٹھی چارج، پتھراؤ اور آنسو گیس کے مسلسل استعمال کے باوجود دو مرتبہ اسمبلی چیمبر کے سامنے چوک فیصل پہنچنے میں کامیاب ہو گئیں۔
- چار سو کے قریب خواتین ڈیڑھ گھنٹہ تک چوک فیصل میں دھرنا مار کر بیٹھی رہیں۔ ان کی حفاظت کے لئے وکلاء بھی موجود تھے۔ تقریباً پونے بارہ بجے پولیس نے ان پر زبردست لاٹھی چارج، پتھراؤ اور آنسو گیس کا استعمال کیا اور تین خواتین کو گرفتار بھی کر لیا۔
- لاٹھی چارج اور آنسو گیس کے بے دریغ استعمال کے باوجود ایک ضعیف العمر باریش شخص تن تنہا چوک میں کھڑا اللہ کا ورد کرتا رہا۔
- شاہراہ قائد اعظم پر جب خواتین کے جلوس پر آنسو گیس استعمال کی گئی، تو گوجرانوالہ سے آئی ہوئی ایک ساٹھ سالہ بڑھیا گیس کا گولہ زمین سے اٹھا کر پولیس پر پھینکا۔
- ریگل چوک کے قریب جب پولیس نے وکلاء کے جلوس کو روکنے کی کوشش کی، اور ایک وکیل کو ایک ڈی ایس پی نے دھکے دیئے تو ایک خاتون نے آگے بڑھ کر پولیس آفیسر کا گریبان پکڑ لیا۔
- فیصل چوک پر لاٹھی چارج، پتھراؤ اور آنسو گیس کے استعمال کے بعد جب خواتین پیچھے ہٹنے پر مجبور ہوئیں تو ریڈ کراس اور شاہدین بلڈنگ میں ان پر لاٹھی چارج کیا گیا۔ بہت سی خواتین نے ایک گھنٹے تک روزنامہ "وفاق" کے دفتر میں پناہ لی۔ جب خواتین دفتر وفاق میں آئیں تو فیصل چوک سے پولیس نے وفاق کے دفتر پر آنسو گیس کے کئی گولے چھوڑے، جس سے وفاق کے بورڈ کو نقصان پہنچا۔ شاہ دین بلڈنگ میں آنسو گیس کا اثرات گئے تک تھا۔
- نوابزادہ نصر اللہ خاں شاہراہ قائد اعظم پر فائرنگ، پتھراؤ اور آنسو گیس کے بار بار استعمال کے باوجود چوک فیصل پہنچنے میں کامیاب۔ پولیس نے چوک ریگل اور فیصل چوک میں ان پر اور ان کے ہمراہ دوسرے رہنماؤں پر لاٹھیاں برسائیں، اور ان کے قریب آنسو گیس کے گولے چھوڑے، جس پر انہیں وفاق کے دفتر میں پناہ لینا پڑی۔
- نسبت روڈ پر جب علماء کے جلوس کے قائدین کو پولیس گاڑی میں گرفتار کر کے لے جانے لگی تو دس نوجوان پولیس کے ٹرک کے سامنے سڑک پر لیٹ گئے پولیس کو آنسو گیس کے گولے چھوڑ کر انہیں سڑک سے ہٹانا پڑا۔

CS CamScanner

○ ——— چوک رنگ محل میں آج لاٹھی چارج کے لئے پولیس نے گھڑ سوار سپاہیوں کی مدد لی۔ لیکن جب ہیڈن روڈ سے مظاہرین نے جلد آور پٹاخے چلائے تو گھوڑے بدک کر ادھر اُدھر بھاگنے لگے۔ اور بے قابو ہو گئے۔

○ ——— جلوس میں خواتین مسلسل لا الٰہ الا اللہ کے نعرے لگا رہی تھیں۔

○ ——— خواتین کے جلوس کی قائدین نے شکایت کی کہ زنانہ پولیس کی وردیوں میں ملبوس جن عورتوں نے ان پر کئی بار لاٹھی چارج کیا انکا پولیس سے کوئی تعلق نہیں۔ ان عورتوں کا تعلق ایک خاص علاقے سے تھا معاوضہ پر طلب کیا گیا تھا۔ اور ان عورتوں نے جلوس سے سخت فحش کلامی کی۔ — ہر سڑک پر جگہ جگہ نوجوان پانی کے گھڑے اور بالٹیاں لئے پھر رہے تھے جب بھی ان کے قریب کوئی آنسو گیس کا گولہ گرتا تو وہ پانی ڈال کر اسکا اثر زائل کر دیتے۔ — ۱۲ بجے کے بعد زخمیوں کی تعداد میں شہری کہرام اور میو ہسپتال پہنچنا شروع ہو گئے اور یہ سلسلہ رات گئے تک جاری رہا۔ میں جب زخمی افراد کو دوائیاں اور خوراک مہیا کرنے کے لئے چندہ جمع کرنا شروع کیا تو صرف ایک گھنٹے میں آٹھ ہزار روپے جمع ہو گئے۔ — شاہراہ قائد اعظم پر چوک رنگ محل سے فیصل چوک (چیرنگ کراس) تک کنٹرول زبانی تھا۔ — آج کے مظاہروں میں شرکت کے لئے بڑی تعداد میں مرد اور خواتین پنجاب کے دوسرے شہروں سے بھی لاہور آئے ہوئے تھے۔ — وکلاء ۲ بجے تک مسجد شہداء کے صحن میں دھرنا دیئے رہے۔ — فیصل چوک میں جب سپاہیوں نے خواتین پر پتھراؤ شروع کر دیا تو بعض خواتین نے اپنی چوڑیاں اور کنگن اتار کر ان کی طرف پھینکے۔ ——— (بشکریہ روزنامہ وفاق لاہور)

تحریک نظام مصطفےٰ ـــــ لاہور کے شہدا

نام بمعہ ولدیت و پتہ	عمر	تاریخ	مختصر کوائف
نظر اقبال ولد صوبیدار شیر محمد مرحوم مکان نمبر ۴ بشتان سٹریٹ نمبر ۱ اپر چنگ نگر ملتان روڈ لاہور	۲۲ سال	۹-۴-۷۷	تعلیم ایف اے دو ہی میں ملازم تھے۔
سہیل شاہی ولد شیخ افتخار اسلام شاہی پیر غازی روڈ کوچہ جان محمد اچھرہ لاہور	۲۰ "	۹-۴-۷۷	لاہور میڈیکل کالج میں سال سوم کے طالب علم تھے۔
عبدالسلام ولد رحمت اللہ مرحوم معرفت عبدالستار مکان ۲۱۲ مجاہد آباد کالونی نام گرفتہ مغلپورہ لاہور	۲۶ "	۱۰-۴-۷۷	مرحوم جماعت اسلامی سے تعلق رکھتے تھے
طارق شہزاد ولد چوہدری عبدالمجید ۲ کو مسلم آباد شالامار ٹاؤن باغبانپورہ لاہور	۳۰ "	۹-۴-۷۷	طالب علم تھے۔
طاہر اسحاق مکان نمبر ۴-۱۹ گلی ۱۳۲ دیال سنگھ کالج لاہور			
غلام دستگیر محلہ تصوریاں اندرون قلعہ گوجر سنگھ لاہور	۳۰ "	۹-۴-۷۷	باپ دماغی توازن کھو بیٹھے ہے ماں باپ کا اکلوتا بیٹا تھا
عبدالرزاق صابر ولد عبدالرحمٰن بھوگی وال باغبانپورہ مکان نمبر ۳ گلی ۵ لاہور	۲۶ "	۱۹-۴-۷۷	والد دوبئی میں ملازم ہیں خوشحال ہیں
اشرف خبیب ولد اصغر علی ۲۶ خبیب ہاؤس بزار محلہ صدر بازار لاہور	۲۶ "	۲۶-۴-۷۷	جماعت اسلامی کا رکن تھا اور ع۔ط۔ کا بھی ممبر تھا۔
محمد اکرم ولد شیخ فضل حسین ۳ ۹-۱ محمد کالونی سمن آباد لاہور	۳۵ "	۹-۴-۷۷	حالت قابل بخشش ہے۔
	۳۵ "		
طارق حفیظ چوک بابا اعظم اچھرہ لاہور			
نصیر احمد ولد امیر اللہ ہاشم بلڈنگ سمن آباد لاہور فون ۴۲۶۷۵۹	۲۳ "	۹-۴-۷۷	طالب علم تھے۔
برکت علی ولد محمد دین مکان نمبر ۸-۲۰۰۳ ماڈل کالونی لاہور	۳۵ "		دوکاندار تھے
مقبول حسین شاہ ولد انور علی تحصیل دار صاحب کا بازار عالمگیر سٹریٹ نمبر ۶ مکان ۳۲ لاہور	۲۱ "	۱۵-۴-۷۷	فرنیچر کیمیکل تھے۔
محمد حنیف ولد منظور علی اتفاق کالونی نزد ریلوے سٹیشن شاہدرہ	۲۰ "	۱۵-۴-۷۷	گھر کی حالت قابل رحم ہے۔

نمبر شمار	نام بمعہ ولدیت و مکمل پتہ	عمر	تاریخ شہادت	مختصر کوائف
۱۵	اسعد حسن عرف عابد ولد اسلم بیگ چاہ پھوڑا سٹیشن روڈ لاہور	۲۴ سال	۱۱-۳-۷۷	رکشہ ڈرائیور تھے۔
۱۶	عبدالرحمن ولد عبداللہ نزد مسجد وزیر خان لاہور	۲۲ "		والد مزدور تھے۔
۱۷	حافظ محمد صابر جامعہ مدینہ کریم پارک راوی روڈ لاہور			
۱۸	سید ظہور الحسن فاروق ولد ابوالحسن			گھر کی حالت قابل رحم ہے۔
۱۹	ظفر اقبال لال کوٹ لاہور			
۲۰	محمود عرف سودا راوی روڈ	۳۲		
۲۱	عبدالمجید راج گڑھ لاہور			
۲۲	خالد عرف بلو ولد محمد حسین - ٹکسالی چوک	۳۳		
۲۳	شیر محمد شیخوپورہ			
۲۴	خلیل احمد سوہدرہ گوجرانوالہ			
۲۵	محمد سعید - کمبوہ کالونی لاہور			
۲۶	بشیر احمد " "			
۲۷	محمد طارق مسلم کالونی			
۲۸	فضل دین ولد غفور سوتری روڈ			
۲۹	منصور - کراچی			
۳۰	ایک نامعلوم — میٹھا بازار لاہور			
۳۱	محمد رفیق عرف الرٹ - لطیف آباد ۸ - لاہور			
۳۲	جاوید قریشی - راولپنڈی			
۳۳	غلام نبی - حسن آباد لاہور			
۳۴	مظفر احمد ملیانی ضلع قصور			

ضلع سیالکوٹ

ضلع سیالکوٹ کا نام تحریک نظام مصطفےٰ پاکستان بھر میں پانچویں اور پنجاب میں تیسرے نمبر پر آتا ہے اس ضلع کے عوام نے شہر اقبال کی لاج رکھ کر مقاصد پاکستان کو جلا بخشی، سیالکوٹ اور ڈسکہ کے نوجوانوں نے اپنے مقدس خون سے چمکنے والی تاریخ رقم کی،

نظام مصطفےٰ کے لئے حیرت انگیز کردار پیش کرنے پر تاریخ کے اوراق یہاں کے نوجوانوں کو سلام عقیدت پیش کرتے ہیں۔

> سیالکوٹ میں ۷ مارچ کے انتخابات کے موقع پر ایک ہنگامے میں شدید زخمی ہونے والے دو افراد محمد اسلم عرف کاکا اور پطرس ساکن فتح گڑھ گیارہ مارچ کو انتقال کر گئے۔

- ۱۴ مارچ سے لے کر ۲ جون تک روزانہ جلوس، جلسے،
- ہڑتالیں قومی اتحاد کی مرکزی کونسل کے ہر حکم پر۔ علاوہ ازیں بھی کئی روز شہر بند رہا۔
- یہاں جلوس روزانہ شام کو نکلتا تھا۔ ۱۵ ہزار افراد روزانہ جلوسوں میں شریک ہوتے۔
- ۱۴ مارچ سے ۱۹ مئی تک سیالکوٹ کی تحریک نہایت پرامن رہی۔
- سیالکوٹ کے جلوسوں میں ولولہ، جذبہ، جوش اور مسٹر بھٹو کے خلاف حیرت انگیز غیظ وغضب کا مظاہرہ ہوتا تھا۔
- چھوٹے چھوٹے بچے گلیوں اور کوچوں میں روزانہ کئی کئی جلوس نکالتے۔ نظام مصطفےٰ کے حق میں نعرے لگاتے اور مسٹر بھٹو کے خلاف نفرت کا اظہار کرتے تھے۔

  جلوس کے موقع سارا شہر غضب ناک نظر آتا تھا۔ فلک شگاف نعرے عجیب منظر پیش کرتے تھے۔
- تحریک نظام مصطفےٰ سیالکوٹ میں جمعیۃ علماء پاکستان اور جماعت اسلامی کا نام سب سے نمایاں رہا۔ یہاں جمعیۃ علماء اسلام مسلم لیگ اور تحریک استقلال نے بھی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔
- تحریک نظام مصطفےٰ سیالکوٹ میں بریگیڈیر نثار احمد قریشی (جماعت اسلامی) مولانا مفتی مختار احمد نعیمی (جمعیۃ علماء پاکستان) عبدالسلام بٹ (جمعیۃ علماء پاکستان) علامہ منظور احمد سیالکوٹی (جمعیۃ علماء اسلام) کا نام سرفہرست ہے۔
- سیالکوٹ پنجاب کے ان اہم شہروں میں جن میں کرفیو لگایا گیا، فوج نے شہر کا پورا نظم ونسق سنبھال لیا۔
- سیالکوٹ میں گرفتار شدگان کی کل تعداد ۲۰۰ سے زائد ہوگی۔

بروز جمعہ ۲۰ مئی کا خون ریز ہنگامہ

- ۱۹ مئی شام کو پورے شہر میں پیپلز پارٹی کی جانب سے پوسٹر لگائے گئے جس میں درج تھا کہ صبح کو پیپلز پارٹی کی طالب علم تنظیم جلوس نکالے گی۔ قومی اتحاد والوں نے بھی بعد جمعہ مدرسہ شہابیہ سے جلوس نکالنے کا اعلان کیا ہوا تھا۔
- صبح دس بجے پیپلز پارٹی کا جلوس شروع ہوا چوک علامہ اقبال میں اتحادی کارکنوں سے جلوس کی مڈبھیڑ ہوگئی۔ پولیس کی مداخلت سے معاملہ رفع دفع ہوا۔

تھوڑے ہی وقفہ کے بعد محلہ ساہو گجراں میں دوبارہ تصادم ہوگیا۔ گھتم گتھی کے درمیان شرپسندوں کے ایک گروہ نے گندم منڈی میں جمعیتِ علماء پاکستان کے دفتر کو آگ لگا دی، قومی اتحاد کا ایک بورڈ جلا دیا پیپلز پارٹی کا جلوس چوک علامہ اقبال پہنچا اور پاکستان مسلم لیگ کے جلوس پر حملہ آور ہوا۔ پولیس نے آنسو گیس کے شیل پھینکے معاملہ سرد پڑ گیا۔ نماز جمعہ کے بعد پاکستان قومی اتحاد کا عظیم الشان جلوس جناب بریگیڈیئر نثار احمد قریشی صدر پاکستان قومی اتحاد ضلع سیالکوٹ خواجہ شوکت علی راٹھور صدر شہر قومی اتحاد، ارشد مختار سیٹھی اور پروفیسر محمد امین جاوید جلوس کی قیادت کر رہے تھے۔

○ —— مفتی مختار احمد نعیمی اور حافظ محمد عالم کی قیادت میں دوسرا جلوس بھی یہاں آکر شامل ہوگیا۔

○ —— خواتین نے مکانوں کی چھتوں پر کھڑے ہو کر گل پاشی کی۔ جلوس چوک علامہ اقبال پہنچا ہی ہوگا کہ محنت کش فیڈریشن کے دفتر پر آنسو گیس کا شیل سامنے گرا پھر دوسرا تیسرا اور ساتھ ہی گولیوں کی تڑتڑاہٹ سے فضائے ملکوت شرمندہ ہونے لگی ہے۔ پولیس اور ایف ایس ایف نے نہتے شہریوں پر بلا جواز اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی۔

سیالکوٹ کے نوجوان گولیوں کی بوچھاڑ میں سینہ تان کر کھڑے تھے۔ چاروں طرف گولیوں کا دھواں تھا استقامت پیا شہزادے قرونِ اولیٰ کے صحابہ کی یاد تازہ کر رہے تھے۔ وہ نظام مصطفےٰ کے لئے آگے بڑھ کر کلمہ پڑھتے اور دشمن کا وار سہہ کر شہادت کی چوکھٹ پر سر رکھ دیتے۔ خوف نام کی کوئی چیز ان کے درمیان حائل نہیں تھی۔ مورخ نے تاریخ کا سنہرا باب رقم کیا۔ اور وہ زاویہ عشق و محبت جو تاریخ کے کاغذ پہ سینکڑوں برس پیشتر سے اپنی عظمت کا پتہ دے رہا تھا اب جسمانی شکل میں اس روز کے چاند تاروں سمیت ساری کائنات نے اس کا مشاہدہ کیا اور ہر دل عشق کے جنوں کو ماننے پر مجبور ہوگئے۔ گولیوں کی دھواں دھار بوچھاڑ میں | بریگیڈیئر نثار احمد | کی ران بھی گولی کے وار سے عاری نہ رہی۔ زخمی ہونے کے باوجود موصوف چٹان کی طرح کھڑے تھے آپریشن کے بعد معلوم ہوا کہ گولی اسٹین گن کی تھی۔ بس یہ ممتاز عالم دین اور جمعیت علماء پاکستان کے رہنما جواں سال | مفتی مختار احمد نعیمی گجراتی | کو چھ گولیوں کے زخم کا چرکہ لگا، نوجوانوں نے ایک نوجوان عالم دین کی حفاظت میں جان دے دی۔ ایک دوسرے ممتاز عالم دین | حافظ محمد عالم | بھی یہیں زخمی ہوئے۔

مسلم لیگ کا دفتر اور نہتے کارکن گولیوں کی زد میں ہیں!

لہو کے فوارے چھوٹ رہے تھے مگر کوئی شخص بھاگنے کا نام نہیں لیتا تھا

چونکہ علامہ اقبال خون سے رنگین ہوچکا تھا، دفعتہً فوج آگئی۔ اب بھی تشدد کا سلسلہ جاری ہے۔ تشدد کا نشانہ بننے والوں ہی کے ہاں کارکن جیل بھیج دیا جاتا ہے معاملہ سہما تو معلوم ہوا کہ چار نوجوان جام شہادت نوش کر گئے ایک زخمی بعد میں حوران خلد کے حضور پہنچ جاتا ہے۔ بازار کلاں دوبارہ ایف ایس ایف نے گولی چلا دی۔ ایک نوجوان بابر یہاں گر کر شہادت کے رتبہ پر فائز ہوگیا۔

○ —— اس موقعہ پر ایک نوجوان عرفان عزیز عباسی بھی گولی کا نشانہ بنا۔

○ —— سیالکوٹ کے ہر دل عزیز خواجہ عبدالسلام بٹ ایڈووکیٹ اور خواجہ محمد اقبال بٹ نے حیرت انگیز جرأت کا ثبوت دیا۔

تحریکِ نظامِ مصطفٰے سیالکوٹ کے شہداء

نام	ولدیت	پتہ	نام	ولدیت	پتہ
عبدالسلام	محمد شفیع	قوم گجر محلہ کمہاراں سیالکوٹ	فضل کریم	محمد اسماعیل	سیانوال چھپڑی محلہ کلی گھر سیالکوٹ
عبدالخالق	محمد دین مرحوم	محلہ شاہ خاکی والا 〃	محمد شفیق	عبدالکریم مرحوم	سرائے بھابڑیاں 〃
بابر حسین	اسلم	محلہ کشمیری امام بڑہ 〃	عرفان عزیز مسیح	عزیز ہیوم مسیح	محلہ اراضی یعقوب 〃

تحریکِ نظامِ مصطفٰے سیالکوٹ کے شدید زخمی

امتیاز خان لودھی	مرزا احمد بیگ	صفدر اقبال	مولانا مفتی مختار احمد نعیمی
محمد صدیق قادری	پرویز احمد	حافظ محمد شریف	محمد اقبال
حافظ محمد عالم	ملک سلیم	محمد آصف	جاوید محمود
حافظ عبدالرشید	محمد لطیف	محمد یوسف	جاوید اقبال
محمد مشتاق	عبدالغفور	عبدالحفیظ	محمد اکرم
محمد اسلم	محمد بشیر	محمد یونس	جاوید اقبال
صوفی محمد سعید	محمد لطیف	مقبول احمد	مولوی محمد قدیر
پروفیسر امان اللہ			

- رپورٹ نگار کے مطابق ۱۵۰ زخمی ان کے سوا ہیں جنہیں ہسپتال میں داخل نہیں کرایا گیا۔
- سیالکوٹ میں علماء، طلباء، وکلا اور خواتین نے تاریخی نوعیت کے علیحدہ جلوس نکالے۔

تحصیل ڈسکہ

- ۱۴ مارچ سے ۴ جون تک مسلسل جلوس، ایک ایک روز میں تین تین جلوس۔ یہاں کے جلوس انتہائی پُرامن ہوتے۔ ہر جلوس میں ۱۰ ہزار کے قریب لوگ شریک ہوتے تھے۔

- قومی اتحاد کی تمام ہڑتالوں پر لبیک کہی گئی۔
- قومی اتحاد کے ۱۷ کارکن ڈی پی آر اور ۲۰۰ کے قریب کل افراد گرفتار ہوئے۔
- ڈسکہ کی تحریک سیالکوٹ کے ہم پلہ ہے یہاں کے لوگوں نے جرأت و بہادری کے نمایاں نقوش رقم کئے۔
- رپورٹ نگار کے مطابق تحریک کی قیادت کرنے والوں مولانا فیروز خاں صاحب مہتمم دارالعلوم مدینہ (جمعیۃ علماء اسلام) کا نام سرفہرست ہے۔ ایک ایک ماہ سے زائد عرصہ تک جیل میں بھی رہے علاوہ ازیں چوہدری نذیر احمد ڈھلو ایڈووکیٹ (پاکستان جمہوری پارٹی) چوہدری محمد نواز مغل ایڈووکیٹ (جماعت اسلامی) رپورٹ نگار جناب محمد اسلم مغل (تحریک استقلال) اور حاجی محمد نذیر (جمعیۃ علماء پاکستان) کا کردار انتہائی قابل تعریف ہے۔
- مولانا منظور احمد (جمعیۃ علماء پاکستان) موصوف صوبائی اسمبلی کے امیدوار تھے۔ ان سے یہ ٹکٹ واپس لے کر ڈاکٹر سلطان کو دینا اس علاقہ کے عوام کو انتہائی ناگوار گزرا ہے چوہدری شاہنواز (مسلم لیگ امیدوار صوبائی اسمبلی) چوہدری نذیر احمد جماعت اسلامی) اور رانا محمد شفیق (جمعیۃ علماء پاکستان امیدوار صوبائی اسمبلی) نے تحریک میں نمایاں کام کیا۔
- طلباء میں جاوید اقبال (جمعیۃ علماء اسلام) کا نام سرفہرست آتا ہے۔ ان کے ساتھ اسلامی جمعیۃ طلباء کے محمد اکرم اور منصور صدیق کا نام کا نام بھی رپورٹ نگار نے لکھا ہے ان لوگوں نے ڈسکہ میں تحریک کو نمایاں جوش و جذبہ سے سرشار کیا۔
- سیاسی جماعتوں کے علاوہ جمعیۃ اہلحدیث کے مولانا محمد حیات کی خدمات کو کسی صورت بھلایا نہیں جاسکتا۔
- ڈسکہ میں وکلاء، طلباء، علماء اور بچوں کے علیحدہ علیحدہ جلوس بھی نکلے۔

ڈسکہ کے ۲۲ اپریل نے ___ فائرنگ کرنے والوں کو ڈس لیا

قومی اتحاد ڈسکہ کا پروگرام

- ۲۲ اپریل کو خواتین کا جلوس جامکے روڈ پر واقع مسجد نور سے نکلنے والا تھا۔
- عوام مولانا منظور احمد (جمعیۃ علماء پاکستان) کی مسجد میں جمع ہو کر جلوس کی تیاری میں مصروف تھے
- طلباء پرانے ڈسکے میں جلوس ترتیب دے رہے تھے۔
- وکلاء احاطہ کچہری میں صفیں باندھ رہے تھے تاکہ چاروں جلوسوں کی قیادت کر سکیں، چوہدری گل نواز گھمن اس کی قیادت کر رہے تھے۔

پہیہ جام ہڑتال

- سڑکوں پر ہو کا عالم طاری تھا۔ کوئی بس یا ٹرک حتیٰ کہ سائیکل تک کا پہیہ سڑک کے ساتھ مس نہ ہوا تھا، یہ ہڑتال تاریخی حیثیت اختیار کر گئی تھی۔

پیپلز پارٹی کا منصوبہ

- قتل و غارت کرکے قومی اتحاد کو بے بس کر دیا جائے۔
- پہیہ جام ہڑتال ناکام بنا دی جائے۔ خوف و ہراس پھیلا کر ہر کارکن کے جذبات کو سرد کر دیا جائے۔

پروگرام کے مطابق چاروں جلوس کچہری چوک میں اکٹھا ہونے کے لئے بڑھ رہے تھے۔ وکلاء نے ڈی ایس پی اظہار احمد خان کو اطلاع کرائی کہ پیپلز پارٹی نے ہوٹل میں اسلحہ جمع کیا ہوا ہے یہاں چھاپہ مارا جائے مگر افسر نے سُنی ان سُنی کر دی۔
جلوس مسلم کمرشل بنک سے تھوڑا ہی آگے گزرا ہوگا کہ پی پی پی کے سیکرٹری جنرل اظہار الحق نے فائرنگ شروع کر دی۔ اتحاد کے سربراہ عباس علی ملک

نے مدافعت کی تو وہ بھی زخمی کر دیے گئے دفعتاً ہوٹل سے فائروں کا دھانہ کھل گیا۔ رشتی پستولوں، ہینڈ گرنیڈوں اور دستی بموں بندوقوں اور رائفلوں سے عام فائرنگ ہونے لگی۔

ہوٹل سے عمارتوں کی بارش ہونے لگی خشت باری کا طوفان اتنا زور دار تھا کہ کراچی کی پٹھان کالونی کی یاد تازہ ہو گئی۔ دشمن حواس کھو بیٹھے تھے۔ اس معرکہ کے دوران اتحادی کارکن رمضان کے پیٹ میں گولی لگی وہ انہیں تلاش کر رہا تھا کہ جام شہادت نوش کر

قومی اتحاد کے جیالے کارکنوں نے بے مثال بہادری کا مظاہرہ کیا۔ پیپلز پارٹی کے غنڈوں و مجرموں کے چھکے چھوٹ گئے۔ اس دوران پیپلز پارٹی کے ۹ افراد غارت گر جہنم ہوئے۔ ان لوگوں کو ظلم و بربریت کا نقد بدل مل گیا۔ ان کا انجام آئندہ نسلوں کے لئے عبرت بن گیا۔ ہوٹل سے چند جلی ہوئی لاشیں دیکھ کر پیپلز پارٹی کے متعدد کارکن شہر چھوڑ کر چلے گئے۔

مرکزی وزیر انور عزیز ایم ایس ایف خورشید سہگل اور سلطان چیمہ اس تمام ہنگامے کے ذمہ دار ہیں۔

محمد رمضان شہید نے ڈسکہ کا نام روشن کر دیا

- ۲۵ مارچ کو محمد رمضان نے سیالکوٹ کی مسجد نور میں پولیس کی لاٹھیاں کھائی تھیں۔ وہ اکثر کہا کرتے تھے کہ وہ اسلام کے لئے جان بھی دینے کو تیار ہیں۔
- جلوسوں میں شرکت، کام میں محنت اور بڑھ چڑھ کر تحریک میں حصہ لینا رمضان کا طرۂ امتیاز تھا۔
- رمضان کو اسلام اور اسلامی نظام سے عشق تھا۔
- شہادت سے ایک روز قبل اس نے اپنے والد سے کہا تھا۔

"اگر کل ڈسکہ میں گولی چلی تو سب سے پہلے میں گولی کھاؤں گا"

گولی کی ضرب کاری کے بعد ہسپتال میں موت و حیات کی کشمکش کے دوران ان کی زبان پر تھا۔

"تم میری فکر نہ کرو دیکھنا یہ بدمعاش اب جانے نہ پائیں"

- اپنے والد کو حوصلہ دلاتے ہوئے شیر دل رمضان نے کہا "ابا جی آپ روتے کیوں ہیں حوصلہ رکھیں تا میں ٹھیک ہو جاؤں گا انشاء اللہ"

بالآخر رمضان حوران خلد کے پاس جا پہنچے۔ ۲۲ اپریل کو ظہر کے بعد جنازہ اٹھایا گیا پورا شہر اور سارا ضلع امڈ آیا تھا۔ ہجوم کی تعداد ۲۵ ہزار کے لگ بھگ تھی۔ نماز جنازہ مولانا محمد حیات (امام مسجد جامع اہلحدیث) نے پڑھائی۔

پسرور

- یہاں بھی تحریک کا نمایاں کام ہوا جلسے ہوئے اور جلوس نکلے۔
- ہڑتالوں میں اس شہر نے بھرپور حصہ لیا۔ وکلا، طلباء اور خواتین نے قابل قدر خدمات انجام دیں۔
- علاقہ میں مولانا رشید احمد کا کردار انتہائی قابل تعریف رہا۔ اس کی قیادت میں تحریک کا آغاز زور دار ہوا۔ (یہاں کی مکمل رپورٹ موصول نہ ہو سکی تھی)

چوہدری محمد اسلم ایڈووکیٹ کی شہادت نے پورے ملک میں وکلاء کا نام روشن کر دیا

○ —— شکر گڑھ میں متعدد جلوس نکلے ہڑتالیں ہوئیں ، قائدین تحریک نے انتہائی ناساز حالات میں پیپلز پارٹی کا مقابلہ کیا۔ اس علاقہ کے ایک وزیر نے ظلم و ستم میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی تھی۔

تحریک کے دوران پاکستان بھر میں جس ایک وکیل کی شہادت کی خبر راقم کو موصول ہوئی وہ اسی علاقہ کے چوہدری محمد اسلم صاحب تھے۔ جلوس میں ستم گروں کی گولی کا نشانہ بنے۔ آپ کے خلاف اس بربریت پر پورے ملک بالخصوص لاہور ہائیکورٹ میں علامتی ہڑتال بھی ہوئی۔ اس شہر کی تحریک کے مزید کوائف معلوم نہیں ہو سکے۔ اور صوبائی اسمبلی کے امیدوار سلطان فاروقی نے تحریک میں نمایاں کام کیا۔ اور جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے قومی اتحاد کے نامزد امیدوار ہیں۔

۲۔ خان عبداللطیف خان ایڈووکیٹ پر پولیس نے تشدد کیا۔

جلوس ___ کے ___ قائدین

مولانا محمد طاہر ، مولانا عبیداللہ رشیدی ، قاری سیف اللہ اور مولانا قاری محی الدین و دیگر حضرات نے نظام مصطفےٰ کے لئے کام کیا۔ خواتین نے نظام شریعت کے نفاذ کے لئے جلوس نکالے۔

ضلع لائل پور

★ ــــــ لائل پور میں ۱۴ر مارچ سے ۲۳ر جون تک بلا ناغہ روزانہ جلوس نکلتے رہے۔

★ ــــــ یہاں مرکزی حکم پر ہڑتال کی گئی علاوہ ازیں شہدائے لائل پور، اور شہدائے لاہور اور کراچی کے لئے بھی تقریباً ۱۵ ہڑتالیں کی گئیں۔

★ ــــــ لائل پور شہر کے گرفتار شدگان کی تعداد ۱۰۰۰ ہے، ان میں رضاکارانہ گرفتاریاں پیش کرنے والے، مسلح چھاپوں اور جلوسوں میں گرفتار کئے جانے والے اور ۱۴ مئی کے ہنگامہ قبرستان کے تمام افراد شامل ہیں،

★ ــــــ لائل پور شہر میں مجموعی طور پر پوری تحریک کے دوران قیادت کا فقدان رہا، غالب گیا سی چشم پوشی کی رو سے تمام قائدا ابتدائی ایام ہی میں گرفتار ہوتے تاہم یہ امر قابل تحسین ہے کہ لائل پور کی نئی قیادت سامنے آئی اور انہوں نے تقریباً تین ماہ تک حیرت انگیز طور پر تحریک نظام مصطفٰے کا علم لہرایا، لائل پور کے ہر دلعزیز رہنما میاں زاہد سرفراز اور میاں طفیل احمد ضیاء کے بعد مندرجہ ذیل افراد نے نمایاں کردار ادا کیا۔

۱۔ حاجی فضل کریم و صوفی عبدالکریم ــــ جمیعتہ علماء پاکستان و جماعت اسلامی

۲۔ مولانا محمد عابد نعیم، شیخ تاج دین، مولانا عبدالمالک ــــ جمیعتہ علماء اسلام، تحریک استقلال، جماعت اسلامی

۳۔ خواجہ مشتاق احمد، مولانا حافظ لال دین، حافظ سرور ــــ تحریک استقلال۔ جمیعتہ علماء اسلام، جماعت اسلامی۔

۴۔ چوہدری بشیر علی، علی حیدر پاشا، چوہدری مختار احمد، مولانا عزیز الرحمٰن انوری ــــ مسلم لیگ ـ تحریک استقلال۔ جمیعتہ علماء اسلام

(الف) وکلاء میں چوہدری حبیب الرحمٰن ایڈووکیٹ سب سے نمایاں رہے آپ نے ۵۰ سے زائد مقدمات کی مفت پیروی کی، چوہدری صاحب موصوف ایک صاحب اخلاق اور انتھک انسان ہے ــــ مولانا ... نے متعدد جلوسوں کی قیادت کی

(ب) چوہدری اکرام (پاکستان جمہوری پارٹی)، رانا ظفر اللہ (مسلم لیگ)، ملک غلام صابر (تحریک استقلال)، مولوی حبیب الرحمٰن و منیب الرحمٰن

عورتوں کا جلوس • لائل پور میں عورتوں کے ۹ تاریخ ساز جلوس نکلے، نوائے وقت کے رپورٹ نگار نے ان جلوسوں کو برصغیر کی تاریخ کے منفرد جلوس قرار دیا تھا۔

علماء کا جلوس • لائل پور میں علماء نے ایک تاریخی جلوس نکالا، جلوس میں ۵ ہزار سے زائد علماء نے شرکت کی، لاکھوں افراد علماء کے شانہ بشانہ چل رہے تھے یہ جلوس ڈیڑھ میل لمبا تھا اس جلوس کی قیادت مولانا تاج محمود، مولانا عبدالرحیم اشرف، مولانا صاحبزادہ فضل رسول، مولوی محمد صدیق، مولانا اشرف ہمدانی، صاحبزادہ عطاءالحق نعمانی اور مولانا انور نعیم نے کی۔

وکلاء کا جلوس • یہاں وکلا نے متعدد جلوس نکالے، ان جلوسوں میں چوہدری حبیب الرحمٰن چوہدری سراج الدین ناگرہ، چوہدری اکرام، رانا ظفر اور ملک غلام صابر نمایاں رہے۔

لائل پور کی اہم شخصیتیں

میاں زاہد سرفراز

ایک انتھک، غریب دوست نوجوان، جس نے دھاندلی کا دھاوا موڑ کر ۷ مارچ کا الیکشن جیت لیا تھا، زاہد سرفراز لائل پور کے عوام کے

کے دوروں میں بھگتے ہیں۔ آپ نے ایک عرصہ قبل قائد اعظم کے خطوط پر گامزن ہونے کے سلسلے میں مسلم لیگ کا علیحدہ گروپ تشکیل دیا تھا۔ بعد ازاں اس گروپ کو مسلم لیگ (پگاڑا گروپ) میں مدغم کر دیا۔

میاں صاحب نے متعدد الیکشن لڑے مگر صرف اس مرتبہ کامیاب ہوئے تھے، آپ ایک متمول گھرانے کے چشم و چراغ ہیں آج کل پھر اپنے حلقہ سے قومی اسمبلی کے امیدوار ہیں موجودہ تحریک کے دوسرے روز ہی موصوف پس دیوار زنداں چلے گئے اور تین ماہ تک جیل میں رہے آپ کی گرفتاری کی خبر بی بی سی نے نشر کی۔

مولانا ضیاء القاسمی

خطابت اور شعلہ نوائی میں کوئی دوسرا شخص ان کا ہم پلہ نہیں ہے موصوف ۱۹۷۰ء کے الیکشن میں جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے سیکرٹری جنرل تھے بعد ازاں آپ جماعت سے علیحدہ ہو گئے۔ اس دوران آپ مسٹر بھٹو کی حکومت میں اسلامی مشاورتی کونسل کے ممبر بھی رہے مگر حالیہ تحریک کے ابتداء میں آپ نے کونسل سے استعفیٰ دے دیا۔

۲۰ مارچ کو مولانا ضیاء القاسمی نے لائل پور میں کفن پہن کر جلوس نکالا آپ پر شدید لاٹھی چارج ہوا اور مولانا موصوف گرفتار کر لئے گئے۔ مولانا ضیاء القاسمی غلام محمد آباد لائل پور کے خطیب ہیں ہزاروں افراد ہر جمعہ کو ان کے فن خطابت سے محظوظ ہوتے ہیں، مولانا قاسمی مفتی محمود کے شاگرد اور مولانا حسین احمد مدنی کے مرید ہیں۔

میاں طفیل احمد ضیاء

شرافت، متانت، اور تحمل و لیاقت کا مجسمہ میاں ضیاء کو قرار دیا جا سکتا ہے۔ موصوف حلیم الطبع اور صاف گو انسان ہیں آپ انسانیت کے سچے مقاصد سے بہرہ ور ہیں میاں طفیل احمد لائل پور کے ایک دوسرے شہری حلقہ سے قومی اسمبلی کے امیدوار ہیں آپ کی قدر و منزلت عوام کے قلوب میں رچ بس گئی ہے، آپ طویل عرصہ تک گرفتار رہے۔

حاجی فضل رسول

مشہور روحانی پیشوا اور محدث مولانا سردار احمدؒ لائل پوری کے خلف الرشید حاجی فضل رسول نے تحریک نظام مصطفےٰ میں حد درجہ کام کیا۔ موصوف ۹ مئی کو پولیس کے وحشیانہ لاٹھی چارج میں شدید زخمی ہو گئے، آپ نے استقلال کی تابندہ مثال رقم کی، حاجی فضل رسول کے لاکھوں مریدوں نے مسٹر بھٹو کے خلاف آواز اٹھائی، حاجی صاحب موصوف کی شخصیت سے لائل پور کی سطح پر تحریک کو خاطر خواہ فائدہ پہنچا۔

مولانا تاج محمود

ہفت روزہ لولاک کے ایڈیٹر مولانا تاج محمود نے حالیہ تحریک میں متعدد جلسوں اور جلوسوں سے خطاب کیا، ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کو نشو و نما بخشنے والے مولانا موصوف کی آواز میں طنطنہ اور شخصیت میں گداز نمایاں ہے۔

مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف

متانت و سنجیدگی اور جرأت و ہمت کے پیکر مولانا اشرف نے ۹ مئی کو نظام مصطفےٰ کی خاطر لاٹھیاں کھائیں آپ نے ہر طرح تحریک کو جلا بخشی۔

شہر کی دیگر اہم شخصیتیں

مولانا محمد اشرف ہمدانی
مولانا صاحبزادہ افتخار الحسن
مولانا امداد الحسن نعمانی

جناب شفیق احمد بٹ ــــ مسلم لیگ ــــ صوفی مشتاق احمد گھنٹہ گھر
جناب طاہر احمد شاہ ــــ مصطفےٰ کھر کے اس پرانے ساتھی نے اس مرتبہ ان کا رفیق بننے سے انکار کیا
جناب چوہدری بشیر علی ــــ موصوف شیر کی مانند مخالف کو للکارتے ہیں۔

۶ مئی کا واقعہ:۔ یوم شہداء منانے کے مرکزی کونسل کے اعلان پر دھوبی گھاٹ لائل پور میں غائبانہ نماز جنازہ ادا کی گئی بعد ازاں جلوس شہداء کے مزاروں میں فاتحہ خوانی کے لئے قبرستان پہنچا، یہاں ایف ایس ایف نے عوام پر وحشیانہ لاٹھی چارج کیا۔ ۵۰ افراد شدید زخمی ہوئے

لائل پور کے شہدا کا نام تاریخ کے صفحات پر درخشاں رہے گا

شہدائے فیصل آباد (لائل پور) تعداد ۶

۱۔ ریلوے کالونی میں فائرنگ کے دوران محمد زمان محلہ منصور آباد ———— لائل پور

۲۔ جھوانہ بازار لائل پور فائرنگ کے دوران ۱۸/ اپریل (۳) حافظ فقیر اللہ حاجی محمد ادریس شہید، یہ فائرنگ پی پی پی کے ایم پی اے محمد الحسن ڈار کے مکان سے پی پی پی کے غنڈوں نے کی۔

۴۔ جان محمد ۱۹ اپریل کو پولیس کی لاٹھی چارج سے شہید ہوا۔

۵۔ خوشنود عالم (۶) محمد انور ۲۲ اپریل کو پی پی پی کے غنڈوں کی فائرنگ سے شہید ہوئے۔

۱۸ اپریل کے زخمی

لیاقت علی خالصہ کالج۔ نذیر احمد مومن آباد۔ نثار احمد منڈی رنگی، محمد افضل ماڈل ٹاؤن، محمد شریف گلشن کالونی۔ غلام رسول مینا نوالہ۔ شاہد اقبال گلی آبادی، عبداللطیف پیپلز کالونی، محمد انور پیپلز کالونی محمد سلیم حسن آباد، حافظ محمد اسلم گلبرگ سی، محمد اکرم حسن آباد۔

۶ مئی کو قبرستان لاٹھی چارج کے زخمی

سکندر علی رحمان ملز۔ عبدالغفور سیکرٹری انجمن تاجران ایریا شیخ بشیر محمد اسلم ستارہ کالونی، محمد سرور ڈی ٹائپ کالونی سلیمان احمد جناح کالونی۔ عطا محمد خطیب جنرل بس سٹینڈ حاجی فضل کریم جامعہ رضویہ مولانا مشتاق احمد خطیب نشاط آباد، عبدالحفیظ پیپلز کالونی حکیم عبدالرحیم اشرف مدیر المنبر محمد رمضان سفری حسن آباد، جناب قاضی فضل رسول جامعہ رضویہ، مولانا رشید احمد نوری جامعہ رضویہ، مہر علی محمد آدم چوک غلام محمد آباد، عبدالمجید جناح کالونی، نور احمد بٹالہ کالونی، محمد الحسن حسن آباد عبدالغفار غلام محمد آباد غضنفر علی گلی وکیلاں، زاہد اشرف نائب مدیر ہفت روزہ المنبر، عبدالحنان لاہور محمد شفیق عبداللہ پور، محمد صادق محمد آباد، محمد الیاس پیپلز کالونی نمبر ۲ محمد یوسف گوجرہ پور، معین الدین صدیقی رضا آباد، حاجی بخش الٰہی گلبرگ شاہ فیصل آباد

غلام محمد آباد قومی اتحاد کے زخمی اور قائدین تحریک

مولوی مشتاق۔ اسلامی چوک	شاہد ریاض	حسین احمد
مولوی ظفر	خضر حیات	عبدالستار
رانا محمد سلیم	قاری محمد یونس گورنمنٹ کالج لائل پور	مہر علی محمد آدم چوک
عبدالرشید	مولوی محمد انور	رانا نوید اللہ
عزیز الحسینی	مولوی کرم دین	محمد علیم اقبال

CamScanner

لائل پور ــــــــ بم کیس کے ملزم

الحاج خلیل احمد لدھیانوی

حاجی خلیل احمد لدھیانوی لائل پور کی معروف سماجی شخصیت ہیں۔ آپ لدھیانہ سے آکر جھنگ میں مقیم ہو گئے تھے ایک عرصہ بعد آپ نے لائل پور میں مستقل سکونت اختیار کر لی۔ حاجی خلیل احمد ایک باغ و بہار اور مرنجان مرنج طبیعت کے مالک ہیں، اکابر علماء دیوبند سے والہانہ عقیدہ رکھتے ہیں بالخصوص سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور مولانا محمد علی جالندھری کے نام پر جھوم جاتے ہیں۔ حاجی صاحب کا حلقہ اثر اور دستر خوان نہایت وسیع ہے، مہمان نوازی اور خوش طبعی ان کی فطرت ثانیہ بن چکی ہے۔ لائل پور کا ادارہ پیغام حج تیس سال سے ان کی سرپرستی میں چل رہا ہے۔ آپ نے ۲۹ بار بیت اللہ کی زیارت کی، تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں آپ ۲ ماہ تک جیل میں رہے، کسی بھی اسلامی تحریک میں موصوف جانی اور مالی قربانی دینے سے گریز نہیں کرتے، سالہا سال سے ہزاروں روپیہ مدارس عربیہ، بیوگان، اور مستحقین ان سے در دولت سے نوازے جاتے ہیں۔ حاجی خلیل احمد ایک متمول اور خوش مزاج ہونے کے ساتھ ساتھ دینی امور میں خاصی دلچسپی رکھتے ہیں۔

۱۶ اپریل ۱۹۷۵ء کو بعد نماز مغرب پولیس کے دو ہزار کے ایک دستے نے ناگاہ ان کے مکان کا محاصرہ کر لیا۔ پانچ کانسٹیبل عورتوں نے گھر کی تلاشی لی۔ آٹے کے گودام میں سلاخیں مار مار بموں کو تلاش کیا گیا۔ کثیر جدوجہد کے بعد جب کچھ میسر نہ آیا تو آپ کو مع چند ساتھیوں کے جو ساتھ بیٹھے ہوئے تھے گرفتار کر لیا گیا، پولیس کا کہنا تھا کہ آپ بم تیار کرتے ہیں، اور آپ نے بم فیکٹری بنائی ہوئی ہے اس کا سربراہ مفتی محمود ہے یہاں سے پکڑ کر اور کوتوالی کے تھانوں کے بعد سی آئی اے شاف ہیڈکوارٹر لے جایا گیا، یہ ساری کارروائی سی آئی انسپکٹر محمد نواز ملک، کے سی عامر اور دو مجسٹریٹوں کی قیادت میں مکمل ہوئی۔

شب بارہ بجے حاجی صاحب کو ایک بدبو دار کمرے میں ڈال دیا گیا علی الصبح انسپکٹر نے سپاہیوں کو حاجی پر تشدد کرنے کو کہا تو حاجی صاحب نے برجستہ جواب دیا "یہ ناپاک چھتر میرے جسم کو نہ لگیں یہ جسم ۲۹ مرتبہ بیت اللہ کو لگ چکا ہے" افسر ورطہ حیرت میں رہ گیا۔ اب بیان سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا:۔

س ــــــــ مفتی محمود نے آپ کے ساتھ کتنے حج کئے ہیں۔

ج ــــــــ ۲ حج، حجاج کی خدمت کرنا میرا فرض ہے۔

س ــــــــ آپ نے بم فیکٹری بنا رکھی ہے۔

ج ــــــــ آج تک پاکستان میں جتنے بم چلے جتنے آدمی بموں میں مارے گئے وہ سب میں نے مارے ہیں اور آج کے بعد بھی جہاں جہاں پورے ملک میں بم چلے گا۔ اڈے اڑیں گے لوگ مریں گے وہ میں ہی چلاؤں گا۔

انسپکٹر حاجی صاحب کے اس طنزیہ اور جرأت آمیز کلام سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔

س ــــــــ آپ کا مستقبل میں کیا ارادہ تھا۔

ج ــــــــ طنز کرتے ہوئے حاجی صاحب نے کہا ہوائی اڈوں کا اڑانا، بڑے بڑے محکموں کی عمارت خاکستر کرنا، گورنمنٹ [illegible] ٹرانسپورٹ کا ڈپو، وزیر اعظم ہاؤس، وزیر اعلیٰ کا سکرٹریٹ، ایس پی اور ڈی ایس پی کی کوٹھیاں، ڈی سی کا بنگلہ ختم

کرنا ہمارا پروگرام تھا۔ بسیار کوشش کے بعد جب کوئی ثبوت نہ ملا اور ان مزاح آمیز سوال و جواب کا سلسلہ جب ختم ہوا تو حاجی صاحب کو قید تنہائی میں ڈال دیا گیا۔

۱۹ روز تک حاجی خلیل احمد کو گالیوں، ذہنی تشدد اور بھوک و پیاس کی مصیبتوں سے گزرنا پڑا بعد ازاں آپ سنٹرل جیل لائل پور منتقل کر دیئے جہاں آپ نے دو ماہ گزارے، حاجی صاحب نے دو ماہ کے اس عرصہ میں ۳۰ ہزار سے زائد روپیہ سنٹرل جیل کے لاوارث قیدیوں پر خرچ کیا۔

محترم امانت ملک

[عبدالمنان ، مشتاق احمد ، محمد عاشق ، نشاط احمد ، احمد یونس ، عتیق احمد ———

لائل پور کے ان فرزندوں پر تشدد کی انتہا کر دی گئی ——— نوجوانوں کے چہروں سے جوانی کی رونقیں ختم ہو گئیں

امانت ملک

اکتالیس سالہ امانت ملک ایک عرصہ تک سکول ماسٹر رہے، آج کل معروف گھاٹ کے سامنے ٹافیوں اور بسکٹوں کا کاروبار کرتے ہیں۔ سیاسی طور پر آپ ایک عرصہ تک ماما مختار کے ہمنوا رہے، حالیہ تحریک میں آپ تحریک استقلال میں شامل ہوئے۔

۸ مئی کو پولیس نے اچانک ان کے گھر میں چھاپہ مارا ڈرائنگ روم کا دروازہ توڑ کر عورتوں کی بے حرمتی کی گئی۔ دو گھنٹے تک تلاشی ہوئی۔ کوئی چیز برآمد نہ ہونے کے باوجود ملک صاحب کو گرفتار کر لیا گیا۔ سی آئی اے سٹاف میں امانت ملک کو برہنہ کر کے بے انتہا تشدد کیا گیا۔ ۹ مئی کی شب کو موصوف اور ان کے چھ ساتھیوں کو شاہی قلعہ لاہور لے جایا گیا۔ لاہور میں سب سے پہلے کرائم برانچ میں رکھا گیا دوسرے روز گیارہ بجے قلعہ لے جا کر ایک بدبودار سیل میں بند کر دیا گیا ایک دوسرے ملزم نے بتایا کہ تیس روز سے مجھ پر تشدد کیا جا رہا ہے انسپکٹر نے جو قریب کھڑا تھا فوراً کہا "ظلم کی تعریف جانتے ہو؟" امانت ملک نے کہا تو پھر ظالم نہیں رہے گا۔ شاہی قلعہ میں عقوبت خانوں، تعذیب خانوں اور جاسوسوں سے راز اگلوانے کے لیے علیحدہ علیحدہ سیل موجود ہیں۔ مرچیں ڈال کر حقہ پلانا، رسہ سے باندھ چارپائی سے باندھنا، پاخانے کی جگہ برف کا ڈنڈا ڈال دینا، بجلی کی تاریں نازک اعضا پر لگا، گیارہ آدمیوں کا ایک آدمی پر چڑھ کر کود جانا، لاٹھیوں اور بندوق کے بٹوں سے تشدد کرنا ——— اس قلعہ کی روایت ہے۔

اس مرتبہ یہ تشدد قومی اتحاد کے ان کارکنوں پر روا رکھا گیا جنہیں بھٹو حکومت نے اپنی مخالفت کے باعث ملک کے مختلف حصوں سے بموں کے جھوٹے مقدمات میں ملوث کر کے قلعہ پہنچایا۔

امانت ملک تشدد کی تمام سیاہ راتوں میں ثابت قدم رہے چند روز بعد انہیں واپس لائل پور لا کر سنٹرل جیل بھیج دیا گیا۔ یہاں آپ دو ماہ تک رہے۔

عبدالمنان ——— مشتاق احمد ——— احمد یونس ——— نشاط احمد ——— محمد عاشق ——— عتیق احمد

مندرجہ بالا چھ نوجوانوں کو بم کے جھوٹے مقدمات میں ملوث امانت ملک کے ہمراہ شاہی قلعہ لے جایا گیا۔ ان نوجوانوں پر تشدد کی انتہا کر

گئی۔ انہیں اُلٹے لٹکا کر کئی کئی گھنٹوں تک تشدد کیا جاتا تھا۔ عبدالمنان ڈاہل پور میں محنت مزدوری کرتا تھا مشتاق احمد جوتوں کا دکاندار ہے، احمد یونس کالج کا طالب علم ہے، نشاط احمد ایک کاروباری گھرانے کا فرد ہے۔ محمد عاشق دودھ فروش ہے عتیق احمد ڈاکٹر محمد میاں رفیق احمد ایڈووکیٹ کے چھوٹے بھائی اور کالج سال دوم کے طالب ہیں۔ ان افراد میں سے اکثر کا تعلق جماعت اسلامی سے ہے بم ساز فیکٹری کے ان بے گناہ مجرموں کو ننگا کر کے جوتے لگائے جاتے۔ شاہی قلعہ کے تمام سپاہی مار مار کر تھک ہار گئے تھے، مگر ان نوجوانوں کے قوت ایمانی میں سرمو فرق نہ آیا تھا نوجوانوں کو لٹا کر ۱۰-۱۰ آدمی اوپر چڑھ جاتے ہاتھوں کو باندھ دیا جاتا پھر پاؤں کے تلوؤں پر لوہے کی سلاخوں سے ضربات لگائی جاتیں، کھانے پینے کا سارا انتظام معطل ہو چکا تھا۔ بد بو دار متعفن غلیظ خانے میں کئی روز رہنے دماغ و دل کی ساری صلاحیتیں ماؤف ہو چکی تھیں، بے پناہ تشدد اور ہولناک بربریت نے نوجوانوں کے چہروں سے جوانی کی رونقیں چھین لی تھیں، عتیق احمد کے سوا باقی ۵ نوجوان تادم تحریر لائل پور جیل میں ہے میرا قلم ان جوانوں کو سلام کرتا ہے، وہ جرأت و ہمت اور استقامت و استقلال کا مظاہرہ کر کے ایام اسیری گذار رہے ہیں۔

مشتاق احمد کے سات بھائی پاکستان کی تقسیم کے وقت شہید ہو گئے تھے

کالا پانی لے جانے اور جان سے مار دینے کی نوجوانوں کو دھمکیاں دی جاتی تھیں، تعجب کی بات یہ ہے کہ آج تک پولیس بم کا کوئی ثبوت فراہم نہیں کر سکی، اور انتہائی بے گناہ ہیں یہ نوجوان ظلم و ستم کے سزاوار ہیں، عبدالمنان پر بم کے ۱۶ محمد عاشق پر ۱۵ احمد یونس پر ۱۲، عتیق احمد پر ۴، مشتاق احمد پر ۳ اور نشاط احمد پر ۴ مقدمات درج ہیں۔ مشتاق احمد کو تھانے مناواں بارڈر کے پاس لے جا کر گولی مارنے کی دھمکی دی گئی، اس نوجوان کی آنکھیں باندھی گئیں اور بے پناہ تشدد کا سزاوار بنایا گیا۔ نشاط احمد ایک جرأت مند نوجوان ہے۔ یہ اپنے ساتھیوں کی طرح آج بھی ہشاش بشاش ہے۔ احمد یونس کالج کا ذہین اور لائق طالب علم ہے عبدالمنان سادہ مزاج اور صابر آدمی اور عاشق خوش مزاج تنومند اور جری انسان ہے۔ عتیق احمد سال دوم کا طالب علم ہے۔ مگر عقل و دانش اور تجربہ و تدبر میں انتہائی قابل قدر ہے۔

موجودہ حکومت کو ان نوجوانوں کے مقدمات پر غور کر کے انہیں فی الفور رہا کر دینا چاہیئے۔

۱ امانت ملک

عتیق احمد

مشتاق احمد

عبدالمنان

محمد عاشق

نشاط احمد ۲

تحصیل سمندری

• سمندری شہر میں ۴/ مارچ سے تحریک کا آغاز ہوا پہلے روز پولیس نے لاٹھی چارج کیا جس میں مندرجہ ذیل افراد زخمی ہوئے۔

صوفی عبدالمجید، محمد ادریس، محمد یعقوب۔ شیخ رشید۔

• بعد ازاں پولیس پر اس قدر سنگ باری ہوئی کہ تمام حفاظتی عملے دم دبا کر بھاگتے جا رہے تھے، وقفہ پورا شہر بند ہو گیا۔ ۲۰/ مارچ سے لیکر ۱۱/ اپریل تک چیدہ چیدہ جلوس نکلے بعد ازاں ۳۰ جون تک دوبارہ باقاعدہ جلوس نکلتے رہے۔

• سمندری میں مرکزی کونسل کے ہر حکم پر ہڑتال ہوئی ۲۰ ہڑتالیں لائل پور کے شہداء کے لئے کی گئیں، بقیہ تمام ہڑتال نسبتاً کامیاب رہی۔

• پنجاب میں سمندری واحد وہ شہر ہے جہاں شہید تو اگرچہ کوئی نہیں مگر پوری تحریک کے دوران اتحادی کارکنوں نے پولیس، سیکیورٹی فورس اور پیپلز پارٹی کے مسلح افراد کو ناک چنے چبوائے رکھے، یہاں جلوسوں میں نوجوان حیرت انگیز جذبات کا اظہار کرتے تھے بخاری چوک جلوسوں اور جلسوں کا مرکز رہتی۔

• سمندری شہر کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ یہاں مسٹر بھٹو کی ظالمانہ پالیسیوں کے خلاف سیاہ پٹیاں باندھ ۱۰ ہزار افراد نے ننگے پاؤں جلوس نکالا۔

• سمندری میں عورتوں نے متعدد جلوس نکالے، یہاں خواتین نے نہایت قابل تعریف کردار پیش کیا۔

• ۲۶/ مارچ کو سمندری میں بے انتہا تشدد کا مظاہرہ کیا گیا۔ تحریک کے مرکز بخاری چوک میں ایک ہزار سے زائد پولیس نے پورے علاقے میں کرفیو لگا دیا۔ مولانا محمد علی جانباز کے گھر اور جامع مسجد محمدیہ میں سینکڑوں آنسو گیس کے شیل پھینکے گئے۔ مولانا جانباز کے گھر میں ۱۰ دن تک پولیس داخل رہی، خوف و ہراس کا یہ عالم تھا کہ تین دن تک کوئی شخص گھر سے باہر نہیں نکل سکتا تھا۔

• ۲۹/ مارچ کو پیپلز پارٹی اور قومی اتحاد کارکنوں کے درمیان ۹ گھنٹے تک فائرنگ ہوتی رہی۔ اس موقعہ پر الیاس بن مجید، محمود احمد بٹ، سراج دین بٹ، محمد شفیع بٹ، شکر اللہ بٹ، اور محمد ناظر نے نہایت دلیری سے مخالفین کو بھگا دیا۔ ۲۰ کے قریب اتحادی کارکن زخمی ہوئے قومی اتحاد کے کارکن محمد طیب کو بخاری چوک میں ننگا کر کے بے دردی سے پیٹا گیا اس نوجوان کی جرأت اور ہمت قابل دید تھی۔

• رضاکارانہ گرفتاریاں پیش کرنے والوں کی تعداد ۱۲۵ اور ۲۹/ مارچ کے گرفتار شدگان ۵۰ سے زائد ہیں۔

• سمندری میں تحریک کے دوران نمایاں کام کرنے والوں میں جامع مسجد محمدیہ کے خطیب مولانا محمد علی جانباز (جمعیۃ علماء اسلام) کا پورا گھرانہ، حاجی عبدالمجید (تحریک استقلال)، چوہدری محمد حسین (جماعت اسلامی)، چوہدری اللہ رکھا (جمعیۃ علماء پاکستان)، محمد ادریس باجوہ، ڈاکٹر عبدالمنان (مسلم لیگ)، حاجی دین محمد (جماعت اسلامی)، چوہدری عبدالرزاق رانجھا ایڈووکیٹ (جمعیۃ علماء پاکستان)، چوہدری محمد یعقوب ایڈووکیٹ (تحریک استقلال)، حاجی عبدالشکور ملک شفیع، قاری ظہور الحق جمعیۃ علماء اسلام، مولانا محمد عارف (جمعیۃ علماء پاکستان) کا نام سب سے نمایاں رہا۔ قاری محمد اعظم نے تحریک میں نمایاں کام انجام دیا۔

• شیخ ذبیح، حاجی عبدالمجید، محمد ریاض شیخ، محمد ادریس اور شفاء الرحمٰن بخاری کے گھر میں داخل ہو کر پولیس نے عورتوں کی بے عزتی کی۔

• سمندری میں مولانا عبدالمجید (جمعیۃ اہلحدیث)، چوہدری علی اصغر آزعتی (تحریک استقلال)، مولوی بشیر احمد، مولانا محمد اسماعیل (جماعت اسلامی)، مولوی غلام مبین نیازی (جماعت اسلامی)، چوہدری احمد دین، مولانا سید علم شاہ (جمعیۃ علماء پاکستان) مقبول احمد انصاری نے بھی اپنی بساط سے بڑھ کر کام کیا۔

• سمندری میں مجموعی طور پر جمعیۃ علماء اسلام، جماعت اسلامی، جمعیۃ اہلحدیث، جمعیۃ علماء پاکستان اور تحریک استقلال کا کام سب سے زیادہ ہے۔

• سمندری سے قومی اتحاد کے امیدوار قومی اسمبلی غازی محمد عبداللہ کا کردار نہایت قابل تعریف رہا، غازی صاحب کا تعلق مسلم لیگ سے ہے آپ نے ہر موقع پر اہالیان سمندری کا ساتھ دیا۔ غازی صاحب ضلع لائل پور پی این اے کے صدر بھی ہیں موصوف نے سمندری شہر میں تحریک کی قیادت کی اور ایک ماہ سے زائد عرصہ تک جیل میں رہے۔

★

○ —— سمندری میں قومی اتحاد کی حمایت میں پولیس قومی رضا کاروں کا کردار نہایت قابل تعریف رہا۔ انہوں نے ہر موقع پر تحریک کا ساتھ دیا۔ اس تنظیم کے سربراہ استاد غلام مصطفٰے ہیں۔

○ —— سمندری شہر میں عورتوں کے جلوس دوران ایک ۷۰ سالہ بڑھیا نے نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ ایک ساعت نہ گزری ہوگی — نظام مصطفٰے کی اس بوڑھی عاشق اماں کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ رپورٹ نگار کے مطابق یہ جناب ہدایت اللہ نور کمانڈر پولیس رضا کار کی والدہ تھیں۔

○ —— جمعیتہ انصار ضلع فیصل آباد کے جناب اقبال بٹ کے گھر میں شیلنگ ہوئی۔ گیس کے زہر سے ان کی چھوٹی بچی بیمار رہ کر شہید ہو گئی۔

★ —— ۱۴ مارچ کے روز سمندری پولیس نے جلوس پر بے پناہ لاٹھی چارج کیا اور آخر میں اتحادی کارکنوں کی جوابی کارروائی ہوئی تو پولیس کے نڈر نوجوان بھاگ کھڑے ہوئے چند گھنٹے بعد فضا سازگار ہوئی تو معلوم ہوا ایک سپاہی لاپتہ ہے۔ قریب تھا کہ اتحادی رہنماؤں پر اس کے اغوا کا مقدمہ درج کر لیا جاتا کہ سبزی کی دوکان کے ٹوکرے کے نیچے سے ایک سپاہی برآمد ہوا وہ پسینہ سے شرابور تھا کانپتے ہوئے اس نے کہا مجھے دوسرے کپڑے پہناؤ۔ میں اس وردی سے بازار سے نہیں گزر سکتا۔

○ —— انجمن آڑھتیاں غلہ منڈی سمندری نے قومی اتحاد کی ہزاروں روپے کی امداد کے علاوہ ہر موقع پر ہڑتال میں مکمل حصہ لیا۔

○ —— سمندری شہر کی مقامی تنظیم مجلس فاران کے کارکنوں نے تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

○ —— عورتوں میں بیگم سعد بخاری سے علاوہ وارڈ نمبر ۲ سمندری کی ماؤں اور بہنوں نے ۱۴ اور ۲۶ مارچ کو پولیس اور سیکورٹی بھگا کر بہادری کا اعلیٰ ثبوت پیش کیا۔

★ —— جناب بلال کیفی کی نظموں سے عوام کو نیا ولولہ عطا ہوا۔

شیخ ارشاد احمد

حاجی خلیل احمد

شفاء الرحمٰن بخاری

تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ

شہر ٹوبہ

- ضلع فیصل آباد کی اس سب سے بڑی تحصیل کے صدر مقام میں دس یوم کے علاوہ مارچ کے آخری عشرے سے ۳ جون تک تحریک نظام مصطفیٰ کے جلوس نکلتے رہے۔
- ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ۱۰ مرتبہ ہڑتال کی گئی۔
- پوری تحریک میں صرف ایک مرتبہ جلوس پر آنسو گیس پھینکی گئی۔
- سید اجمل کھوکھر کو گھر سے بلاکر تھانے میں تشدد ہوا رپورٹ نگار کے مطابق لیاقت علی پر بھی تشدد ہوا۔
- ٹوبہ ٹیک سنگھ شہر میں کل ۲۱۵ آدمی گرفتار ہوئے۔

ٹوبہ میں خواتین نے کچہری میں آکر وکلاء کو چوڑیاں اور مہندی پیش کی، علاوہ ازیں عورتوں نے ابتداء میں پورے شہر میں چوڑیوں اور مہندی کے پیکٹ تقسیم کئے۔

- ٹوبہ ٹیک سنگھ میں تحریک نظام مصطفیٰ کی قیادت کرنے والوں میں مولانا محمد عبداللہ خطیب جامع مسجد غلہ منڈی، مفتی عبدالمجید لدھیانوی، اختر کاہلوں ایڈووکیٹ، ڈاکٹر نصیر احمد امیدوار قومی اسمبلی، مولانا مختار الحق صدیقی مولانا محمد عمر لدھیانوی، حاجی نذیر احمد، چوہدری محمد اعظم مولوی عبدالغفور منصور، مولانا احمد سعید لدھیانوی اور چوہدری محمد بشیر ٹوڈگر ایڈووکیٹ کا نام قابل ذکر ہے۔
- خواتین میں بیگم ڈاکٹر نصیر احمد، بیگم عبدالرحمن جامی، بیگم اختر اقبال کاہلوں، بیگم شفیع پہلوان اور بیگم امداد حسین کے نام قابل ذکر ہیں۔
- ٹوبہ ٹیک سنگھ ایک خاص قسم کا سیاسی شہر ہے اس شہر کو مولانا بھاشانی کی کسان کانفرنس اور جمعیتہ علماء پاکستان کی سُنی کانفرنس کے باعث ملک گیر شہرت حاصل ہے یہاں کے لوگوں نے ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ رپورٹ نگار کے مطابق اس شہر میں جمعیتہ علماء اسلام، جمعیتہ علماء پاکستان جماعت اسلامی، مسلم لیگ، تحریک استقلال کے افراد نے نمایاں طور پر تحریک میں کام کیا۔ جرأت و ہمت اور حق گوئی و بیباکی میں مولانا محمد عبداللہ اور احمد سعید لدھیانوی کا کردار ناقابل فراموش ہے آخرالذکر ایک طویل عرصہ تک جیل میں رہے۔ موصوف نے ہر دور میں ظالموں کے خلاف آواز اٹھائی۔ آپ نے ایوب خاں سے لیکر مسٹر بھٹو کے ہر دور تک ایک سال سے زائد جیل کاٹی مولانا احمد سعید لدھیانوی ایک اعلیٰ درجہ کے مقرر ہیں آپ ایک طویل عرصہ تک مختار رانا کے ساتھ رہے ہے حالیہ تحریک میں انہوں نے رانا مختار سے اختلاف کرکے تحریک میں بے مثال کردار پیش کیا۔
- تحریک استقلال کے ریاض الحق آزاد بھی ایک طویل عرصہ تک جیل میں رہے۔

گوجرہ

یہاں روزانہ جلوس نکلتا تھا۔ ہڑتالوں میں گوجرہ کے لوگوں نے نمایاں حصہ لیا۔ یہاں کے قائدین تحریک میں میاں غلام ربانی (مسلم لیگ)، ملک نذر (جمعیتہ علماء پاکستان) شیخ تاجدین (تحریک استقلال)، شیخ یوسف (مسلم لیگ) مولانا محمد اسلم (جمعیتہ علماء اسلام) جناب افضل کاہلوں، جناب رفیق احمد باجوہ، حافظ عبدالرحیم (جمعیتہ علماء اسلام)،

CS CamScanner

ایک جلوس میں پیپلز پارٹی کے چوہدری بشیر احمد سابق ایم این اے کی فائرنگ سے علی احمد نامی ایک کارکن شہید ہوا ـــــــــ علی احمد کی شہادت کے بعد گوجرہ والوں میں نیا ولولہ پیدا ہوا۔

اور عبدالحق کا نام سننے میں آیا ہے ـــــــــ افسوس کہ قومی اتحاد گوجرہ کے سیکرٹری جنرل نے وعدہ کے باوجود گوجرہ کی مکمل رپورٹ ارسال نہ کی۔

ماموں کانجن

• ـــــ ضلع فیصل آباد کے اس چھوٹے سے قصبے میں ہر جمعہ کو مدرسہ احیاء العلوم سے جلوس نکلتا تھا۔ ہڑتالوں اور جلسوں میں یہاں کے لوگوں نے نمایاں کردار پیش کیا۔

• ـــــ ماموں کانجن میں تحریک نظام مصطفےٰ کی قیادت رانا حیدر حسن، مولانا حافظ حسام الدین مہتمم احیاء العلوم، حاجی دین محمد، امیدوار قومی اسمبلی جناب صفدر علی، اور ایک نوجوان طالب علم مسعود طارق کے ہاتھوں میں رہی۔

پیر محل

ـــــ یہاں بھی تحریک نظام مصطفےٰ کا خاطر خواہ کام ہوا۔ پیر محل کے اس قصبہ میں ہڑتالوں اور جلوسوں کی مکمل رپورٹ راقم کو موصول نہیں ہوئی۔

دارالعلوم ربانیہ

تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کے بالکل متصل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی مشہور درسگاہ دارالعلوم ربانیہ کے طلبہ اور اساتذہ نے تحریک میں نمایاں حصہ لیا۔

کمالیہ

طالب حسین کے ناک میں نکیل ڈال کر اور اسے ننگا کر کے پورے شہر میں پھرایا گیا

• ـــــ کمالیہ ۷۰ ہزار کی آبادی کا ایک قدیم قصبہ ہے یہاں کے لوگ مذہبی روایات کے حامل ہیں۔

• ـــــ ۲۱ مارچ کو یہاں تحریک کا آغاز کا پروگرام بنایا گیا۔ جماعت اسلامی کے رکن میاں بشیر احمد شمسی کے مکان سے جلوس نکالنے کا اعلان ہوا۔

• ـــــ اس پہلے جلوس کی قیادت کرنے والوں میں پیر جی عبدالحکیم (جمعیۃ علماء اسلام)، میاں بشیر احمد شمسی (جماعت اسلامی)، ڈاکٹر نصیر احمد چیمہ، شفقت رسول، ملک بشیر، سید انور علی شاہ اور حبیب احمد کر رہے تھے پولیس نے تنگ گلی کو ہی دونوں طرف سے گھیر لیا شدید لاٹھی چارج کر کے شرکائے جلوس منتشر کر دیئے گئے۔ جس مکان سے جلوس کا آغاز ہوا چاہتا تھا اسے قفل لگا دیا گیا۔ پولیس مکانوں پر مورچے لگا کر بیٹھی تھی خوف وہراس کا عالم دیدنی تھا۔

پولیس نے قیادت کرنے والے سات آدمیوں کے گلے سے قرآن مجید کھینچ کر زمین پر پھینک دیئے۔ مجسٹریٹ محمد صدیق فرعونی لہجے میں کہہ رہا تھا۔

میں نے پرسوں ہی گولی مار دینے کا حکم دیا تھا ابھی تک ان لوگوں کو گولی کیوں نہ ماری گئی

انسپکٹر مجسٹریٹ خود اپنے ہاتھوں سے اتحادی کارکنوں پر وحشیانہ لاٹھیاں برسا رہے تھے رپورٹ نگار کا کہنا ہے کہ ان سب لوگوں کو برہنہ کر کے بے تحاشا مارا گیا بعد ازاں راجہ انار گل انسپکٹر پولیس نے اپنی وردی کے شولڈر سے لگے ہوئے بکرے کھول

CS CamScanner

کر طالب حسین کی ناک میں چھید کر ڈالا، پھر کپڑے کی رسی لیکر اسے نکیل ڈالا گیا۔ ———— علاوہ ازیں پیپلز پارٹی

رپورٹ نگار کے مطابق کالیہ میں خاکسار تحریک جمعیت علمائے اسلام جماعت اسلامی تحریک استقلال اور مسلم لیگ نے تحریک میں نمایاں کردار پیش کیا ————

کی غیر جمہوری حکومت کے خلاف احتجاج کرنے والے نوجوانوں کو ہراساں کرنے کے لئے درندہ صفت سپاہیوں کا قافلہ جانوروں کی طرح سات آدمیوں کو ہانکتا ہوا بازار کی جانب بڑھا، انسپکٹر بدستور نکیل ہلاتا اور نوجوانوں کی چیخیں نکل رہی تھیں۔ رپورٹ نگار لکھتا ہے کہ محمد ارشد کو برہنہ کرکے زبردستی بھگا دیا گیا اسی اثنا میں ڈاکٹر نذیر شہید کے بہنوئی میاں ظفر اقبال اور شفقت رسول کو لاری اڈے سے جا کر بے تحاشا مارنے کے بعد برہنہ حالت میں بھگا دیا گیا۔

یہ قیامت خیز واقعہ کیوں رونما ہوا۔ اس کا ذمہ دار کون ہے، تشدد کی یہ نئی رسم کیونکر ایجاد کی گئی، صرف اس لئے کہ نوجوانوں کے جذبہ حریت اور ظلم کے خلاف اٹھنے والے احساسات کو غارت کر دیا جائے، اس تمام واقعہ کی ذمہ داری درج ذیل افراد پر ہے ———— نئی حکومت کو چاہیئے کہ وہ ان انسانیت کش افراد کو عبرتناک سزا دیکر فرعون مزاج دوسرے افسروں کو محتاط کرے۔

رائے حفیظ اللہ ایم این اے، مجسٹریٹ محمد صدیق، انسپکٹر پولیس امان گل، ایس ایچ او رحمت اللہ نیازی، اے ایس آئی امیر عبداللہ نیازی حق نواز نائب ایس آئی، رشید حوالدار، رائے ذکا اللہ صدر پیپلز پارٹی ———— مسٹر جاوید احمد ایم پی اے اور اس کا بھائی خالد احمد خاں ڈپٹی کمشنر لائل پور ———— اس نے لائلپور سے سخت ہدایات بھیجی تھیں۔

تحریک کمالیہ کی اس مختصر روداد میں پیر جی جنید الحکیم جمعیت علماء اسلام رائے عطاء اللہ خاکسار تحریک مولانا عبدالرحمن جمعیت علماء اسلام مولانا رفیق جامی میاں بشیر احمد جماعت اسلامی چوہدری ضیاء الدین رائے محمد رفیق کے نام نمایاں ہیں علاوہ ازیں یہ کے قریب کارکن ایک عرصہ تک فیصل آباد سنٹرل جیل میں رہے۔

اس کے بعد باقاعدہ طور پر یہاں تحریک کا کام ختم ہو گیا اکا دکا جلوس نکلے۔ ان میں جمعیت طلباء اسلام اور اسلامی جمعیت طلبہ کا نام نمایاں ہے۔

تحصیل جڑانوالہ

ضلع فیصل آباد میں جڑانوالہ واحد شہر ہے جہاں تحریک کا کام نہایت سرد رہا، چند ایک نوجوانوں نے گرفتاری پیش کی، علاوہ جلوس اور جلسوں کی کوئی قابل ذکر رپورٹ موجود نہیں، یہاں سے حکیم بابا سلطان احمد (جمعیت علماء اسلام) احتجاج کرتے ہوئے گرفتار ہوئے۔

چک جھمرہ

یہاں توقع سے زیادہ کام ہوا۔ نوجوانوں نے لاٹھیوں اور آنسو گیس سے بے نیاز ہو کر تحریک میں حصہ لیا یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہاں روزانہ باقاعدگی کے ساتھ جلوس نکلے تاہم پولیس کی نقل و حرکت اور سنٹرل جیل میں جھمرہ کے گرفتار شدگان کی خاطر خواہ تعداد قابل ذکر کام کی عکاس ہے باوجود اعلیٰ کردار کے یہاں کے چند لوگوں نے تحریک

یہ ناقابلِ بیان پیٹھ دکھائی۔ چوہدری رحمت علی سپرا، مولانا محمد اکرم نے یہاں تحریک کو پروان چڑھایا۔

تاندلیانوالہ

- ــــ یہاں ۱۲ مارچ سے لیکر ۳ جون تک تحریک جاری رہی کئی مواقعہ پر جلوسوں کا ناغہ ہوا۔ شام پانچ بجے روزانہ تمام کاروبار معطل ہو جاتا اور یہاں کے لوگ جلوسوں میں شریک ہوتے۔
- ــــ مرکزی کونسل کے ہر حکم پر یہاں ہڑتال ہوئی۔
- ــــ اکا دکا پولیس کے ساتھ اتحادی کارکنوں کی جھڑپیں ہوئیں۔
- ــــ جناب اجمل خاں شیخ برکت (جماعت اسلامی)، ڈاکٹر احسان احمد (جمعیۃ علماء اسلام)، راؤ عبدالرحیم (تحریک استقلال) جناب کمال دین صاحب اور حافظ رفیق (جمعیۃ علماء اسلام) نے یہاں تحریک میں نمایاں کام کیا۔
- ــــ منڈی تاندلیانوالہ میں خواتین کے متعدد جلوس نکلے عورتیں متعدد مرتبہ سڑکوں پر نکلیں۔ انہوں نے نظام مصطفےٰ کی حمایت اور مسٹر بھٹو کی ظالمانہ پالیسیوں کے خلاف نعرے لگائے۔
- ــــ علماء میں مولانا عبدالقوی مولانا محمد فاروق رشیدی اور جمعیۃ اہلحدیث کے علماء نے نہایت اعلیٰ طریقے سے تحریک کے ساتھ تعاون کیا۔
- ــــ تاندلیانوالہ کے گرفتار شدگان کی تعداد ۸۰ کے لگ بھگ ہے۔
- ــــ طلباء میں محمد عارف (انجمن طلباء اسلام)، ڈاکٹر محمد علی صدر انجمن طلباء اسلام، اور عبدالمالک (اسلامی جمعیۃ طلبہ) نے اس شہر میں تحریک نظام مصطفےٰ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔
- ــــ انجمن آڑھتیاں تاندلیانوالہ نے تحریک میں ہر موقعہ پر قابلِ ذکر کام کیا۔

شیخ عبدالرشید

محمود بٹ

گلشن اسلام کی آبیاری اور وطن عزیز پاکستان کی سالمیت و استحکام کے لئے ــــ نظام مصطفےٰ درکار ہے ــــ اور نظام مصطفےٰ کے لئے قومی اتحاد کی حکومت ضروری ہے ــــ

محمد عابد بٹ کارکن قومی اتحاد سمندری
فیصل آباد

ضلع مظفر گڑھ

تحصیل علی پور

ضلع مظفر گڑھ میں تحصیل علی پور کوٹ ادو اور تحصیل لیہ تحریک کے بڑے مرکز ہیں۔ پورے ملک میں مظفر گڑھ واحد ایک چھوٹا ضلع ہے جہاں تحریک کا سب سے نمایاں کام ہوا اور تحریک کے تینوں مندرجہ بالا مراکز میں حیرت انگیز طور پر کارکنوں نے جانوں کے نذرانے پیش کئے۔

- علی پور میں ۱۶ مارچ کو جلوسوں کا سلسلہ شروع ہوکر ۱۹ مئی تک اختتام پذیر ہوگیا
- رپورٹ نگار کے مطابق تحصیل علی پور میں کل ۱۶۰ آدمی گرفتار ہوئے ان میں ۴۰ افراد وہ ہیں جو ۱۸ مئی کے خون ریز ہنگامہ کے الزام میں پس دیوار زندان گئے۔
- تحصیل مذکورہ میں ہر مرکزی فیصلہ پر ہڑتال کی گئی۔ اس کے علاوہ بھی یہاں ۲ روز تک ہڑتال رہی۔
- ۲۶ مارچ کو یہاں بے انتہا لاٹھی چارج کیا گیا جس سے متعدد افراد زخمی ہوئے۔
- علی پور مظفر گڑھ کی وہ تحصیل ہے جس میں اکثریت دین دار طبقہ کے لوگ امیر شریعت سید عطاء اللہ بخاریؒ سے خاص طور پر عقیدت رکھتے ہیں۔ بخاری مرحوم نے اس علاقہ میں ایک طویل عرصہ لوگوں کو دعوت حق کی طرف بلایا۔
- تحصیل علی پور میں جمعیتہ علماء اسلام۔ جماعت اسلامی اور جمعیتہ علماء پاکستان نے تحریک میں نمایاں طور پر حصہ لیا۔

جلسے اور جلوسوں کی قیادت کرنے والوں میں مولانا ممتاز احمد شہید (جمعیتہ علماء اسلام)، ملک اللہ بخش صدر قومی اتحاد (جمعیتہ علماء اسلام) ڈاکٹر ارشاد (جماعت اسلامی)، جناب صادق خان بربرہ (جمعیتہ علماء پاکستان)، مولوی مشتاق احمد (جمعیتہ علماء اسلام)، اور غلام حسین اُرو (جمعیتہ علماء اسلام) کا نام قابل ذکر ہے۔

علی پور کے شہداء کا نام تاریخ کی پیشانی پہ چمکتا رہے گا

متبحر عالم اور بے مثل معلم مولانا ممتاز احمد شہید

یہ ۱۸ مئی کا واقعہ ہے جب اتحادی کارکنوں نے حسب سابق جلوس کا آغاز کیا۔ جلوس چلے گا، کہ فلک شگاف نعروں سے ایوان آمریت لرزہ براندام ہو رہا تھا، جلوس چوک کے قریب پہنچا ہی تھا کہ پیپلز پارٹی کے غنڈوں نے فائرنگ شروع کر دی گولیوں کی تڑتڑاہٹ سے پورے مجمع میں ہیجان پیدا ہوا تاہم لوگ ثابت قدم رہے دفعتہً چشم فلک کے ساتھ ہزاروں انسانوں نے دیکھا کہ زمین کا چہرہ مولانا ممتاز احمد کے خون سے سرخ ہو چکا ہے۔

مولانا موصوف کے رخسار اور گردن پر ضرب کاری لگی تھی۔ ۵ چھوٹے چھوٹے بچوں کو یتیم کر کے چند لمحوں میں مولانا ممتاز احمد جوار خلد کے

پاس رہ پہنچ چکے تھے۔

مولانا ممتاز احمد ایک خوش اخلاق اور نوجوان عالم دین تھے۔ ان کے دل و جان میں تمنائے شہادت عرصہ دراز سے گونج رہی تھی ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں ایک ماہ تک راقم کے ساتھ وہ مظفر گڑھ جیل میں رہے۔ ان کے علم و فضل کی گہرائی کو جب ہم نے قریب سے دیکھا تو عقل ورطۂ حیرت میں رہ گئی ——— علی پور کی سرزمین موصوف کی بے مثل شجاعت اور ان کے ایمان افروز کارناموں پر فخر کرتی رہے گی۔ گولیوں کی اس بوچھاڑ میں محترم جناب عبدالعزیز اور جناب خالد شہید ہوئے ان کے ساتھ جناب حافظ سلطان محمود شدید زخمی ہوئے۔ حال ہی میں حافظ سلطان صاحب کی شہادت کی خبر بھی اخبارات میں شائع ہوئی اس طرح علی پور میں ۴ فرزندوں کا خون راہ حق میں بہہ گیا۔

ایک عبرت ناک واقعہ

فائرنگ کرنے والے افراد بٹ نامی ایک شخص اور یامین صدر پیپلز پارٹی کا نام لیا جاتا ہے۔ جوشین فائرنگ کے دوران اتحادی کارکن مجتمع ہوئے انہوں نے غنڈوں کی اینٹ کا پتھر سے جواب دینے کے لئے حملہ بول دیا۔ بٹ کو مار مار کر شدید زخمی کر دیا گیا جو بعد میں ہلاک ہوا، ادھر یامین کی لاش کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے گئے۔ یامین کا جنازہ جب قبرستان میں لایا گیا تو پورے علاقہ میں کوئی مولوی صاحب اس کی نماز جنازہ پڑھانے کے لئے تیار نہ ہوئے۔ قومی اتحاد کے کارکن مسلح ہو کر وہاں پہنچے اور قبرستان میں یامین کو دفن کرنے کی اجازت نہ دی۔ بالآخر جب اس کی میت اسی کی زمین میں لائی گئی تو اس کے مزارعوں نے جن کا تعلق قومی اتحاد سے تھا یہاں دفن کرنے کی اجازت نہ دی۔ بعد ازاں دوسری زمین میں لا کر جنازہ رکھا گیا جنازہ پڑھانے کے لئے ایک دیہاتی ان پڑھ کو مجبوراً کھڑا ہونا پڑا اس نے رکوع اور سجدے کے ساتھ نماز جنازہ پڑھائی جنازہ پڑھنے والوں میں ۱۵ آدمیوں سے زائد کوئی فرد نہیں تھا جبکہ دوسرے تین شہداء کے جنازوں پر علی پور کی تحصیل کا سب سے بڑا اجتماع تھا۔ اس واقعہ سے مسٹر بھٹو کی حکومت کے خلاف غیظ و غضب کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے۔

علی پور کی شخصیت

علی پور شہر میں قومی اسمبلی کے امیدوار مولانا محمد لقمان ہیں آپ بحیثیت مبلغ اسلام پورے ملک کے دینی حلقوں میں معروف ہیں ۶۹ سالہ مولانا لقمان نے ۱۹۴۸ء میں تبلیغ اسلام کا کام شروع کیا انہوں نے دس سال تک سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے جوتوں میں رہ کر نہایت اعلیٰ کمالات پائے۔ مولانا لقمان نے ہر سیاسی اور اصلاحی تحریک میں نمایاں کام کیے آپ ہر حکومت کے نزدیک گردن زدنی رہے۔ آپ پر مقدمات کا لامتناہی سلسلہ ہر دور میں قائم رہتا ہے بڑے بڑے نواب، جاگیردار حکام ان کی للکار سے کانپ جاتے ہیں۔ رپورٹ نگار کے مطابق طلباء میں اسلامی جمعیت طلبہ کے محترم شمس صاحب سال دوم کے طالب علم پیش پیش رہے۔

تحصیل مظفر گڑھ

- مظفر گڑھ میں تحریک نظام مصطفےٰ کا آغاز ۱۵ مارچ سے ہوا اور تین جون کو تحریک اختتام کو پہنچی، جلوس باقاعدگی کے ساتھ نکلتے رہے ایک روز بھی ناغہ نہ ہوا۔
- مظفر گڑھ میں ہر مرکزی حکم پر ہڑتال ہوتی یہاں پہیہ جام ہڑتال نہایت کامیاب رہی۔ تحصیل مظفر گڑھ سے آمدہ اطلاع کے مطابق گرفتار شدگان جماعت وائز رپورٹ ملاحظہ ہو:-

CamScanner

جماعت	تعداد گرفتار شدگان	جماعت	تعداد گرفتار شدگان
جمعیتہ علماء اسلام	۳۱	جماعت اسلامی	۶
پاکستان جمہوری پارٹی	۱۸	این ڈی پی	۳
مسلم لیگ	۷	جمعیتہ علماء پاکستان	۲
تحریک استقلال	۲	آزاد	۷

کل تعداد ——— ۷۶

علاوہ ازیں خود گرفتاری پیش کرنے والوں کی تعداد ———

- جمعیتہ علماء اسلام ——— ۵۳
- پاکستان جمہوری پارٹی ——— ۸
- جماعت اسلامی ——— ۳
- جمعیتہ علماء پاکستان ——— ۹

- منظفر گڑھ میں تحریک کی قیادت پاکستان قومی اتحاد کے صدر جناب محمد احمد، رزاق نواز (مسلم لیگ) واجد نواز (این ڈی پی)، جناب افضل بدر (جماعت اسلامی)، کا نام قابل ذکر ہے۔
- ۲۳ مارچ پولیس اور پیپلز پارٹی کے غنڈوں کے تشدد سے امان اللہ شدید زخمی ہوا۔
- پیپلز پارٹی کے احسان نامی ایک غنڈہ کی گولی سے عبدالرحیم ولد عبدالمجید ساکن منظفر گڑھ شہر شہید ہوا۔
- منظفر گڑھ میں مسلم کانفرنس اور خاکسار تحریک کے سوا ، جماعتوں نے تحریک میں حصہ لیا ان دو جماعتوں کا یہاں سرے سے وجود ہی نہیں،
- طلباء کی تنظیموں میں

جمعیتہ طلباء اسلام
اسلامی جمعیتہ طلبہ
مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن

شہباز علی
ذخیرہ
ملوٹ اسلام آباد

نے نہایت دلیری اور جانثاری کے ساتھ تحریک میں حصہ لیا۔

- اس علاقہ سے نوابزادہ نصر اللہ قومی اسمبلی کی نشست سے دھاندلی کے باوجود کامیاب ہو گئے تھے۔ صوبائی اسمبلی میں حاجی لیاقت علی خاں ہیں جنہوں نے تحریک میں نمایاں طور پر کوئی کام نہیں کیا۔
- جناب رحمت علی علوی اور غلام محمد کھگڑیال کا نام بھی تحریک میں نمایاں رہا۔
- اہالیان منظفر گڑھ نے ریڈیو پاکستان کی ایک غلط بیانی پر اس پر ہائی کورٹ مقدمہ دائر کیا ہے جس میں ریڈیو نے منظفر گڑھ میں پیپلز پارٹی کے جلوس نکلنے کی غلط خبر نشر کی تھی اس مقدمہ کی پیروی جناب واحد نواز کر رہے ہیں۔

خان گڑھ

نواب زادہ نصراللہ کے آبائی شہر خان گڑھ میں مفتی محمود کی جماعت کی واضح اکثریت ہے، اس چھوٹے سے قصبے نے بھی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ علاقہ ہذا میں مولانا صدرالدین شاہ نے نمایاں کام کیا۔

کوٹ ادو

یامین شہید کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے لاش ریلوے اسٹیشن کے قریب ڈال دی گئی

کوٹ ادو میں ایف ایس ایف کے مظالم اور اتحادی کارکنوں کے استقلال کی مثال نہیں ملتی

- کوٹ ادو میں ۱۴ مارچ کو تحریک کا آغاز ہوا ۲ جون تک تحریک چلتی رہی قومی اسمبلی کے امیدوار ڈاکٹر شودست محمد بزدار نے پہلے روز گرفتاری پیش کی۔
- کوٹ ادو میں روزانہ پانچ افراد گرفتاریاں پیش کرتے شام پانچ بجے جلوس نکلتا اس اثنا میں پورا شہر بند ہو جاتا تھا۔

پہیہ جام ہڑتال

کوٹ ادو ۲۲ اپریل کی تاریخی ہڑتال کے موقع پر رات بارہ بجے ہی رضا کاروں نے سڑکوں اور ریلوے اسٹیشن پر پہرہ شروع کر دیا اتحادی کارکنوں نے ملتان، ڈیرہ غازی خان اور میانوالی جانے والی تمام ٹرینوں کو روک لیا، تمام مسافروں کے کھانے کا بندوبست کیا گیا۔ اس روز ۲۱ افراد کے خلاف مقدمہ دائر ہوا۔

- کوٹ ادو میں ہر مرکزی فیصلہ پر ہڑتال ہوئی علاوہ ازیں بھی یہاں چند روز ہڑتال رہی۔
- تحریک کی قیادت کرنے والوں میں ڈاکٹر شودست محمد، چوہدری شوکت مولانا مسعود احمد صاحب اور مولانا عبدالرزاق صاحب نے کی۔
- نمایاں طور پر تحریک میں حصہ لینے میں جمعیۃ علماء اسلام سب سے پیش پیش رہی ان کے ساتھ جماعت اسلامی، جمعیۃ علماء پاکستان اور مسلم لیگ نے بھی بڑھ چڑھ کر تحریک میں حصہ لیا۔
- کوٹ ادو کی تاریخ میں عورتوں کا ایک بڑا جلوس نکالا گیا اس جلوس کی قیادت ایک ننھی منھی بچی کر رہی تھی اس جلوس میں دس ہزار سے زائد عورتیں شریک ہوئیں۔
- کوٹ ادو میں علماء نے بھی ایک عظیم الشان جلوس نکالا جس کی قیادت مولانا عبدالرزاق نے کی، جلوس مدرسہ مظاہر العلوم سے شروع ہو کر ٹاؤن پارک پارک میں جا کر ختم ہوا۔
- کوٹ ادو میں ۲۶ مارچ کو قومی اسمبلی کے اجلاس کے موقعہ پر اور ۹ اپریل کو صوبائی اسمبلی کے اجلاس کے موقعہ پر پورے شہر نے سیاہ پٹیاں باندھیں۔

کوٹ ادو کے شہداء نے نظامِ مصطفےٰ کی گہری عقیدت کا اظہار کیا ہے

جناب محمد یامین کو ۲ مئی رات دس بجے اغوا کر کے شہر سے باہر ریلوے لائن کے بالکل قریب نہایت بے دردی کے ساتھ شہید کر دیا گیا ٹانگیں

کاٹی گئیں۔ خصیے جدا کئے گئے، بازو علیحدہ کر کے ان کے ٹکڑے دُور دُور تک پھینکے گئے۔ جسم کے ہر حصے میں شدید ضربوں کے نشان لگائے گئے۔ محمد امین ایک کھلتا ہوا دل پسند نوجوان تھا، اس کی استقامت اور بہادری پر ہر انسان فخر کرتا تھا، اسلام سے اس کی والہانہ عقیدت سے دشمن بھی حیرت میں پڑے ہوئے تھے محمد امین کا تعلق جمعیۃ علماء اسلام سے تھا ان کی جرأت پر طلباء کی اس پوری جماعت کا سر فخر سے بلند ہو جانا چاہیئے اس جماعت کے قائد مبارک کے مستحق ہیں۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

(۲) ۲۵ اپریل کو رحمٰن مارکیٹ کی پچھلی طرف ایک سترہ سالہ لڑکا صغیر احمد ولد حکیم الدین گذر رہا تھا کہ ایف ایس ایف کے ایک سپاہی نے فائرنگ کر دی موصوف گولی لگتے ہی زمین پر گرا اور جام شہادت نوش کر گیا۔ رپورٹ نگار کے مطابق شہید کا تعلق جمعیۃ علماء اسلام سے تھا

تشدد کے واقعات

- اتحادی کارکنوں پر بے انتہا غلط مقدمات درج کئے گئے۔
- پیپلز پارٹی کے عنایت علی زیدی کی قیادت میں چند غنڈوں نے فائرنگ کی جس کے نتیجہ میں چوہدری فاروق احمد شدید زخمی ہوئے۔ دو گولیاں ران میں اور ایک پیٹ میں لگی، ابھی تک تینوں گولیاں موصوف کے جسم کے اندر ہیں۔
- پیپلز پارٹی کے ایک عبدالرزاق نامی شخص نے اپنے مکان سے جلوس پر فائرنگ کی جس سے صغیر احمد ولد عبدالغفور شدید زخمی ہوا۔
- پورے پاکستان میں صرف کوٹ ادو ایسا شہر ہے جس میں جعلی کرفیو لگا کر اتحادی کارکنوں پر قیامت توڑ دی گئی۔
  مدرسہ مظاہر العلوم کے چھوٹے چھوٹے معصوم طالب علموں پر بے پناہ تشدد کیا گیا۔
- آنسو گیس اور گولیوں کی تڑتڑاہٹ سے کوٹ ادو کی فضا میں پورے دو ماہ تک شدید خوف وہراس پھیلایا گیا
- مدینہ مسجد کا لاؤڈ سپیکر ضبط کر لیا گیا۔
- کوٹ ادو میں گرفتار شدگان کی کل تعداد ۵۰۰ سے زائد ہے۔ ان میں اکثر افراد پر ڈی پی آر کے مقدمات قائم کئے گئے۔
- جناب معین الدین نامی ایک شخص پر بے پناہ تشدد کیا گیا۔ کوٹ ادو کے مظالم میں پولیس، ایف ایس ایف اور پیپلز پارٹی کے افراد پیش پیش تھے۔

انتہائی افسوس کے ساتھ رپورٹ نگار نے لکھا ہے کہ کوٹ ادو کے مقتولین کے قاتل آج تک دندناتے پھر رہے ہیں۔ انتظامیہ ان کی گرفتاری سے جان بوجھ کر گریز کر رہی ہے۔

تحصیل لیہ

- لیہ کے اتحادی کارکنوں نے اسلام کے لئے گولیوں کے سامنے سینے حاضر کر دیئے تھے۔

مکمل رپورٹ میسر نہ ہو سکی

ضلع شیخوپورہ

- شیخوپورہ شہر میں ۱۲ مارچ سے لے کر ۳۰ جون تک سوائے ایک روز ہر دن نہایت تزک و احتشام کے ساتھ احتجاجی جلوس نکلتے رہے۔
- مرکزی قومی اتحاد کی ہر اپیل پر ہڑتال کی گئی ۴ ہڑتالیں اس کے علاوہ بھی ہوئیں۔
- پورے ضلع کے گرفتار شدگان میں ۱۹۵ کی تعداد راقم کو موصول ہوئیں ان کے علاوہ کئی سو افراد ہیں جنہوں گرفتار کرکے دور افتادہ علاقوں میں لیجاکر چھوڑ دیا گیا۔
- شہر شیخوپورہ کے قائدین میں میاں عبداللطیف ایڈووکیٹ چوہدری نذیر احمد ورک چوہدری سردار محمد ڈوگر ایڈووکیٹ، سید جواد حسین شاہ زیدی ایڈووکیٹ چوہدری کرامت علی، سید امین گیلانی اور خان اورنگ زیب ایڈووکیٹ کا نام سر فہرست ہے۔
- مقررین وغیرہ میں ایم حمزہ ایڈووکیٹ اور چوہدری فتح محمد نمایاں رہے۔
- ضلع شیخوپورہ میں خواتین نے متعدد جلوس نکالے۔
- قومی اتحاد کے جلوس پر تین مرتبہ لاٹھی چارج ہوا۔
- پیپلز پارٹی کے مسلح آدمیوں نے ہجوم پر گولی چلائی۔ جس سے کئی حضرات زخمی ہوئے۔

—— لاہور میں مارشل لاء کے باعث پیپلز پارٹی کا کنونشن شیخوپورہ میں ہونا قرار پایا۔ ریسٹ ہاؤس میں ہونے والے اس خفیہ کنونشن میں وزیر اعلیٰ صادق قریشی مہمان خصوصی تھے۔ دفعتہً شہد کی مکھیوں نے وزیر اعلیٰ کا گھیراؤ کر لیا۔ وزیر اعلیٰ سمیت متعدد سپاہی زخمی ہوئے بالآخر مکھیوں کی سرزنش سے مہمان خصوصی اجلاس کی کارروائی میں حصہ لئے بغیر لاہور روانہ ہو گئے۔

—— مذاکرات کے دوران نام نہاد شیر پنجاب ملک غلام مصطفےٰ شیخوپورہ آئے تو اتحادی کارکنوں نے اپنی عزتوں کا پاس کیا تو جعلی شیر پنجاب سٹیج ہی سے بھاگ کھڑا ہوا۔

- ضلع میں شیخوپورہ کے بعد سب سے زیادہ کام سانگلہ ہل میں ہوا۔ اول الذکر شہر میں متواتر جلوس نکلتے رہے شیخوپورہ اور مانانوالہ سے قومی اتحاد کے قائدین نے شیخوپورہ میں جاکر گرفتاری پیش کی۔ دوسرے تمام ضلع سے لوگ شیخوپورہ میں آکر گرفتاریاں پیش کرتے تھے۔

پاکستان قومی اتحاد ضلع شیخوپورہ کے گرفتار شدگان کارکنان

میاں عبداللطیف صاحب ایڈووکیٹ شیخوپورہ امیدوار قومی اسمبلی مسلم لیگ، چوہدری نذیر احمد ورک امیدوار صوبائی اسمبلی جماعت اسلامی، پرویز جھنگو ملک نصراللہ خان وٹو جماعت اسلامی محمد اکرم ناگرہ تحریک استقلال ذوالفقار علی خان احمد پورہ حاجی محمد علی کلہ سول لائن حکیم عبدالواحد چوہدری محمد شریف صوفی محمد یوسف رام گڑھا ملک شہادت خان ایڈووکیٹ ننکانہ صاحب امیدوار قومی اسمبلی مسلم لیگ رائے بختیار احمد حافظ نذیر احمد مرزا غلام قادر، شیخ محمد افضل کھنڈا موڑ چوہدری مراد الدین ایڈووکیٹ مریدکے مولوی عبدالحق تارڈ امیدوار اسمبلی صوبائی جمعیۃ علماء اسلام چوہدری ارشاد احمد چٹھہ حاجی محمد صدیق شرق پور چوہدری عبدالغفار کابل صدر متحدہ محاذ شرق پور چوہدری امداد حسین ملک جمیل احمد مولوی محمد حیات مولوی شیخ مقبول احمد میاں نذیر احمد

والد برکت امیدوار قومی اسمبلی جمعیت علماء پاکستان شیخ محمد اسلم جاوید شیخ منیر احمد مولانا عبدالرشید حافظ عنایت اللہ محمد رفیع چوہدری محمد عاشق خانقاہ ڈوگراں ،
میاں صابر حسین خانقاہ ڈوگراں راؤ محمد اعجاز میاں قمر الزماں سید نثار حسین صاحب چوہدری محمد اشرف وڑائچ ایڈووکیٹ غلہ منڈی مولوی محمد حسن دین اصغر علی صاحب مسلم گنج
عبدالشکور چوہڑ کانہ سید الرحمن محلہ اسلامیہ کالج مولانا عبداللطیف انور شاہ کوٹ امیدوار صوبائی اسمبلی جمعیت العلماء اسلام صوفی عبدالحمید محمد اشرف انصاری ارشاد شاہ
محمد اعجاز ملک عبدالرحمن چوہڑ کانہ محمد اکرم ڈالہ والیگا محمد یوسف انجم رفیق نارنگ منڈی محمد طفیل کھوکھر اراثیاں والا عبدالغفور رائے اصغر علی بھٹی ننکانہ صاحب امیدوار
قومی اسمبلی مسلم لیگ محمد عبداللہ کھیوڑے کلاں محمد خالد موڑ کھنڈا ڈاکٹر محمد اسلم صوفی محمد رمضان اوتھوٹہ علیسی ظفر اللہ مارٹن پور میاں فیض عالم کوٹ پنوں بیگ ،

میاں محمد احمد صاحب ولد اللہ دتہ قریشی حاجی فرزند علی گوروناتک پورہ شیخ عبدالمجید ولد محمد صدیق امامہ کوٹ محمد افضل ولد حکیم محمد اسمٰعیل گوروناتک پورہ ۔ حافظ برکت علی
مولوی عبدالرحمن شاہ کوٹ محمد دین حبیب اللہ چوہدری داؤد احمد خاں ولد چوہدری اسد اللہ خاں رانا قاری عطاء الرحمن ولد محمد علی جانباز رانا غلام مصطفےٰ ولد رانا محمد
بشیر احمد رانا محمد اکرم ولد رانا محمد طفیل محمد ابراہیم ولد علی محمد چوہدری عباس علی ولد چوہدری محمد علی کوسنتہ کلر چوہدری حاکم علی ولد چوہدری غلام محمد چوہدری محمد اشرف ولد چوہدری
اللہ دتہ چوہدری جعفر حسین قیم جماعت اسلامی شیخ محمد یوسف جہانگیر آباد چوہدری عبدالغنی پرانا منیر احمد جھنگوں محمد طیب ولد محمد رفیق شاہ کوٹ عبدالمجید ولد عبدالغنی
محمد زاہد حسین ولد طالب حسین نوید الحق ولد رفیع الحق عبدالمنی ولد مولانا محمد طاہر پاچی کے اور خادم حسین ولد نور محمد زخمی ہوئے سردار عابد حسین ولد سردار ذاکر حسین
خانقاہ ڈوگراں حافظ عبداللہ ولد احمد دین کریم بخش ولد علی محمد عارف ولد علی محمد مولوی رحمت علی مولوی محمد لطیف ولد محمد نذیر علامہ اقبال پارک محمد اشرف چٹھہ محلہ
باؤ محمد ابراہیم شیخ غلام محمد برف ڈھوڈا احمد پورہ محمد امین جھگڑا محلہ شیخوپورہ نذر حسین ولد راجے خاں سکنہ جہام کے محمد صادق ولد چاندی خاں محمد عاشق ولد خمیسا
محمد انور ولد عبدالحق ناصر محمود محمد اشرف نذر احمد صوفی محمد یوسف حاجی علی محمد ڈوگر ناظر الدین علامہ اقبال پارک محمد سرور ولد فضل کریم شاہ کوٹ انوار الحق ولد
رحمت علی غلام نیاز انصاری رانا محمد اظہر مختار احمد خاں شاہ کوٹ حافظ عبدالعزیز صاحب معلم دار العلوم محمدیہ سید اللہ حافظ محمد عباس حاجی نور محمد ولد برکت رانا حبیب اللہ
خاں چوہدری محمد شبیر احمد چوہدری عبدالرحمن مدرک چوہدری چاندی خاں بھانجے خان محمد ولد چاندی خاں قاری محمد یوسف سلیمان ڈار حاجی محمد عبداللطیف وغیرہ ۔ حافظ
محمد اصغر دار العلوم محمدیہ حافظ محمد سعید دار العلوم محمدیہ حافظ محمد اکرم جاوید حافظ افتخار احمد ولد میاں نور احمد ملک محمد ارشد حافظ مسعود اختر ولد ملک ذوالفقار شاہ
شیخ محمد یونس مولانا غلام رسول فقیر سلطان خطیب غلہ منڈی جمعیت علماء پاکستان سرفراز ولد محمد یعقوب گلی درکاں مولوی محمد بشیر جنڈیالہ شیر خاں ذوالفقار علی
ورک مقصود ورک محمد افضل ورک محمد اکبر ولد اکبر خاں جنڈیالہ شیر خاں محمد عارف ولد محمد عاشق ورک منشی محمد حسین ولد بشیر احمد ڈیرہ ورن عبدالحق ولد غمو وعلی
چک گرداس مولوی محمد اشرف مومن کے محمد حنیف ولد منو بر ولیر عبدالرحیم شاہ کوٹ محمد اشرف اشرف علی غلام رسول محمد رفیق ولد محمد شریف مرزا محمد سرفراز ولد مرزا
عبدالجبار پرانا شیر قاسم سٹریٹ سوہنا ولد جیوگا کھوکھر محلہ سید محمد یونس شاہ ولد سید اعظم شاہ سید غضنفر علی شاہ ولد سید مہر علی شاہ گلزار احمد ولد غلام محمد جہانگیر آباد
غلام رسول ولد فتح محمد رام گوٹھا زخمی ہوئے صفدر خالد ولد منظور ملک غلہ منڈی چوہدری عبدالغنی ایڈووکیٹ مسلم لیگی رہنما چوہدری سردار محمد ڈوگر ایڈووکیٹ خان اورنگ
زیب خاں ۔ چوہدری کرامت جھنگو محمد ارشد ہاشمی ڈاکٹر غلام رسول راشد مسعود ہاشمی غلام رسول ولد حاجی محمد حسین وڑائچ حبیب اللہ قمر اقبال ڈار شیخ محمد اکبر نیامت علی
ولد نواب دین ہمبر انوالہ منیر احمد ولد نور محمد زخمی ہوئے محمد اعجاز بٹ ولد حیات بٹ زخمی ہوئے محمد فیاض بٹ ولد محمد حیات بٹ اعجاز فاروق اکرم ناظم اسلامی جمعیت طلبہ
محمد عارف سندیلہ طالب علم لیڈر مشتاق ورک جاوید ورک سید شہاب الدین ایڈووکیٹ میاں عبدالرحمن ولد محمد میاں فیروز وٹواں عنایت اللہ باجوہ ولد غلام حسین
مولوی یعقوب ولد محمد ابراہیم جنڈیالہ او ڈٹ بہ اقبال ولد محمد حسین محمد دین ولد فضل الٰہی زخمی ہوئے محمد عبداللہ ولد حاجی محمد محمد شریف ہیرانوالہ لیاقت علی جنڈیالہ روڈ ،
عزیز نو ڈوگرا قرسول کوارٹر روڈ زخمی ہوئے ۔ محمد اسحاق ولد مولوی محمد یعقوب جنڈیالہ روڈ زخمی ہوئے حافظ لیاقت علی مشرق پورہ احمد حسن اختر بھیاری گورنمنٹ سکول شیخوپورہ
واجد محمود ولد محمود الحسن یونانی دواخانہ زخمی ہوئے ۔

منڈی مریدکے

- ۱۴ مارچ کے بعد متعدد مرتبہ یہاں جلوس نکلے اور جلسے ہوئے۔
- ہڑتالیں ہوئیں، احتجاج ہوئے، نوجوان سڑکوں پر نکلے۔
- علماء، طلباء اور وکلا نے اپنی اپنی بساط کے مطابق کام کیا۔
- تحریک مریدکے کی قیادت کرنے والوں میں ڈاکٹر عبدالخالق تارڈ (جمعیۃ علماء اسلام) اور محمد صدیق تارڈ کا نام سب سے نمایاں ہے۔

منڈی واربرٹن

- یہاں کے افراد شیخوپورہ پہنچ کر گرفتاریاں پیش کرتے تھے۔ واربرٹن سے حاجی نور احمد اور حاجی خالد شیخ نے تحریک کی قیادت کی۔

نارنگ منڈی

- اکا دکا جلسے ہوئے اور جلوس نکلے۔ ہڑتالوں میں یہاں کے لوگوں نے خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ یہاں کی قیادت قاری منیف نے کی۔ آپکو ضلعی انتظامیہ نے نظربند کیا بعدازاں ہائیکورٹ کے حکم پر رہائی عمل میں آئی۔

خانقاہ ڈوگراں

- یہاں سے تحریک کی قیادت میاں صابر حسین ڈوگر، ماسٹر ظہور ڈوگر (جمعیۃ علماء پاکستان) اور حافظ عبداللہ (جمعیۃ علماء اسلام) نے کی۔ یہ لوگ شیخوپورہ میں آکر گرفتاریاں پیش کرتے تھے۔

سانگلہ ہل

- یہاں تحریک کا خاطر خواہ کام ہوا۔ یہاں جلسے بھی ہوئے اور جلوس بھی نکلے۔ پورے شہر نے ہڑتالوں میں حصہ لیا۔ قیادت کرنیوالوں میں مولانا افتخار حسین وصوفی عابد اور بابا نیسبا کا نام قابل ذکر ہے۔

شاہ کوٹ — **مولانا عبداللطیف امیدوار صوبائی اسمبلی**

شمشیر بے نیام، حق گو، اعلیٰ مقرر، باعمل شخص مولانا عبداللطیف نے ہر دور میں ظالموں سے ٹکر لی۔ آپ نے شاہ کوٹ میں تحریک کا خاطر خواہ کام کیا۔ پورے ضلع میں آپ قومی اتحاد کی روح رواں ہیں آپ ایک عرصہ تک گرفتار رہے۔

ماناں والہ بار

- یہاں سے قاری عطاء الرحمٰن شہباز نے تحریک کی قیادت کی۔ آپ نے شیخوپورہ میں گرفتاری پیش کی۔

چوہڑکانہ

- یہاں تحریک نظام مصطفےٰ کے شیدائی شیخوپورہ پہنچ کر احتجاج میں شریک ہوتے تھے۔ مولانا محمد یعقوب ربانی جنرل سیکرٹری قومی اتحاد ضلع شیخوپورہ میں اس پورے علاقہ میں حق گوئی اور جرأت کی مثال قائم کردی۔ آپ پر متعدد جھوٹے مقدمات بنائے گئے مگر مولانا یعقوب ایک عرصہ تک گرفتار رہے۔ موصوف نے تحریک میں اعلیٰ کردار پیش کیا۔ چوہڑکانہ سے مولانا یعقوب کے علاوہ حاجی عبدالرحمٰن ملک، شیخ عبدالحمید، میاں احمد محمد افضل (جمعیۃ علماء اسلام) حافظ مختار قریشی، صاحبزادہ میاں فیض عالم (جمعیۃ علماء پاکستان) کا نام قابل ذکر ہے۔

تحریک نظام مصطفےٰ کے ایک قابل قدر شاعر

سید سلمان گیلانی

جن کی انقلابی نظموں سے پورے ملک کے نوجوانوں میں جذبۂ حریت فکر کو نشوونما ملی

★

ضلع ساہی وال

- ساہی وال میں ۱۳ مارچ سے ۶ جون تک مسلسل جلوس نکلتے رہے۔ جلوسوں کے مرکز مائی والی مسجد، مسجد مہاجرین اور مدینہ مسجد شامل تھے۔ شام پانچ بجے تمام شہر کاروبار معطل کر کے جلوس میں شریک ہوتا تھا۔
- یہاں قومی اتحاد کی مرکزی کونسل کی ہڑتالیں بھرپور ہڑتالیں ہوتی رہیں۔ ۲۲ اپریل کی پہیہ جام ہڑتال تاریخی حیثیت میں کامیاب ہوئی۔ اس روز غلہ منڈی کی جانب سے آنے والے طلبہ کے بیس ہزار کے ایک جلوس پر فائرنگ بھی ہوئی۔ اسی روز معروف درسگاہ جامعہ رشیدیہ میں گھس کر پولیس نے تشدد کیا۔ تفصیل آگے آتی ہے۔
- ضلع ساہی وال میں گرفتار شدگان کی کل تعداد ۱۲۰۰ سے زائد ہے۔ ان میں اکثریت کا تعلق جمعیۃ علماء اسلام سے تھا۔ ثانوی درجہ پر جمعیۃ علماء پاکستان اور جماعت اسلامی کا نمبر رہا۔ اسی مندرجہ بالا ترتیب کے اعتبار سے تحریک میں جماعتوں کے کام کی نوعیت ہے۔
- تحریک نظام مصطفےٰ ساہی وال میں مولانا حبیب اللہ پرنسپل جامعہ رشیدیہ (جمعیۃ علماء اسلام) شیخ سعید احمد (جمعیۃ علماء پاکستان) چوہدری محمود احمد ایڈووکیٹ (جماعت اسلامی) انوار خاور ایڈووکیٹ (تحریک استقلال) حافظ نذیر احمد (جمعیۃ علماء اسلام) چوہدری عبدالمتین ایڈووکیٹ (جمعیۃ علماء اسلام) مولوی منظور احمد (جمعیۃ علماء پاکستان) چوہدری رحیم (تحریک استقلال) حاجی بشیر احمد (جمعیۃ علماء اسلام) مفتی ضیاء الحسن، چوہدری بشیر احمد، چوہدری عبدالغنی اور انجمن آڑھتیاں کے شیخ حفیظ، عبدالرشید اور شیخ محمد علی کا کردار سب سے نمایاں رہا۔ شیخ اصغر حمید نے بھی اعلیٰ کردار پیش کیا
- ساہیوال میں تشدد کے تین واقعات سب سے نمایاں ہیں۔

مدینہ مسجد ———— یہاں پولیس کے لاٹھی چارج میں تقریباً ۱۰۰ افراد زخمی ہوئے۔

مرتضیٰ مسجد چوک ———— یہاں سیکورٹی فورس نے بے پناہ لاٹھی چارج کیا۔ فائرنگ بھی ہوئی۔ اس اثنا میں ۸۰ آدمیوں کے زخمی ہونے کی رپورٹ موصول ہوئی ہے۔

جامع رشیدیہ غلہ منڈی ———— ۲۲ اپریل کے روز صبح ۸ بجے یہاں پولیس کے ۱۰۰ آدمی مدرسہ کے بڑے گیٹ کا تالا توڑ کر اندر گھس گئے انہوں نے قرآن کے چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں پر لاٹھیاں برسائیں۔

- تحریک استقلال کے انوار خاور ایڈووکیٹ نے پولیس تشدد کے وقت انتہائی صبر و استقامت کا مظاہرہ کیا۔ نیو اقبال چوک کے تشدد میں ۳۶ زخم موصوف کے جسم پر آئے۔ راقم جو تحریک کی رپورٹ کے سلسلے میں اتفاق سے یہاں موجود تھا پولیس کی زد میں آنے سے بال بال بچ رہا۔ مدرسہ جامع رشیدیہ کے ناظم حافظ مطیع اللہ، قاضی ریاض احمد اور محمود احمد پر بے پناہ تشدد ہوا۔
- جیل کے سامنے خواتین کے ایک عظیم الشان جلوس پر لاٹھی چارج ہوا۔ مجموعی اعتبار سے ۱۵ کے قریب خواتین نے جلوس نکالے۔ یہ تمام جلوس ساہیوال کی تاریخ میں منفرد حیثیت کے مالک تھے۔
- ساہی وال میں علماء کے کمسن بچوں کے ۶۰ اور بوڑھوں کے دو جلوس نکلے۔ طلباء نے گیارہ سے زائد جلوس نکالے۔
- طلباء میں اسلامی جمعیت طلباء کے [illegible] چوہدری کی انجمن طلبہ کے شوکت وحید اور جمعیت طلباء اسلام کے طارق مسعود سب سے نمایاں رہے۔ ان پر سے
مرزا اور انور پاشا

CS CamScanner

جماعتوں نے ساہی وال کی تحریک کو ولولہ بخشا۔ دراصل اس شہر میں نوجوانوں کی ان تینوں جماعتوں کا کردار قومی اتحاد کی تمام جماعتوں کے ہم پلہ قرار دیا جاسکتا ہے۔

ساہی وال کی اہم شخصیتیں

مولانا حبیب اللہ ——— مہتمم اعلیٰ جامعہ رشیدیہ ساہی وال

برصغیر کے نامور عالم دین مفتی فقیر اللہ صاحب کے گھرانے کے چشم وچراغ مولانا حبیب اللہ عرصہ تیس سال سے اسلامی اقدار کے احیاء اور باطل اقوام کے استیصال کے لئے سرگرم عمل ہیں۔ ملک کے ایک مشہور دینی ادارہ کے مہتمم ہونے کے ساتھ ساتھ آپ پنجاب کے شعلہ بیان مقرر اور اثر انگیز خطابت کے مالک ہیں۔ مولانا حبیب اللہ کی ساری زندگی قادیانیت، پرویزیت اور الحاد و بے دینی کے خلاف جہاد کرتے ہوئے گزری۔ وہ ہر حکومت سے ٹکرائے، ہر تحریک میں انہوں نے زنداں کو رونق بخشی۔ ان کے حلقہ اثر کے طلباء و علماء ان سے جرأت و حق گوئی اور سادگی و خوش خلقی کا ورثہ لے کر لوٹتے ہیں۔ مولانا حبیب اللہ اسلاف کی سچی روایات کے حامل ہیں۔ آپ نے دارالعلوم دیوبند سے علوم اسلامیہ کی تکمیل کی۔ عوغائے فتن کے تھپیڑے اور ظلم وجبر کی باد سموم انہیں کبھی راہ مستقیم سے ہٹا نہیں سکی۔

ساہیوال کا پورا ضلع ان کی علمی، اخلاقی اور سیاسی روایات سے حظ وافر اٹھا رہا ہے۔ کالجوں، سکولوں اور مدارس کے ہزاروں طلباء نے ان کے طرز زندگی سے حیات مستعار کے خطوط سنوارے ہیں۔ مولانا حبیب اللہ جمعیت علماء اسلام ضلع ساہی وال کے سربراہ ہیں۔ شفقت ومحبت کے اس پیکر بے ریا شخصیت نے ساہی وال میں حق گوئی اور اخلاق وعمل کا دیپ جلایا ہوا ہے۔ آپ نے حالیہ تحریک میں اگرچہ بہت تھوڑا عرصہ باہر رہ کر کام کیا اور طویل عرصہ تک جیل ہی میں رہے۔ مگر میں سمجھتا ہوں انہی کے حلقہ اثر سے لعانیت حاصل کرنے والوں نے تحریک کو خون ناب بخشا۔

عبدالمتین چوہدری ایڈووکیٹ ——— نیا ولولہ ——— نئی قیادت ——— نیا حوصلہ

ولادت ——— ۱۹۵۴ء

ابتدائی تعلیم ——— جامع رشیدیہ

آخری تعلیم ——— گورنمنٹ کالج ساہیوال و پنجاب یونیورسٹی لاء کالج لاہور

عبدالمتین نے ۸ سال جمعیۃ طلباء اسلام کے اہم عہدوں پر کام کیا۔ چوہدری صاحب ۱۹۷۳ء گورنمنٹ کالج ساہی وال کے صدر تھے۔ آپ نے یونین کے زور سے کالج میں رمضان المبارک کا احترام کرایا۔ ایوبی آمریت کے خلاف ساہی وال میں عبدالمتین چوہدری نے بے مثال جرأت کا مظاہرہ کیا۔ ہر تحریک میں موصوف نے حصہ لیا۔ مسٹر بھٹو کے خلاف تحریک بحالی جمہوریت میں لاہور میں آپ نے سب سے پہلے گرفتاری پیش کی۔

تحریک نظام مصطفیٰ میں چوہدری صاحب پر ۱۵۹ مقدمات درج ہوئے

○ ——— یحییٰ خان کے دور میں عبدالمتین چوہدری کو ۶ ماہ قید اور ۱۰ ہزار روپے جرمانہ کی سزا ہوئی۔

CS CamScanner

○ —— تحریک ختم نبوت میں مسٹر بھٹو نے ہر مقدمے میں ضمانت روک کر تقریر کرنے کا قانون بنایا۔ تو عبدالمتین چودھری نے ہائیکورٹ جسٹس ڈاکٹر نسیم حسن شاہ صاحب کی عدالت میں سینکڑوں وکلاء اور علماء کی موجودگی میں کہا:

"ضمانت پر تقریر کرنے کے قانون کو میں ردی کی ٹوکری میں پھینکتا ہوں"

اُس وقت عبدالمتین پہلے طالب علم لیڈر تھے جنہوں نے ایسی کمال جرأت کا مظاہرہ کیا۔ اُس وقت مولانا غلام اللہ خان نے موصوف کا ماتھا چوم لیا تھا۔

○ —— تحریک نظام مصطفےٰ میں ۱۳ ماہ تک آپ گرفتار رہے۔ ساہیوال کے اطراف میں تھانہ احمد یار میں چھاپہ کا تو ۱۲ روز تک قید تنہائی میں رکھا گیا۔ بالآخر موصوف نے جب تا مرگ بھوک ہڑتال کی دھمکی دی تو آپ کو سنٹرل جیل ساہیوال منتقل کر دیا گیا۔

○ —— عبدالمتین چودھری نے حالیہ تحریک کے ایک ماہ بعد لاہور میں مفتی محمود کے ایک استقبالیے میں ڈاکٹر انوار الحق ہاشمی، طارق مسعود اور دیگر ساتھیوں سمیت جمعیت علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کر دیا۔

حافظ بلال احمد قاسمی

حافظ بلال کا نام ساہیوال کی اہم شخصیتوں میں ان کی بے مثال استقامت اور اعلیٰ کردار کے باعث لیا گیا۔ —— ان پر ہونے والے مظالم کی کہانیاں آج ساہیوال کے ہر شہری کی زبان پر ہیں۔ ان کے جسم پر آج تک گھٹے پڑے ہوئے ہیں۔

○ —— حافظ بلال ایک نوجوان کو پولیس نے بم کیس میں گرفتار کر کے بیس روز تک سی آئی اے سٹاف میں رکھا۔

○ —— نوجوان پر روزانہ گیارہ آدمی تشدد کرتے۔ لات پر لات رکھ کر اس کی رانوں کو چیر دیا گیا۔

○ —— حافظ بلال کو امریکن ہتھکڑیاں پہنائی گئیں۔

○ —— کئی روز بلال کو الٹے لٹکا کر تشدد کیا جاتا رہا۔

○ —— جسم کا سارا نچلا حصہ سیاہ ہو چکا ہے۔

○ —— چلنے کی توانائی ماند پڑ چکی ہے۔

○ —— رسیوں اور زنجیروں سے بلال کو باندھ کر پولیس کے ایک درجن سپاہی اوپر کودتے تھے۔ بالآخر بلال سنٹرل جیل بھیج دیا گیا۔ جہاں ڈھائی تین ماہ کے بعد ضمانت ہوئی۔

○ —— رپورٹ نگار کے مطابق حافظ بلال نے جرأت و ہمت کی ایسی مثال روشن کی کہ ساہیوال کی تاریخ ہمیشہ اس نوجوان پر فخر کرتی رہے گی۔

جن افسروں نے تشدد کیا

○ —— انسپکٹر کی ٹانگ میں ورم آیا، جب پیپ پڑ گئی بالآخر کراچی کے ہسپتال میں اس کی ٹانگ کاٹ دی گئی۔

○ —— ڈی ایس پی ایک حادثہ میں شدید زخمی ہوا۔ اور آج دونوں ٹانگوں سے محروم ہے، اس افسر نے جامعہ رشیدیہ میں معصوم طلباء پر لاٹھیاں برسائی تھیں۔

ساہی وال کے چند زخمی

۱۔ چوہدری افتخار الحق خاور ایڈووکیٹ، شیخ اصغر حمید ایڈووکیٹ صدر وکلاء ضلع ساہیوال (صدر بار ایسوسی ایشن ساہیوال) عبدالمتین چوہدری ایڈووکیٹ، ملک شمیم ریاض سنگھیڑا ایڈووکیٹ، ملک عبدالحمید ایڈووکیٹ، ملک محمد خان ایڈووکیٹ، میاں انوار الحق رامے ایڈووکیٹ، میاں مشتاق ---- ایڈووکیٹ تاج محمد حسان ایڈووکیٹ، شیخ محمد اصغر انیمدار صوبائی اسمبلی، حاجی محمد عارف، حاجی محمد ابراہیم چاولہ، محمد اشرف چغتائی، طاہر بشیر چوہدری۔ عبدالرشید چوہدری، عبدالمجیب چوہدری، الحاج خوشی محمد چوہان۔ حاجی غلام حسین، شیخ محمد علی، شیخ اخلاق احمد، نعیم غزالی چوہدری، شیخ غلام نبی، محمد اکرم ٹرانسپورٹر، حافظ عبدالرشید چوہدری، دتار خان، شمس ہوٹل والا، حافظ رشید احمد، چوہدری عبدالحفیظ، رانا محمد ارشد ایڈووکیٹ، عزیز جوئیہ، حافظ محمد جلال، شیخ نعیم، عابد، عبدالسمیع خان، عبدالغفور، طاہر حمید چوہدری، خالد چوہدری اکرام چوہدری، محمد شریف، حبیب اللہ، حافظ شرکت حیات انجم (رشیدیہ) حافظ محمود احمد (ولد غلام رسول)، حافظ ریاض (استاد رشیدیہ) شمس الدین شیخ سلیم، طاہر محمد یاسین، عبدالرحمن انجم، عبدالرزاق، خوشی محمد۔

تحصیل چیچہ وطنی

ساہیوال کے بعد تحریک کا سب سے زیادہ کام اسی شہر میں ہوا

- تحریک نظام مصطفےٰ کا آغاز ۱۵ مارچ کو ہوا۔ اسی روز سے یہاں دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی شروع ہو گئی۔
- چیچہ وطنی میں تحریک ۳ جون تک بھرپور طور پر جاری رہی۔ یہاں ہر مرکزی کونسل کے فیصلہ پر ہڑتال ہوئی۔ پہیہ جام ہڑتال نہایت کامیاب رہی۔ علاوہ ازیں شہریوں کی بلا جواز گرفتاریوں پر ۲ ہڑتالیں ہوئیں۔ اس شہر کی تحریک مجموعی طور پر پُرامن رہی۔
- چیچہ وطنی میں ۱۷۰ افراد نے رضاکارانہ گرفتاریاں پیش کیں۔ راتوں کے وقت گھروں سے گرفتار کئے جانے والے ۴۷ افراد ہیں۔
- رپورٹ نگار کے مطابق چیچہ وطنی میں صرف تین دفعہ تشدد کے واقعات رونما ہوئے۔

ایک مرتبہ پولیس نے بلا جواز رانا فیض یاب پر تشدد کیا۔ دوسری مرتبہ ایف ایس ایف نے چیچہ وطنی میں اندھا دھند لاٹھی چارج کیا۔ اس میں مرکزی جامع مسجد کے خطیب و امام مولانا عبدالصمد کو خاص طور پر تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ اس موقع پر شیخ جمیل احمد کا ایک بازو ٹوٹ گیا۔

- چیچہ وطنی میں تحریک کا کام تمام جماعتوں نے مل کر کیا تاہم قیادت جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں کے پاس رہی۔ گرفتاریوں میں بھی زیادہ تر انہی لوگوں کا نام آتا ہے۔ مثلاً ۱۷۰ افراد میں ۱۴۳ کا تعلق اسی جماعت سے ہے۔ چھ افراد کا تعلق جمعیۃ علماء پاکستان، ۱۰ جماعت اسلامی، ایک مسلم لیگ اور نو آزاد افراد ہیں۔
- بلاشبہ تحریک نظام مصطفےٰ چیچہ وطنی کی قیادت صوفی نذیر احمد چیمہ نے کی۔ موصوف انتہائی ان تھک اور مخلص شخص ہیں۔ صوفی صاحب موصوف اخلاق و عمل اور دیانت و کردار میں اپنے تمام احباب پر فائق ہیں۔ ان کی ہر بات کو وقعت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ وہ قومی اتحاد چیچہ وطنی کے صدر اور جمعیۃ علماء اسلام کے سیکرٹری جنرل ہیں۔

اس موقع پہ یہ بات فراموش کرنا دیانت کے خلاف ہوگا کہ تحریک چیچہ وطنی کی سرپرستی علاقہ کے مشہور روحانی پیشوا پیر جی عبداللطیف رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھوں میں تھی۔ ابھی وہ اس محنت کا ثمرہ دیکھنے نہ پائے تھے کہ دار خلد کو پہنچ گئے۔ مارشل لاء سے ۲ روز قبل ۳ جولائی کو ان کا انتقال ہوا۔

صوبائی اسمبلی کے امیدوار چوہدری منیر اظہر

تحریک چیچہ وطنی [illegible] سوادت کا کردار [illegible] قابل تعریف ہے۔ منیر اظہر ایک غریب دوست اور غریب پرور انسان ہے۔ [illegible] سے بھی حقیقت ہی میں متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ انہوں نے علاقہ بھر کے گاؤں اور مزدوروں کی بہبود اور تحریک کے لئے [illegible] کام کیا۔ چوہدری منیر [illegible]

میں وکالت کا کام کرتے ہیں۔ دوران تحریک جب انہوں نے گرفتاری سے گریز کیا تو ان سرزمین کسی کام سے گریز نہیں کیا۔ [illegible] کے لئے

ترکش راہ کرتے [illegible] صوبائی اسمبلی کے امیدوار ہیں۔ جو اپنے حلقہ میں بے حد مقبول ہیں۔

- چوہدری محمد نواز قومی اسمبلی کے امیدوار ہیں۔ آپ ذاتی طور پر انتہائی شریف ہیں۔ گرفتاری دینے کے باوجود ابھی تک ان کی خاطر خواہ مقبولیت سامنے [illegible]
- انجمن [illegible] چیچہ وطنی [illegible] حاجی مختار صاحب۔ چوہدری ارشاد احمد صاحب [illegible] ولی محمد نے تحریک میں نمایاں کام کیا۔

علاوہ ازیں چوہدری [illegible] چوہدری عبد اللطیف، حافظ عبد الحق [illegible] صاحب معززین شہر میں حاجی محمد حسین باجوہ چوہدری ارشاد چیمہ، حاجی [illegible] صاحب۔ محترم شیخ [illegible] صاحب۔ چوہدری [illegible] رانا محفوظ صاحب قابل ذکر ہیں۔

قومی اتحاد شہر [illegible] کے کارکنوں میں [illegible] جناب عباس [illegible] اسلام [illegible] تسنیم صدیق صفدر چوہدری حبیب [illegible] [illegible] متبول گوہر [illegible] چیمہ محمد سعید، محمد [illegible] احسان احمد، محمد افضل [illegible] شاہ اور خالد محمود قابل ذکر ہیں۔

رپورٹ نگار نے ناموں کی تعداد کھنے میں جس فراخدلی کا ثبوت دیا امید ہے اس سے [illegible] کارکنوں نے کام کیا ہوگا۔

- چوہدری سردار [illegible] جو آزاد امیدوار تھے اور بعد میں قومی اتحاد میں شامل ہو گئے تھے انہوں نے بھی تحریک کے لئے نمایاں کام کیا۔
- [illegible] چوہدری عبد [illegible] صاحب، مولانا عبد [illegible] مولانا محمد احمد نے نمایاں کام کیا
- طلباء میں جمعیت طلباء اسلام [illegible] پر رہی۔ ان کے ساتھ اسلامی جمعیت طلباء اور انجمن طلباء اسلام نے بھی اچھا کردار ادا کیا۔

ضلع بہاولنگر ــــ (کرفیو زدہ علاقہ)

سلمان شہید کے خون سے بہاولنگر کا نام تاریخ کے صفحات پر درخشاں رہے گا

- ۱۴ مارچ سے ۳ جون تک بلا ناغہ تحریک جاری رہی اور کئی کئی دفعہ ایک ایک روز میں دو تین جلوس بھی نکلتے رہے۔
- یہاں ۵ مرتبہ عورتوں کا جلوس نکلا۔
- بہاولنگر شہر میں جلوسوں کی کیفیت ملتان کے مشابہ تھی جوش و خروش ولولہ، جذبہ، تب و تاب، حرارت اور ایمان [illegible] لوگوں کے جگر [illegible] عشق رسول کے محور تھے۔ رپورٹ نگار کے مطابق آخری دنوں میں یہاں مسلح ہو کر جلوس نکلتے تھے

جلوسوں میں سٹین گنیں لہرائی جاتیں اور ہوائی فائرنگ سے سلمان شہید کے خون کا رسم سر و کیا جا[illegible]

- ——— بہاولنگر میں روزانہ دس ہزار افراد سڑکوں پر نکل کر جلوس نکالتے، تقاریر کرتے اور نعرے لگاتے۔
- ——— یہاں مرکزی کونسل کے ہر حکم پر ہڑتال کی گئی علاوہ ازیں دو روز مسلسل احتجاجی ہڑتال بھی ہوئی عام طور پر روزانہ ۴ بجے پورا شہر کاروبار معطل کرکے جلوسوں میں شریک ہوتا تھا۔
- ——— بہاولنگر میں تحریک کا اوّل کردار پیش کرنے والے مولانا محمد شریف جمیعۃ علماء اسلام (امیدوار صوبائی اسمبلی)، حاجی سیف صاحب مرزا شاہ اللہ (مسلم لیگ)، مولانا اللہ یار اشرفی (جمیعۃ علماء پاکستان)، اور مولانا محمد شریف کا نام قابل ذکر ہے۔
- ——— وکلاء میں اصغر حسین زیدی اور جناب سعید احمد بودلہ (تحریک استقلال)، فضل سعید ایڈووکیٹ (جمیعۃ علماء اسلام)، رانا اکرام اللہ (مسلم لیگ)، اور جناب عبدالخالق (جماعت اسلامی) تحریک میں نمایاں کردار پیش کیا۔
- ——— پاکستان میں بہاولنگر واحد ضلعی صدر مقام ہے جہاں تحریک کے دوران خواتین کا ایک عظیم الشان جلوس نکالا گیا اس کی قیادت مولانا محمد شریف وٹو (امیدوار صوبائی اسمبلی)، مولانا سید سردار علی شاہ (جمیعۃ علماء پاکستان)، مولانا محمد یوسف اور مولانا نیاز محمد نے کی۔
- ——— رپورٹ نگار کے مطابق علماء کے پانچ، وکلاء کے تین اور طلبہ کے چار جلوس بہاولنگر میں نکلے۔
- ——— طلباء میں خالد محمود وٹو (جمیعۃ طلباء اسلام) انتہائی قابل تعریف کام کیا۔

مسٹر بھٹو کی حکومت کے خاتمہ کیلئے چلہ

رپورٹ نگار کا کہنا ہے کہ بہاولنگر کے ایک روحانی پیشوا حاجی غلام رسول ظفر ولی نے مسٹر بھٹو کی حکومت کے خاتمے کی نیت سے ایک چلہ شروع کیا۔ چلہ ابھی ختم نہ ہوا تھا کہ فوجی حکومت قائم ہوگئی۔ ———

- ——— لانگ مارچ میں بہاولنگر کے ۲۰ افراد مولانا محمد یوسف کی قیادت میں راولپنڈی پہنچے، ۱۵ افراد کے ایک دستہ کو ابتداً لالہ موسیٰ روکا گیا تاہم وہ منزل مقصود پر پہنچ گئے۔
- ——— ملک قاسم جن کا تعلق اس علاقہ سے ہے تحریک کے دوران ساہیوال جیل میں رہے جب آپ رہا ہوکر یہاں پہنچے تو ان کا ایک تاریخی استقبال کیا گیا۔
- ——— بہاولنگر قریباً ۱۰ مرتبہ لاٹھی چارج ہوا۔

پیپلز پارٹی کی فائرنگ سے ایک طالب علم شہید ہوگیا

۲۲ اپریل کے روز پیپلز پارٹی نے بہاولنگر میں مسلح ہوکر جلوس نکالا جلوس مین بازار سے باہر تحریک استقلال کے دفتر کے قریب پہنچا ہی تھا کہ جلوس میں شریک راجہ امتیاز، رفیق شاہ اور افضل وٹو نے گولی چلادی ——— ایک نوجوان سیکنڈ ایئر کے طالب علم اور راہ سنجیدہ انجمن کے صاحبزادے سلمان کی شہ رگ کٹ گئی۔

۱۸ سالہ سلمان تڑپ کر گرا چشم زدن میں وہ شہادت کی دہلیز پر قدم رکھ چکا تھا

CamScanner

اس موقع پر پیپلز پارٹی کے مذکورہ افراد کی فائرنگ سے سات افراد زخمی ہوئے۔

- ۲۳ اپریل کو ۳۰ ہزار افراد مسلمان کی نماز جنازہ ادا کی اس موقع پر شہادی کا رکن غیظ و غضب کا مجسمہ بنے ہوئے تھے۔ جیلکروں نے حلف اٹھا کر عہد کیا کہ بیت بلد مسلمان کے خون کا بدلہ لیا جائے گا۔ یہ بیج وس بجے کا موقع تھا ادھر ایک بجے ریڈیو پاکستان سے بہاولنگر میں کرفیو کا اعلان ہوگیا۔ دو روز کے بعد کرفیو ختم ہوا۔
- اسی طرح پیپلز پارٹی کے افراد نے ٹھیکیداروں کے مکان سے ایک بم پھینکا جس کے نتیجے ایک حکومتی ملازم اور رلوی سی آفس کے چپڑاسی عبدالحفیظ شہید ہوا۔

زخمی ہوئے

- شفیق احمد — (اسلامی جمعیت طلبہ)
- نشاط احمد (جمعیت طلباء اسلام) کے نام زخمیوں میں قابل ذکر ہے۔
- بہاولنگر شہر میں گرفتار شدگان کی کل تعداد ۳۰۰ سے زائد ہے۔

بہاولنگر کی اہم شخصیت مولانا محمد یوسف اُمیدوار صوبائی اسمبلی

ولادت ———— ۱۹۴۳ء

فراغت تعلیم ———— ۱۹۶۶ء مدرسہ اسلامیہ نیو ٹاؤن کراچی

مولانا محمد یوسف نے ۱۹۶۵ء میں پہلی مرتبہ آواز اٹھائی ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں موصوف بہاولنگر کی تحریک کے ہیرو کہلاتے تھے۔

- مولانا محمد یوسف لوگوں کے دلوں میں بستے ہیں آپ ایک متمول گھرانے کے چشم و چراغ ہیں موصوف کے پاس گھی کی ایک ایجنسی تھی جسے سیاسی انتقام کے باعث مسٹر بھٹو کی حکومت نے واپس لے لیا۔
- مولانا محمد یوسف نے ایک خوش مزاج، مہمان نوازی وجاہت با اثر، پروقار، صاحب متانت اور علم و فکر کی توانائیوں سے سرشار ہیں آپ نے تحریک نظام مصطفےٰ بہاولنگر میں حد درجہ نمایاں کام کیا۔ دو مرتبہ آپ گرفتار ہوئے چشتیاں آباد میں مولانا محمد یوسف نے ایک جلوس کی قیادت کے دوران پولیس کا بے پناہ تشدد برداشت کیا۔

ایک سپاہی کو
تھانیدار نے اس
کی حمایت کا رکن
ہونے کے باعث
عوام کے
نرغے سے نکال کر
کا بدلہ چکا لیا

یہاں مسلح پولیس
کو دوکان والی گلی
سے گزرتے اتحاد
کی اپیل پر بھرتی کر
اسلحہ سمیت واپس
پہنچا دیا گیا

۲۲ اپریل کو مولانا محمد یوسف گولیوں کے سامنے سینہ تان کر کھڑے ہو گئے

چشتیاں آباد

- عام طور پر یہاں روزانہ جلوس نکلتے رہے۔
- مرکزی کونسل کے ہر حکم پر ہڑتال ہوئی
- تحریک کے دوران جمعیۃ علماء اسلام اور جمعیۃ علماء پاکستان نے نمایاں حصہ لیا۔ عوامی طور پر یہاں تحریک حد درجہ پر سکون رہی۔
- مدرسہ صادقیہ عباسیہ کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد رفیق نے بھی تحریک میں یہاں اعلیٰ کردار پیش کیا۔
- طلباء و کلاء اور خواتین نے نہایت بے مثال جرأت کا مظاہرہ کیا۔
- طلباء میں جمعیۃ طلباء اسلام کے کارکنوں نے زیادہ حصہ لیا۔

چشتیاں ـــ ہارون آباد ـــ فورٹ عباس

ضلع بہاولنگر کے ان تینوں بڑے شہروں میں تحریک کا نمایاں کام ہوا، جلوسوں، ہڑتالوں اور گرفتاریوں تک یہاں کے لوگوں نے کوئی کسر باقی نہ چھوڑی ـــ انتہائی افسوس کی بات ہے کہ بار بار اطلاع اور سوالنامہ روانہ کرنے کے باوجود یہاں سے قومی اتحاد کے ذمہ دار افراد نے تاحال تحریر تحریک کی رپورٹ ارسال نہیں کی۔ اسی خاطر بہاولنگر کی رپورٹ تمام رپورٹوں سے آخر میں لکھی گئی۔ ممکن ہے آئندہ ایڈیشن تک یہ رپورٹیں موصول ہو سکیں۔

ڈونگہ بونگہ

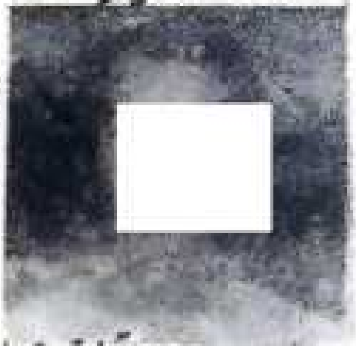

خان محمد شریف

- ـــ اس چھوٹے سے قصبے میں ۱۴ مارچ سے ۳۰ جون تک ایک روز کے وقفہ سے ہر دوسرے دن جلوس نکلتے تھے ۴ بجے بازار کا تمام کاروبار ختم ہو جاتا اور لوگ جلوسوں کی رونق دوبالا کرتے تھے۔
- ـــ یہاں کل ۱۸ ہڑتالیں ہوئیں۔
- ـــ ڈونگہ بونگہ کی تاریخ میں پہلی مرتبہ تحریک نظام مصطفےٰ کے موقع پر جلوس نکلے۔
- ـــ تحریک کی قیادت کرنے والوں میں مولانا خلیل اشرف (جمعیۃ علماء پاکستان)، خان محمد شریف صدر جمعیۃ علماء اسلام، حافظ غلام محمد حافظ محمد ابراہیم اور ملک شبیر احمد جانباز (سیکرٹری جنرل جمعیۃ علماء اسلام) کے نام قابل ذکر ہے۔
- رپورٹ نگار لکھتا ہے۔ اس قصبہ سے کل ۸۰ آدمی گرفتار ہوئے جن میں ۶۴ کا تعلق جمعیۃ علماء اسلام سے تھا جبکہ ۱۰ آدمی جمعیۃ علماء پاکستان سے متعلق تھے۔
- ـــ ڈونگہ میں دو مرتبہ پولیس نے لاٹھی چارج کیا جس میں جمعیۃ طلباء اسلام کے محمد طاہر غوری محمد اقبال لاثانی، محمد طیب (اسلامی جمعیۃ طلباء پاکستان) اور چوہدری طالب حسین کو چوٹیں آئیں۔
- ـــ رپورٹ موصولہ کے مطابق یہاں مسلم لیگ کے سربراہ نے قطعی طور پر تحریک کا ساتھ نہیں دیا علاوہ ازیں جمعیۃ علماء اسلام کے اندر ان کے بے سولانا محمود الحسن کی وجہ سے ڈونگہ کی تحریک کو حد درجہ نقصان پہنچا
- ـــ طلباء میں جمعیۃ طلباء اسلام اور انجمن طلباء اسلام کے جیالے کارکنوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔
- ـــ قومی اتحاد کے قومی اور صوبائی کے امیدواروں محمد خالد لائیکا اور محمد امین کاکو کا ساتھ قطعی نہیں دیا
- ـــ ملک شبیر احمد جانباز سب سے پہلے یہاں سے گرفتار ہوئے موصوف ۷ مارچ کو ساہیوال سے گرفتار ہوئے جبکہ ۱۴ مارچ کو یہاں اتحادی تحریک کے حق میں گرفتاری پیش کی۔
- ـــ تالابوں اور پانی کے پرانے گڑھوں میں گھرے ہوئے ڈونگہ، ایسے چھوٹے سے قصبہ میں تحریک کا یہ کام انتہائی قابل تعریف ہے۔

ڈونگہ کی اہم شخصیت خان محمد شریف خاں صدر قومی اتحاد ڈونگہ بونگہ

ولادت ـــــــــــــــ ۱۹۳۷ء

خان شریف کی کوششوں سے ڈونگہ کی تحریک نے نشوونما پائی آپ ایک معروف ترین کاروباری گھرانے کے فرد ہونے کے باوجود تحریک نظام مصطفےٰ کے اشورے تحریک لگاؤ رکھتے ہیں، موصوف پورے علاقہ کی بااثر اور قابل قدر شخصیت ہیں آپ پولیس نے چھاپہ مار کر گرفتار کیا۔ قومی اتحاد ڈونگہ کی رو سے خان شریف بیچتہ چام ہڑتال کے موقعہ پر راؤ سکندر ایم پی اے پیپلز پارٹی کی تمام سکیموں کو ٹھکراتے ہوئے ہڑتال کو حد درجہ کامیاب بنایا اس تحریک میں موصوف دو مرتبہ جیل گئے۔

فقیر والی

● —— ۱۴ مارچ سے ۲۰ مارچ تک اہالیان فقیر والی ہارون آباد کو گرفتاریاں پیش کرتے رہے ۔ ۲۰ مارچ سے یہاں تحریک کا آغاز ہوا اور ۳۰ جون تک تحریک زور شور کے ساتھ جاری رہی ۔

تحریک کے دوران فقیر والی میں ۱۵ روز تک ریل گاڑیوں پر قومی اتحاد کے کارکنوں کا قبضہ رہا

یہاں محصول چونگی ، بجلی اور پانی کے بل اور تمام حکومتی واجبات کی ادائیگی روک دی گئی

● —— ہارون آباد سے لیکر فقیر والی تک نوجوان ریل گاڑی کے انجنوں پر اتحادی پرچم روزانہ لہراتے جاتے تھے اتحادی رضاکار اپنی مرضی سے گاڑی جہاں چاہتے رکوا دیتے ۔

● —— رپورٹ نگار کے مطابق فقیر والی میں ۹ جماعتوں کی بجائے صرف تین جماعتوں کا باقاعدہ وجود ہے ۔ یعنی جمعیۃ علماء پاکستان اور مسلم لیگ اور جمعیۃ علماء اسلام ۔ آخرالذکر جماعت اس پورے علاقہ کی مضبوط اور فعال جماعت ہے ۔ اس جماعت کے ہزاروں کارکن اس علاقہ سے متعلق ہیں تحریک کے دوران یہاں سے ۹۲ آدمی گرفتار ہوئے ان میں ۳۵ کا تعلق اس جماعت سے تھا باقی جمعیۃ علماء پاکستان ، جماعت اسلامی ، مسلم لیگ ، اور تحریک استقلال کے افراد تھے ۔

● —— فقیر والی میں تحریک کی قیادت درج ذیل افراد کے ہاتھوں میں رہی ۔ مولانا محمد قاسم (جمعیۃ علماء اسلام) مولانا سید لطیف الحسن شاہ تنویر ، مولانا محمد (جمعیۃ علماء پاکستان ، ڈاکٹر شاہ دین (جماعت اسلامی) مولانا محمد اسلم شاکر (جمعیۃ علماء اسلام) ، خان محمد یار گھوکا چوہدری بشیر احمد اور ڈاکٹر غلام حیدر (مسلم لیگ) چوہدری عبدالمجید میاں محمد امین (تحریک استقلال) ، حافظ غلام علی (جمعیۃ علماء اسلام) علاوہ ازیں جناب سکندر خان نیازی نے اتحاد فورس کو منظم کرکے اتحاد کے جلوسوں کو کامیاب بنایا ۔ ان کی کوششوں سے پیپلز پارٹی یہاں ایک جلوس بھی نہ نکال سکی ۔

● —— سیاسی جماعتوں نے علاوہ انجمن پنے داران اور انجمن آڑھتیاں نے تحریک میں نمایاں کردار پیش کیا ۔

● —— طلباء میں ہائی سکول کے جمعیۃ طلباء اسلام اور اسلامی جمعیت طلبہ کے کارکنوں نے نمایاں کردار ادا کیا ۔

ملک کی مشہور درسگاہ مدرسہ قاسم العلوم — فقیر والی

اس درسگاہ نے تحریک میں قابل تعریف کام سرانجام دیا

ماہنامہ کے تجزیہ کے مطابق ضلع بہاولنگر بلکہ پنجاب بھر کی اس معروف علمی درسگاہ کے طلباء اور اساتذہ نے تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ۔ یہ مدرسہ تقسیم ملک سے پہلے سے ملک و قوم کی خدمت سرانجام دے رہا ہے —— اس درسگاہ نے ہر دور میں ظلم و بربریت کے خلاف آواز اٹھائی ۔ مولانا فضل محمد اور مولانا محمد قاسم نے اس دارالعلوم کے طلباء کی تعمیر و ترقی میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی ۔

ضلع وہاڑی

بورے والہ

ضلع وہاڑی میں تحریک کا سب سے بڑا مرکز بورے والا میں رہا۔

- ــــ ۱۴ مارچ سے لیکر ۳ جون تک متواتر جلوس نکلتے رہے۔
- ــــ مرکزی کونسل کے ہر فیصلے کے علاوہ مقامی طور پر بھی تین ہڑتالیں ہوئیں۔
- ــــ جلوسوں کی قیادت ۱۴ مارچ سے لیکر ۲۵ مارچ مولانا عبدالرحیم نعمانی (جمعیتہ علماء اسلام) مولانا شبیر احمد ہاشمی (جمعیتہ علماء پاکستان) اور ڈاکٹر محمد حفیظ کھوکھر (مسلم لیگ) کے ہاتھ میں رہی۔
- ــــ ۲۶ مارچ سے لیکر ۲۶ اپریل تک مولانا حافظ محمد طیب تھانوی دواخانہ (جمعیتہ علماء اسلام) سید مسعود شاہ (جماعت اسلامی) نے جلوسوں کی قیادت کی۔
- ــــ ۲۷ اپریل سے ۳ جون تک چوہدری ظفر علی قاری محمود (جمعیتہ علماء اسلام) سردار شاہ احمد ڈوگر (جمعیتہ علماء پاکستان) اور مولانا حافظ عبدالرحیم نعمانی (جمعیتہ علماء اسلام) کی قیادت میں جلوس نکلتے رہتے۔
- ــــ بورے والا میں نمایاں طور پر تحریک نظام مصطفےٰ میں شامل ہونے والی جماعتوں میں مسلم لیگ، جمعیتہ علماء اسلام، تحریک استقلال، جمعیتہ علماء پاکستان اور جمہوری پارٹی کا نام سرفہرست ہے۔
- ــــ بورے والا میں گرفتار شدگان کی کل تعداد ۱۷۵ ہے۔
- ــــ یہاں ایک طالب علم افتخار احمد شہید ہوئے۔

افتخار شہید کا نام بورے والہ کی تاریخ میں درخشاں رہے گا۔

- ــــ ۱۹ اپریل کو افتخار کے جسم میں گولی پیوست ہوئی۔
- ــــ اس کی لاش کو گھسیٹا گیا۔ تھانے لے جا کر اس کے بوڑھے باپ کو بیٹے کی لاش کے سامنے بے دردی سے پیٹا گیا۔ بالآخر رات کے اندھیرے میں صرف چار آدمیوں کے ہمراہ افتخار کو اسکے آبائی گاؤں میں پولیس کی حفاظت میں دفن کیا گیا۔
- ــــ افتخار ــــ ہماری ملت کا افتخار تھا وہ علم و ہنر سے آراستہ اور مستقبل کا سچا وارث تھا اس کی خوب صورت جوانی پہ ہر انسان رشک کرتا تھا۔
- ــــ وہ صرف نظام مصطفےٰ کے لئے طرح کا نذرانہ پیش کر کے ہمیشہ کی نیند سو گیا۔
- ــــ اس کی روح آنے والی نسلوں کو انصاف سے مزین حکومت کے قیام کے لئے پکارتی رہے گی۔
- ــــ بورے والا کے بوڑھوں، جوانوں اور ماؤں کو اس کی شہادت سے نیا ولولہ ملا ہے۔ اس کی شہادت ہر ایک

فخر ضرور ہے عزت ضرور ہے عظمت ضرور ہے مگر جس شخص کے لئے وہ حسین چہرہ موت کے ساکت سمندر میں اُترا اس کی تکمیل ضروری ہے۔

؎ پھول تو کھل کر بہار جانفزا دکھلا گئے
حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

- افتخار شہید اسلامیہ کالج لاہور میں ایم اے کا طالب علم تھا۔ رپورٹ نگار کے مطابق اس کا تعلق انجمن طلباء اسلام سے تھا۔

۱۷ اپریل کے اس ہنگامے میں مدرسہ عربیہ اسلامیہ کے ایک طالب علم حافظ عبدالعزیز شدید زخمی ہوئے ابھی تک تین دفعہ ان کا آپریشن ہو چکا ہے مگر ابھی تک وہ صحیح طور پر صحت یاب نہیں ہوئے۔

- بورے والا کے قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے اُمیدواران جناب قربان علی چوہان (تحریک استقلال) اور سید نسیم حیدری شاہ (مسلم لیگ) کا کردار نہایت قابل تعریف رہا۔ اوّل الذکر طویل عرصہ تک ڈی پی آر کے تحت نظر بند رہے۔

تحریک کے دوران بورے والا میں اتحاد کے کارکنوں پر ہر دن قیامت برپا رہی۔ مولانا شبیر احمد ہاشمی، مولانا محمد طیب، مولانا عبدالرحیم نعمانی، سید مرغوب شاہ، چوہدری محمد اسلم، جناب نثار وقار، سید مسعود شاہ، اور خان بہادر خاص طور پر نشانۂ ستم رہے۔

مدرسہ عربیہ اسلامیہ اور غلہ منڈی کی جامع مسجد تحریک کا مرکز رہے۔ بورے والا میں علماء، طلبا اور عورتوں کے متعدد جلوس نکلے۔

- پنجاب کے ایک وزیر قمر الزماں ککّھ کی بورے والا آمد پر ۱۲ مئی کو گیارہ بجے دن ہی کو احتجاجی طور پر سارا شہر بند ہو گیا اس موقع پر لوگوں کا جوش و خروش قابل دید تھا۔
- بورے والا کے مضافات میں قصبہ گگو بھی تحریک سے خالی نہ رہا یہاں بھی متعدد جلوس نکلے۔ گگو میں پیر ذوالفقار علی (مسلم لیگ) میاں ابراہیم، اور جناب عبدالکریم صاحب (جمعیۃ علماء اسلام) نے نمایاں کام کیا۔

تحصیل میلسی

یکم مارچ کو ایک شخص مصطفےٰ شہید میلسی میں پیپلز پارٹی کے ظلم کا نشانہ بنا۔ میلسی موضع فتح پور کے اس شخص کی شہادت سے یہاں تحریک کا آغاز ابتدائے مارچ ہی سے ہو گیا تھا

- میلسی میں باقاعدہ طور پر جلوس ۲۰ اپریل کو شروع ہوئے، اور تین جون تک یہی سلسلہ رہا۔
- قومی اتحاد کی مرکزی کونسل کے احکام کے علاوہ بھی یہاں دو ہڑتالیں ہوئیں۔
- میلسی میں جلوسوں کی قیادت قومی اتحاد اور جمعیۃ علماء اسلام تحصیل کے صدر حاجی خادم حسین کے ہاتھ میں رہی۔
- میلسی میں کل ۵۰ آدمی گرفتار ہوئے ان میں اکثریت جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں کی تھی۔
- جمعیۃ علماء پاکستان کے مولوی محمد صدیق جماعت اسلامی کے جمشید علی اور خالد حیات اور جمعیۃ علماء اسلام کے مولوی احمد یار کا کردار نہایت ہی اچھا رہا۔ وکلاء میں فدا حسین مترو (تحریک استقلال) اور جناب عبدالسلام ایڈووکیٹ نمایاں رہے۔

بوہتیہ جام ہڑتال

کے موقع پر میلسی کے اتحادی کارکنوں نے اسٹیشن پر ایک انجن کو گاڑی سے جدا کر کے دُور لے جا کر کھڑا کر دیا۔ رات کے بارہ بجے کارکنوں کی حفاظت سے یہ انجن نکالا گیا۔ بعد ازاں یہاں سے گاڑی روانہ ہوئی۔

- تحصیل میلسی کے مضافات میں ایک بڑے قصبہ ٹبہ سلطان پور میں ہفتہ وار جلوس نکلتے تھے۔ اس قصبہ نے تحریک میں بہت زیادہ حصہ لیا، احتجاجی ہڑتالوں اور جلسے جلوسوں میں اس قصبہ کا کردار ناقابل فراموش ہے۔ ٹبہ سلطان پور میں تحریک کا تمام تر سہرا

مولانا فضل خالق (جمعیت علماء اسلام) کے سرہے علاوہ ازیں ملاں شفیع (جماعت اسلامی) اور مولانا شاہ محمد (جمعیت علماء پاکستان) نے بھی تحریک میں بڑھ چڑھ کر کام کیا۔

تحصیل وہاڑی

۔ وہاڑی شہر میں تحریک بڑے زور شور کے ساتھ چلتی رہی۔

- یہاں قومی اتحاد کے ہر حکم پر ہڑتال کی گئی۔
- جلوسوں کی قیادت میں خاص طور حاجی محمد طفیل (جمعیت علماء پاکستان وامیدوار قومی اسمبلی) ، ڈاکٹر عبدالرشید امیدوار صوبائی اسمبلی جماعت اسلامی) مولانا عبدالستار خطیب باغ والی مسجد (جمعیت علماء اسلام) کا نام قابل ذکر ہے۔
- ۱۴ مارچ سے لیکر ۳ جون تک یہاں جلوس نکلتے رہے۔
- ایک دو دفعہ وہاڑی میں ہلکا سا لاٹھی چارج ہوا۔
- ۱۰۰ کے قریب افراد گرفتار ہوئے۔
- تحصیل وہاڑی میں محنت اور جانفشانی کے ساتھ کام کرنے والوں میں حافظ شبیر احمد (جمعیت علماء اسلام) ، اقبال قریشی (جماعت اسلامی) سیکرٹری جنرل قومی اتحاد ضلع وہاڑی واشرف رضا (تحریک استقلال) کے نام قابل ذکر ہیں؛

وہاڑی شہر میں قومی اتحاد کے کارکنوں کا مرکز ہے۔ یہاں کے جلسے اور جلوسوں میں خاص جوش دیکھنے میں آیا تقریباً ۳ ہزار افراد روزانہ جلوس میں شریک ہوتے تھے خود راقم نے ۴ جون کو وہاڑی پہنچ کر تحریک کا جائزہ لیا تو یہاں کا کام اپنی توقع سے بڑھ کر پایا۔

ضلع وہاڑی کے جن قصبوں میں جہاں جہاں تحریک نظام مصطفےٰ کی کچھ رمق باقی رہی ان میں حقہ جیم اور کہروڑ کا نام شامل ہے۔

ضلع رحیم یار خاں

خان پور کے شہداء نے رحیم یار خاں کے پورے ضلع کا نام روشن کر دیا

- رحیم یار خاں میں ۱۴ مارچ کو تحریک نظام مصطفےٰ کا آغاز ہوا اور آخری دم تک تحریک جاری رہی۔ رپورٹ نگار کے مطابق یہاں ایک ایک دن میں چھ چھ جلوس بھی نکلے۔

علاوہ ازیں کسانوں ، مزدوروں ، تاجروں ، وکیلوں ، خواتین اور بچوں نے علیحدہ علیحدہ جلوس بھی نکالے۔

- رحیم یار خاں میں رضاکارانہ طور پر ۳۴۸ افراد نے گرفتاریاں پیش کیں جب کہ گھروں سے گرفتار کئے جانے والوں کی تعداد ۶۵ ہے۔
- پنجاب کے اس آخری ضلع کے صدر مقام میں تحریک کی قیادت قومی اسمبلی کے امیدوار مخدوم نور محمد ہاشمی (جمعیۃ علماء پاکستان) صوبائی

اسمبلی کے امیدوار میاں عبد الخالق (جماعت اسلامی) قومی اتحاد کے ضلعی سربراہ مولانا غلام ربانی (جمعیۃ علماء اسلام) سیکرٹری جنرل مولانا عبد الرشید لدھیانوی (جمعیۃ علماء اسلام) قاری حماد اللہ (جمعیۃ علماء اسلام) سردار سمیع اللہ، راجہ گل محمد، چوہدری ہارون الرشید (جماعت اسلامی) اور چوہدری نصر اللہ ایڈووکیٹ کے ہاتھوں میں رہا۔

- قومی اتحاد کی مرکزی کونسل کے ہر فیصلہ پر ہڑتال کی گئی، پہیہ جام ہڑتال تاریخی نوعیت کی تھی۔ اس کے علاوہ بھی پانچ روز تک احتجاج کے طور پر شہر بند رہا۔
- تحریک کے دوران روزانہ شام پانچ بجے پورا شہر بند ہو جاتا اور تمام لوگ جلوس میں شریک ہوتے تھے۔
- رپورٹ نگار کا کہنا ہے کہ قائدین اور کارکنان کے اعتبار سے ترتیبی طور پر جمعیت علماء اسلام اور جماعت اسلامی نے سب سے زیادہ گرفتاریاں اور قربانیاں پیش کیں۔
- وکلاء میں ملک منظور احمد ایڈووکیٹ، ممتاز مصطفیٰ، چوہدری نصر اللہ، چوہدری ضیاء اللہ، راجہ احمد یار، خلیفہ عبد الرحمٰن، محمد اقبال کیانی، چوہدری محمد صادق، سردار محمد حسین، چوہدری غلام قادر چیمہ، میاں عبد السمیع، میاں عبد البصیر، جناب حفیظ الرحمٰن، مسٹر محمد حسین اور جمشید الرحمٰن کا نام قابل ذکر ہے ان لوگوں نے اتحادی کارکنوں کے جلوسوں کی قیادت کی اور ہر موقع پر تحریک میں پیش پیش رہے۔
- انتظامیہ کے تعاون کے باوجود یہاں پیپلز پارٹی کوئی پرچم نہیں لگا سکی نہ ہی یہاں پی۔پی کا کوئی جلسہ ہوا۔ اور نہ کوئی جلوس نکلا۔

رحیم یار خاں کی اہم شخصیت

مولانا غلام ربانی ــــ جمعیۃ علماء اسلام

حق گوئی اس بزرگ کی فطرت ہے۔ استقلال اس کا اوڑھنا بچھونا ہے۔ خوش اخلاقی طرۂ امتیاز ہے۔ مہمان نوازی اس کی طبیعت ہے۔ بیسیوں دفعہ مولانا غلام ربانی جیل گئے۔ نقاہت کے باوجود ان کے پائے استقلال میں کوئی جنبش نہیں آئی۔

رحیم یار خاں کے عوام آپ کے لئے آنکھیں بچھاتے ہیں۔ موصوف جمیعتہ علماء اسلام کے مرکزی رہنما ہیں۔ آپ نے ہر دور میں باطل کے خلاف جنگ لڑی۔ آپ کا علاقہ کمیل پور ہے طویل عرصے اس جگہ تبلیغ دین کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ ان کے یہاں کسی چودھری اور نواب کو کوئی مجال نہیں۔ وُہ صیحح معنوں میں وراثت نبوت کے حامل عالم دین ہیں۔ انہیں کسی سے کوئی سروکار نہیں۔ وُہ ہر قدم پر دین اسلام کو بلند دیکھنا چاہتے ہیں۔ آپ کے جواں سال صاحبزادے عبد الرؤف ربانی نے کمیل پور میں تحریک میں سب سے اعلیٰ کردار ادا کیا۔ حالیہ تحریک میں موصوف نے نہایت قابل تعریف نقوش چھوڑے۔

ضلع رحیم یار خاں کے عوام کے دلوں کی دھڑکن

مخدوم نور محمد ہاشمی اُمیدوار قومی اسمبلی

ولایت و ریاضت کے گوہر تابدار مخدوم حمید الدین کے خاندان کے چشم و چراغ مخدوم نور محمد ہاشمی ایک اعلیٰ فہم و فراست کے مالک ہیں۔

آپ جیسا اخلاق عام لوگوں میں مفقود ہے۔ غریب پروری مخدوم صاحب کی عادت ثانیہ ہے۔ ۱۹۷۰ء کے الیکشن میں وہ اپنی ذاتی مقبولیت کی بنیاد پر کامیاب ہوگئے آپ پورے ضلع کے جس قریے میں جائیں وہ مخدوم نور محمد کی تعریف کا پل باندھے گا۔ ان کی پکی زبان، خوش خلقی، بلند کردار پورے علاقہ میں ضرب المثل بن چکی ہے۔

مخدوم نور محمد سنہ ۱۹۲۳ء میں پیدا ہوئے آپ نے ابتدائی تعلیم گھر ہی میں حاصل کی۔ بچپن ہی سے آپ اعلیٰ اخلاق سے مزین ہیں۔ ایسے لوگوں کو منتخب کرنا خود اپنی قوم کے لئے باعث فخر ہے۔ اصول پسند طبیعت کے اس پر وقار شخص سے جب راقم کی پہلی ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھے دل ہی دل میں لے لیا۔ میں ان کے ساتھ چلا تو یقین جانیے سارا شہر مخدوم کی تصویر بن کر ساتھ چلنے لگا۔ آپ کی شرافت اور غریب دوستی نے لوگوں کے دلوں میں سکونت اختیار کرلی ہے۔ مخدوم صاحب اسلام دوست اور صوم و صلوٰۃ کے پابند ہیں۔ خوش مزاج مخدوم اپنی شخصیت میں ایک انجمن ہے ان کا مطالعہ حیرت انگیز اور نظر وسیع ہے۔ آپ ملکی اور سماجی معاملات میں خاصی دلچسپی رکھتے ہیں۔ آپ نے اسمبلی کے اندر معاشی اصلاحات پر تنقیدی نوٹ لکھے۔ اس مرتبہ موصوف جمعیۃ علماء پاکستان کے ٹکٹ پر الیکشن میں حصہ لے رہے ہیں۔ اہالیان رحیم یار خان کو مخدوم نور محمد کی بھاری شخصیت پر فخر کرنا چاہئے۔

تحصیل صادق آباد

• صادق آباد میں اپریل کے پہلے عشرے میں تحریک کا آغاز ہوا قومی اتحاد کے تمام عہدیداروں پر ایک عرصہ تک سکتہ طاری رہا انہوں نے کئی مرتبہ جلسوں کا پروگرام بنا کر ملتوی کیا۔ مخدوم زادہ حسن محمود جو یہاں سے صوبائی اسمبلی کے اُمیدوار رہے، کا کردار انتہائی قابل افسوس ہے۔ تحریک مارچ کا پورا مہینہ گزرنے کے کئی روز بعد تک تحریک کے التوا کی تمام تر ذمہ داری مخدوم صاحب موصوف پر تھی بالآخر صادق آباد کے کالجوں اور سکولوں کے طلبا، تمام پابندیوں کو توڑ کر میدان عمل میں کود گئے۔

جمعیۃ طلباء اسلام اور اسلامی جمعیۃ طلباء پر مشتمل سٹوڈنٹس ایکشن کمیٹی نے ۹ را پریل کو تحریک کا پہلا جلوس نکالا۔ دوسرے روز تمام شہر ہمراہ ہوگیا۔ عین اختتام کے وقت پولیس نے لاٹھی چارج اور آنسو گیس کے بعد فائرنگ شروع کردی۔ مشتعل ہجوم نے ایک سینما اور راشن گودام کو آگ لگادی

• بعد ازاں صادق آباد میں مرکزی فیصلہ کے مطابق ہڑتال ہوتی ایک ہڑتال ۱۳ را پریل کو ہوئی جس کا مقصد چوہدری محمد سرور پر پولیس تشدد کے خلاف احتجاج کیا۔

• سٹوڈنٹس ایکشن کمیٹی صادق آباد نے ۲۲ ر اپریل کی پہیہ جام ہڑتال میں انتہائی جرأت کا مظاہرہ کیا۔ اس سلسلہ میں طلباء نے مین ریلوے لائن ایک فرلانگ تک اکھاڑ دی لائن کے گارڈر دو فرلانگ دور ایک نہر میں ڈال دیئے گئے۔ اس طرح کراچی سے پشاور کی طرف یا پشاور سے کراچی تک جانے والی کوئی ٹرین ۲۲ را پریل کو رات بارہ بجے تک صادق آباد سے گذر نہ سکی۔

• تحریک نظام مصطفےٰ صادق آباد کی ابتداء طلباء نے کی۔ اس موقعہ پر میاں محمد نسیم، رانا انوار الحق بارٹی ضیاء الحسن علی کا نام نمایاں ہے۔

• ۳۰ را پریل کے لانگ مارچ میں صادق آباد سے قومی اتحاد کے ۵۰۰ اور سٹوڈنٹس ایکشن کمیٹی کے ۳۰ طلباء راولپنڈی گئے ان میں اکثر افراد مختلف مقامات پر گرفتار ہوئے۔

- ــــــ تحریک نظام مصطفےٰ صادق آباد میں قومی اتحاد کے جو کارکن نمایاں رہے ان کا نام ملاحظہ ہو۔
مولانا عبدالکریم (جمعیتہ علماء پاکستان، صدر قومی اتحاد، چوہدری محمد سرور (خاکسار تحریک، سید منظور شبیر (جمعیتہ علماء، نائب صدر۔ جناب ملک اصغر (مسلم لیگ، جنرل سیکرٹری قومی اتحاد، حاجی منیر احمد صدر انجمن تاجران، میاں حمید، کل صدر سٹوڈنٹس ایکشن کمیٹی محسن مصطفےٰ باجوہ، تنویر سلیم، عبدالعزیز فاروق احمد، عباس احمد، محمد اقبال۔
- ــــــ یہاں کی گرفتار شدگان کی تعداد کل ۸ ہے جن میں ۲ خاکسار تحریک ایک مسلم لیگ اور چار سٹوڈنٹس ایکشن کمیٹی کے رکن تھے۔

خان پور

شہدائے خانپور نے اپنے خون سے نظام مصطفےٰ کی تاریخ رقم کر دی

- ــــــ یہاں ۴ / مارچ سے تحریک کا آغاز ہوا۔
- ــــــ قومی اتحاد کی مرکزی کونسل کے ہر حکم پر ہڑتال ہوتی۔
- ــــــ تحریک نظام مصطفےٰ خان پور میں جمعیتہ علماء اسلام جماعت اسلامی اور جمعیتہ علماء پاکستان نے نمایاں کام کیا۔
- ــــــ مولانا عبدالعبود، مولانا عبدالشکور دین پوری، عبدالماجد آزاد، مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی اور حاجی مطیع الرحمٰن صاحب نے حد درجہ ہمت جانفشانی اور محنت سے تحریک کو نشوونما بخشی۔ انہوں نے دن رات ایک کر کے جلوسوں کو کامیاب بنایا۔
- ــــــ تحریک کا اصل مرکز مدرسہ مخزن العلوم رہا یہاں سے جلوسوں کا آغاز ہوتا تھا اسی مدرسہ کے متصل ایف ایس ایف نے وحشیانہ فائرنگ کر کے ۷ نوجوانوں کو شہید کیا۔

خون آشام واقعہ

ــــــ واقعات کے مطابق   کے روز پروگرام کے مطابق جلوس کا آغاز ہونے والا تھا۔ دفعتہً سکیورٹی فورس کے غول کے غول مسلح ہو کر مدرسہ مذکور کے عقب اور متصل کھڑے ہو گئے جونہی نوجوان آگے بڑھے گولیوں کی تڑتڑاہٹ سے فضا کا سینہ پھٹ گیا۔

شہدائے خانپور

ــــــ اس موقعہ پر درج ذیل افراد شہید ہوئے۔

بی بی سی نے خان پور کے شہداء کی تعداد ۹ بتائی جو مصدقہ رپورٹ کے یکسر خلاف ہے

- ــــــ غیر مصدقہ رپورٹ کے مطابق خان پور میں ۴۰ افراد زخمی ہوئے۔
- ــــــ گرفتار شدگان کی تعداد ۲۰۰ کے قریب ہے۔

CamScanner

علاقہ خانپور کی اہم شخصیت

حافظ الحدیث مولانا محمد عبد اللہ درخواستی امیر جمعیتہ علماء اسلام پاکستان

مولانا درخواستی ملک بھر کی معروف علمی شخصیت ہیں ۔ ۵۰ ہزار احادیث کے حافظ حضرۃ درخواستی نے تحریک نظام مصطفے میں ایبٹ آباد سے لیکر پنجاب بھر اور پھر کراچی تک کا دورہ کیا آپ شہداء کے گھروں میں گئے ۔ مختلف مقامات پر جلوسوں کی قیادت فرمائی ۔ سینکڑوں جلسوں سے خطاب کیا ۔ مولانا موصوف کے ہزاروں مرید اپنے مرشد کی ہدایات کے مطابق ملک کے کونے کونے سے تحریک کا غازہ نمودار کرتے رہے ۔
آپ کی علمی اصلاحی اور روحانی مجالس میں خاص قسم کی رقت کا سماں ہوتا ہے اس تحریک میں خان پور میں آپ کو حدیث کا درس دیتے ہوئے

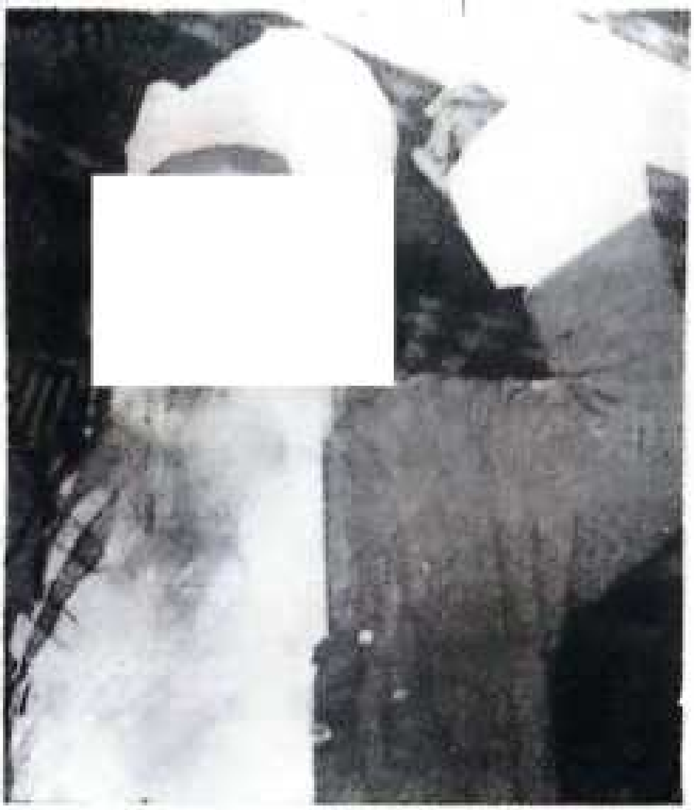

گرفتار کیا گیا ۔ تین روز کے بعد مسٹر بھٹو کے حکم پر ان کی رہائی عمل میں آئی ۔ ان دنوں حکومت اور اپوزیشن کے مذاکرات کا آغاز ہوا تھا ۔

- خان پور سے ۵ میل کے فاصلہ پر خانقاہ اور دین پور کے شیخ طریقت میاں عبد الہادی دین پوری کے ہزاروں عقیدت مندوں نے تحریک میں قابل قدر خدمات سرانجام دیں ۔
- خان پور سے قومی اسمبلی کے امیدوار میاں سراج احمد دین پوری نے تحریک میں نمایاں حصہ لیا ۔ آپ ایک عرصہ تک سنٹرل جیل رحیم یار خان میں نظر بند رہے ۔ علاوہ ازیں ظاہر پیر ، چاچڑاں ، ساجد جیٹھا بھٹا میں مختلف جلسے اور جلوس نکلے ۔ خان پور میں وکلاء خواتین اور طلباء کے کارنامے ناقابل فراموش ہیں ۔

لیاقت پور

اخباری اطلاعات کے مطابق لیاقت پور میں تحریک نہایت زوردار طریقے پر جاری رہی یہاں جمعیتہ علماء اسلام اور جماعت اسلامی کے افراد تحریک میں نمایاں رہے ۔ جماعتوں کے علاوہ اہالیان لیاقت پور نے جلسوں اور ہڑتالوں ، میں بھی نمایاں حصہ لیا ۔
ضلعی رپورٹ نگار نے اس تحصیل کی کارگزاری پر قلم نہیں اٹھایا ۔

ضلع گوجرانوالہ

★ —— روزانہ جلوس ★ — عمومی اور خصوصی ہڑتالیں

قائدین جلوس :- خان غلام دستگیر خاں (مسلم لیگ) ، علامہ محمد احمد (جمعیۃ علماء اسلام) ، مولانا احمد علی حاجی (جمعیۃ علماء اسلام) ، قاری محمد یعقوب راشدی (جمعیۃ علماء اسلام) ، چوہدری محمد اسلم (جماعت اسلامی) ، مولانا عبدالعزیز چشتی (جمعیۃ علماء پاکستان) ، چوہدری عبدالعزیز راجوروی (مسلم کانفرنس) ، عبدالعزیز راشد (جمعیۃ اہلحدیث) ، عظیم مرزا (تحریک استقلال) ، ڈاکٹر غلام محمد (جمعیۃ علماء اسلام) ، بابو محمد اسلم (خاکسار تحریک) ، چوہدری فقیر اللہ (مسلم لیگ) ، مولانا حبیب الرحمٰن یزدانی

گوجرانوالہ شہر کو پنجاب میں ہمیشہ ہر تحریک میں ایک نمایاں حیثیت حاصل رہی ہے۔ یہاں کے باسی اسلام کے شیدائی ہیں۔ قیام پاکستان سے لیکر آج تک اس ملک میں چلنے والی ہر اسلامی تحریک میں یہاں کے باسیوں نے نہایت اہم کردار ادا کیا ہے۔ مارچ ۱۹۷۷ء کے انتخابات میں شدید دھاندلی کے باوجود یہاں سے قومی اتحاد کے اُمیدوار جناب غلام دستگیر خاں نمایاں اکثریت سے کامیاب ہو گئے تھے۔ گوجرانوالہ صحیح معنوں میں زندہ دل لوگوں کی جگہ ہے۔ حالیہ نظام شریعت کی تحریک میں گوجرانوالہ کے باسیوں کا کردار تاریخ میں ہمیشہ یاد رہے گا۔

شہداء کی تعداد —— ١٠

ان میں سے دو کا تعلق شہر گوجرانوالہ سے ہے۔ جناب شیخ عبدالحمید شہید حافظ عبدالواحد (جمعیۃ طلباء اسلام) ، اس مجاہد پر بے پناہ تشدد کیا گیا۔ اور آخر کار پولیس تشدد سے یہ نوجوان شہداء کی صف میں شامل ہو گیا۔

اسیرانِ تحریک —— تقریباً ایک ہزار —— زخمی —— ٤٠

ان میں غلام سرور محلہ رسول پورہ شدید زخمی ہوئے۔ ان کی انتڑیوں میں ۱۴ ٹانکے لگے۔

قائدینِ خواتین :- بیگم غلام دستگیر ، بیگم غلام قادر خان ، بیگم بشیر احمد۔

کاموکی کے شہداء

جنہوں نے نظام مصطفٰی کیلئے اپنا خون دیکر تحریک نظام مصطفٰی کے پودے کی آبیاری کی اور دین مصطفٰی کی لاج رکھ لی۔

محمد ادریس ولد عمردین ، غلام مصطفٰی ولد محمد اشرف ، محمد ریاض ولد لال دین ، علاوہ ازیں دو شہدا کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔

کاموکی کے زخمی ==== ۳۴ شدید زخمی

حاجی محمد شفیق	محمد سعید	عاشق علی	محمد قدیر	منظور احمد
طارق محمود	اقبال بی بی	مسعود کھوکھر	محمد آصف	مسماۃ پروین اختر
اشفاق احمد	ظفر اللہ	ماسٹر افتخار احمد	محمد افضل	منور حسین
ثناء اللہ	محمد یونس	محمود	منصور احمد	محمد ظفر
بشیر احمد	محمد رفیق	محمد احمد	محمد اکرم شیخ	محمد ارشد
محمد لطیف شیخ محمد اسلم	محمد شفیع	مولوی منیر احمد	محمد ابراہیم کابکی	ظفر

کاموکی کے جیالے اور جرأت آزما فرزندوں نے بہادری اور استقلال کے لازوال نقوش رقم کئے بالخصوص مولانا حبیب الرحمٰن یزدانی ، جن پر جھوٹے مقدمات کی بھرمار کر دی گئی لیکن یہ مرد قلندر حق کی راہ پر گامزن رہا اور کوئی ہتھکنڈا اس کے عزم صمیم کی راہ کا کانٹا نہ بن سکا۔

رپورٹ نگار —— غلام مصطفٰی تبسم ۔ لائن پار

ضلع راولپنڈی

اظہر مرزا ——————— جماعت اسلامی کے دفتر میں شہید کر دیئے گئے۔

جاوید لطیف ——————— ۹ اپریل کو لاہور میں جام شہادت نوش کر گئے۔

- راولپنڈی میں تحریک نظام مصطفیٰ ۱۴ مارچ سے شروع ہو کر ۳ جون کو ختم ہوئی۔
- راولپنڈی کے بعد اس کی تین تحصیلوں گوجر خان، کہوٹہ اور مری میں تحریک زور شور سے جاری رہی۔
- راولپنڈی میں ہڑتالوں کی تعداد ۲۲ ہے کہ پنجاب میں لاہور کے بعد سب سے زیادہ ہڑتالیں یہیں ہوئیں۔
- راولپنڈی شہر کے گرفتار شدگان کی تعداد ۱۰۱ ہے۔
- راولپنڈی میں ۸ مندرجہ ذیل خواتین بھی گرفتار ہوئیں۔

بیگم نجمہ حمید مسلم کانفرنس، بیگم چوہدری صدیق تحریک استقلال، بیگم محمود فتح محمد جماعت اسلامی، کراچی سے آپا بلقیس اور ام زبیر یہاں آ کر گرفتار ہوئیں۔

۳۰ اپریل کے لانگ مارچ میں گرفتار شدگان کی کل تعداد ۲۹۰ ہے۔ لانگ مارچ کے سلسلے میں جہلم اور گجرات کی جیلوں میں گرفتار شدگان اس کے علاوہ ہیں۔

- ۲۸۰ مسلم لیگ کے کارکن سندھ سے آ کر یہاں لانگ مارچ میں گرفتار ہوئے۔
- لانگ مارچ کے سلسلے میں ضلع نواب شاہ اور ضلع ملتان کے گرفتار شدگان سب سے زیادہ ہیں۔ جماعتوں کے اعتبار سے جمعیۃ علماء اسلام جماعت اسلامی اور جمعیۃ علماء پاکستان کے زیادہ افراد تھے۔
- قومی اتحاد کے لانگ مارچ کو ناکام کرنے کے لئے راولپنڈی میں ۵۰ ہزار سیکورٹی فورس اور ایک ڈویژن فوج تعینات کی گئی تھی۔ حکومتی اہلکاروں نے کیمبل پور ریلوے اسٹیشن، پشاور روڈ، جہلم، گجرات اور گوجر خان کے ریل اور سڑک تمام راستوں کی ناکہ بندی ۳۰ اپریل سے ۲ روز پہلے ہی کر رکھی تھی۔

۲۹ اپریل شام سے ریلوے اسٹیشن راولپنڈی پر قیامت برپا ہونا شروع ہو گئی تھی سفید وردی میں ملبوس ایف ایس ایف کے جوانوں نے قومی اتحاد کے بیج لگائے ہوئے تھے جونہی لاہور اور پشاور سے کوئی گاڑی یہاں پہنچتی یہ لوگ لانگ مارچ میں شریک ہونے والوں کی ہمدردیاں حاصل کر کے کسی نہ کسی بہانے سے انہیں پولیس ویگنوں کی طرف لے جا کر گرفتار کروا دیتے۔

پنجاب، سرحد اور سندھ کے ہزاروں افراد گوجر خان سے پہاڑوں کے راستے پیدل پنڈی کو روانہ ہوئے، ادھر کیمبل پور کے علاقوں میں پولیس کے سخت خوف و ہراس کے باعث اتحادی کارکنوں پر عجیب قیامت بپا ہو گئی تھی ہوٹلوں میں جگہ نہ تھی، مساجد پر پولیس کے پہرے تھے، سرائیں کسی مسافر کو ٹھہرانے کی اجازت سے محروم تھیں۔

- ادھر راولپنڈی میں کوئی ۵۰ کے قریب چھوٹی چھوٹی ٹولیاں شام تک مختلف علاقوں میں پہنچ کر جلوس نکالنے میں کامیاب ہو گئیں ہر گلی، چوک، اور سڑک پر فوج اور ایف ایس ایف کے جوان مسلح کھڑے تھے، داڑھی والا کوئی نوجوان شہر کے کسی حصہ میں گھوم پھر نہیں سکتا تھا۔
- لاٹھی چارج اور آنسو گیس کے شیلوں سے پورا شہر ۳۰ اپریل کو بادسموم سے متعلق رہا۔ متعدد جوانوں نے لاٹھیوں کی سختیاں برداشت کرکے جلوسوں میں شرکت اختیار کی۔
- ۳۰ اپریل کا لانگ مارچ کو اگر غائرانہ نظر سے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس روز نوجوانوں نے جہلم، گجرات، کیمبل پور، راولپنڈی اور اسلام آباد میں جس شیفتگی حق کا اظہار کیا اس کی مثال کسی اسلامی تاریخ میں نایاب ہے۔ الغرض بالیقین کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ یہ لانگ مارچ حد درجہ کامیاب رہا۔ بے انتہا طاغوتی طاقت کے مقابلے میں جوانوں کا یہ ولولہ فی الواقعہ کامرانی کی سب سے بڑی دلیل ہے۔
- لانگ مارچ کے سلسلے میں راولپنڈی میں گرفتار کرکے لائے جانے والوں کو ایک عقوبت خانہ میں لے جایا جاتا تھا۔ جہاں سخت سے سخت اذیتیں پہنچائی جاتیں۔
- پیپلز پارٹی کے نذر کیانی اور پروفیسر نذیر احمد نے ظلم وتشدد کی انتہا کر دی ان ہر دو افراد نے اتحادی کارکنوں پر بے پناہ تشدد کیا۔ کارکنوں کی کھڑیاں اتاریں، سفید ریش بزرگوں کو تعذیب خانوں میں لٹا کر دیر تک پیٹا جائے، نوجوانوں کو رسیوں سے باندھ دھوپ میں ڈال جاتا۔

اتحادی کارکنوں کو الٹا لٹکا کر سزائیں دی جاتیں داڑھی والوں کی داڑھی مونڈ دینے کے واقعات راقم کے سامنے ہیں، رپورٹ نگار نے ایک واقعہ لکھ کر تشدد کی کہانی کو ایسا رنگ دیا ہے کہ راقم انگشت بدنداں رہ گیا۔ راولپنڈی نے رپورٹ نگار نے انتہائی ذمہ داری کے ساتھ رکھا ہے کہ داڑھی والے بزرگوں کی داڑھیوں میں پیشاب کیا گیا اور عقوبت خانوں میں ملتان کے طلباء سے درندہ صفت پیپلز پارٹی کے غنڈوں اور افسروں نے بدفعلی کی۔

ملتان مولانا حامد علی کے ایک عزیز میں عقوبت خانے میں اُلٹے لٹکا کر اس کے بازو کاٹنے کی کوشش کی گئی۔

- لانگ مارچ کے روز راولپنڈی میں جو سب سے بڑا جلوس نکالا گیا اس کی تعداد ایک لاکھ سے متجاوز تھی۔ دو بریگیڈ فوج اس کا محاصرہ کئے ہوئے تھی۔ نوجوانوں میں قابل جوش پگلتا تھا۔ اس روز جلوس سے گرفتار کئے جانے والے تمام افراد پر ۳۰۲ اور ۳۰۷ کے مقدمات درج کئے گئے۔
- لانگ مارچ کے روز دراصل جلوس کی قیادت پیر صاحب پگاڑو کے ذمہ تھی مگر ان پر پابندی لگا دی گئی اس موقع پر راقم کو ان کے اس طرز عمل سے سخت اختلاف ہے
- اگر ایک عورت ذات بیگم نسیم ولی خان اپنی پابندی کو توڑ کر چارسدہ سے پشاور جا کر ایک عظیم جلوس کی قیادت کر سکتی ہے تو پیر صاحب کو ظالم حکومت کی پابندی توڑنے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں ہونی چاہیئے تھی۔ ممکن ہے ان کے صرف اس اقدام سے تحریک کا رنگ ہی بدل جاتا۔
- اہلیان راولپنڈی اس کردار پر قابل تعریف ہیں کہ انہوں نے ملک کے دوسرے حصوں سے آکر یہاں گرفتار ہونے والوں کی مکمل اعانت کی۔
- لانگ مارچ کے علاوہ راولپنڈی میں جلوسوں کی قیادت کرنے والے افراد ہیں۔

مولانا غلام اللہ خان، مولانا فتح محمد، راجہ بشارت مولانا ملیح الرضا، سید عبدالقادر شاہ قاری محمد امین، قاری عبدالمالک، راجہ ظفر الحق، چوہدری عبدالرحمٰن، مولانا حبیب الرحمٰن شاہ، فخرالدین بٹ، ظفر علی شاہ کا نام قابل ذکر ہے۔

- وکلاء میں شیخ اختر حسین ایڈووکیٹ (جمعیۃ علماء اسلام)، غلام حبیب خان (تحریک)، کنسٹونس خان (جمہوری پارٹی) سب سے نمایاں رہے۔
- طلباء میں صدیق الفاروق (اسلامی جمعیۃ طلبہ)، چوہدری محمد حنیف سیکرٹری گارڈن کالج اور عبد المتین قریشی (جمعیۃ طلباء اسلام) کا نام قابل ذکر ہے۔
- راولپنڈی نے مسلم کانفرنس، اور جماعت اسلامی آزاد کشمیر نے حکومت کے خلاف علیحدہ جلوس نکالے۔ اوّل الذکر جلوس کی قیادت راجہ سلطان اور مولانا عبد الباری نے قیادت کی۔
- جمعیۃ علماء اسلام کے قاری عبد المالک کے مطابق جمعیۃ نے قومی اتحاد کے لئے ۳۲۰۰۰ ہزار روپے کی امداد کی۔

تشدد کے واقعات

- راولپنڈی میں تحریک کے دوران جماعت اسلامی، جمعیۃ علماء اسلام اور تحریک استقلال کا نام نمایاں رہا۔
- دفتر جماعت اسلامی میں بم پھینکا گیا جس کے نتیجے میں جماعت کے ایک کارکن اظہر مرزا شہید ہوگئے۔
- جعلی مقدمات۔ ۸۰ افراد پر بنائے گئے۔
- چوہدری رحمت الٰہی سیکرٹری جنرل جماعت اسلامی اور جناب اسعد گیلانی اور قاری محمد امین پر گاڑی نے جلانے کے مقدمے بنائے گئے۔
- متعدد مرتبہ شدید قسم کا لاٹھی چارج ہوا۔

دارالعلوم تعلیم القرآن کا واقعہ

- ریڈیو سعودیہ، ریڈیو انڈیا، ریڈیو کویت، بی بی سی، وائس آف امریکہ اور جرمنی نے دارالعلوم کے اس واقعہ کی خبر نشر کی۔
- مولانا غلام اللہ خاں کا دارالعلوم تعلیم القرآن حسب سابق اس تحریک کا مرکز رہا۔
- ۲ مئی کو قومی اتحاد کی جانب سے احتجاج کا اعلان ہوا تو دس بجے صبح تک پولیس اور ایف ایس ایف نے راجہ بازار راولپنڈی کے اس علاقہ کا محاصرہ کر لیا تھا۔ چونکہ اس روز جمعہ تھا اور بعد نماز احتجاجی جلوس یہیں سے نکلنا تھا اس لئے پیپلز پارٹی کے غنڈے مسلح ہو کر مسجد کے چاروں دروازوں پر کھڑے ہوگئے۔ جمعہ کی نماز کے بعد جلوس مسجد سے نکلا ہی تھا۔ لاٹھی چارج شروع ہوگیا۔ نصف سے زیادہ افراد مسجد میں واپس آگئے۔ اب ایف ایس ایف پولیس اور پیپلز پارٹی والوں نے مسجد میں گھس کر آنسو گیس، بندوقوں کے بٹوں اور ... سے صحن مسجد کو سرخ کر دیا چھوٹے چھوٹے معصوم قرآن کے طالب علموں کو اٹھا کر چھت سے نیچے پھینک دیا گیا۔ نمازی کی داڑھیاں نوچی گئیں مسجد کے شیشے اور کھڑکیاں توڑ کر صفیں جلا دی گئیں، پولیس جوتوں سمیت مسجد میں کھڑی تھی۔ مسجد کے دوسرے دروازے توڑ کر دارالعلوم کی عمارت میں طلباء پر بے پناہ تشدد کیا گیا۔ نمازیوں اور طلباء کو گھسیٹتے ہوئے غنڈے سیڑھیوں سے نیچے لے جاتے اور مارکیٹ میں لٹا کر پیٹتے، بعد ازاں باہر کھڑی ہوئی ویگنوں میں سوار کر کے لوگوں کو تھانے لے جایا جاتا۔ عصر کی نماز تک یہ معرکہ ختم ہوگیا تھا۔ ... جونہی جماعت کھڑی ہوئی ... آدمیوں پر مشتمل ایک اور قافلہ خنجر اور کلہاڑیاں لہراتا ہوا مسجد میں داخل ہوا انہوں نے نمازیوں پر حملہ کیا اور بابو ہوٹل کی چھت سے ایک دستے نے مسجد کے اندر گولیاں ماریں۔

شیخ احسان الحق کو مسجد کے صحن میں لٹا کر بے تحاشا پیٹا گیا۔ موصوف کی داڑھی نوچی گئی یہاں سے نمازیوں کو مار مار کر بے حال کر کے ۱۱۹ افراد کو کیمبل پور جیل میں پہنچایا گیا۔ صوفی ابراہیم ناظم مدرسہ تعلیم القرآن نے واقعہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اس روز مسجد کا صحن خون سے رنگین نظر آتا تھا اور لوگ ... پورے صحن میں بکھری ہوئی تھیں اس واقعہ کے دوران تمام غیر ملکی نمائندوں نے مسجد کی تصاویر لیں۔ مدرسہ تعلیم القرآن ۲۰ اپریل تا ... مارچ کے دوران چھ ہزار افراد کو کھانا کھلایا گیا ان میں اکثر پنجاب اور سرحد کے لوگ تھے۔ تین روز تک یہ لوگ اسی مدرسے میں رہے۔

★

شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خاں

حریت فکر کے علمبردار ایک جیّد عالم کے سوانح و افکار

ولادت	————	۱۹۰۶ء
تعلیم	————	دریا (حضرو) ضلع کیمل پور
والد	————	ملک فیروز نمبردار
آخری تعلیم	————	دارالعلوم دیوبند و ڈابھیل از حلقہ درس علامہ انور شاہ کشمیری

۱۹۳۰ء و علم تفسیر از مولانا حسین علی واں بھچراں (میانوالی) ۱۹۳۱ء

فراغت تعلیم کے بعد آپ ایک عرصہ تک وزیرآباد اور گجرات میں تدریس کرتے رہے۔ تقسیم ملک سے قبل آپ راولپنڈی مقیم ہوگئے۔ انگریزوں کے خلاف آواز اٹھانا آپ کا مشغلہ بن گیا تھا۔ یہ وہ وقت تھا جب چاروں طرف خطرات ہی خطرات تھے۔ سختی و بلا کے تھپیڑے باد سموم بن کر اٹھتے مگر مولانا غلام اللہ خان اپنے سچے موقف پر ہمیشہ ڈٹے رہے۔ تقسیم کے وقت ہندوؤں نے اپنی زمین (موجودہ دارالعلوم راجہ بازار) مولانا کے سپرد کر دی۔ اس دستاویز میں ہندوؤں نے لکھا "چونکہ یہ مولوی ہے انگریزوں کے خلاف سچی بات کہتا ہے اس لئے اس کی حق گوئی کے سبب یہ وسیع مکان مولانا غلام اللہ کے نام لکھا جاتا ہے"

- پاکستان بننے کے فوراً بعد مولانا ڈیڑھ ماہ کے لئے نظر بند کر دیئے گئے۔
- ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں آپ دو سال تک پس دیوارِ زنداں رہے۔
- ایوب خاں ان کی حق گوئی سے صد درجہ تنگ آگیا تھا۔ مولانا غلام اللہ اس کی حکومت پر علانیہ تنقید کرتے تھے صدر ایوب نے بیسیوں جیلوں سے مولانا کی آواز کو دبانا چاہا مگر حق گوئی کے اس درخشاں سورج نے اسلام کی سچائی کی کرنیں ہر موقعہ پر ظلم کے ایوانوں تک بکھیر دیں۔ بالآخر مولانا غلام اللہ کو ۲ سال کے لئے ان کے آبائی گاؤں دریا کیمل پور میں نظر بند کر دیا گیا۔
- مسٹر بھٹو کے دور میں بھی راولپنڈی کے در و دیوار پر ان کی بیباکی کے نقوش ثبت ہوتے رہے مولانا کا دارالعلوم ہر تحریک میں مرکز بنا رہا۔ گویا مصلحت کی زبان سے وہ ناواقف ہیں اور ہر باطل پر ضرب لگانا ان کی فطرت ثانیہ بن گئی ہے۔ انہیں کوئی طاقت اپنے موقف سے ہٹا نہیں سکتی وہ اسلام کی ایک تلوار ہے جو ہر دور میں برائی کے حلقوم کاٹتی ہوئی، متکبروں، ظالموں اور باطل پرستوں کی شہ رگ پر غازہ حق و صداقت نمودار کرتی ہے۔
- مولانا غلام اللہ مسٹر بھٹو کے دور میں متعدد مرتبہ گرفتار ہوئے۔ آپ پر سینکڑوں مقدمات بنائے گئے۔
- حالیہ تحریک میں ایک مرکزی وزیر نے آپ کے دارالعلوم کے لئے ۲۵ ہزار روپے کی پیشکش کی آپ اس وقت جہلم کی جیل میں نظر بند تھے۔ جواب آیا "بیٹا اگر ۲۵ لاکھ روپیہ بھی ہو تو اس پر پیشاب کر دو"!
- مولانا غلام اللہ خاں جو ہر سال ۵۰۰ علماء کو تفسیر قرآن کی روشنی سے منور کرتے ہیں، شیخ القرآن کے نام سے پورے ملک میں معروف ہیں توحید و سنت کی اشاعت آپ کا خاص مشغلہ ہے۔ آپ کی تفسیر جواہر القرآن کو علمی حلقوں میں نہایت وقعت سے دیکھا گیا، عرب ممالک کے سفراء آپ کو دل و جان سے محبوب رکھتے ہیں۔

شیخ القرآن ایک خوش ذوق، صاحب اخلاق، مہمان نواز، اور تحریک و عمل کی بلند صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ راولپنڈی کی تحریک کا تمام تر سہرا آپ کے سر ہے۔ اگرچہ آپ تحریک کے دوران ڈھائی ماہ تک نظر بند رہے مگر آپ کی صحبت سے فیض یافتہ کالجوں، سکولوں کے طلباء اور مدارس کے علماء نے آپ ہی کے دارالعلوم سے تحریک کا آغاز کیا۔ یہ تحریک لوگ حق گوئی کے اسی جذبہ سے سرشار ہو کر سڑکوں پر نکلے جو مولانا غلام اللہ خان کی پراثر تقریروں نے ان میں کوٹ کوٹ کر بھر دیا تھا۔

ضلع جہلم

- روزانہ جلوس
- مرکزی کونسل کے ہر حکم پر ہڑتال

مندرجہ ذیل قائدین نے جہلم میں نظام مصطفےٰ کی تحریک میں اہم کردار ادا کیا۔

- چوہدری محمد انور پاشا ــــ جمعیت علماء اسلام
- بابو عبدالخالق ــــ " " "
- سید یونس علی شاہ ــــ پاکستان جمہوری پارٹی۔
- شیخ فتح محمد ــــ جماعت اسلامی،
- محمد شریف بٹ ــــ جماعت اسلامی،
- حافظ عبدالغفور تحریک کے بانی ہیں

تعجب کی بات ہے کہ یہاں حکومتی پارٹی کی طرف سے جامع مسجد اہلحدیث کو آگ لگانے کی کوشش کی گئی ــــ

جامعہ مسجد اہلحدیث جلوسوں کا مرکز رہی اور یہاں سے اکثر جلوس نکلتے رہے

خاکسار تحریک کے نذیر احمد کی دکان پیپلز پارٹی والوں نے لوٹ لی

- نوجوان شکیل احمد، سہیل انور، چوہدری محمد اسمٰعیل، خاور جمیل، تحریک کے دوران زخمی ہوئے۔
- کل گرفتار شدگان ــــ ۲۴۲

خواتین میں بیگم رضیہ انور، بیگم بشیر احمد، بیگم شیخ فتح محمد اور خالدہ بیگم نے نمایاں حصہ لیا

چکوال

- اکا دکا جلوس
- عمومی ہڑتالیں
- قائدین تحریک نظام مصطفےٰ چکوال میں کرنل ممتاز احمد (تحریک استقلال) چوہدری محمد اکرم جناب مسعود کھوکھر (جماعت اسلامی)، کا نام نمایاں ہے

پنڈدادن خاں

- یہاں خلاف توقع تحریک کا کردار نمایاں ہوا۔
- ہڑتالوں اور جلوسوں میں یہاں کے لوگوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

تحصیل کوہ مری

- پنڈی کے بعد سب سے زیادہ کام مری میں ہوا۔
- یہاں روزانہ جلوس نکلتا تھا۔
- مذہبی افراد پر مشتمل مری کے عوام نے تحریک نظام مصطفےٰ میں اعلیٰ کردار کا ثبوت پیش کیا۔
- اس علاقہ تحریک کی قیادت جمعیت علماء اسلام کے پاس رہی۔ علماء [redacted]ۃ علماء پاکستان اور جماعت اسلامی نے بھی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

- قاری اسد اللہ عباسی امیدوار صوبائی اسمبلی اگرچہ ڈیڑھ ماہ سے زائد جیل میں رہے تاہم انہوں نے یہاں شہر میں تحریک کی قیادت کا حق ادا کر دیا۔
- رپورٹ نگار موصوف سے راقم معذرت خواہ ہے کہ اُن کے ارسال کردہ اعداد و شمار کاغذات کی فائلوں میں گم ہو کر رہ گئے۔ ——— آئندہ ایڈیشن میں اس کی تقسیم ہو جائے گی۔

کہوٹہ

(نارہ) خلاف توقع یہاں تحریک کا نہایت اعلیٰ کام ہوا۔ راجہ ظفر الحق مسلم لیگ، ماسٹر کریم و قاری حفیظ الرحمٰن (جمعیۃ علماء اسلام) اور راجہ بشارت احمد جماعت اسلامی نے قیادت کی۔

گوجر خاں

- روزانہ جلوس، ہڑتالیں، جلسے، احتجاج۔
- راجہ محمد ظفر امیر جماعت اسلامی، محمد ریاض ایڈووکیٹ (تحریک استقلال)، مولانا عبد المتین (جمعیۃ علماء اسلام) نے تحریک کی قیادت کی۔

بقیہ مولانا قائم الدین استقامت و استقلال کا کوہ گراں

نوچ نوچ کر کھا رہے ہیں۔

ہوش آتے ہی میں نے پولیس اہلکاروں سے کہا کہ: ظالمو! ایسا ظلم کیوں کرتے ہو۔ ہاتھوں سے پکڑ کر اٹھا لو۔

مگر انہوں نے میری ایک نہ سنی اور اسی طرح بے دردی سے پکڑ کر ٹرک میں ڈال دیا۔ راستہ میں وہ ایک دوسرے کو سندھی میں کہہ رہے تھے کہ:

"اس کے منہ سے بو آ رہی ہے
اسکو دریا کے سپرد کر دو"

میرے لیے بیماری کے عالم میں یہ وقت بڑا بھیانک تھا۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ میں کسی ڈرانے دھمکانے اور خوف میں نہیں آیا۔ بعد ازاں مجھے سول ہسپتال پہنچا دیا گیا وہاں ایک ڈاکٹر نے جو خاص طور پر مجھ پر مہربان تھا (جس کا میں اس کا نام لینا نہیں چاہتا) بڑے غور و خوض سے میرا معائنہ کیا۔ اور کئی ٹیسٹ کروانے کے بعد رپورٹ میں مجھے جگر کا مریض بتایا گیا۔ سول ہسپتال سکھر میں میرا کچھ روز علاج ہوا۔ ابھی میں بیماری سے مکمل طور پر شفا یاب بھی نہ ہوا تھا کہ سپرنٹنڈنٹ جیل نے ایک حکم کے ذریعے مجھے ۱۸ مئی کو ہسپتال سے جیل بھجوا دیا۔ جیل میں آنے کے بعد میری طبیعت پھر بگڑ گئی۔ سارے جسم پر ورم آ گیا۔ بعد ازاں جیل میں موجود میرے ساتھی سیاسی قیدیوں اور حضرت مولانا محمد شاہ امروٹی نے مطالبہ کیا کہ وہ مجھے سکھر کے سول ہسپتال میں علاج کی غرض سے بھجوا دیا جائے۔ اس مطالبے کے نتیجہ میں مجھے دوبارہ سول ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔

وہاں پر کچھ چھ روز میرا علاج ہوا اور دوبارہ بھیج دیا گیا۔ جیل کے ڈاکٹر نے کہا کہ انہیں جیل کے ہسپتال میں داخل کر دیا جائے وہاں میں خود ان کا علاج کروں گا۔ چنانچہ ۲۳ مئی کو ایک مرتبہ پھر میں جیل کے ہسپتال میں داخل ہو گیا ہسپتال اور جیل میں مجھے کسی سے ملنے کی اجازت قطعاً نہیں تھی۔

۲۶ مئی کو مجھے پھر ایک انجکشن لگایا گیا کہ میں مکمل طور پر بے ہوش ہو گیا۔ حضرت مولانا محمد شاہ امروٹی نے جیل کے جیل کے سپرنٹنڈنٹ سے مطالبہ کیا کہ انہیں ہسپتال میں فوراً بھجوایا جائے چنانچہ سپرنٹنڈنٹ جیل نے میری حالت غیر دیکھتے ہوئے مجھے سول ہسپتال داخل کر دیا۔ ۲۶ سے ۲۸ مئی تک یعنی تین روز میں بے ہوش رہا۔ حتیٰ کہ سول ہسپتال کے ڈاکٹروں نے مجھے لاعلاج قرار دے دیا۔ بعد ازاں مجھے کافی جد و جہد کے بعد ۲۹ مئی کو ہوش میں لایا گیا۔

اس کے بعد میرا علاج اور دیکھ بھال اچھے طریقے سے کی گئی

۱۴ / جون کو بوجہ بیماری میری رہائی کے احکامات ہوم سیکرٹری کی طرف سے آئے۔ اور مجھے رہا کر دیا گیا۔

ان تمام تکالیف اور مصائب کے باوجود ہمارے حوصلے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بلند ہیں اور نظام مصطفےٰ کے نفاذ کے لیے اگر ہمارے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں، تو ہمارے لیے یہ بات قابل فخر ہوگی۔"

CS CamScanner

ضلع کیمل پور

- کیمل پور کا علاقہ صاحب ثروت لوگوں سے بھرا پڑا ہے، یہاں کے چکوک اور بستیاں متموّل ہونے کے باوجود دین و شریعت سے عاری نہیں لوگوں کی اکثریت مذہبی روایات کی حامل ہے۔
- سیاسی طور پر اس علاقہ میں مفتی محمود کی جماعت کا زیادہ اثر معلوم ہوتا ہے۔
- ۲ روز کے ناغے کے ساتھ یہاں ۱۴ مارچ سے لیکر ۳ جون تک احتجاجی جلوسوں کی گہما گہمی رہی۔
- قریباً تین ماہ کے اس پورے عرصہ میں یہاں صرف ایک مرتبہ لاٹھی چارج ہوا، کسی کے شہید یا شدید زخمی ہونے کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔
- قومی اتحاد کی مرکزی کونسل کے ہر حکم پر ہڑتال کی گئی بالخصوص پہیہ جام ہڑتال حد درجہ کامیاب رہی
- ضلع کیمل پور کے گرفتار شدگان کی تعداد ۴۰۰ کے لگ بھگ ہے۔
- گرفتار کر کے پہاڑوں میں چھوڑے جانے والے سینکڑوں افراد اس کے علاوہ ہیں۔ علاقہ چھچھ، فتح جنگ، تلہ گنگ اور پنڈی گھیپ کے افراد عام طور پر کیمل پور شہر میں آکر جلوسوں میں شریک ہوتے اور گرفتاریاں پیش کرتے تھے۔

کیمل پور میں تحریک کی قیادت درج ذیل افراد کے ہاتھوں میں رہی۔

شیخ اکرم ایڈووکیٹ، شیخ افضل ایڈووکیٹ اُمیدوار قومی اسمبلی (این ڈی پی)	قاری سعید الرحمٰن صاحب اُمیدوار صوبائی اسمبلی (جمعیۃ علماء اسلام)
قاضی خالد اُمیدوار صوبائی اسمبلی —— (تحریک استقلال)	حاجی خان بہادر —— (جماعت اسلامی)
جناب زاہد شاہ —— تحریک استقلال	مولانا عبدالقیوم قریشی خطیب مرکزی جامع مسجد (جمعیۃ علماء اسلام)
مولانا شمس الرحمٰن —— (جماعت اسلامی)	سردار غلام عباس، خان زمرد خان صدر بار روم

علاوہ ازیں جمعیۃ طلباء اسلام پنجاب کے سیکرٹری جنرل جناب عبدالرؤف ربانی (جو اس علاقہ سے تعلق رکھتے ہیں) کا کردار نہایت نمایاں رہا۔ رپورٹ نگار کے مطابق اس نوجوان نے پورے علاقے میں تحریک کو نیا ولولہ بخشا۔ تاہم ان کی گرفتاری کے بعد ضلع کی پوری تحریک ایسے نوجوانوں کے ہاتھ رہی۔

کیمل پور میں علماء کے متعدد جلوس نکلے عورتوں کا ایک بڑا جلوس نکلا، لاٹھی چارج کے دوران چند زخمیوں کے نام ملاحظہ ہوں۔

شیخ محمد الٰہی ایڈووکیٹ، ملک جہان زیب ایڈووکیٹ، افتخار احمد۔

کیمل پور میں تمام سیاسی جماعتوں نے اپنی اپنی بساط کے مطابق تحریک میں حصہ لیا، خاکسار تحریک (صدیقی گروپ) کے افراد نے یہاں تحریک کی پُرزور مخالفت کی۔ پہیہ جام ہڑتال اور طلباء کی سطح پر جمعیۃ طلباء اسلام اور اسلامی جمعیۃ طلبہ کا کردار ناقابل فراموش ہے۔

ضلع کیمل پور کے چند ایسے اہم علاقوں کی تفصیل جہاں تحریک کے اثر و نفوذ کا زور رہا۔

- **حضرو** - یہاں علماء کے کئی جلوس نکلے مولانا عبدالسلام مولانا محمد صابر، مولانا امتیاز (جمعیۃ علماء اسلام) نے قیادت کی۔

- **غورغشتی** - یہاں مشہور روحانی پیشوا پیر نصیرالدین بابا غورغشتی کے فرزند مولانا رکن دین (جمعیۃ علماء اسلام) کی رہنمائی میں نمایاں کام ہوا۔
- **تلہ گنگ** ـــــ یہاں انفرادی طور پر کیمل پور کے بعد سب سے زیادہ کام ہوا۔ جلسے اور جلوسوں کا بازار ہر دم گرم رہا مولانا قاری محمد سعید اور چند دوسرے حضرات نے جانفشانی سے تحریک چلائی۔
- **فتح جنگ** ـــــ یہ قصبہ بھی قومی اتحاد کی تحریک کا محور بنا رہا حسن ابدال کے مولانا حامد حقانی نے یہاں آکر تحریک کا علم اٹھایا بالآخر آپ گرفتار ہو گئے۔
- **پنڈی گھیپ** ـــــ یہاں بھی متعدد جلسے ہوئے۔ پورے شہر کی اکثریت نے بڑھ چڑھ کر تحریک میں حصہ لیا۔
  - ★ ـــــ مولانا محمد عبداللہ ـــــ (جمعیۃ علماء اسلام)
  - ★ ـــــ مولانا محمد حیات ـــــ (جمعیۃ اہلحدیث)
  - ★ ـــــ اور شیر بہادر خاں ـــــ تحریک استقلال نے نمایاں کردار ادا کیا۔
- **شینگہ** ـــــ جماعت اسلامی کے مولانا محمد ایوب نے اس علاقے میں تحریک کو پروان چڑھایا۔

علاوہ ازیں بہبودی جلالیہ حسن پورہ حیدرہ داماں دلیہ کامل پور - نڑتوپہ اور سرکہ میں تحریک کا زور رہا۔ یہ تمام علاقے جمعیۃ علماء اسلام سے منسلک اور راولپنڈی کے مولانا غلام اللہ کے عقیدت مندوں کے گڑھ سمجھے جاتے ہیں۔

ضلع ڈیرہ غازی خاں

تحریک نظام مصطفےٰ ڈیرہ غازی خاں کا نام نمایاں ہے یہاں کے لوگوں نے بے مثال استقامت اور ناقابل فراموش جذبہ و ولولہ ثبوت دیا ہے

- ـــــ ۱۴ مارچ سے شروع ہو کر ۳ جون تک جلوسوں اور جلسوں کا سلسلہ جاری رہا۔
- ـــــ قومی اتحاد کی مرکزی ہڑتالوں کے علاوہ بھی یہاں ۲ ہڑتالیں ہوئیں۔
- ـــــ ڈیرہ غازی خاں میں تحریک کی قیادت انور حسن قریشی (جمعیۃ علماء پاکستان) جناب عبدالرزاق (جمعیۃ علماء اسلام) مولانا عبدالمالک (جمعیۃ علماء اسلام)، خالد عبداللہ (تحریک استقلال)، حاجی لال دین (جماعت اسلامی) شیخ محمد سعید (جماعت اسلامی) اور حاجی قاسم خاں (جمعیۃ علماء اسلام)، جناب محمد رمضان (ڈاکٹر نذیر شہید کے بھائی) (جماعت اسلامی) کے پاس رہی۔
- ـــــ ملک کے مشہور خطیب مولانا عبدالمجید ندیم، مولانا شاہ محمد ترابی اور دوسرے علماء نے بھی یہاں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔
- ـــــ ڈیرہ غازی خاں ایک پسماندہ علاقہ ہے مگر یہاں کے لوگ مذہبی روایات کے حامل ہیں ۱۹۷۰ء میں اس علاقہ سے جماعت اسلامی کے نیک سیرت رہنما ڈاکٹر نذیر شہید منتخب ہوتے تھے ان کی حق گوئی مسٹر بھٹو کو راس نہ آئی بالآخر موصوف کو دن دھاڑے ان کے اپنے کلینک میں گولی مار کر شہید کر دیا گیا۔ اس قتل میں جہاں بھٹو کا حکم تھا وہاں مسٹر غلام مصطفےٰ کھر نے بھی اس کی سرپرستی کی تھی بالآخر ۵ بچیوں کو یتیم کر کے ڈیرہ غازی خاں کے اس نیک دل، غریب دوست محب وطن رہنما کو ہمیشہ کی نیند سلا دیا گیا۔
- ـــــ ضلع ڈیرہ غازی خان میں ۵۰۰ سو کے قریب آدمی گرفتار ہوئے۔

- ڈیرہ غازی خاں میں وکلاء، علماء طلباء اور خواتین کے بے شمار جلوس نکلے یہاں ہر دن تحریک میں نیا ولولہ اور جوش دکھائی دیتا تھا۔
- جمعیۃ طلباء اسلام اور اسلامی جمعیۃ طلبہ کے جیالے کارکنوں کا کردار بھلایا نہیں جاسکتا۔

تونسہ

تحصیل تونسہ میں خلاف توقع تحریک کا نمایاں کام ہوا یہاں ہڑتالوں اور جلوسوں کا حیرت انگیز منظر دیکھنے میں آیا اس شہر میں روزانہ جلوس نکلتے، رضاکار گرفتاریاں پیش کرتے نوجوان جوش و ولولہ کی نئی روایات قائم کرتے۔ اس علاقہ کی مشہور شخصیت اور ملک کے نامور عالم دین اور تنظیم اہلسنت والجماعت پاکستان کے سربراہ علامہ عبدالستار تونسوی نے تحریک کی قیادت کی آپ کے زیر اثر ہزاروں افراد اور سینکڑوں علماء نے اس تحصیل میں تحریک کو فروغ بخشا۔

جام پور

اس تحصیل میں بھی توقع سے کہیں زیادہ تحریک کا کام ہوا رپورٹ نگار کے مطابق یہاں روزانہ جلوس نکلتا تھا اتحاد کی مرکزی کونسل کے ہر حکم پر ہڑتال بھی ہوتی رہی کارکن گرفتاریاں پیش کرتے۔

اس شہر میں تحریک کی قیادت جمعیۃ علماء اسلام کے پاس رہی۔ ممتاز عالم دین مولانا عبدالحق، غلام لیسین کھوسہ مولانا غلام قادر اور استاد قمر خان نے یہاں تحریک نظام مصطفےٰ کو تقویت بخشی۔ طلباء میں جمعیۃ طلباء اسلام کے دینی مدارس کے طلباء نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

راجن پور جام پور کے شہداء نے ڈیرہ غازی خان کا نام روشن کردیا، یہاں کے شہداء نے اپنے خون سے شجر اسلام کی آبیاری کی

- تحصیل جام پور میں روزانہ جلوس نکلتے رہے جلسے ہوتے رہے۔
- ہڑتالیں ہر حکم پر یہاں ہوئیں۔
- جانی اور مالی قربانی لوگوں نے اس حد تک دی کہ تاریخ کے اوراق کو شرمندہ کردیا۔
- بیسیوں افراد نے گرفتاریاں پیش کیں، پولیس سے عوام کی جھڑپیں اور تصادم کے واقعات پیش آئے۔

جام پور کے شہداء

محمد شریف ولد رحمت قریشی، ماسٹر اقبال ولد حافظ غلام حیدر، نصیر الدین ولد حسن شاہ، نذیر احمد ولد دوست محمد

بقیہ لاہور۔

الطاف حسین سرکولیشن منیجر ہفت روزہ "ترجمان اسلام" لاہور نے حالیہ تحریک نظام مصطفےٰ میں بھرپور حصہ لیا۔ ۱۵ مارچ کو بعد نماز عصر مسجد شہداء مال روڈ سے احتجاجی جلوس نکلا تو اس کے قائدین حبیب اللہ سعدی، چودھری غلام جیلانی، محمد حسین چیمہ کے ساتھ الطاف حسین صاحب مسجد کے مین گیٹ سے جونہی باہر آئے تو پولیس کے وحشیانہ لاٹھی چارج کی زد میں آگئے لیکن گرفتاری کی سعادت سے محروم رہے!

۱۶ مارچ کو بعد نماز عصر مولانا عبید اللہ انور کی معیت میں مسلم مسجد لوہاری گیٹ سے جلوس نکالا گیا پولیس نے مسجد کو ہر طرف سے گھیر رکھا تھا لیکن الطاف صاحب انارکلی کی طرف سے نوجوانوں کی ٹولی کے ساتھ نعرے لگاتے ہوئے مسجد کی طرف بڑھ رہے تھے۔ ایف ایس ایف کے ظالم و سفاک درندوں کے ہتھے چڑھ گئے گھٹنے، ہتھیلی اور کہنی پر شدید زخم آئے لیکن اس کے باوجود تمام تحریک کے دوران مختلف شہروں میں احتجاجی جلوس ... ہی ...!

CamScanner

ضلع بہاول پور

احمد پور شرقیہ کے شہداء نے بہاول پور کا نام سرخرو کر دیا

شہدائے احمد پور کے خون سے تحریک نظامِ مصطفےٰ کا خونیں باب رقم ہوا

- احمد پور شرقیہ میں ۱۴ مارچ سے لے کر ۲ جون تک تحریک چلتی رہی۔
- ہڑتالوں میں مکمل حصہ، علاوہ ازیں بھی یہاں متعدد ہڑتالیں ہوئیں۔
- احمد پور میں جمعیت علماء اسلام کے مولانا مفتی عبدالقدوس جماعت اسلامی اور جمعیت علماء پاکستان کے قائدین نے بڑھ چڑھ کر یہاں تحریک میں حصہ لیا۔
- یہاں کے گرفتار شدگان کی تعداد ۳۰۰ سے زائد ہوگی۔
- احمد پور کے زخمی ۱۰۰ کے قریب ہیں۔

احمد پور شرقیہ کے شہداء

غیر مصدقہ رپورٹ کے مطابق یہاں کے شہداء ان گنت ہیں۔ اسلامی جمہوریہ کے رپورٹ نگار نے ۱۲ شہداء کی نشان دہی کی تاہم قسم کو قومی اتحاد کی ریلیف کمیٹی کے دفتر سے درج ذیل افراد کے نام میسر آئے۔

نام شہداء	عمر
ماسٹر عبدالکریم	۵۵ سال
شوکت علی ولد احمد بخش	۲۵ "
اللہ بچایا ولد کریم بخش	۲۵ "
عبدالرشید ولد عبدالمالک	۲۱ "
جمال دین	۱۹ "
محمد صدیق علی زئی ولد حاجی اللہ بخش	۲۵ "

CS CamScanner

ضلع سرگودھا

شہر سرگودھا

- روزانہ جلوس، ۱۴ مارچ سے ۳ جون تک ایک ایک دن میں کئی کئی جلوس۔
- ہڑتالیں، احتجاج، ولولہ، اعلیٰ جذبات۔
- ۱۰ ہزار سے زائد افراد روزانہ سڑکوں پر نکل کر مسٹر بھٹو کی حکومت کے خلاف ماتم کرتے۔

> سرگودھا کے اقبال شہید ۲۲ اپریل کو ایف ایس ایف کی گولی سے شہید ہوئے۔ !
> اقبال کی شہادت سے تاریخ کے صفحات پر سرگودھا کا نام چمکتا رہے گا۔ !

- سرگودھا میں تحریک کی قیادت کرنے والوں میں راؤ عبدالستار (جمہوری پارٹی) مہر امانت (جماعت اسلامی) مولانا ضیاء الحق (جمعیۃ علماء اسلام) چوہدری ظفر اللہ (مسلم لیگ) چوہدری محمد سلیم (جماعت اسلامی) مفتی طفیل احمد گوندی (مسلم لیگ) جہانگیر سرور، حافظ صادق، شیخ حبیب احمد (جمعیۃ علماء اسلام) مولانا احمد سعید ہاشمی (جمعیۃ علماء پاکستان) مفتی دین محمد (این ڈی پی) کا نام قابل ذکر ہے۔

> پیپلز پارٹی کے حامیوں نے حافظ رمضان علوانی اور قاری سعید پنساری والے کی دوکان لوٹ لی۔

- سرگودھا میں گرفتار شدگان کی تعداد ۲۰۰ سے زائد ہے اکثریت کا تعلق جمعیۃ علماء اسلام اور دوسرے درجہ پر جماعت اسلامی سے تھا

خوشاب

- روزانہ جلوس، پوری ہڑتالیں
- قائدین تحریک میں مولانا اسمٰعیل (جمعیت علماء اسلام) ملک خدابخش، محمد یوسف (مسلم لیگ) ملک ریاض (ڈیموکریٹک) اور قاری عبدالسمیع کا نام نمایاں ہے
- ڈیڑھ سو سے زائد گرفتار شدگان (جمعیت علماء اسلام)

قائد آباد

- روزانہ جلوس
- ہڑتالیں۔
- قیادت میں ملک اکبر ساقی (جمعیت علماء پاکستان) مولانا عبدالرحمٰن کا نام قابل ذکر ہے۔

بھیرہ

- چیدہ چیدہ جلوس
- ۵۰ کے لگ بھگ گرفتاریاں
- تحریک نظام مصطفیٰ بھیرہ کی قیادت کرنے والوں میں پیر کرم شاہ (جمعیت علماء پاکستان) مولانا بلال درجے (جمعیت علماء اسلام) ملک شیر محمد (جماعت اسلامی) صوفی احمد یار، شیخ اسماعیل۔

گجرات

★ باقاعدہ جلوس ★ عمومی ہڑتالیں

تحریک نظام مصطفےٰ کے قائدین

حافظ سید علی صاحب، علامہ عنایت اللہ، چوہدری نثار احمد، چوہدری محمد خلیل، غلام قاضی محمد شریف، مشتاق احمد بٹ، سرور جوڑا، ضیاء، اللہ شاہ، محسن اقبال، پرویز الٰہی قاری خلیل احمد مولانا غلام محمد صاحب قاری حبیب الرحمٰن عابد۔

- خواتین :۔ کیمرہ ظہور، کشور ظہور، بیگم ظہور، دختر چوہدری محمد سرور۔
- ایسے افراد جن پر رپم کیس بنائے گئے :۔ محمد عباس، حافظ محمد اشرف، محمد نور القرنین، محمد انور، علاوہ ازیں ان افراد پہ بے پناہ تشدد کیا گیا۔

کل گرفتار شدگان = ۵۰۰

تحصیل پھالیہ کے قائدین تحریک

علامہ عنایت اللہ، حکیم محمد زمان، مولانا غلام رسول جمیعۃ علماء اسلام کے نام قابل ذکر ہے۔

منڈی بہاؤالدین :۔ مولانا محمد طیب، قاری محمد الطاف صاحب، قاری خلیل الرحمٰن، حاجی ارشاد احمد، حکیم عبداللطیف، حافظ عزیز الرحمٰن

لالہ موسیٰ :۔ شیخ تاج الدین، قمر عباس رانا صدر زمیندارہ کالج یونین۔

قائدین جلوس ۔ چوہدری محمد صدیق، سید برکت علی شاہ مرزا عبداللطیف، سید قاری محمد اختر، قاری غلام رسول ناظم ضلع، بشیر احمد صاحب، اسکے علاوہ بہت سی تعداد میں گرفتاریاں ہوئیں۔

گجرات میں وکلاء برادری کے نمایاں کام کرنے والوں میں

★ چوہدری محمد صالح ★ سید برکت علی شاہ ★ گوندا محمد ★ خالد داؤد۔
★ مولانا نور الٰہی ★ مرزا عبداللطیف ★ مولانا محمد شریف ★ چوہدری منظور احمد ککھو ککھر کے نام قابل ذکر

مزدوروں ـــــ کسانوں ـــــ غریبوں، محنت کشوں کو معاشرتی عظمت کے تخت پر جگہ دینے کے لئے ہل 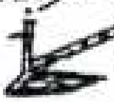 کے انتخابی نشان پر مہر لگائی جائے

چوہدری نصیر الدین حیدر - اُمیدوار صوبائی اسمبلی حلقہ ۸۳ پی پی سنڈری فیصل آباد

پھلوال

- روزانہ جلوس ، اہم جلسے
- ہڑتالیں ، مکمل حصّہ
- ۲۰۰ گرفتار شدگان
- قائدین تحریک میں مولانا جلال دین کا نام نمایاں ہے۔

سلانوالی

- قریباً روزانہ جلوس
- ہڑتالوں میں مکمل حصّہ
- قائدین تحریک میں شیخ یامین (جمعیت علماء اسلام) شبیر محمد بھٹی (مسلم لیگ) سلطان احمد جماعت اسلامی کا نام نمایاں ہے۔

بقیہ ۱۹۷۷ء لاہور کے شدید زخمی

افتخار ولد منیر
محمد اسلام ولد شکور
نسیم ولد عبدالعزیز
شوکت علی
معظم حسن ولد مظفر حسن
راجہ اسلم
آصف محمود
اکرام ولد اسمٰعیل
مسلم ولد بلال
ایم قمر ولد نواب دین
محمد نذیر ولد محمد اعظم
عبدالغفار ولد رمضان

خالد
عبدالحمید
مسعود حیات
صلاح الدین ولد چراغ دین
طارق احمد ولد شیخ رشید
محمد اشرف ولد محمد صدیق
محمد ارشد ولد نور محمد
محمد یوسف ولد الٰہی بخش
پرواز احمد ولد بدرالدین
اظہر اقبال ولد عبدالغفور
محمد سلیم ولد ظہور الدین
حافظ عبدالمجید — طالب علم

مرزا حمید اللہ — کارخانہ دار
محمد یوسف
میاں طاہر
ظفر سہیل
بارک اللہ ولد ملک شیر...
ڈاکٹر سید ظہور شہید
صفدر ولد دین محمد
انعام صادق ولد صادق علی
منور شاہ ولد گل بادشاہ
اختر ولد انور علی
فیض احمد فیضی
سراج الدین ولد عبداللہ

صدیق ولد شریف
پرویز ولد محمد یامین
عثمان غنی
اعظم خاں ولد عبدالحمید
فاروق ولد ظفر
عبدالعزیز ولد امداد
محمد طارق ولد معراج دین
عبدالرشید ولد اسمٰعیل
محمد لقمان ولد شیخ صادق
فاروق ولد ابراہیم
شوکت ولد محمد آزاد
محمد یامین ولد محمد آزاد
محمد سرور ولد شہاب الدین

رپورٹ نگار کے مطابق یہاں کے قاضی اور سید دو گروپوں میں کسی نے بھی تحریک میں حصہ نہیں لیا۔ آخرالذکر نے علانیہ پیپلز پارٹی کی حمایت کی۔

۲۰ مئی کا واقعہ

رپورٹ نگار کا کہنا ہے۔ ـــــــــ

۱۹ مئی کو جمعرات کے روز خواتین کا ایک جلوس حسب معمول پرامن اور باوقار طور سے شہر سراپا احتجاج بنا ہوا تھا۔ اسی دوران ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت پیپلز پارٹی کے غنڈوں نے عورتوں پر آوازے کسنے شروع کئے اور بازاری الفاظوں اور نعروں کا استعمال کیا۔ یہ نہایت شرمناک جسارت تھی۔ لیکن اس نازک پر بھی قومی اتحاد نے نہایت صبر و ضبط سے کام لیکر حالات کو بگڑنے سے بچا لیا۔ پھر اسی رات پیپلز پارٹی کے صدر شاہ اور ان کے ساتھیوں نے چوک جھنگ تھان میں قومی اتحاد کے کارکنوں محمد نسیم قریشی، عبدالحفیظ کو پکڑ کر زدوکوب۔ ۲۰ مئی ۱۹۷۷ء صبح کو اسی حیدر شاہ وغیرہ نے قومی اتحاد کے دو ارکان محمد اسلم قریشی اور محمد صابر قریشی پر چاقوؤں سے حملہ کر کے مجروح کر دیا چنانچہ جب ان پر بڑی لے دے اور احتجاج و نگ و دو کے بعد دفعہ ۳۲۴ کے تحت مقدمہ درج ہوا تو پیپلز پارٹی کے ایم این اے سردارزادہ محمد علی شاہ نے مداخلت کی اور دھونس و مزید سے آفیسران پر رعب و اثر ڈال کر مجرموں کی فوری طور پر ضمانتیں کرا لی اور ملزمان ضمانت پر رہا ہو گئے۔

اس واقعہ سے پیپلز پارٹی کے غنڈوں کے حوصلے اور بھی بڑھ گئے چنانچہ ۲۴ مئی کو عورتوں کا ایک جلوس جا رہا تھا جب یہ جلوس پیپلز پارٹی کے سیکرٹری کے مکان کے پاس سے گزرا تو مکان کی چھتوں سے جلوس پر گرم پانی پھینکا گیا، عورتوں کو گندی گالیاں دی گئیں، کارکنان قومی اتحاد نے موقع کی نزاکت کو بھانپ لیا اور خطرناک صورت اختیار کرنے سے قبل معاملہ پہلے رفع دفع کر دیا۔ جب یہی جلوس جھنگ تھان پہنچا تو پیپلز پارٹی کے غنڈوں نے دوبارہ آوازے کسنے شروع کئے اس موقعہ پر موجود ڈپٹی مجسٹریٹ نے غنڈوں کے سرغنہ کو گرفتار کر کے تھانے بھیج دیا۔ رات گزرنے سے پہلے پھر محمد علی شاہ ایم این اے نے افسران کو .... غنڈوں کے سرغنہ کی ضمانت لینے پر مجبور کر دیا۔ جب ملزم باہر رہا ہو کر آیا تو ایک جلوس ترتیب دیا گیا اور

محمد علی شاہ نے اعلان کیا جہاں کہیں قومی اتحاد کا کوئی کارکن نظر آئے اس کو قتل کر دو !

میں ذمہ دار ہوں تمہارا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکے گا چنانچہ اس اعلان کے مطابق پی پی کا یہ جلوس شہر کی طرف آ رہا تھا تو راستہ بھر یہ اعلان کرتے رہے کہ ہمارے لیڈر کا ہے قومی اتحاد کا جو رکن جہاں پاؤ اس کو قتل کر دو۔ اس کے ساتھ ساتھ ہی خصوصاً خواتین اسلام کے خلاف بدزبانی اور مغلظ گالیاں بھی دی جا رہی تھے یہ لوگ مسلح تھے اور کافی تعداد میں تھے۔ جب چوک جھنگ تھان میں پہنچے تو وہاں پر چند قومی اتحاد کے ورکروں پر جو بالکل نہتے تھے غنڈہ گردی کر کے حملہ کر دیا۔ اس جگہ رات کو اتفاقاً اندھیرا تھا۔ نہتے ڈر کر جان بچانے کیلئے بھاگ نکلے اور افراتفری کے اس عالم میں ان غنڈوں کے اپنے ہی ہاتھوں سے انہی کا ایک ساتھی چاقو سے ایسا زخمی ہوا کہ جانبر نہ ہو سکا۔ اور ایک دوسرے شخص کو گولی لگنے سے مجروح ہو کر سول ہسپتال پہنچا جہاں پیپلز پارٹی کی عدم توجہ اور ایک منصوبہ کے تحت علاج کی کمی کی وجہ سے بے حد نڈھال ہو کر ہو کر لائلپور ..... کو پہنچایا گیا جہاں کئی دن کے بعد فوت ہو گیا۔ جس روز یہ واقعہ ہوا اسی روز رات کو بارہ بجے شہر بھر میں کرفیو کا اعلان کر کے راتوں رات بھر گرفتاری جاری رہی اور پی این اے کے ۲۵ آدمی بشمول ۱۶ ارکان پی اے [illegible] کی دفعہ کے تحت مقدمات درج کر کے گرفتار کرا لیا گیا۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی نے غیر ممالک میں نظام مصطفےٰ کیلئے متعدد دورے کئے

دورہ سعودی عرب وریاستیں ———— فروری سنہ ۷۳ء

دورہ افریقی ممالک ،

کینیا، گھانا، نائجیریا، گیمبیا، کویت ———— جنوری سنہ ۸۱ء

مدینہ یونیورسٹی ———— ہر سال آپ اسی یونیورسٹی میں مسئلہ ختم نبوت پر لیکچر دیتے

رابطہ عالم اسلامی ———— میں متعدد بار آپ کو مدعو کیا گیا۔

مولانا منظور احمد نے تحریک نظام مصطفےٰ کیلئے بے مثال قربانیاں پیش کیں

- تحریک چنیوٹ میں آپ کے حلقہ اثر کے لوگوں نے اعلیٰ کردار پیش کیا۔
- مولانا چنیوٹی کو ابتدائے تحریک میں گرفتار کیا گیا۔
- آپ کی زندگی کی پہلی گرفتاری ———— مئی سنہ ۱۹۶۷ء

دوسری گرفتاری ———— سنہ ۱۹۷۸ء

تیسری گرفتاری ———— جنوری سنہ ۱۹۷۰ء

نظر بندی ———— فروری سنہ ۱۹۷۰ء

بہاولپور جیل میں آپ کو بیڑیاں پہنائی گئیں۔ ———— سنہ ۱۹۷۲ء

الزام صرف یہ تھا کہ آپ نے نصرت بھٹو کے ساتھ صدر فورڈ کا پوز جلسہ میں دکھایا تھا

علاوہ ازیں مولانا چنیوٹی پر داخلہ بندی اور زبان بندی کے واقعات کی کوئی حد نہیں۔ ہر ظالم سے ٹکرانا، ہر جنگجو سے آنکھیں چار کرنا۔ ہر غلط بات کا اعلان کرنا، حق گوئی کی تابندہ مثال رقم کرنا، مصلحتوں کی روایت ترک کرنا، ہر بربریت کے خلاف آواز اٹھانا مولانا منظور احمد کا حصہ ہے۔

احمد پور سیال

یہاں تحریک کا خاطر خواہ کام نہیں ہوا تاہم جمعیۃ علماء اسلام، جمعیۃ علماء پاکستان اور جماعت اسلامی نے مختلف مواقع پر جلسے اور جلوس کئے، متعدد ہڑتالیں ہوئیں۔

محمدی شریف

ضلع جھنگ

چنیوٹ کے فرزندان اسلام نے پورے ضلع کیلئے بہادری کے نقوش رقم کئے

- چنیوٹ میں ۱۴ مارچ سے لے کر ۳ جون تک کرفیو کے ایام کے علاوہ زور شور کے ساتھ جلسے جلوس جاری ہے
- نوجوان دیوانہ وار سڑکوں پر نکلتے، نعروں کی گونج سے پوری فضا میں ارتعاش پیدا کرتے۔
- ۲۷ مارچ کو یہاں پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔ کئی اتحادی کارکن زخمی ہوئے۔ اس روز تحریک چنیوٹ کے تمام قابل ذکر افراد گرفتار کر لیے گئے۔

۴۰ عوامی جلوس	ــــــــــــ	علماء کے دس جلوس، خواتین کے دس جلوس
وکلا کے تین جلوس	ــــــــــــ	ایک درجن ایام کے قریب مقامی ہڑتالیں
گرفتار شدگان	ــــــــــــ	۲۰۰ سے زائد

- تحریک نظام مصطفےٰ چنیوٹ کی قیادت باضابطہ طور پر چار جماعتوں نے کی۔ جمعیۃ علماء اسلام، جماعت اسلامی، مسلم لیگ، آزاد گروپ۔ گرفتاریوں اور قربانیوں میں اول الذکر جماعت کا کردار سب سے نمایاں ہے۔

چنیوٹ کے قائدین تحریک

- جمعیۃ علماء اسلام ــــــ مولانا منظور احمد چنیوٹی، مولانا عبدالوارث، شیخ محمد سلیم، ملک ناصر علی، محمد عمر ایم اے حاجی بشیر، محمد الیاس قریشی مہر غلام رسول چوہدری حنیف مولانا عبداللہ حاجی اعجاز، نظام الدین
- جماعت اسلامی ــــــ حافظ نور احمد ایڈووکیٹ، شیخ فیروز دین، مولانا حبیب غفور
- مسلم لیگ ــــــ میاں محمد سکندر حیات ایڈووکیٹ، میاں محمد ظہور لالی ایڈووکیٹ
- آزاد گروپ ــــــ حاجی ذکریا، شہزاد عالم، اظہر نبیر ایڈووکیٹ۔
- جمعیۃ طلباء اسلام ــــــ ملک خلیل، نثار الحق، شرکت علی پنجاب یونیورسٹی، شہباز احمد ربوہ کالج، نذیر عمر، محبوب علی خاں، عبدالحفیظ جوہر، ملک سہیل زاد سابق مرکزی صدر تحریک طلباء اسلام پاکستان سے
اسلامی جمیعت طلبہ

دیگر علماء کرام

مولانا دوست محمد ساقی
مولانا عبدالکریم
قاضی زین العابدین
مولانا غلام رسول
قاضی محمد سلیم
مولانا شمس الدین
مولانا ...ی
مولانا دین محمد
قاضی حنیف۔

ملک رب نواز

ایک نوجوان، مقرر شعلہ بیان، ظالموں سے ہم کلام، نیا ولولہ اور نیا حوصلے کر چنیوٹ کی سیاست کے حق پر ابھرتا جا رہا ہے۔ ملک رب نواز نے ایک سابق وزیر سے ایک ٹکر لی کہ اُس کا تیا پانچا کر دیا۔
ایک عرصہ تک آپ تحریک طلبا اسلام کے مرکزی صدر رہنے کے بعد آجکل آپ جمہوری پارٹی میں شامل ہو چکے ہیں۔ موصوف نے حالیہ تحریک میں چنیوٹ کی حد تک اعلیٰ کردار پیش کیا۔ ————

چنیوٹ کی اہم شخصیت

مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ

ولادت ———— ۱۹۳۵ء

والد ———— حاجی احمد بخش

تعلیم ———— مدرسہ دارالہدیٰ چوکیرہ (سرگودہا)

- ———— فراغت تعلیم کے بعد آپ دارالہدیٰ ہی میں تدریس کا کام شروع کیا۔
- ———— چند سال بعد مولانا منظور جامعہ مدرسہ عربیہ چنیوٹ کے پہلے پرنسپل مقرر ہوئے۔
- ———— اسی دوران آپ نے پورے ملک کے متعدد تبلیغی دورے کیئے آپ کا خاص شعبہ مرزائیت کا استیصال ہے۔ مولانا چنیوٹیؒ کی پوری زندگی اس مشن کی تبلیغ میں گذری آپ ایک اعلیٰ درجہ کے مقرر اور بے مثال مناظر ہیں۔

ادارۂ دعوت و ارشاد کا قیام

تبلیغی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے جامع عربیہ کے عین متصل آپ نے دعوت و ارشاد کی بنیاد رکھی۔ اُس وقت یہ ادارہ پوری دنیا میں مرزائیت اور خلاف اسلام سرگرمیوں کے خلاف تصنیفی اور تبلیغی سرگرمیوں میں سرگرم عمل ہے۔ اس ادارہ کی تاسیس کا کام دراصل انہوں نے قادیانیوں کے ادارہ اصلاح و ارشاد کے مقابل سرانجام دیا۔ پورے ملک میں یہ ادارہ اپنی نوعیت کا واحد ادارہ ہے۔ اس ادارہ کے سرپرست مولانا محمد یوسف بنوری ہیں۔ یہاں درج ذیل شعبہ جات ہیں۔

الدعوۃ و ارشاد ———— اشاعت التوحید ———— ردّ القادیانیہ

ردّ الروافض ———— ردّ المسیحیۃ ———— اللغۃ الانگلشیہ

اللغۃ العربیہ ———— التصنیف و التالیف

[ساہی وال]

تحصیل اوکاڑہ

- روزانہ جلوس ، ۱۴ مارچ سے ۳ جون تک
- ہڑتالوں میں مکمل حصہ
- خواتین علماء ، وکلا اور طلبہ نے بے مثال کردار پیش کیا۔
- قائدین تحریک نظام مصطفےٰ اوکاڑہ میں مولانا سید امیر حسین شاہ (جمعیۃ علماء اسلام) مولانا عبدالمنان (موصوف پر
- شدید لاٹھی چارج ہوا۔ میاں عبدالعزیز ، ڈاکٹر ذاکر حسین ، میاں ظفر اقبال ، ڈاکٹر محمد سلیم ، حاجی فضل حق اور
- حاجی بشیر احمد مولانا غلام محمود انور کا نام قابل ذکر ہے۔

"نصیر احمد کی شہادت سے اوکاڑہ کا نام تاریخ کے صفحات پر چمکتا رہے گا۔"

- نصیر احمد ولد محمد ابراہیم ایف ایس ایف کی گولی سے شہید ہوا۔
- اوکاڑہ میں گرفتار شدگان کی کل تعداد ۲۱۵ بتائی گئی ہے رپورٹ نگار کے مطابق یہاں کے ہنگاموں میں کل ۱۵ آدمی زخمی ہوئے۔

رینالہ خورد

- روزانہ جلوس ،
- کل گرفتاریاں ۱۰۴ عمل میں آئیں۔
- توقع سے کہیں زیادہ اس قصبہ میں تحریک کا کام ہوا۔
- یہاں کے لوگوں نے تحریک کی ہر ہڑتال میں مکمل حصہ لیا۔
- قائدین تحریک میں سید مقبول حسین شاہ ایڈوکیٹ چوہدری نذیر احمد اور محمد انور پاشا ، سید سجاد حیدر کا نام نمایاں ہے۔

تحصیل دیپالپور

- تقریباً روزانہ جلوس
- ہڑتالوں میں مکمل حصہ ،
- قائدین تحریک نظام مصطفےٰ میں قاضی خرم الحق ایڈوکیٹ امیدوار صوبائی اسمبلی (جمعیۃ علماء اسلام) حاجی محمد امیر و امداد الحق (جماعت اسلامی) مولانا سید انور شاہ (جمعیۃ علماء اسلام) مولانا نور اللہ امیدوار قومی اسمبلی کا نام قابل ذکر ہے۔
- رپورٹ نگار کے مطابق اول الذکر قاضی صاحب نے انتہائی انتھک طریقے سے دیپالپور میں تحریک کا کام کیا۔

ضلع ساہی وال کے شہر عارف والا میں تحریک نظام مصطفےٰ انتہائی زور و شور کے ساتھ جاری رہی۔ ایک اندازے کے مطابق یہاں سے ۲۰۰ سے زائد افراد گرفتار بھی ہوئے تاہم بار بار اصرار کے باوجود یہاں سے مکمل رپورٹ موصول نہ ہو سکی ———

ضلع پشاور

تحصیل چارسدہ

> رپورٹ نگار مولانا گوہر صاحب نے نہایت عمدہ رپورٹ مرتب کی ہے تاہم ناموں میں بخل نہیں کیا

- ضلع پشاور کے اس اہم شہر اور خان عبدالولی خاں کے وطن میں تحریک کا کام توقع سے زیادہ ہو[ا]
  ہر جمعہ کو جلوس نکلتا تھا علاوہ ازیں بھی ۱۲ جلوس نکلے۔
- چارسدہ کے عوام نے قومی اتحاد کی ہر مرکزی کونسل کے فیصلہ کے مطابق ہڑتالوں میں نمایاں حصہ لیا
- چارسدہ میں علماء کرام نے تین بڑے جلوس نکالے۔
- رپورٹ نگار کے مطابق چارسدہ میں جلوسوں کی قیادت جمعیت علماء اسلام کے پاس رہی
- گرفتاریوں میں زیادہ تر این ڈی پارٹی کے افراد میں سے ہے۔

گرفتار شدگان کل	۱۹۳
این ڈی پی	۱۴۸
جمعیت علماء اسلام	۳۳
جماعت اسلامی	۱۲

چارسدہ کے قائدین تحریک

این ڈی پی

بیگم نسیم ولی خاں ، جمال شاہ ، رحمت چھنے ، جہاں زیب خاں ، گوہر علی خاں ، سید کریم ، حاجی عبدالکریم ، حاجی نواب ...
احمد گل بابا ، پیر محمد افضل خاں ——

جمعیۃ علماء اسلام

صاحبزادہ عبدالباری جان مولانا عزیز الرحمٰن ، مولانا فضل مولیٰ ، مولانا حبیب الرحمٰن ، مولانا ...
مولانا حبیب اللہ جان ، مولانا نور محمد ، مولانا رحیم شاہ باچا ، مولانا حمد اللہ جان۔
مولانا سمیع الحق ایڈیٹر الحق —— موصوف نے اکوڑہ خٹک ، نوشہرہ اور پشاور کے متعدد دوسرے مقامات پر تحریک کو
نمایاں مقام بخشا ——
مولانا معتصم باللہ ، قاضی فضل دیان ، مولانا غلام محمد صادق ، حاجی سمیع اللہ خاں ، حاجی شائستہ خان ، حاجی عبد...
حاجی منان خاں۔

ت اسلامی

مولانا منیر احمد ، ارباب عون اللہ ڈاکٹر محمود اللہ ، محمد شریف استاذ ،
تحریکِ استقلال ———— حاجی ظفر ، ڈاکٹر اقبال ، غلام حبیب ، ڈاکٹر عبدالحئی ۔

- طلبہ میں جمعیت طلبہ اسلام اور پختون فیڈریشن پر مشتمل اتحاد سٹوڈنٹس کونسل نے نمایاں کام کیا ۔
- دارالعلوم الاسلامیہ چارسدہ کے دینی طلبہ نے تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ۔ جمعیۃ طلبہ اسلام چارسدہ کے حمید اللہ پشاور میں زخمی ہوئے جب کہ عبدالقدیم چارسدہ کے ایک تشدد میں زخمی ہوئے ۔
- چارسدہ میں نوجوانوں نے تحریک کو نہایت اعلیٰ چلانے پر چلایا ۔

شہرہ

اس شہر کی رپورٹ موصول نہیں ہوئی ۔

ڑہ خٹک

اکوڑہ میں چیدہ چیدہ جلوس نکلے ، جلوسوں میں عام طور پر مولانا عبدالسمیع اور دارالعلوم حقانیہ کے طلبہ شریک ہوتے تھے ۔ اس شہر میں تحریک کو دارالعلوم کے باعث پروان حاصل ہوا ۔ یہاں سال ہشتم کے طالب علم اور مولانا مفتی محمود کے صاحبزادے جناب فضل الرحمٰن نے نہایت جراٗت کا ثبوت دیا ۔ آپ کی قیادت میں دارالعلوم کے بیسیوں طالب علم گرفتار ہو کر ہری پور جیل پہنچے ۔

پشاور شہر

- روزانہ جلوس ، مرکزی ہڑتالوں کے علاوہ ۶ مقامی ہڑتالیں ۔
- قائدین تحریک میں جناب عبدالخالق خاں (این ڈی پی) ارباب ہمایوں (این ڈی پی) ارباب سیف الرحمٰن ، (این ڈی پی) قاضی حسین احمد (جماعت اسلامی) مولانا ایوب جان بنوری (جمعیۃ علماء اسلام) مولانا اشرف علی قریشی (جمعیۃ علماء اسلام) مولانا دی[redacted]ں کا نام قابل ذکر ہے ۔
- راقم کے تجزیے کے مطابق یہاں این ڈی پی کے کارکنوں اور جمعیت علماء اسلام کے ہاتھوں میں قیادت رہی ۔
- پاکستان بھر میں تحریک کے دوران پشاور سنٹرل جیل واحد جیل تھی ۔ میں گرفتار شدگان کی اکثریت (این ڈی پی) کے لوگوں کی تھی ۔ دوسرے درجہ پر جمعیۃ علماء اسلام کا نمبر رہا ۔
- رپورٹ نگار نے مسلم لیگ اور تحریکِ استقلال کے کسی فرد کا نام نہیں لکھا ۔ چارسدہ کی رپورٹ جس قدر جامع اور مختصر ہے ۔ پشاور شہر کی رپورٹ اسی قدر غیر جامع اور ناقابل تسلی ہے ۔ سب سے زیادہ افسوس کی بات یہ ہے کہ رپورٹ نگار پشاور میں ہونے والے تحریک نظام مصطفٰےؐ کے ایک شہید کا نام تک نہیں لکھا ۔

ضلع کوہاٹ

تحصیل کوہاٹ میں ۱۴ر مارچ سے تین جون تک باقاعدگی کے ساتھ جلوس نکلتا رہا۔

قومی اتحاد کی مرکزی کونسل کے ہر فیصلہ کے مطابق ہڑتال کی گئی۔

۸۰۰ کے قریب پورے ضلع سے گرفتاریاں عمل میں آئیں۔

گرفتار ہونے والوں میں ۶۰۰ افراد صرف مدارس عربیہ کے طلباء تھے جن تمام کا تعلق جمعیۃ طلباء اسلام سے تھا۔

ضلع کوہاٹ کی قومی اسمبلی کی دو نشستیں ہیں ان پر مولانا نعمت اللہ اور مولانا حبیب گل رکن منتخب ہوئے تھے دونوں کا تعلق جمعیۃ علماء اسلام سے ہے۔

تحریک نظام مصطفےٰ کوہاٹ کے نمایاں افراد میں قومی اسمبلی کے مذکورہ دونوں ارکان کے علاوہ جمعیۃ علماء اسلام کے صوبائی اسمبلی کے امیدوار حافظ فخر الاسلام حاجی گل رحمان، شاہ ولی صاحب اور حاجی محمد ابراہیم پراچہ کا نام قابل ذکر ہے۔

مشہور طالب علم لیڈر اور پشاور یونیورسٹی کے سابق سیکرٹری جنرل مسٹر جاوید پراچہ ۱۴ر مارچ سے قبل ہی گرفتار کر لئے گئے تھے آپ تحریک کے آخر تک پشاور جیل میں نظر بند رہے۔

کوہاٹ شہر میں جماعت اسلامی کے مولوی محمد شریف حافظ ولی اللہ حاجی ولی محمد تحریک استقلال حاجی حبیب الرحمٰن پراچہ صدر قومی اتحاد ضلع کوہاٹ این ڈی پی کے خوشدل خان شنواری نذیر احمد شنواری نے بھی تحریک میں نمایاں کردار ادا کیا۔

ضلع کوہاٹ کی دو دوسری تحصیلوں، ہنگو اور کرک میں بھی باقاعدگی کے ساتھ جلوس نکلے۔

پوری تحریک کے دوران ضلع بھر میں کوئی تشدد کا واقعہ پیش نہیں آیا۔

کبھی لاٹھی چارج نہیں ہوا کسی کے زخمی یا شہید ہونے کی اطلاع نہیں ملی اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ اس علاقہ میں پیپلز پارٹی کا نام و نشان تک نہیں تھا اور پولیس نے کسی موقعہ پر کسی جلسے اور جلوس میں مداخلت کی۔

ضلع کوہاٹ سیاسی لحاظ سے مفتی محمود کا گڑھ تصور کیا جاتا ہے۔ دینی ذہن کے افراد کی اکثریت ہے یہاں کے لوگ علماء کا بے حد احترام کرتے ہیں۔

عظیم منصوبہ
وسیع پروگرام
مثالی درسگاہ
مدرسہ اسلامیہ احسن المدارس
خانیوال۔ (رجسٹرڈ)
کشادہ جگہ، صاف ستھرے ماحول اور خوشگوار فضا میں مراحل تعمیر سے گذر رہا ہے۔
مقامی اور بیرونی طلباء کثیر تعداد میں زیر تعلیم و تربیت ہیں
قرآن حکیم کی حفظ و ناظرہ تعلیم کا عمدہ انتظام ہے!
احباب خیر زکوٰۃ خیرات صدقات اور عطیات سے تعاون فرما کر اس عظیم منصوبہ کی تکمیل میں ممد و معاون ثابت ہوں
بانی و مہتمم اکرام القادری ایڈیٹر ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور۔
ترسیل زر کا پتہ: قاری محمد غوث مدرس مدرسہ احسن المدارس خانیوال
المشتہر ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ المسلمین خانیوال

CamScanner

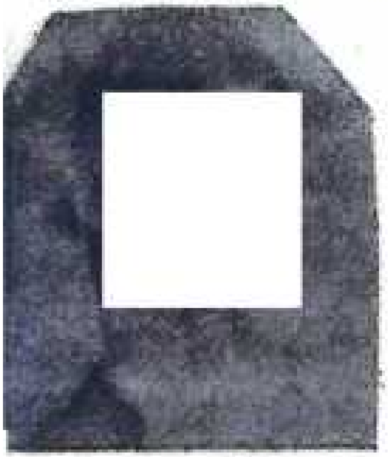

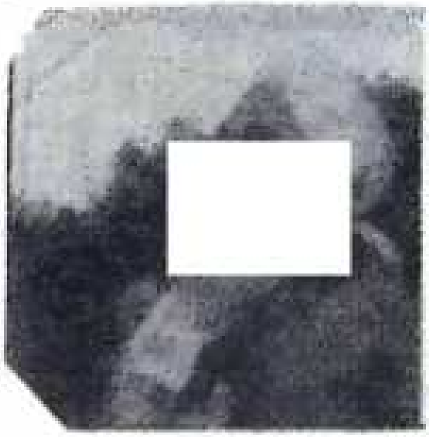

◎ —— تحریک نظام مصطفٰے میں جانوں کے نذرانے پیش کرنے والے **شہیدوں کو سلام**

◎ —— تحریک نظام مصطفٰے کے ہزاروں زخمیوں اور لاکھوں اسیروں کو **نذرانہ عقیدت**

◎ —— تحریک نظام مصطفٰے پاکستان کے ۹ ستاروں کو

ہدیہ تبریک

بالخصوص —— قومی اتحاد پاکستان کے سربراہ مفتی محمود کو ان کے اعلیٰ کردار پر —— **مبارکباد**

◎ —— اسلامی فرزندوں کے اس قافلے کے غریبوں، مزدوروں، محنت کشوں، طالب علموں، وکیلوں اور قابل صد احترام علماء کرام کو **خراج تحسین** جن کی کوششوں کاوشوں، اور قربانیوں سے اسلامی نظام حیات کا راستہ ہموار ہوا اور قوم کو ظالموں سے نجات ملی۔

◎ —— پاکستان قومی اتحاد کے جانبازوں نے سینوں پر گولیاں کھا کر ثابت کر دیا کہ

نظام مصطفٰے پاکستان کا مقدر بن چکا ہے

اتحاد کے رضاکار کی حیثیت سے اتحاد کے کارکنوں سے میری درخواست ہے کہ وہ ہل کو کامیاب بنانے کیلئے گلی گلی، کوچے کوچے، بستی بستی، قریہ قریہ، شہر شہر پھیل جائیں۔

منجانب:- **ملک افتخار محمود، مالک نواب آئل ملز — سمندری ضلع فیصل آباد**

ہزارہ ——————— ڈویژن

ضلع ایبٹ آباد

صوبہ سرحد کے اس ضلعی صدر مقام میں کسی حد تک کوئی کام نہیں ہو ——————— شاید کہ ایک دو دفعہ یہاں جلوس نکلا ہوگا۔ یاد رہے کہ ایبٹ آباد تحریک استقلال کے سربراہ ائیر مارشل اصغر خاں کا شہر ہے۔

تحصیل ہری پور

- —— ہری پور میں صرف جمعہ کو جلوس نکلتے تھے۔
- —— اس شہر نے قومی اتحاد کی تمام ہڑتالوں میں بھرپور حصہ لیا۔
- —— ہری پور شہر میں تحریک کی قیادت سابق صدر ایوب خاں کے چھوٹے صاحبزادے اور تحریک استقلال کے سربراہ اختر ایوب کے پاس رہی۔
- —— مولوی خلیل الرحمٰن (جمعیتہ علماء اسلام) کی مسجد جلوسوں کا مرکز تھی۔
- —— ثانوی حیثیت میں قاضی شمس الدین اور قادری اور نور الحق نے بھی تحریک میں حصہ لیا۔
- —— مارشل لاء کے بعد یہاں مسٹر گوہر ایوب کے گھر میں ۱۰ روز تک دیگیں پکتی رہیں۔ یہ سب کچھ مسٹر بھٹو کے اقتدار کے ختم ہونے کی خوشی میں ہوا۔

شاہین بی بی کی شہادت

- —— ہری پور میں ایک عورت شاہین بی بی پولیس کی فائرنگ سے شہید ہوئی تحریک نظام مصطفےٰ پاکستان میں شہید ہونے والی یہ تیسری عورت ہے۔
- —— یہاں بیگم نسیم ولی خاں نے کئی مرتبہ جلوسوں کی قیادت کی۔

ضلع مانسہرہ

- —— ۱۴ مارچ سے لیکر ۳ جون تک یہاں جلوس نکلتے رہے۔

مانسہرہ میں حکومتی ملازموں نے قومی اتحاد کے حق میں ۱۵ روز تک ہڑتال کی

- —— اس شہر نے قومی اتحاد کی مرکزی کونسل کے ہر فیصلے پر ہڑتالوں میں حصہ لیا۔
- —— مانسہرہ میں تحریک کی قیادت مولانا محمد شریف مولانا عبدالحق قاری فضل ربی (جمعیتہ علماء اسلام) اور شوکت خاں (جماعت اسلامی)

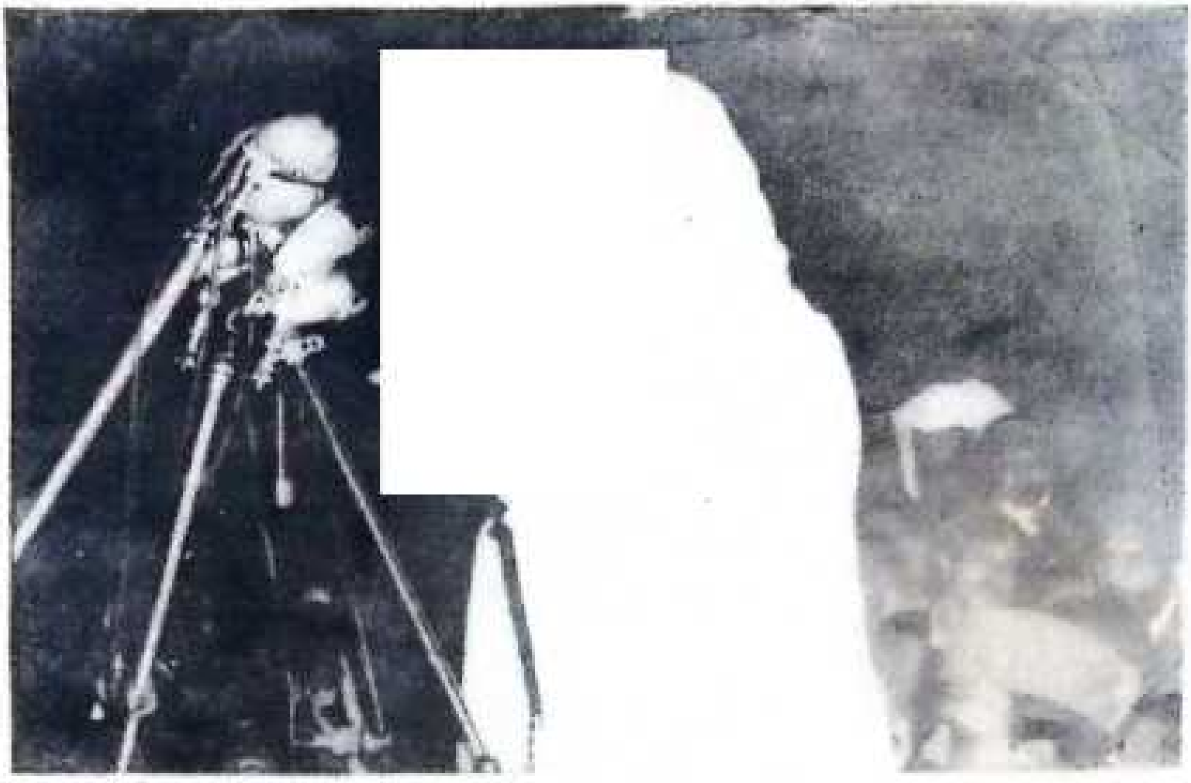

قصبہ شنکیاری

بالاکوٹ

بٹگرام

• ــــ یہاں مولوی غلام نبی شاہ اور قاری غلام رسول (جمعیۃ علماء اسلام) کی قیادت میں ہر جمعہ کو جلوس نکلتا تھا۔

تحریک مجاہدین کے رہنما شاہ اسمٰعیل شہید کے اس مدفن میں تحریک کا توقع سے زیادہ کام ہوا، قاضی خلیل احمد کی تقریروں نے پورے علاقے کو بھٹو حکومت کے خلاف غیظ و غضب کا گہوارہ بنا دیا۔

• ــــ حاجی فقیر محمد (جمعیۃ علماء اسلام)، اور جماعت اسلامی کے قومی اسمبلی کے امیدوار محمد زمان نے یہاں میں نمایاں کردار پیش کیا۔ جلوسوں اور ہڑتالوں تک یہ شہر تحریک کا مرکز رہا۔

ضلع کوھستان

- ــــ ۷۰ لاکھ قبائلیوں کا علاقہ
- ــــ حاجی فقیر اللہ کے مرید اور جمعیتہ علماء اسلام ارکان
- ــــ شاہراہ قراقرم پر ہونے والی تحریک کے خدوخال
- ــــ یہاں جلوسوں کی تعداد کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔
- ــــ ۹۰ میل لمبی سڑک توڑ دی گئی۔
- ــــ ۲۰۰۰ چینی مزدور گرفتار کر لئے گئے
- ــــ اسلام آباد پر قبضہ کرکے ظالم حکومت سے بغاوت کا منصوبہ۔

ضلع مردان

مردان شہر کی رپورٹ موصول نہیں ہوئی ہے!

تحصیل صوابی

- تین لاکھ کے اس شہر میں ۱۴ مارچ سے ۲ جون تک روزانہ جلوس نکلتا رہا۔
- ہر مرکزی فیصلہ پر ہڑتال ہوتی رہی۔
- تحریک نظام مصطفےٰ صوابی میں این ڈی پی کے امیدوار قومی اسمبلی کے کرنل علی گوہر جمعیت علماء اسلام کے حافظ گل رحیم اور رپورٹ نگار مولانا عبدالرحیم کا نام قائدین تحریک میں شامل ہے۔

پولیس سے بندوقیں چھین کر انہیں چوک میں لایا اور بعد میں کبھی لاٹھی چارج نہیں ہوا

- طلباء میں اسلامی جمعیت طلبہ اور جمعیت طلبہ اسلام نے نمایاں کام کیا۔
- یہاں سے قومی اسمبلی کی امیدوار بیگم نسیم، کرنل علی گوہر، صوابی کے امیدواران یار محمد خان، عبدالماجد خان، محمد مجیب خان، محمد قریشی خان نے بھی تحریک میں نمایاں کام کیا۔

ڈیرہ اسمٰعیل خان

- روزانہ جلوس
- ہڑتالیں، جلسے
- یہاں تشدد کا کوئی واقعہ پیش نہیں آیا۔
- قائدین تحریک میں مولانا علاؤالدین مدرسہ نعمانیہ، خواجہ زاہد، شیخ عزیز الرحمٰن، مولانا عبدالقدوس، مولانا عبدالسلام (جمعیۃ علماء اسلام) اور ان کے علاوہ خاکسار تحریک، مسلم لیگ، جماعت اسلامی اور این ڈی پی

بقیہ جمعیت طلباء صفحہ ۹۵ سے آگے

نوٹ ۔ ہر جگہ ان میں جمعیت طلباء اسلام کے عہد ساز تاریخی جلوس نکالا جس کی خبر لیڈی سی نے نشر کی اسکی قیادت ندیم اقبال اعوان اور غلام رسول مینگل نے کی ۔

لاڑکانہ	جناب محمد رفیق ، اسحاق کشمیری	کشمور	غلام قادر ، محمد اکبر منگل
حیدرآباد	مقصود احمد ، نفیس صدر	رحیم یار خان	رانا انوار الحق باری ، رشید احمد ، فضل الرحمٰن درخواستی
خیرپور	حسیب الیوم ، عبدالغفور بروہی	بہاولپور	ڈاکٹر رشید احمد یزدانی ، اسلم غوری ، ندیم اقبال
میرپور خاص	حافظ مظفر حسین ، اسلم شیخ ، محمد اکمل ڈوگری	میانوالی	مسعود ضیاء ازی ،
سکھر	سید محمد شاہ ، جناب نور احمد	ڈیرہ اسماعیل خان	جناب احمد علی ، ڈیرہ یونیورسٹی ،
سیالکوٹ ۔ پسرور ۔	منور حسین ، اقبال بیگ ، محمود الحسن ، شوکت محمود	سمندری فیصل آباد ،	راجہ ریاض شاہد ، محمد طاہر ، محمد اقبال ، عقیل احمد

جمعیت طلباء اسلام کے شہداء

لہو کا ایک ایک قطرہ ——— آہوں کا سیلاب ، لاشوں پر لاشے ، بلکتی جوانیاں ، جوانوں کے خوبصورت چہرے ، صرف اسلئے گولیوں کے سامنے حاضر ہوئے ، چھلنی ہوئے ، نڈھال ہوئے ، ابدی نیند سو گئے ، خموش ہو گئے ——— تاکہ نظام مصطفیٰ قائم ہو ——— محمدی نظام تعلیم رائج ہو ——— ہدایت ، شرافت ، انصاف ، اور اصلاح وعمل کا غازہ نمودار ہو۔

خانپور ۔ ۱ ۔ نصر اللہ صدر جمعیت طلباء اسلام سیجہ ۔ یہ خانپور میں جلوس کی قیادت کرتے ہوئے پولیس فائرنگ سے شہید ہوئے ۔

۲ ۔ جلال الدین شہید رکن جمعیت طلباء اسلام ۔ یہ بھی خانپور میں جلوس کی قیادت کرتے ہوئے پولیس فائرنگ سے شہید ہوئے ۔

وسل پولیس ۔ ۳ ۔ محمد ناظر شاہین شہید ، رکن جمعیت طلباء اسلام ۔ یہ جلوس کی قیادت کرتے ہوئے شہید ہوئے جس تھانیدار نے انہیں گولی ماری تھی ۔ لوگوں نے وہیں اس کو بھی کیفر کردار تک پہنچا دیا ۔

شجاع آباد ۴ ۔ نصیر الدین احرار شہید سابق سیکرٹری جنرل جمعیت طلباء اسلام شجاع آباد ۔

لٹ اڈو ۔ ۵ ۔ محمد یامین شہید سابق سیکرٹری جنرل جمعیت طلباء اسلام کوٹ اڈو ایف ایس کی فائرنگ سے شہید ہوئے ۔

۶ ۔ محمد اسلم شہید رکن " "

۷ ۔ محمد نصیر شہید (اوکاڑہ) " نیزہ کو بم مار کر شہید کیا گیا ۔

نذیر شہید

محمد یامین شہید

لاہور ۔ ۸ ۔ حافظ محمد صابر شہید رکن جمعیت طلباء اسلام لاہور ۔ ۹ اپریل کو اسمبلی کے گھیراؤ کرتے ہوئے پولیس فائرنگ سے شہید ہوا

۹ ۔ محمد ظہیر شہید یہ ڈیکورٹ کے احاطے میں جسٹس شفیع الرحمٰن کی عدالت کے باہر ۵ اپریل کو شہید ہوا ۔

۱۰ ۔ حافظ جلال الدین اکبر شہید ۶ مئی کو انارکلی میں مارشل لاء کو توڑتے ہوئے فوج کی فائرنگ سے شہید ہوئے ۔

۱۱ ۔ حافظ آفتاب شہید سابق رکن جمعیت طلباء اسلام

۱۲ ۔ حافظ عبدالواحد شہید رکن جمعیت طلباء اسلام گوجرانوالہ ۔ یہ گوجرانوالہ میں تھانے کے اندر پولیس تشدد سے شہید ہوا ۔

۱۳ ۔ محمد رمضان شہید ۔ پیپلز پارٹی کی فائرنگ سے شہید ہوا ۔ ——— ڈسکہ

۱۴ ۔ نذیر شہید ۔ طلباء کے جلوس کی قیادت کرتے پیپلز پارٹی کی فائرنگ سے شہید ہوگئے ۔ ڈیرہ غازی خان

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے گرفتار شدگان

پنجاب

رحیم یار خان	۱۵	طالب علم	ضلع بہاول نگر	۴۰	طالب علم
بہاول پور	۳۰	" "	ملتان	۸۵	" "
مظفر گڑھ	۴۵	" "	ڈیرہ غازی خان	۱۰	" "
وہاڑی	۱۵	" "	ساہیوال	۲۰	" "
قصور	۵	" "	لاہور	۲۰	" "
گوجرانوالہ	۲۰	" "	سیالکوٹ	۲۲	" "
گجرات	۳	" "	شیخوپورہ	۳	" "
جہلم	۸	" "	پنڈی	۸۰ لانگ مارچ	" "
کیمبل پور	۲۰	" "	سرگودھا	۱۲	" "
میانوالی	۲۵	" "	جھنگ	۱۵	" "
لائل پور	۳۰	" "			

سندھ

کراچی	۱۵	طالب علم	شکار پور	۶	طالب علم
میرپور خاص	۱۰	" "	سانگھڑ	۳	"
حیدرآباد	۸	" "	لاڑکانہ	۳	"
سکھر	۸	" "	خیرپور	۱۰	"
جیکب آباد	۵۰	" "			

سرحد

ہزارہ	۵۰	طالب علم	ڈیرہ اسماعیل خان	۳۰	" "
مردان	۱۰۰	"	پشاور	۱۵۰	طالب علم
سوات	۵۰	"	کوہاٹ	۲۰۰	"

بلوچستان

بلوچستان کی صحیح رپورٹ تو مرتب نہیں ہو سکی تقریباً ۳۰۰ طالب علم پورے صوبے سے گرفتار ہوئے۔

جمعیۃ طلباء اسلام کی عمومی کارگزاری

۲۰ اپریل — جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سرحد کے ساڑھے چھ سو کارکنوں کے ، اجمل سرحد اسمبلی کے گھیراؤ میں نمایاں کردار پیش کیا۔ اس موقعہ پر ۳۰۰ طلباء گرفتار ہوئے۔

۹ اپریل — لاہور میں پنجاب اسمبلی کے سامنے میاں محمد عارف اور جناب فاروق قریشی کی قیادت میں جمعیۃ طلباء کے ۵۰ کارکنوں میں احتجاجی مظاہرہ کیا۔ اسی موقعہ پر جمعیۃ طلبہ کے کارکن محمد صابر شہید ہوئے

۲۱ اپریل — لاہور میں پاکستان طلباء اتحاد کے عظیم الشان جلوس میں جمعیۃ کے مرکزی صدر جنرل سیکرٹری نے خطاب فرمایا اس جلوس کی خبر ریڈیو پاکستان اور بی بی سی نے نشر کی، لاہور میں تحریک کے دوران طلباء کا یہ پہلا جلوس تھا

۳۰ اپریل — لانگ مارچ راولپنڈی میں جمعیۃ طلباء اسلام کے ۸۰ کارکن گرفتار ہوئے ان کی قیادت عبدالخالق ندیم اور وزیر عباسی نے کی۔ یہ ہیرو حضرات ڈیڑھ ماہ تک جیل میں رہے گوجرانوالہ کے بیشتر کارکنوں نے حکومت کے خلاف احتجاج میں گوجرانوالہ سے وزیر آباد تک بائیکاٹ سفر کیا۔ اس کی قیادت جمعیۃ پنجاب کے نائب صدر جناب ظہیر میر اور نذیر شاہ نے کی

نظامِ مصطفیٰ سے پہلے سیرۃ مصطفیٰ کا مطالعہ ضروری ہے

مزدوروں، کسانوں، محنت کشوں اور مجبور انسانوں کے سب سے بڑے راہنما

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ کا دلآویز مرقع

پیش گفتار
مفتی محمود
سربراہ قومی اتحاد پاکستان

رہبر و راہنما

قیمت
١٥ روپے
صفحات
٤٠٠

تالیف
جناب ضیاء الرحمٰن فاروقی

★ آنحضرت ایک ہادی، معلم، مولیٰ، محسن
★ آنحضرت کے مکمل سوانح و افکار، مستند مگر انتہائی جامع ذخیرہ
★ آنحضرت ایک عظیم انتظامی اور سیاسی
★ آنحضرت ایک بے مثال داعی انقلاب
★ آنحضرت ایک عظیم سپہ سالار و جرنیل
★ آنحضرت بحیثیت ایک فوجی قائد
★ آنحضرت ایک عظیم سیاست دان
★ آنحضرت ایک سربراہ مملکت
★ آنحضرت ایک قائدِ انقلاب
★ آنحضرت ایک عظیم شوہر
★ آنحضرت ایک طبیب حاذق
★ آنحضرت شعراء کی زمین
قرآن کی سچی تفسیر — اسلام کی صحیح تصویر — عشقِ رسول کا موجزن سمندر ★ آنحضرت ایک

دوستوں، استادوں اور محسنوں کو عظیم الشان رسول کی یہ عظیم الشان سیرۃ بطور تحفہ دیجئے

اشاعت المعارف — ریگل روڈ — لائل پور پنجاب پاکستان

دیگر
کلاچی/خان

نے نہایت اعلیٰ کردار پیش کیا۔ آخرالذکر کے قائدین کے نام معلوم نہیں ہو سکے۔

○ — مفتی محمود کے اس آبائی علاقے میں زیادہ تر جمعیت علماء اسلام کے لوگ ہیں۔ ان لوگوں نے ہر دور میں ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

○ — ڈیرہ اسماعیل خان میں نئی تعمیر ہونے والی یونیورسٹی مدرسہ دارالعلوم نعمانیہ ڈیرہ شہر کے طلبہ نے تحریک میں اعلیٰ کردار پیش کیا

○ — رپورٹ نگار کے مطابق جناب احمد علی نے نمایاں کام کیا۔ ڈیرہ کے گرفتار شدگان کی تعداد ٢٠٠ سے زائد ہوگی۔

تحصیل ٹانک

ٹانک میں روزانہ جلوس نکلتا تھا۔ جلوسوں اور ہڑتالوں میں اس شہر کا مقام نمایاں نظر آتا ہے۔ ٹانک کے گرفتار شدگان ١٨٠ کے قریب ہوں گے۔ قاضی عطاء اللہ اور مولانا فتح محمد نے تحریک کی قیادت کی۔

تحصیل کلاچی

ہفتہ وار جلوس، ہڑتالیں، جلسے، یہاں تحریک کا سارا کام قاضی عبداللطیف اور قاضی عبدالکریم دونوں بھائیوں نے کیا۔

صوبہ بلوچستان کوئٹہ

بلوچستان سے قومی اتحاد کی تحریک کا رپورٹ نگار لکھتا ہے ـــــ یہ جون تک تحریک جاری رہی۔ اس سلسلے میں ۱۳ مارچ کو پی۔این۔اے بلوچستان کے صوبائی کونسل کا ایک اجلاس ہوا۔ جس میں ۱۴ مارچ سے دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرنے کے لئے پروگرام کو آخری شکل دی گئی۔ مگر ۱۴ مارچ اور ۱۳، ۱۴ مارچ کے درمیانی شب کو پی۔این۔اے بلوچستان کی صوبائی قیادت کو گرفتار کر لیا گیا۔ جس میں صدر پاکستان قومی اتحاد بلوچستان، اور جمعیتہ علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری محمد زمان خان اچکزئی نائب صدر خدائے نور، فضل الٰہی قریشی وغیرہ شامل تھے۔ ۱۴ مارچ کو قندھاری جامع مسجد فروٹ مارکیٹ سے جمعیتہ علماء اسلام بلوچستان کے سیکرٹری اطلاعات اور پی این اے بلوچستان کے عاملہ کے رکن حافظ حسین احمد نے ۲۰ افراد کے جلوس کی قیادت کی اور گرفتاری پیش کی۔ اس کے بعد فوری تحریک کو امیر جمعیتہ علماء اسلام بلوچستان مولانا عبدالواحد صاحب نے کنٹرول کیا۔ وہ کئی دن تک ۲۰، ۲۰ افراد کو روزانہ گرفتاری کے لئے پیش کرتے رہے۔ اسی طرح سنہری مسجد سے ۲۰ افراد نے گرفتاریاں پیش کرنے کے لئے جلوس نکالے گئے۔ ایک مرتبہ پولیس نے جلوس روکنے کی کوشش کی۔ لاٹھی چارج ہوا۔ آنسو گیس پھینکی گئی۔ اور ڈیڑھ سو سے زائد افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ مگر دوسرے دن عوام نے ایک بہت بڑا جلوس نکالا۔ پولیس مزاحمت نہ کرسکی۔ اور عملاً کوئٹہ میں دفعہ ۱۴۴ کو توڑ دیا گیا۔ اسکے روزانہ ہزاروں افراد فروٹ مارکیٹ کے جامع مسجد سے جلوس نکالتے اور پھر معروف شاہراہوں کا چکر لگا کر میزان مارکیٹ کے چوک پر جلسہ عام کرتے۔ انتظامیہ عملاً مفلوج ہو چکی تھی اسکے بعد ڈسٹرکٹ جیل کوئٹہ میں موجود ۱۵۰ افراد کو ۲۹ اپریل تک رہا کر دیا گیا۔ خضدار، قلات، سوراب سے پی این اے کے کارکنوں کو لانے کے لئے حافظ حسین احمد کو بھیجا گیا۔ اور وہاں سے ۵۰۰ افراد لانگ مارچ کے لئے تیار ہوئے جو کہ تمام کے تمام جمعیتہ علماء اسلام سے تعلق رکھتے تھے، مستونگ سے علاوہ ایک گروپ بسوں کے ذریعہ روانہ ہوا۔ صوبے کے باقی تمام افراد کوئٹہ میں جمع ہو گئے۔ پہلا قافلہ بذریعہ ریل گاڑی روانہ ہوا۔ جس کی قیادت امیر جمعیتہ علماء اسلام مولانا عبدالواحد۔ جمعیتہ علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری اور پی۔این۔اے بلوچستان کے صدر محمد زمان اچکزئی پی این اے بلوچستان کے جنرل سیکرٹری عبدالمجید کر رہے تھے۔ ٹرین میں احتجاج کرکے مزید ڈبے لگوائے گئے۔ مگر کوئٹہ سے ۱۱۰ میل آگے لق و دق میدان میں ٹرین کو روک لیا گیا۔ ایف ایف ایس اور بلوچستان کانسٹیبلری اور ملٹری کے ہزاروں جوانوں نے ٹرین کو گھیرے میں لے لیا۔ اور پی این اے کے لیڈروں کو وارننگ دی کہ فوراً اتر جائیں۔ ورنہ حالات کی ذمہ داری ان پر ہوگی۔ لیکن ان رہنماؤں نے صاف انکار کر دیا۔ کئی گھنٹے تک بیابان میں ٹرین کھڑی رہی۔ آخر کار اسی ٹرین کو واپس کوئٹہ بھجوا دیا گیا۔ مگر مجاہدین نے اس سے اترنے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد جتنے قافلے گئے سب کے ساتھ یہی کچھ ہوا۔ دوسرا قافلہ حافظ حسین احمد خدائے نور (تحریک استقلال) حاجی غلام سرور وغیرہ کی زیر قیادت چلا۔ اسے بھی بستی کے سٹیشن پر روک دیا گیا۔ تمام رات بحث و تکرار ہوتی رہی۔ انتظامیہ نے اسی ٹرین کو واپس کوئٹہ بھیج دیا۔ کوئٹہ پہنچتے ہی ان رہنماؤں نے مشورہ کیا۔ کہ سٹیشن پر کھڑی خزانہ ایکسپریس (جو کہ لاہور جانے کے لئے تیار کھڑی تھی) کو جانے نہ دیا جائے۔ پی۔این۔اے کے رہنما اور کارکن پٹڑی پر لیٹ گئے۔ اور کئی گھنٹے تک ٹرین کو روکے رکھا۔ مگر نماز جمعہ کا وقت ہونے پر انتظامیہ سے اس یقین دہانی کے حاصل کرنے کے بعد کہ پی۔این۔اے کے چند رہنماؤں کو ابھی بذریعہ ہوائی جہاز سے جانے دیا جائے گا۔ گھیراؤ ختم کیا گیا۔ اور اسی وقت پی این اے کے صدر محمد زمان، جمعیتہ علماء اسلام کے صوبائی امیر مولانا عبدالواحد، پی این اے کے سینئر نائب صدر خدائے نور، جونیئر نائب صدر ملک غلام سرور جوائنٹ سیکرٹری فضل الٰہی قریشی جنرل سیکرٹری عبدالمجید بذریعہ طیارہ پنڈی کے لئے روانہ ہو گئے۔ جہاں پنڈی پہنچتے ہی ان کو گرفتار کر لیا گیا۔ اور پنڈی جیل بھیج دیا گیا۔ دریں اثناء فورٹ منرو سے کئی قافلے بذریعہ بس ڈیرہ اسماعیل خان تک گئے۔ مگر انہیں بھی روک لیا گیا۔

اس کے علاوہ جمعیتہ علماء اسلام ضلع کوئٹہ کے جنرل سیکرٹری مولانا غلام سرور، جمعیتہ طلباء اسلام بلوچستان کے جنرل سیکرٹری غلام رسول مینگل بھی بذریعہ طیارہ راولپنڈی پہنچ گئے۔ اور غلام رسول صاحب مینگل نے وہاں پاکستان طلباء اتحاد کے جلسہ سے خطاب بھی کیا۔ بلوچستان میں مرکزی پی این اے کی ہر اپیل پر عمل جاری رہا ہے۔ اگرچہ مرکزی پی این اے نے بلوچستان کو کبھی کوئی ہدایت نہیں دی۔ بہر حال پی این اے کی کال پر بلوچستان میں

CamScanner

نے یقت ہی ہو گیا سب جماعتیں ہوئی ہیں۔ اسکے علاوہ دو ہو سے بلوچستان میں تحریک آخر دم تک زور و شور سے ۹ اپریل کو مستونگ میں ۔ ۔ ۔ مارچ کو ۔ ۔ ۔ شمالیات فضدار اور لورالائی سے بلوچستان بار روم افرینڈ جلوس نکال کر دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کر دیا۔ اس کے بعد روزانہ جلوس پر کوئی پابندی نہ تھی۔ ۔ ۔ ۔ مالے واقعہ گرفتاری جامع مسجد میں آکر اعلان کیا جاتا۔ لوگ شخص کے وارنٹ ہیں۔ باقاعدہ آئے جلوس کی صورت میں پی این اے کے رہنما جیل خانہ لے جاتے۔

اس اثناء میں تحریک میں ایک دفعہ پی این اے کے جلوس میں شرپسند گھس آئے۔ اور فائرنگ ہوئی جس سے جمیعۃ علماء اسلام ضلع ژوب کے امیر سمیت متعدد افراد زخمی ہو گئے۔ اس کے علاوہ ضلع نصیر آباد میں پیپلز پارٹی کے غنڈوں نے جن کی سرپرستی وفاقی وزیر تاج محمد جمالی بھتیجا عبدالغنی جمالی وغیرہ کر رہے تھے۔ انہوں نے پی این اے کے جلوس کو روکنے کی کوشش کی۔ جس کی وجہ سے امیر جمیعۃ علماء اسلام ضلع نصیر آباد کے مولانا محمد ابراہیم سمیت متعدد افراد زخمی ہو گئے۔ خضدار میں بھی مولانا ابوبکر صاحب نائب امیر جمیعۃ علماء اسلام کے زیر قیادت روزانہ جلوس نکلتا رہتا۔ مولانا سمیت متعدد رہنماؤں اور کارکنوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ اسکے علاوہ لورالائی، تربت، خاران، سبی، چمن اور پشین میں بھی اسی طرح جلوس نکلتے رہے وہاں سے سینکڑوں افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ مری ڈسٹرکٹ وغیرہ میں مقدمہ چلایا گیا۔ اور چھ چھ ماہ قید با مشقت اور ایک ایک ہزار روپیہ جرمانے کی سزا دی گئی۔ اور ان کو سنٹرل جیل بھیج دیا گیا۔ مستونگ سے جمیعۃ علماء اسلام ضلع قلات کے امیر قاضی عبدالرحمن، جمیعۃ کے جنرل سیکرٹری اور پی این اے قلات کے صدر محمد صدیق شاہ، حکیم محمد اکبر ۔ ۔ ۔ خان، لورالائی پی آر کے تحت گرفتار کر لیا گیا۔

۱۰ مئی کو میر عبدالرحمن کرد، حافظ حسین احمد، اور سید عبدالستار شاہ کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔ جس کے بعد دوسرے عہدیدار منتخب کئے گئے۔ اور تحریک جاری رہی۔ اس کے علاوہ طلباء تنظیموں میں جمیعۃ طلباء اسلام کے سب سے زیادہ کارکن جیل گئے۔ اور سب سے زیادہ جلوس جمیعۃ طلباء اسلام بلوچستان نے نکالے۔ جن میں دو کفن بردوش جلوس بھی شامل تھے۔

اس کے علاوہ قلات اور مستونگ میں بھی کفن بردوش جلوس نکالے گئے۔ تحریک کے دوران گرفتار شدگان میں ۷۰ ٪ کا تعلق جمیعۃ علماء اسلام سے تھا۔ ویسے میدان میں چھ جماعتیں تھیں جمیعۃ علماء اسلام، این ڈی پی، تحریک استقلال، جماعت اسلامی، مسلم لیگ، خاکسار تحریک۔

بہتر ہوتا کہ رپورٹ نگار این ڈی پی، تحریک استقلال، جماعت اسلامی اور مسلم لیگ کے تاثرین اور ان جماعتوں کی مفصل کارگزاری تذکرہ ۔

عبدالخالق ندیم — سیکرٹری اطلاعات جمیعۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب

یہ نوجوان جو ۲۲ مارچ کو لاہور میں مسجد قدس برانڈرتھ روڈ سے قومی اتحاد کے جلوس کی قیادت کرتے ہوئے گرفتار ہوئے ایک ماہ کے بعد جب رہا ہوئے تو پھر ۳۰ اپریل کو راولپنڈی میں لانگ مارچ کے موقع پر طلباء کے جلوس کی قیادت کرتے ہوئے گرفتار ہوئے راولپنڈی پولیس نے ان کا دس روزہ جسمانی ریمانڈ بھی لیا۔ اور یہ نوجوان راولپنڈی میں ڈیڑھ ماہ تک جیل کی تاریک کوٹھڑیوں کی زینت بنے رہے حالیہ تحریک نظام مصطفےٰ میں پیپلز پارٹی کے غنڈوں کے حملے سے زخمی بھی ہوئے انہوں نے تحریک نظام مصطفےٰ میں نمایاں کردار ادا کیا۔

عبدالخالق ندیم

قوم وطن کی عزت و ناموس کیلئے چوہدری ظہور الٰہی

- ہر دور میں تاجداروں اور شہریاروں کے گریبانوں سے کھیلتا رہا۔
- کوہ و دامن ریگستان کی تنگ و تاریک جیلوں کو آزادی فکر و عمل کے نغموں سے مزین کرتا رہا۔
- جسے حکومت کے ظلمت زار باطل میں جس کی للکار نے پسی ہوئی انسانیت کو نیا حوصلہ دیا
- غریب پرور ہے غریب نواز ہے
- جو انسانیت کے پیچھے نقوش پر گامزن ہے
- جس کا کردار اعلیٰ فکر و اصلاح کی کھلی ہوئی کتاب ہے
- صرف گجرات ہی نہیں پورے ملک کے عوام جسے اپنا محبوب لیڈر مانتے ہیں
- جو ہر دور میں باطل سے ٹکرایا، اور ظالموں سے ہم کلام ہوا

حلقہ نمبر ۳ لاہور سے

چوہدری ظہور الٰہی

کا انتخاب اس حلقہ کے عوام کیلئے قابل فخر ہے

غریبوں، کسانوں، مزدوروں، محنت کشوں، پسے ہوئے انسانوں کے اس سچے ہمدرد کو کامیاب بنانے کے لئے ۱۸ اکتوبر کو **ہل** کے نشان پر مہر لگائی جائے ——— تاکہ ظلم کے دروازے ہمیشہ کے لئے بند ہو جائیں

منجانب: ادارہ اشاعۃ المعارف ——— ریگل روڈ ——— فیصل آباد

نئی نسل کے شہزادوں، وطن عزیز کے جیالوں، مزدوروں، کسانوں اور محنت کشوں

کی

ذہنی، فکری، مذہبی، اور سیاسی اصلاح کیلئے

شیخ الہند سوسائٹی

کا قیام عمل میں لایا گیا ہے یہ سوسائٹی شاہ ولی اللہ کے مشن کی وارث اور عالمگیر تحریک انقلاب ریشمی رومال کے بانی شیخ الہند محمود الحسن کے جذبۂ فکر و عمل کی ترجمان ہے

شیخ الہند سوسائٹی کے پانچ نکات

- عالم اسلام سے امریکی اور برطانوی استعماریت کا خاتمہ
- دنیائے اسلام کے مزدوروں، کسانوں، غریبوں اور محنت کشوں کو اسلامی معاشیات سے ہم آغوش کرنا
- ملت اسلامیہ کے نوجوانوں کو سیرۃ رسول کے مطالعے سے انسانیت کی سچی راہ دکھانا۔
- ملک و ملت کے مستقبل کے وارثوں کے سامنے صحابہ کرام کے درخشاں افکار اور انکی اعلیٰ تہذیب و ثقافت کا درس دینا۔
- مطالعہ اسلام کے لئے جگہ جگہ لائبریریاں قائم کرنا نیز تاریخ اسلام کے سپوتوں کے سوانح و افکار سے نوجوانوں کو آگاہ کرنا۔

محمد حنیف آسی چیف آرگنائزر پاکستان شیخ الہند سوسائٹی
کبیر والا ملتان
پنجاب پاکستان

CamScanner

مزدوروں، کسانوں، محنت کشوں، طالب علموں

پسے ہوئے انسانوں، غریبوں اور کچی آبادیوں کے مکینوں

کی مشکلات کا حل اس بات میں ہے

کہ قومی اتحاد کے قائدین برسر اقتدار آئیں

◎ نظام مصطفےٰ رائج ہو

◎ ظالموں، متکبروں، لیڈروں اور قاتلوں سے ہمیشہ کیلئے نجات ملے

اس کیلئے

۱۸ اکتوبر کے روز ہل کے انتخابی نشان پر مہر لگائی جائے

کیونکہ ووٹ ایک امانت ہے یہ صرف نیک لوگوں کا حق ہے

ہماری ایجنسی سے

○ کراچی ○ پشاور ○ راولپنڈی ○ ملتان ○ لاہور ○ فیصل آباد
○ حیدرآباد ○ ساہی وال اور پاکستان کے ہر خطے کے لئے مال بک کیا جاتا ہے

کاروباری حضرات۔ ہمارا تعاون حاصل کریں۔

حاجی اورنگ زیب فارورڈنگ ایجنسی غلہ منڈی سمندری ضلع فیصل آباد

ALHAIDRI MEDIA CELL

الحیدری

الحیدری میڈیا سیل

CS CamScanner